وذكرهم بايام الله ان في ذلك لايات لكل صبار شكور

[illegible]

● [illegible] ٥١

تاریخ ابن خلدون

حصہ سوم، چہارم یکجا

خلافتِ بنو عباس

خلافت عباسیہ کے بانی ابو العباس [illegible] کی خلافت، مروانی حکومت کے خاتمے [illegible]
[illegible] بغداد کی تعمیر، ابو مسلم خراسانی کی [illegible] حکومت کے خلاف [illegible] قتل، ہارون [illegible]
[illegible] امین اور مامون کی [illegible] سے
[illegible] حالات و واقعات۔

تصنیف: رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ
[۷۳۲ ـ ۸۰۸ھ]

● ترتیب و تبویب: شفیق حسین قریشی ایم اے ● ترجمہ: حکیم احمد حسین الٰہ آبادی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرھم من
ملوک الشتہ یعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
کے
اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت بحق
تصحیح و ترتیب و تبویب

چوھدری طارق اقبال گاھندری
مالک نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب — تاریخ ابن خلدون
مصنف: — امام المورخین علامہ عبد الرحمٰن ابن خلدون
ناشر — نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع : جدید کمپیوٹر ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن — آفسٹ

نفیس اکیڈمی
کراچی

فہرست مضامین

حصہ اول

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
		ابو الورد کی بغاوت	
	۲۵	اہل دمشق کی بغاوت	
باب ۱			
		اہل قنسرین کی بغاوت	
تحریک شیعان علی			
		دمشق پر قبضہ	
واقعہ قرطاس			
		ابو محمد سفیانی کا قیام	
[illegible]			
	۲۶	ابن ہبیرہ کی بغاوت	۳۱
قصہ شوریٰ			
		ابن ہبیرہ کا محاصرہ	
حضرت عثمانؓ کی خلافت			
	۲۶	[illegible]	
امام حسنؓ کی بیعت			
		ابوجعفر کا تقرر	۳۲
امیر معاویہؓ کی بیعت			
		[illegible] اور ابن ہبیرہ میں جنگ	
یزید کی تخت نشینی			
	۲۷	مصالحت کی کوشش	
توابین			
		ابن ہبیرہ کا قتل	۳۳
مختار کا خروج			
		ابو سلمہ [illegible] کا قتل	
زید بن علی کا قتل			
		عمال سفاح	۳۴
زید کا قتل			
	۲۸	[illegible] پر قبضہ	۳۵
شیعان محمد حنفیہ			
		بغاوتیں اور ان کا استیصال	
امامت کی منتقلی			
	۲۹	اہل جزیرہ کی بغاوت	
باب ۲			
		معرکہ عراز	
خلافت عباسیہ کا قیام			
		بسام کی بغاوت	۳۶
[illegible]			
	۳۰	[illegible]	
ابوالعباس سفاح ۱۳۲ھ تا ۱۳۶ھ			
		خارجیوں کی سرکوبی	
حبیب بن مرہ کی بغاوت			
		کش پر قبضہ	۳۷

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مخدوش حالات		ابراہیم بن عبداللہ کا خروج	۶۸
زیاد بن صالح کی بغاوت		بصرہ والوں کی شرکت	
حج ابو جعفر و ابو مسلم	۳۸	معرکہ باخمریٰ	
باب ۲	۳۹	ابراہیم بن عبداللہ کا قتل	۶۹
ابو جعفر منصور [illegible]		تعمیر شہر بغداد	۷۰
المنصور کی تخت نشینی		المہدی کی ولی عہدی	۷۱
ابو مسلم و منصور	۴۰	استاذ سیس کا خروج	۷۲
ابو مسلم اور منصور [illegible] کے اسباب	۴۲	[illegible]	
ابو مسلم کا قتل	۴۳	تعمیر رصافہ	۷۳
قتل ابو مسلم کے بعد	۴۵	معن بن زائدہ کا قتل	۷۵
[illegible] کی گرفتاری	۴۶	افریقہ اور اندلس کے حالات	
سنباد کی بغاوت	۴۷	[illegible] کی بغاوت	۷۸
جمہور عجلی	۴۸	المنصور کی وصیت	۷۹
راوندیہ کی شورش	۴۹	وفات	۸۲
خراسان کی بغاوت	۵۰	باب ۳	۸۳
محمد المہدی کی [illegible]		محمد بن عبداللہ المہدی [illegible]	
المہدی کا تقرر	۵۱	تخت نشینی	
[illegible]		[illegible]	۸۴
[illegible]		مقنع کا ظہور اور ہلاکت	
[illegible]	۵۲	المہدی کے کارنامے	۸۵
[illegible]	۵۳	المہدی کی [illegible]	۸۶
[illegible]		[illegible]	۸۷
محمد بن عبداللہ کا [illegible]		المہدی کا حج	
محمد المہدی کا خروج	۵۶	[illegible]	۸۸
محمد المہدی کا قتل	۵۹	[illegible]	۸۹
ابراہیم بن عبداللہ	۶۵	ہارون کی ولی عہدی	۹۰
		[illegible]	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
طبرستان کی بغاوت	۹۱	علی بن عیسیٰ کا تقرر	
خلیفہ ہادی کے قتل		[illegible]	
[illegible] باتیں	۹۳	حمزہ کی بغاوت [illegible]	
وفات	۹۴	[illegible] کی ولی عہدی	۱۰۹
باب	۹۵	خاقان [illegible] کا استیصال	
موسیٰ ہادی [illegible] ۱۶۹ھ تا ۱۷۰ھ		علی بن عیسیٰ کی شکایت	
آغاز خلافت		[illegible] کا تقرر	۱۱۰
زنادقہ		علی بن عیسیٰ کی گرفتاری	
حسین بن علی کا خروج	۹۶	[illegible] کی ولی عہدی [illegible]	
ہارون کی ولی عہدی	۹۸	[illegible] کی [illegible]	۱۱۱
وفات	۹۹	[illegible]	
باب	۱۰۰	برامکہ کا عروج	
ہارون الرشید [illegible] ۱۹۳ھ تخت نشینی		برامکہ کے زوال کے اسباب جعفر کا قتل	۱۱۲
امین کی ولی عہدی	۱۰۲	عبدالملک بن صالح	۱۱۳
یحییٰ بن عبداللہ کا خروج		عبدالملک کی [illegible] یحییٰ اور فضل	
[illegible]			
[illegible] کی بغاوت	۱۰۵	ابراہیم بن عثمان کا قتل	۱۱۴
[illegible]		[illegible]	
[illegible] پر قبضہ	۱۰۶	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۱۰۷	[illegible]	۱۱۵
[illegible]		[illegible]	
[illegible] کی بغاوت		[illegible]	۱۱۶
[illegible]	۱۰۸	[illegible] کا [illegible]	
[illegible]		ہارون الرشید کے [illegible]	۱۱۷

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فتوحات		خلافت کی بیعت	
رومیوں سے عارضی مصالحت	١١٨	ہارون الرشید کی وصیت	١٢٧
[illegible] کا محاصرہ		فضل بن ربیع کی مخالفت	
خاقان کی لڑائی		فضل بن سہل کا مشورہ	
شمالی خاقان کا خروج		امراء کو عہدوں کی پیش کش	
[illegible] کی گرفتاری		قاسم المؤتمن کی معزولی	١٢٨
نقفور کی تخت نشینی		حمص میں شورش	
دوبارہ لشکر کشی	١١٩	رافع بن لیث	
ہرقلہ کا محاصرہ		روم میں لیون کی تخت نشینی	
جزیرہ قبرص پر قبضہ	١٢٠	امین اور مامون کے تعلقات میں کشمکش	١٢٩
دیگر فتوحات		موسیٰ کی ولی عہدی	
عمال	١٢١	عہد نامہ کی بے حرمتی	١٣٠
افریقہ میں شورش		امین اور مامون کی خانہ جنگی	
مصر میں بغاوت		علی بن عیسیٰ اور طاہر کی جنگ	١٣١
شام میں شورش		علی بن عیسیٰ کی شکست	١٣٢
یحییٰ بن سعید کی معزولی	١٢٢	نامہ بشارت	
ابراہیم بن اغلب کی تقرری		ابن جبلہ کی روانگی	١٣٣
عمال کی تبدیلی و تقرری		ہمدان کا محاصرہ	
رافع بن لیث کی بغاوت	١٢٣	ہمدان اور قزوین پر قبضہ	
سمرقند پر قبضہ		ابن جبلہ کا خاتمہ	
سمرقند کا محاصرہ		مامون کی بیعت	
رافع کی گرفتاری		سفیانی کا خروج	
ہارون الرشید کی روانگی	١٢٤	دمشق پر قبضہ	١٣٤
وفات		سفیانی کی شکست	
سیرت اور کارنامے		سفیانی کا فرار	
محمد امین	١٢٦	اسد بن یزید کی شرط	
امین کی خلافت ۱۹۳ھ تا ۱۹۸ھ		اسد بن یزید کی اسیری	١٣٥

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible] کی بیعت سے انکار		ابن طباطبا کا ظہور	
عبدالملک بن صالح کی وفات		ابن طباطبا کا انتقال	۱۴۷
حسین بن علی کا قتل	۱۳۶	ابوالسرایا کی فتوحات	
جنگ کی تیاریاں	۱۳۷	مدائن پر قبضہ	
اہواز پر قبضہ		کوفہ کا محاصرہ	۱۴۸
واسط اور بصرہ پر قبضہ		ابوالسرایا کا خاتمہ	
مدائن پر قبضہ	۱۳۸	[illegible]	
[illegible]		محمد بن جعفر کی بیعت	۱۴۹
محاصرہ	۱۳۹	ابن الافطس کی بد اعمالیاں	
[illegible] بغداد		[illegible]	۱۵۰
[illegible]	۱۴۰	محمد بن جعفر کی دست برداری	
امین کی ہرثمہ سے درخواست		ہرثمہ کی روانگی	
عبداللہ بن خازم کا فرار	۱۴۱	ہرثمہ کے متعلق شکایات	۱۵۱
بغداد پر قبضہ		ہرثمہ کا قتل	
امین کی امان طلبی	۱۴۲	بغداد میں شورش	
امین کے محل کا محاصرہ		محمد بن ابی خالد	۱۵۲
امین کا فرار		فضل بن ربیع کو امان	
امین کا قتل	۱۴۳	عیسیٰ بن محمد کی گرفتاری	
[illegible]	۱۴۴	حسن بن سہل کی پسپائی	۱۵۳
عبداللہ ابوجعفر مامون ۱۹۸ھ تا ۲۱۸ھ	.	[illegible]	
بغداد میں شورش		[illegible]	
حسن ہرش کی بغاوت		علی رضا کی ولی عہدی	۱۵۴
نصر کی بغاوت	۱۴۵	ابراہیم بن مہدی کی بیعت	
[illegible]		[illegible]	۱۵۵
ابوالسرایا کی بغاوت		[illegible]	
کوفہ پر قبضہ	۱۴۶	[illegible] وفات	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اسمٰعیل بن سلامہ	۱۵۴	جعفر بن داؤد کا قتل	
بغداد پر قبضہ		جعفر بن داؤد قمی کا قتل	
ابراہیم بن مہدی کی شکست	۱۵۵	رومی مہمات	
ابراہیم کی روپوشی		رومی بادشاہ کی شکست	
اہل بغداد کی بے خبری		بابک خرمی کا ظہور	۱۶۸
علویت کا اعلان	۱۵۶	[illegible]	
فضل بن سہل کا قتل		محمد بن علی رضا کی آمد	
علی رضا کا عقد	۱۵۸	بابک سے جنگیں	
علی رضا کا انتقال		فتوحات	
مامون کا دارالخلافہ میں ورود		رومیوں کی بدعہدی	۱۶۹
سرکاری لباس میں تبدیلی	۱۶۰	طوانہ کی تعمیر	
فتح موصل		وفات	
طاہر بن حسین کی گورنری	۱۶۱	مامون اور مسئلہ خلق قرآن	
احمد بن ابی خالد کی حرکات		باب	۱۷۰
طاہر بن حسین کی بغاوت		ابو اسحاق محمد معتصم باللہ (۲۱۸ھ تا ۲۲۷ھ)	
طاہر بن حسین کی وفات	۱۶۲	معتصم باللہ کی بیعت	
عبداللہ بن طاہر کی گورنری		محمد بن قاسم کا خروج	
نصر بن شبث کی بغاوت		محمد بن قاسم کی گرفتاری و فرار	
ابن عائشہ کا قتل	۱۶۳	زطوں کی شورش	
ابراہیم بن مہدی کی گرفتاری	۱۶۴	[illegible]	۱۷۱
دیلم پر فوج کشی	۱۶۶	فضل بن مروان کا زوال	
بلاد مصر میں فساد		بابک خرمی کا تعاقب	۱۷۲
ابودلف		بابک خرمی کی گرفتاری	
اہل قم کی بغاوت	۱۶۷	افشین اور مازیار	
عبدوس کا قتل		[illegible]	
علی بن ہشام کا قتل		افشین کا قتل	۱۷۳

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بڑا معرکہ		عموریہ کی فتح	۱۸۲
تپ توان		عباس بن مامون کا انجام	
طرخان کا قتل	۱۷۳	عجیف کا قتل	۱۸۳
جعفر خیاط آذین تک		سازش کا انکشاف	
آذین کی پسپائی		عباس بن مامون کا قتل	
افشین کی شکایت		مازیار کی مخالفت	۱۸۴
جعفر خیاط کا سفر	۱۷۵	حسن بن حسین کی لشکر کشی	
افشین اور بغا کبیر میں مصالحت		مرزبان کی گرفتاری یا قتل	
افشین اور بابک میں معرکہ	۱۷۶	مازیار کے رفقاء کی گرفتاری	۱۸۵
آذین کی پسپائی		ساریہ پر قبضہ	
قلعہ بذ پر قبضہ		مازیار کی گرفتاری	۱۸۶
بابک کا فرار	۱۷۷	منکجور کی بغاوت	۱۸۷
بابک کی گرفتاری		افشین حیدر بن کاؤس	
افشین کی واپسی		افشین کے زوال کے اسباب	
بابک کا قتل	۱۷۸	افشین کی گرفتاری	۱۸۸
بازنطینیوں سے جنگ		افشین کے خلاف الزامات	۱۸۹
توفیل کا شب خون		افشین کا قتل	۱۹۱
ایک ہاشمی خاتون کی فریاد	۱۷۹	مرض کا آغاز	۱۹۲
عموریہ کا قصد		وفات	
انقرہ کی فتح		باب ۱۰	۱۹۳
زطوں کی گرفتاری	۱۸۰	ابوجعفر واثق باللہ ۲۲۷ھ تا ۲۳۲ھ	
رومیوں کا بیان معتصم کی واپسی		دمشق میں شورش	
عموریہ کا محاصرہ	۱۸۱	ترکی قیدی	
گرفتاری		حمص کی شورش	۱۹۴
عجیف بن عنبسہ کی سازش		یمامہ کی شورش	
		یمامہ کی فتح	۱۹۵

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قتل احمد بن نصر		بغا کبیر کا روم پر حملہ اور بطریق کی اسیری	۲۰۵
مختلف واقعات	۱۹۰	علویوں کی تعقیب	
باب ۱۱	۱۹۷	ترکی امراء کی بغاوت	
جعفر متوکل علی اللہ ۲۳۲ھ تا ۲۴۷ھ	۱۹۸	علی بن یحییٰ	۲۰۶
تخت نشینی		موسیٰ بن ابراہیم	
امراء پر عتاب		جعفریہ کی تعمیر	
امراء پر عتاب		نجاح بن سلمہ کا انجام	
ابن الزیات کی وفات		متوکل اور منتصر میں کشیدگی	
عمر بن فرج کا ادبار	۱۹۹	منتصر کی تادیب	۲۰۷
ایتاخ کی معزولی		متوکل کے قتل کی سازش	
ایتاخ کی گرفتاری		متوکل کا قتل	
ایتاخ کی وفات	۲۰۰	منتصر باللہ کی بیعت	۲۰۸
محمد بن بعیث پر عتاب		منتصر پر ترکوں کی شورش	
محمد بن بعیث کی وفات		باب ۱۲	
ولی عہدی کی بیعت		زوال حکومت	۲۰۹
محمد بن ابراہیم کی وفات	۲۰۱	عبدالرحمٰن بن معاویہ کی اندلس میں حکومت	
آرمینیہ کی بغاوت		مغرب اقصیٰ میں ادریس بن عبداللہ کی حکومت	
مخالفین کا محاصرہ	۲۰۲	افریقیہ میں عبیداللہ مہدی کی خلافت	
بنی بجہ کی فتوحات		طبرستان میں حسن بن زید کی بغاوت	۲۱۰
قضاۃ پر عتاب قاضی احمد بن ابی داؤد		یمن میں زیدیہ کی حکومت	
بغا کی معزولی		بحرین و عمان میں قرامطہ کا ظہور	
محمد بن عبداللہ القمی کی قید	۲۰۳	مصر و شام	
حمص کی بغاوت		دولت سامانیہ	
دمشق کی تبدیلی	۲۰۴	خلیفہ مقتدر کا قتل	۲۱۱

عنوان	صفحہ
[illegible]	۲۱۲
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۱۳
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۱۴
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۱۵
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۱۶
[illegible]	
[illegible]	۲۱۷
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۱۸
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۱۹

عنوان	صفحہ
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۲۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۲
[illegible]	
[illegible]	۲۲۲
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۲۳
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۲۴
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۲۵
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	

عنوان	صفحہ
باب : ۲۲	۴۲۷
مستعین کی خلافت سے دست برداری	
امور سلطنت میں تبدیلیاں	
بغا اور وصیف کے خلاف سازش	
لشکر بغداد کی سرکشی	۴۲۸
مستعین کی معزولی کا محضر	
مستعین کا قتل	
سابق خلیفہ مستعین کا ماتم	۴۲۹
مغاربہ اور ترکوں میں جنگ	
مساور خارجی	
مساور کی موصل کی جانب پیش قدمی	۴۳۰
ابن جلول سے لڑائیاں	
حسن بن ایوب کی شکست	
مساور کا موصل پر قبضہ	
مساور اور بندار میں جنگ	
سواد عراق پر قبضہ	۴۳۱
مفلح کا تقرر	
مفلح کی مراجعت	
وصیف کا قتل	
بغا کا قتل	۴۳۲
باب : ۲۳	۴۳۳
صفاریہ سلطنت کا قیام	
یعقوب بن لیث کی فتوحات	
ہرات پر قبضہ	
کرمان پر قبضہ	
شیراز پر قبضہ	۴۳۴

عنوان	صفحہ
اہواز پر قبضہ	
یعقوب کا اظہار اطاعت	۴۳۵
مصر میں ابن طولون کی حکومت کی ابتدا	
عبداللہ بن طاہر کی گورنری کی معزولی	
سلیمان بن طاہر کی گورنری	
ابواحمد بن متوکل کی مخالفت	۴۳۶
عبدالعزیز بن دلف کی گورنری	
[illegible]	
مفلح کا کرخ پر قبضہ	
دلف بن عبدالعزیز کا قتل	۴۳۷
معتز کی معزولی	
معتز کا خاتمہ	۴۳۸
باب : ۲۴	۴۴۰
خلیفہ مہتدی	
سیما بن وصیف کا قتل	
موسیٰ بن بغا کی مراجعت	
مہتدی کی نظربندی	۴۴۱
تجدید بیعت	
ترکوں میں اختلاف	
صالح بن وصیف کا خط	
خلیفہ مہتدی کی معزولی	۴۴۲
ترکی اور شاکری غلامات کے خلاف مہتدی کی برداشت	۴۴۳
کرمانی مخالفت	
[illegible]	
صالح بن وصیف روپوشی	۴۴۴
صالح بن وصیف کا قتل	

عنوان	صفحہ
عہد معتمد سے امام مہتدی تک کی جزوی مباحث	
احمد بن خصیب کی وزارت	٢٤٥
اتامش کی وزارت	
جعفر بن فضل بحیثیت وزیر	
بغا اور وصیف کی بغاوت	٢٤٦
باجور بحیثیت والی دمشق و شام	
موسیٰ بن بغا کی گورنری	
صفاریہ حکومت کا قیام	
زنگیوں کے حالات	٢٤٧
بصرہ پر قبضہ	
علی بن عبدالرحیم	
معرکہ کرخ	
علی کا بغداد میں قیام	
علی کی مراجعت	٢٤٨
زنگی غلاموں کی آزادی	
جعدویہ پر قبضہ	
علی بصری کی جراءت	
ابو ہلال ترکی کی شکست	٢٤٩
ابو منصور کی شکست	
جعلان ترکی کی پسپائی	
زنگیوں کا اہواز پر قبضہ	
زنگیوں کی ہزیمت	٢٥٠
محمد بن جعفر کا قتل	
[illegible] کی گرفتاری	
مہتدی کی ترکوں کے خلاف جنگ	
مہتدی کی گرفتاری	٢٥١
مہتدی کا قتل	

عنوان	صفحہ
قتل مہتدی کی دوسری روایت	
باب : ١٩	٢٥٣
محمد بن متوکل معتمد علی اللہ	
تخت نشینی	
وزراء کی تبدیلیاں	
مصر و شام پر طولون کا قبضہ	
ابو عبدالرحمٰن عمری	
[illegible]	٢٥٤
علی بن زید کی بغاوت	
زنگیوں کے بقیہ حالات	
علی بن ابان کی فتوحات	٢٥٥
بصرہ پر قبضہ	
بصرہ میں قتل عام	
مولد کی زنگیوں کے خلاف لشکر کشی	
مولد کی شکست	٢٥٦
نہر کا معرکہ	
منصور کا قتل	
جنگ پر موفق کی تقرری	
موفق اور مفلح کی پیش قدمی	٢٥٧
علی بن ابان کی فتح	
معرکہ ابو الخصیب	
یحییٰ بن محمد بحرانی کا قتل	
زنگیوں کا اہواز پر قبضہ	٢٥٨
موسیٰ بن بغا کا تقرر	
علی بن ابان کی شکست	
علی بن ابان کا قلعہ مہدی پر حملہ	
واسط پر حملہ	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عبدالرحمن اور علی بن ابان میں جنگ	۲۵۹	اسماعیل	
صفاریہ بلخ و طخارستان کی سند گورنری		ولی عہدی کی بیعت	
کابل پر قبضہ		یعقوب صفاری کی جواب طلبی	۲۶۷
کروخ ہرات و باذغیس پر قبضہ	۲۶۰	یعقوب صفاری کی روانگی	
صفاریہ اور عبداللہ سجزی		جنگ صفاریہ و موفق	
صفاریہ کا نیشاپور پر قبضہ		ابن واصل و فارس کی سند گورنری	۲۶۸
نیشاپور پر قبضہ کی دوسری روایت		خلیفہ معتمد و موفق کی مراجعت	
صفاریہ کا ساریہ اور آمل پر قبضہ	۲۶۱	زنگیوں کے حالات	
حسن بن زید کا تعاقب		شاہی لشکر کی شکست	
عبداللہ سجزی کی گرفتاری و قتل		محمد بن عبیداللہ اور خصیب کی معزولی	۲۶۹
خراسان پر تسلط		ابراہیم کا قتل	۲۷۰
اذکوتکین کی بدعملیاں	۲۶۲	خجستانی	
یحییٰ بن سلیمان کا تقرر		نیشاپور اور بسطام پر قبضہ	
ہیثم بن عبداللہ کا موصل پر حملہ		ابوحفص یعمری کی گرفتاری	۲۷۱
موفق و یحییٰ میں جنگ		خجستانی عامل کا نیشاپور سے اخراج	
جنگ ابن مفلح و ابن واصل		خجستانی کی مراجعت	
موسیٰ بن بغا کا استعفیٰ	۲۶۳	رافع بن ہرثمہ کا تقرر	
ابوالساج کی معزولی		محاصرہ نیشاپور	۲۷۲
فارس پر صفار کا قبضہ		نیشاپور پر خجستانی قبضہ	
باب اول	۲۶۵	حسن بن زید سے جنگ	
سامانی حکومت کا قیام		خجستانی اور عمرو بن لیث	
اسد بن سامان خراسانی		عمرو بن لیث کا نیشاپور پر قبضہ	۲۷۳
قاسم بن حسین		بیندابی ترکی کی شکست و قتل	
عبداللہ بن طاہر		خجستانی کا قتل	۲۷۴
یعقوب صفار		ہرات پر صفاریہ کا قبضہ	
آل لیث بن نصر	۲۶۶	زنگیوں کا واسط پر قبضہ	۲۷۵

عنوان	صفحہ
بنی طولون کا شام پر قبضہ	۲۷۶
انطاکیہ اور طرسوس پر قبضہ	۲۷۷
حران پر قبضہ	
محمد بن اتامش کی گرفتاری	
زنگیوں کا پھر سر اٹھانا	۲۷۸
تستر پر فوج کشی	
تستر پر تکین کا قبضہ	
یعقوب صفار کا انتقال اور عمرو کی حکومت	۲۷۹
اغرتمش اور زنگیوں میں جنگ	
محمد بن عبیداللہ کردی اور علی بن ابان میں ان بن	
محمد بن ابان اور مسرور بلخی کی جنگ	۲۸۰
باب : ۱۱	۲۸۱
ابوالعباس اور زنگیوں میں معرکہ	
ابوالعباس کی زنگیوں پر پہلی فتح	
زنگیوں کی دوسری شکست	۲۸۲
موفق کی آمد	۲۸۳
منیعہ پر موفق کا قبضہ	
شاہی لشکر کی منصورہ کی طرف پیش قدمی	
شہر پر قبضہ	۲۸۴
منصورہ کی فتح	
مختارہ کا محاصرہ	
اسیر زنگیوں سے حسن سلوک	۲۸۵
زنگیوں کا بحری حملہ	
موفق کا عام معافی کا اعلان	
موفقیہ کی تعمیر	
ابوالعباس کا حملہ	۲۸۶
پچاس ہزار زنگیوں کی اطاعت	۲۸۶

عنوان	صفحہ
نصیر کا شب خون کا منصوبہ	
علی بن ابان کی شکست	
زنگیوں کے سروں کی نمائش	۲۸۷
مختارہ کے محاصرہ میں سختی	
زنگیوں کا ناکام حملہ	
زنگیوں اور عساکر شاہی میں جھڑپیں	۲۸۸
ابوالعباس کی ناکامی	
موفق کا مختارہ پر حملہ	
جانبین کی گولہ باری	۲۸۹
شہر فصیل پر قبضہ	
معرکہ میدان نصیب	
ابوالعباس کی فتح مندانہ مراجعت	۲۹۰
زنگی سپہ سالاروں کی اطاعت	
مختارہ پر حملہ اور پسپائی	
بنو تمیم کی سرکوبی	۲۹۱
بہبود کا قتل	
شہر پناہ کی دیواروں کا انہدام	
زنگیوں کی جرات	۲۹۲
موفق کی زخمی حالت میں مراجعت	
مختارہ کے شہر پناہ کی دوبارہ تعمیر	۲۹۳
بحری جھڑپیں	
قصر خبیث پر دوسرا حملہ	
امیر ابو نصیر کا تعاقب	۲۹۴
قلعہ جبلوں کی از سر نو تعمیر	
نہر ابی الخصیب کا معرکہ	
موفق کی نہراب کے مشرقی جانب پیش	
قیدی	۲۹۵

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قلعہ پر قبضہ		اصفہان سے خراج کی وصولی	
جانب غربی پر موفق کا قبضہ	۲۹۶	عمرو بن لیث کی معزولی	۳۱۰
جانب شرقی پر موفق کا قبضہ	۲۹۷	ابوطلحہ اور علی بن لیث کی اطاعت	
بنو نہر ابی الخصیب پر قبضہ	۲۹۸	موفق کی مراجعت	
شبل بن سالم کا حملہ		معتضد کی گرفتاری	۳۱۱
شہر پر قبضہ	۲۹۹	موفق کی وفات	
بہادر زنگیوں کی سرفروشی		قرامطہ کا ظہور	
خبیث زنگی کا قتل		عقائد قرامطہ	۳۱۲
انکلائے اور مہلبی کی گرفتاری	۳۰۰	طرسوس کی بغاوت	
اعلان امن		خوارج اور اہل موصل میں معرکہ	۳۱۳
اسحاق بن کنداج کی سرگرمیاں	۳۰۱	محمد بن یحییٰ کی تقرری و معزولی	۳۱۴
ابن کنداج کی گورنری		بیرونی مہمات	
موصل میں خوارج کی لڑائیاں		رومیوں کا کروہ پر قبضہ	
رافع بن ہرثمہ	۳۰۲	ابن طولون کا بلاد شامیہ پر قبضہ	
نیشاپور کا محاصرہ		عبداللہ بن رشید کی بلاد روم پر فوج کشی	۳۱۵
محمد بن مہدی کی ہزیمت		گورنروں کی تقرریاں	۳۱۶
خلیفہ معتمد اور موفق کی نااتفاقی	۳۰۳	زنگیوں کی سرکوبی	۳۱۷
ابن طولون کی وفات	۳۰۵	طبرستان موصل اور حمص کے	
محمد بن زید والی طبرستان	۳۰۶	واقعات	۳۱۹
رافع بن ہرثمہ کی جرجان پر فوج کشی	۳۰۷	موسیٰ بن بغا کا انتقال	
سالوس کا محاصرہ		موفق کی ولی عہدی	۳۲۰
ابن کنداج اور ابن ابی الساج کی مخالفت		موفق اور ابن طولون میں کشیدگی	۳۲۳
ابن ابی الساج کی سرکشی	۳۰۸	موصل کے واقعات	۳۲۴
خمارویہ اور اسحاق کا اتحاد			
ابن ابی الساج بحیثیت گورنر آذربیجان	۳۰۹	◆ ◆ ◆	
عمرو بن لیث			

اسلامی تاریخ کا تمدن آفریں دور

از چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ ابن خلدون کو اردو میں جدید ترتیب و تبویب سے شائع کرنے کا شرف نفیس اکیڈمی کی قسمت میں لکھا تھا۔ اس کے دو حصے رسول اکرم اور خلفائے راشدین اور خلافت معاویہ و آل مروان شائع ہو کر تاریخ اسلام کے شائقین سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ آج ہم بڑے فخر کے ساتھ اس کا تیسرا حصہ خلافت بنو عباس (حصہ اول) آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ حصہ خلافت بنو عباس کے عروج کی داستان ہے۔ بنو عباس کا زمانہ چونکہ اسلامی تاریخ کا بے نظیر اور پھیلا ہوا ہے اور عہد زوال [illegible] طویل ہو گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ [illegible] کا ذکر کرتے اور طالب علموں کی آسانی کے لئے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا حصہ خلافت بنو عباس کے بانی ابو العباس عبداللہ السفاح سے لے کر معتضد و مکتفی باللہ کے عہد تک پھیلا ہوا ہے۔ آل مروان سے بنو عباس کی طرف خلافت کے انتقال کی داستان بڑی دردانگیز اور عبرت ناک بھی ہے۔ اسلامی سلطنت کے [illegible] ابو مسلم خراسانی کے [illegible] تاریخ اسلام کے [illegible] منصور عباسی کے ہاتھوں اس [illegible] ہارون الرشید [illegible] مشرقی دنیا کی [illegible] مامون کی خلافت کے [illegible] آل برامکہ کی علم دوستی اور فیاضی کے حیرت انگیز حالات [illegible] اسلامی تاریخ کا بڑا اہم ترین زمانہ ہے اور یہ [illegible] ابن خلدون کی [illegible] سے تاریخ کے اس دور کو مطالعہ کرے اور اس قدر عمدگی کے ساتھ اسے بیان کرے۔

پانچواں حصہ ایران، اندلس اور مصر کے [illegible] چھٹا حصہ [illegible] اور ساتواں حصہ [illegible] کے عجیب و غریب [illegible] ہے۔ ہماری کوشش [illegible] تاریخ [illegible] پاکستان [illegible] مکمل کر [illegible] کے بعد تاریخ کے طالب علم کی [illegible] دور کر دیں گے۔

تاریخ ابن خلدون کے پہلے دو حصوں کی طرح اس حصے کو بھی فاضل مترجم جناب علامہ حکیم احمد حسین صاحب [illegible] نے اردو کا لباس پہنایا ہے اور اس کی ترتیب و تبویب کا کام جناب [illegible] صاحب قریشی [illegible] ادارہ [illegible] نے بحسن و خوبی ادا کیا ہے۔

آج دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست پاکستان کے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible]

لہٰذا جس طرح تاریخ اسلامی قدروں کا مطالعہ ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ماضی کی روشنیاں حال کا چہرہ اور مستقبل کی منزلیں دکھائی دیتی ہیں۔ ہر قوم کی تاریخ اس کی تمدنی زندگی اور [illegible] کی حیثیت رکھتی ہے جس سے وہ قوم [illegible] آنے والی نسلوں کے لئے [illegible] بے خوف و خطر مستقبل کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ روئے زمین کی سابق قومیں بابلی، آشوری، کلدانی، مصری، یونانی، ایرانی اور رومی [illegible] تھے۔ جن کا آج نام و نشان تک ملنا مشکل ہے۔ اس کے خلاف تیرہ طویل صدیوں کے گرد و غبار [illegible] مسلمانوں نے قومی خد و خال [illegible] میں کامیاب رہے۔ مسلمان ماضی کی طرح آج بھی زندہ و پائندہ ہیں۔ ان قوموں کی تاریخ کے کئی موڑ [illegible] کی طرح مسلمان کو بے [illegible] کا [illegible] کی جلدوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

جغرافیائی محل وقوع اور اقتصادی، سیاسی حیثیت سے تاریخ عالم نے پاکستان کو ایک مقام عطا کیا ہے۔ [illegible] ساری اسلامی دنیا کی نظریں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اسلامی مستقبل کے نقیب ہیں۔ [illegible] اپنے [illegible] کا کردار [illegible] پڑھنا ہوگا اور تاریخ اسلامی قدروں کا مطالعہ گہرائی سے بھی کرنا ہوگا!

وما علینا الا البلاغ

اسمائے خلفاء اور زمانۂ حکومت

۱۔ عبد اللہ بن محمد السفاح

۱۳۲ھ تا ۱۳۶ھ

۲۔ ابو جعفر عبد اللہ المنصور

۱۳۶ھ تا ۱۵۸ھ

۳۔ محمد بن منصور المہدی

۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ

۴۔ موسیٰ بن مہدی الہادی

۱۶۹ھ تا ۱۷۰ھ

۵۔ ابو جعفر ہارون الرشید بن مہدی

۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ

۶۔ امین محمد ابو عبد اللہ بن ہارون الرشید

۱۹۳ھ تا ۱۹۸ھ

۷۔ عبد اللہ بن ہارون الرشید المامون

۱۹۸ھ تا ۲۱۸ھ

۸۔ محمد بن ہارون الرشید معتصم باللہ

۲۱۸ھ تا ۲۲۷ھ

۹۔ ہارون بن معتصم واثق باللہ

۲۲۷ھ تا ۲۳۲ھ

۱۰۔ جعفر بن معتصم متوکل علی اللہ

۲۳۲ھ تا ۲۴۷ھ

۱۱۔ محمد بن متوکل منتصر باللہ

۲۴۷ھ تا ۲۴۸ھ

۱۲۔ احمد بن معتصم مستعین باللہ

۲۴۸ھ تا ۲۵۱ھ

۱۳۔ ابو عبد اللہ محمد بن متوکل معتز باللہ

۲۵۱ھ تا ۲۵۵ھ

۱۴۔ محمد بن واثق مہتدی باللہ

۲۵۵ھ تا ۲۵۶ھ

۱۵۔ احمد بن متوکل معتمد علی اللہ

۲۵۶ھ تا ۲۷۹ھ

پیش لفظ

مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی

علامہ عبدالرحمن ابن خلدون کی مشہور و معروف تاریخ کتاب العبر کا یہ حصہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ تاریخ اسلام میں خلافت کی حیثیت کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے۔

بنی عباس یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد میں سے ابوالعباس السفاح کے ہاتھ پر ۱۳۲ھ میں بیعت ہوئی اور مروان بن الحکم کی اولاد میں سے آخری فرمانروا مروان ثانی کو قتل کر دیا گیا۔ اس طرح مروانی خلفاء کا دور حکمرانی ختم ہوا اور عباسی خلفاء کا دور شروع ہوا۔ ابتدائی کئی صاحبان کے مختلف ادوار سے گزرتا ہوا خلافت بنی عباس کا زمانہ بغداد میں ہلاکو کی غارت (۶۵۶ھ) تک قائم رہا۔ اس کے بعد بھی برائے نام ہی سہی لیکن عباسی خلافت قاہرہ میں زندہ رہی اور ۹۲۳ھ تک قائم رہی جب کہ خلیفہ المتوکل الثالث نے سلطان سلیم العثمانی کے ہاتھوں پر بیعت کر کے خلافت کا منصب عثمانی سلطان کے سپرد کر دیا۔

اس کے بعد سے ترکی سلاطین عثمانی خلفائے اسلام سمجھے جاتے رہے اور امیر المومنین کہلاتے رہے۔ ایران کی حکومت کے سوا اور ساری دنیا کے مسلمان ان ترک سلاطین سے خلیفہ کی محبت و عقیدت رکھتے تھے اور خادم حرمین شریفین ہونے کی بنا پر ان کا خاص احترام کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ترکوں نے شکست کھائی اور اتاترک کی قیادت میں ایک جدید ترکی حکومت پیدا ہوئی۔ جب جدید ترکی حکومت نے عربوں کی بے وفائی کی صدمے سے اپنی بنیاد لادینیت پر رکھی اور ۱۳۴۲ھ میں خلافت کا ادارہ ہی توڑ دیا۔

دنیا کے عام مسلمانوں نے اس سے پہلے شریف حسین ہاشمی کی غداری کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھا تھا اور حکیم الاسلام علامہ اقبال نے کہا تھا:

"بیچتا ہے ہاشمی ناموس دین مصطفیٰ
خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمان سخت کوش"

جب جدید ترکی نے خلافت کے خاتمہ کا حکم جاری کر کے آخری خلیفہ سلطان عبدالمجید ثانی کو ترکی سے جلاوطن کر دیا تو پھر علامہ اقبال سے نہ رہا گیا اور انہوں نے بڑے ہی درد کے ساتھ کہا:

[illegible] ترک تاتاریوں نے خلافت کی قبر

اس طرح خلافت اسلامیہ کا ادارہ جو ۱۱ھ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وجود میں آیا تھا اور ۶۴۵ برس بعد ۶۵۶ھ میں ختم ہو گیا۔

اس طویل زمانہ میں سے ۱۳۲ھ تا ۶۵۶ھ یا قریب سوا پانچ سو سال کا زمانہ خلافت عباسی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اگرچہ اسی مدت میں ان کے مد مقابل فاطمیوں نے بھی اپنی خلافت قائم کی اور ایک طویل مدت تک عباسیوں کے ساتھ فاطمیوں کی خلافت قائم بھی رہی۔ اسی طرح دور دراز [illegible] کی حکومت اندلس بھی عباسی خلفاء کے قبضے سے ہمیشہ باہر رہی بلکہ عبد الرحمن الناصر کے بعد سے تو اندلس کے اموی بادشاہ اسی فرماں روا اپنے علاقے میں خلیفہ کہلانے لگے اور امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہونے لگے لیکن باوجود اس کے ساری دنیا نے عباسیوں ہی کو حقیقی خلیفہ سمجھا۔

یہ عباسی خلافت کن حالات میں قائم ہوئی اور کیسے ختم ہوئی۔ یہ تاریخ اسلامی کا بڑا واقعہ ہے۔ کس طرح اموی خلفاء کے ہاتھ سے اقتدار نکل کر عباسیوں کے ہاتھوں میں آیا۔ کن کن جذبات نے کام کیا۔ کیا کیا تحریکیں چلائی گئیں۔ یہ سب ایک بڑی طویل داستان ہے جسے آپ دنیا کے سب سے بڑے مؤرخ اور فلسفہ تاریخ کے بانی علامہ ابن خلدون کی لکھی ہوئی تاریخ کے اس حصہ میں پڑھیں گے جس کے اردو ترجمہ کا عنوان خلافت عباسیہ (حصہ اول) ہے اور اسی طرح اس پانچ سو سالہ حکومت کے زوال کی داستان آپ خلافت عباسیہ حصہ دوم میں پڑھیں گے۔ غور سے پڑھئے اور دیکھئے کہ نسل در نسل کے خونی تاجداروں نے کس طرح انسانی خون سے کھیلا ہے۔ شاید انہی داستانوں سے متاثر ہو کر شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا ؎

از نسب بنیاد تعمیر امم
باطنی وابستہ تقدیر امم
ملت ما را اساس دیگر است
آں اساس اندر دل ما مضمر است

جس اساس پر امت اسلامیہ کی بنیاد قائم ہے۔ اس کے خلاف نسلی افکار کے سلسلے پیدا ہوئے تو امویوں کی حکومت کو کمزور کرنا شروع کیا۔ عرب و عجم کی [illegible] نے اس تحریک کی پہلے دعوت کی آبیاری کی اور ابو مسلم خراسانی جیسے [illegible] نے جو امویوں کا خون بہا کر دولت عباسیہ کے نام پر اسی دعوت کے زور پر اس تلوار کی جس میں علویوں نے اپنی حکومت و وراثت لگانے کی امید [illegible] آل علی [illegible] لیکن جب اقتدار کی [illegible] کا وقت آیا تو دنیا نے دیکھا کہ اقتدار علویوں کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ عباسیوں کے ہاتھوں میں منتقل ہو گیا ہے اور سب سے پہلے عباسی فرماں روا نے سب سے پہلے امویوں کو چن چن کر قتل کیا پھر عباسیوں کے خلاف [illegible] اور [illegible] علویوں کا خون بہانے میں بھی کوئی کمی نہیں کی اور اس طرح [illegible] تاریخ کی [illegible] خوں ریز باب بن گیا۔

عباسیوں کے دور میں یہ تو ہوا کہ اقتدار حکومت پر عرب کی بجائے عجمی قوم چھا گئے تھے جو [illegible]

مساوات انسانی کی بجائے تکلف اور جاگیرداری نظام رائج ہو گیا۔ مگر علویوں نے حصول حق کے لئے بعد میں بھی بار بار ناکام بغاوت اور کچلے جانے کے سوا کچھ نہ آیا۔ اگرچہ عباسی خلافت قائم ہو جانے کے بعد بھی علویوں نے بار بار قوی بغاوتیں کیں مگر کامیابی کبھی نہ ہو سکی۔

ایسا کیوں ہوا۔ اس کے کیا وجوہ و اسباب تھے؟ اس کی تفصیلات آپ کو تاریخ کے صفحات پر نظر آئیں گی۔ آپ دیکھیں گے کہ اس امت کو نسل پرستی کا اکھاڑا بنایا گیا تھا۔ اس لئے ہر گز یہ نسل کا یہودی نظریہ مسلمانوں کی اکثریت [illegible] کے باوجود اہل علم کی کثیر تعداد میں مقبولیت کا مقام حاصل نہ کر سکا۔

دورِ توسیع جب کوئی قوم زیادہ وسیع تر نظریہ حیات اور اعلیٰ درجہ کا تصورِ اجتماع لے کر اٹھتی ہے، اگر یہ جذبہ افراد میں ہوتا ہے تو اس کا ابتدائی دور اس نظریے کو عام کرنے اور اس تصورِ اجتماع کو دوسروں تک پہنچانے میں صرف ہوتا ہے۔ اس میں جہاں قوت کے ذریعہ کاوش پیدا ہوتی ہے وہاں فوج کی [illegible] ہو جاتا ہے ورنہ مال تجارت کی طرح نظریہ حیات اور تصورِ اجتماع بھی سیاحوں کے ساتھ تاجروں کے ساتھ طالب علموں اور پروفیسروں کے ساتھ [illegible] اور شہروں شہروں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ یہ دور کسی قوم کا دورِ توسیع یا پھیلاؤ کا زمانہ کہلاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کا ظہور جنگ کے ساتھ ہو بلکہ شعوری کوشش نظریہ حیات کی تبدیلی کا سبب بن جاتی ہے۔

مسلمانوں کا یہ دورِ توسیع عہدِ رسالت ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ خلفائے راشدینؓ اور بنو امیہ نے اس کو پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھایا اور [illegible] اسلام کا پیغام دنیا کے دور دراز ملکوں تک پہنچایا۔ علامہ اقبال مرحوم نے شکوہ میں اسی کی طرف اس طرح اشارہ کیا ہے۔

محفلِ کون و مکاں میں سحر و شام پھرے
مئے توحید کو لے کر صفتِ جام پھرے
کوہ میں دشت میں لے کر ترا پیغام پھرے
اور معلوم ہے تجھ کو کبھی ناکام پھرے

ایک دوسرے بند میں کہتے ہیں۔

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

مسلمانوں کا یہ دورِ توسیع بنو امیہ کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ بنو امیہ کے دور میں پھیلاؤ جس حد تک ہو چکا تھا [illegible] کو برقرار رکھنا بھی ان سے ممکن نہ ہو سکا۔ اندلس پہلے عباسیوں سے الگ ہو گیا۔ پھر مشرق اور مغرب کا دوسرا حصہ بھی [illegible] خود مختار ہو گیا اور اس کے بعد تو [illegible] ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

بنو عباس کے دورِ خلافت میں ہر چیز میں ایک ٹھہراؤ سا پیدا ہو گیا اور اسی ٹھہراؤ کا لازمی نتیجہ بے عملی، مادیت اور تکلفات زندگی پوری قوت کے ساتھ نشوونما پانے لگی۔ صنائع اور علوم کی ترقیات اور تمدنی جاہ و جلال کی فراوانی [illegible] ٹھہراؤ کے زمانے میں

میں ہوتی ہے۔ اس لئے شہر بغداد کا اس زمانے میں دنیا کا حسین ترین، متمدن ترین اور مہذب مرکز علوم ہونا ضروری تھا اور واقعۃً ہو بھی گیا۔ ہارون الرشید اور مامون الرشید کے عہد میں بغداد کا نقشہ الف لیلیٰ کی داستانوں میں کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ تمام تر صحیح نہیں۔ لیکن بالکل ہی بے بنیاد بھی نہیں ہے۔ داستان سرا نے یقیناً داستان سرائی کے ماتحت اپنی پرکاری سے کام لیا ہے کہ خوابوں کی دنیا معلوم ہوتی ہے لیکن عباسیوں کا بغداد حقیقت بھی اس سے بڑا ہی قریب تر تھا۔ ابو نواس کی شاعری اسحاق الموصلی کی داستان طرازی، کسائی کی زبان دانی، مغنیوں کے لطائف اور اسی کے ساتھ ساتھ امام وکیع کی جرح و تعدیل، امام شیبانی کی قانونی موشگافیاں یہ سب ہارون الرشید کے بغداد ہی میں ہوا کرتی تھیں۔

تمدن کے ارتقاء کا مطالعہ کرنے کے لئے عباسیوں کا دور سب سے بہتر دور ہے اور اس میں سے تقریباً دو سو سال کا ابتدائی زمانہ بہت ہی اہم زمانہ ہے۔ اسی زمانے میں اسلامی عربی شاعری نے ارتقائی منازل طے کئے۔ تجربی علوم پر دوسری زبانوں سے کتابیں ترجمہ کی گئیں۔ خود عربی زبان میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ پارچہ بافی، کاغذ سازی، سفال گری، سادہ کاری اور زردوزی نے ترقی کی۔ فن طب، کیمیا، طبیعیات اور نباتات پر بڑے بڑے تجربے کئے گئے۔ بڑی بڑی درس گاہیں قائم ہوئیں۔ عربی زبان کے قواعد مرتب ہوئے۔ لغت کی کتابیں لکھی گئیں۔ حدیث کے جو مجموعے پہلے سے موجود تھے ان کو لے کر بڑی بڑی کتابیں بنائی گئیں۔ اسلامی قوانین (فقہ) اور اس کے اصول وجود میں آئے۔

آپ تاریخ ابن خلدون میں سے ان دو حصوں کا مطالعہ کرتے ہوئے جن میں عہد عباسی کی تاریخ درج ہے۔ عروج و زوال دونوں کی صورتیں بڑی صاف اور نمایاں دیکھیں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اسے دلچسپ بھی پائیں گے اور چشم کشا بھی۔ آپ جہاں یہ دیکھیں گے کہ خلافت بنی عباس کن حالات اور کن اسباب کی بناء پر ابھر گئی۔ وہاں آپ وہ اسباب بھی پوشیدہ نہ دیکھیں گے جو کسی حکومت کے زوال کو ایک فیصلہ قضا و قدر کی طرح ضروری بنا دیتے ہیں۔

اللّٰھم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابه

باب: ۱

تحریک شیعان علی

آغاز و ولادت شیعہ [illegible]

واقعہ قرطاس [illegible]

[illegible]

فرمان فاروقی [illegible]

[illegible] کا خیال [illegible]

قصۂ شوریٰ [illegible] حضرت علیؓ کا بھی نام تھا [illegible] وہ لوگ آپس میں اتفاق نہ کر سکے [illegible]

حضرت عثمانؓ کی مخالفت [illegible] حضرت علیؓ [illegible] خلافت [illegible]

امام حسنؓ کی بیعت [illegible] امام حسنؓ [illegible] خلافت [illegible]

امیر معاویہ کی سیاست [illegible]

یزید کی تخت نشینی [illegible] امیر معاویہ [illegible]

[illegible]

توابین: [illegible] یہ واقعہ 65ھ کا ہے۔

مختار کا خروج [illegible]

زید بن علی کی عظمت [illegible]

زید کا قتل [illegible]

تھے اور اس شخص کو جو آپ کی دعوت قبول نہ کرتا تھا بخوف حاکم وقت ظاہر نہ کرتے تھے۔

شیعان محمد بن حنفیہ محمد بن حنفیہ کے شیعوں میں اکثر وہی لوگ تھے جو اہل بیت کے ہوا خواہ تھے اور اس امر کے معتقد تھے کہ محمد بن حنفیہ کے بعد آپ کے لڑکے ابوہاشم عبداللہ امامت وخلافت کے مستحق ہیں یہ اکثر سلیمان بن عبدالملک کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ اتفاق سے ایک مرتبہ کسی سفر میں محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس مقام حمیمہ (مضافات بلقاء) میں ہو کے گزرے جہاں کہ ابوہاشم عبداللہ خیمہ زن تھے محمد بن علی اتر پڑے۔ وقت آ پہنچا تھا مرض الموت میں مبتلا ہو گئے۔ مرتے وقت امامت کی ان کے حق میں وصیت کر گئے۔

امامت کی منتقلی ان شیعوں کو جو عراق وخراسان میں تھے اس امر سے مطلع کر دیا کہ عنقریب امامت وخلافت محمد بن علی کی اولاد میں منتقل ہونے والی ہے۔ پس جب عبداللہ نے وفات پائی تو شیعوں نے محمد بن علی کی خدمت میں حاضر ہو کے خفیہ طور سے آپ کی بیعت کر لی اور آپ نے بھی عہد حکومت عمر بن عبدالعزیز میں اپنے دعاۃ کو اطراف وجوانب ممالک اسلامیہ کی جانب بھیج دیا اہل خراسان نے عام طور سے بطیب خاطر آپ کی دعوت قبول کر لی بعد ازاں ان پر نقباء مامور کیے گئے ایک زمانہ تک آپ کا کام یوں ہی جاری رہا۔ تا آنکہ ۱۲۴ھ میں محمد بن علی نے وفات پائی اور اپنے لڑکے ابراہیم کو اپنا ولی عہد بنا گئے اور دعاۃ کو اس کی ہدایت ووصیت کر گئے۔ دعاۃ ان کو امام کے لقب سے یاد کرتے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ان لوگوں کو جو خراسان میں دعوت دیتے تھے ابو مسلم کو سند ولایت عنایت کر کے روانہ کیا تا کہ لوگوں میں ان کے احکام قائم رکھے اور ان کی ہدایت جاری کرے۔ اس کے بعد مروان بن محمد نے ابراہیم امام کو گرفتار کر کے حران میں قید کر دیا۔ چنانچہ وہیں آپ کا انتقال بھی ہو گیا اور ابو مسلم نے خراسان پر قبضہ حاصل کر کے عراق کا قصد کیا اور وہاں پر بھی کامیابی کے ساتھ قابض ہو گیا جیسا کہ ہم نے اس سے پیشتر بیان کیا ہے اور بنو امیہ کو حکومت وامارت میں مغلوب کر دیا اور ان کی امامت ودولت کو ان کے قبضہ سے نکال لیا۔

باب : ۲

خلافت عباسیہ کا قیام ۱۳۲ھ تا ۱۳۶ھ

دولت عباسیہ: اس دولت کا آغاز دعوت شیعہ سے ہوا ہے جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں شیعوں کے مختلف فرقے کیسانیہ کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے بعد محمد بن حنفیہ کی امامت کے قائل ہیں اور ان کے بعد ان کے لڑکے ابو ہاشم عبداللہ کو امام جانتے ہیں۔ ان کے بعد محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی امامت کے معتقد ہیں۔ بوجہ اس وصیت کے جس کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے بعد ازاں ان کے لڑکے ابراہیم امام ابن محمد کو بعدہ ان کے بھائی ابو العباس سفاح (یعنی عبداللہ بن حارثیہ) کو امام کہتے ہیں۔ ان کیسانیوں کے نزدیک اماموں کی یہی ترتیب ہے۔ کیسانیہ کو رزامیہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ابو مسلم کا لقب حرمانی بھی تھا۔

فرقہ راوندیہ: شیعان بنو عباس میں سے جو خراسان میں رہتے تھے ایک فرقہ راوندیہ کے نام سے بھی مشہور ہے جن کا زعم یہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق امامت کے عباس ابن عبدالمطلب ہیں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور عصبہ ہیں۔ چنانچہ (قولہ تعالیٰ اولوالارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله) "لوگوں نے آپ کو خلافت و امامت سے روکا اور ان سے ظلماً اس کو لے لیا تا آنکہ اللہ جل شانہ نے اس کو ان کی اولاد کی طرف لوٹا دیا" شیخین اور عثمان سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور علی کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں کیونکہ عباس بن عبدالمطلب نے علی ابن ابی طالب سے فرمایا تھا (یا ابن اخی هلم ابایعک فلا یختلف علیک اثنان) "اے برادر زادہ آؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں میری بیعت کے بعد دو آدمی بھی تم سے اختلاف نہ کریں گے۔ اور بوجہ اس کے کہ داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے جس دن سفاح کی خلافت کی بیعت لی جامع کوفہ کے منبر پر کھڑے ہو کر کہا تھا (یا اهل الکوفة انه لم یقم فیکم امام بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم الا علی ابن ابی طالب و هذا القائم فیکم) "اے اہل کوفہ بے شک تم میں کوئی امام بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کھڑا ہوا سوائے علی بن ابی طالب کے اور اس شخص کے جو اس وقت تم میں موجود ہے" مقصود اس سے سفاح تھا۔

ابو العباس سفاح ۱۳۲ھ تا ۱۳۶ھ: اس سے پیشتر ہم بیان کر آئے ہیں کہ آغاز اس دعوت کا کیونکر ہوا اور خراسان میں ابو مسلم کے ہاتھ سے کیسے پھولی پھلی اور ان کے شیعوں کا خراسان و عراق میں کس طرح غلبہ ہوا بعد ازاں ۱۳۲ھ میں مقام کوفہ میں سفاح کی خلافت کی بیعت ہوئی اس کے بعد مروان بن محمد مارا گیا اور دولت امویہ منقرض ہو گئی ان واقعات کے بعد بنو امیہ کے بعض بچے کھچے امیروں اور سپہ سالاروں نے ابو العباس سفاح پر خروج کیا۔

حبیب بن مرہ کی بغاوت: سب سے پہلے جس نے علم بغاوت بلند کیا وہ حبیب بن مرہ مری مروان کا ایک سپہ سالار تھا جو حوران و بلقاء میں مامور تھا۔ اس نے اپنی اور اپنی قوم کی جان کے خوف سے خلع خلافت کیا۔ سفید کپڑے پہنے اور سفید ہی رایات (جھنڈے) نصب کئے جو شعار عباسیہ کے خلاف تھے اور جو لوگ اس کے قرب و جوار میں تھے انہوں نے اس کی اتباع کی۔ سفاح ان دنوں حیرہ میں تھا اسی دوران یہ خبر آئی کہ ابو الورد مجزاۃ بن کوثر بن زفر بن حارث کلابی بھی قنسرین میں باغی ہو گیا۔ یہ بھی مروان کے سپہ سالاروں میں سے تھا۔ مگر جس وقت مروان کو ہزیمت ہوئی تھی اور عبداللہ بن علی قنسرین میں وارد ہوئے تھے تو اس نے مع اپنے لشکر کے سفاح کی بیعت کر لی تھی۔ مسلمہ بن عبدالملک کے اہل و عیال اسی کے قریب بالس و ناعورہ میں رہتے تھے۔ عبداللہ بن علی کے ایک سپہ سالار نے ان لوگوں کو وہاں سے نکال دیا۔

ابو الورد کی بغاوت: ان لوگوں نے ابو الورد سے اس کی شکایت کی۔ ابو الورد نے اس سپہ سالار کو جس نے مسلمہ بن عبدالملک کے اہل و عیال کو نکال دیا تھا قتل کر کے علم خلع بغاوت بلند کر دیا۔ اہل قنسرین اس کے ساتھ ہو گئے اور اہل حمص کو بھی خط و کتابت کر کے مخالفت پر ابھار دیا۔ ان سب لوگوں نے متفق ہو کر ابو محمد عبداللہ بن یزید بن معاویہ کو اپنا افسر بنایا اور یہ ظاہر کیا کہ یہی سفیانی ہے جس کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔ جب یہ خبر وحشت اثر عبداللہ بن علی کے کانوں تک پہنچی تو اس نے حبیب بن مرہ سے مصالحت کر کے بقصد جنگ ابو الورد قنسرین کی طرف کوچ کر دیا۔ دمشق پہنچ کر ابو غانم عبدالحمید بن ربعی طائی کو بسرافسری چار ہزار سواروں کا اپنا نائب بنایا اور اپنے اہل و عیال اور اسباب کو اس کی حفاظت میں چھوڑ کر حمص کی طرف روانہ ہوا۔

اہل دمشق کی بغاوت: ابھی حمص پہنچا تھا کہ اہل دمشق کی بغاوت کی خبر پہنچی کہ انہوں نے بھی سفید رایات نصب کئے ہیں اور عثمان بن عبدالاعلیٰ بن سراقہ ازدی ان کا افسر بنایا گیا ہے اور انہوں نے ابو غانم اور اس کے لشکر کو شکست فاش دے کر ان میں سے کثیر التعداد آدمیوں کو مار ڈالا ہے اور جو کچھ مال و اسباب چھوڑ آیا تھا اس کو انہوں نے لوٹ لیا ہے مگر عبداللہ نے اس سے اعراض کر کے سفیانی و ابو الورد سے جنگ کرنے کی غرض سے کوچ کر دیا اور میدان جنگ میں پہنچ کر لڑائی چھیڑ دی۔ جنگ چھڑنے کے بعد عبداللہ کا بھائی عبدالصمد بن علی دس ہزار فوج کی جمعیت سے آ پہنچا اور دوسری جانب سے لڑائی شروع کر دی مگر مقابلہ نہ کر سکا۔ تھوڑی دیر لڑنے کے بعد ہزیمت اٹھا کر اپنے بھائی کے پاس بھاگ گیا۔

اہل قنسرین کی بغاوت: عبداللہ بن علی نے فوراً از سر نو اپنی فوج مرتب کر کے بہ ہمراہی مشہور سپہ سالاروں کے مرج الاخرم میں ابو الورد کے لشکر[1] پر حملہ کر دیا اس وقت اس کے ساتھ چالیس ہزار فوج تھی۔ سفیانی اور ابو الورد کا لشکر شکست کھا کر بھاگ گیا لیکن ابو الورد پانچ سو کی جمعیت سے جو اس کی قوم اور قبیلے کے تھے میدان جنگ میں ثابت قدمی سے لڑتا رہا تا آنکہ سب کے سب مارے گئے اور ابو محمد عبداللہ بن یزید تدمر کی طرف بھاگ گیا اور اہل قنسرین نے دولت عباسیہ کی اطاعت قبول کر لی۔

دمشق پر قبضہ: عبداللہ بن علی اس مہم سے فارغ ہو کر اہل دمشق سے جنگ کرنے کو لوٹا عثمان بن سراقہ یہ خبر پا کر بھاگ گیا اور اہل دمشق نے دولت عباسیہ کی اطاعت قبول کر کے عبداللہ بن علی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

ابو محمد سفیانی کا انجام: اسی زمانہ سے ابو محمد سفیانی ایک زمانہ دراز تک تدمر میں رہا بعد ازاں ارض حجاز میں چلا آیا اور برابر عہد حکومت منصور تک روپوش رہا۔ تا آنکہ زیاد بن عبیداللہ حارثی عامل حجاز نے ابو محمد سفیانی کو قتل کر ڈالا اور اس کے

---

[1] ابن اثیر نے مرج الاخرم لکھا ہے۔ [illegible] تاریخ کامل ابن اثیر [illegible] مطبوعہ مصر [illegible] مترجم

دونوں لڑکوں کو قید کر کے مع اس کے سر کے المنصور کے پاس بھیج دیا۔ المنصور نے ان دونوں کو رہا کر دیا۔

اہل جزیرہ کی بغاوت: اس کے بعد اہل جزیرہ میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ سفید رایات نصب کئے۔ سفاح نے تین ہزار فوج بسر القسری اپنے نائب سپہ سالار موسیٰ بن کعب کے ہمراہ روانہ کیا۔ موسیٰ بن کعب نے اس کو حران میں ٹھہرایا۔ اسحاق بن مسلم عقیلی مروان کی جانب سے آرمینیہ کا گورنر تھا جب اس کو مروان کی ہزیمت کی خبر پہنچی تو اس نے آرمینیہ سے کوچ کر دیا اہل جزیرہ نے متفق ہو کر اسحاق کے سر پر سرداری کی ٹوپی رکھ دی اور حران میں پہنچ کر حران کا محاصرہ کر لیا۔ دو مہینے تک محاصرہ کئے رہے۔ سفاح نے اپنے بھائی ابو جعفر کو مامور کیا۔ یہ واسط میں ابن ہبیرہ پر محاصرہ ڈالے ہوا تھا۔ چنانچہ ابو جعفر واسط سے بقصد جنگ اسحاق بن مسلم قرقیسیا و رقہ ہوتا ہوا حران کی طرف روانہ ہوا اہل قرقیسیا و رقہ بھی باغی ہو گئے تھے اور سفید پھریرے بنائے تھے۔ اسحاق بن مسلم یہ خبر پا کر محاصرہ چھوڑ کر الرہا چلا گیا اور اپنے بھائی بکار بن مسلم کو قبائل ربیعہ کے پاس اطراف ماردین کی جانب بھیج دیا۔ اہل ماردین کا سردار ان دنوں بریکہ نامی ایک شخص حروری تھا ابو جعفر یہ سن کر ماردین پر جا پہنچا لڑائی ہوئی بریکہ مارا گیا۔

الرہا کا محاصرہ: بکار بن مسلم اپنے بھائی کے پاس الرہا لوٹ آیا۔ اسحاق اس کو الرہا میں چھوڑ کر لشکر کا بڑا حصہ اپنے ہمراہ لے کر سمیساط چلا آیا۔ عبداللہ بن علی یہ خبر سن کر الرہا آ پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اس کے بعد ابو جعفر بھی آ گیا۔ سات مہینے تک محاصرہ ڈالے رہا۔ بکار سے متعدد لڑائیاں ہوئیں لیکن کسی میں عبداللہ و ابو جعفر کو کامیابی نہ ہوئی بکار کہا کرتا تھا کہ "میں خلیفہ کی بیعت نہ کروں گا۔ جب تک میں اس کی موت کی خبر نہ سن لوں گا جس کی میں بیعت کر چکا ہوں" غرض جنگ کا کوئی نتیجہ نہیں پیدا ہوا تھا کہ مروان کی موت کی خبر پہنچ گئی۔ بکار نے امان طلب کی اور سفاح کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی امان دے دی گئی اور حاضری کا حکم صادر ہو گیا۔ اسحاق بھی ابو جعفر کے پاس چلا آیا اور اس کے مخصوص مصاحبوں میں داخل ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد اہل جزیرہ و شام نے بھی سرتابی ترک کی۔ سفاح نے اپنے بھائی ابو جعفر کو جزیرہ و آرمینیہ اور آذربائیجان کی گورنری پر مقرر کر دیا۔ اس زمانہ سے برابر ابو جعفر اسی عہدہ پر رہا تا آنکہ ولی عہد بنایا گیا۔

یزید بن ہبیرہ: یزید بن ہبیرہ حسن بن قحطبہ سے شکست کھا کے بھاگ گیا تھا اور واسط میں قلعہ بند ہو گیا تھا۔ حوثرہ اور اس کے بعض ہمراہیوں نے بعد ہزیمت کوفہ چلے جانے کی رائے دی لیکن اس نے انکار کیا تھا تب یحییٰ بن حضین نے مروان کے پاس چلے جانے کو کہا۔ ابن ہبیرہ نے یہ بھی منظور نہ کیا کیونکہ مروان کی مخالفت کی وجہ سے اس کو اپنی جان کا خطرہ تھا۔ مجبوراً واسط میں پہنچ کر قلعہ بندی کر لی۔ ابو سلمہ نے حسن بن قحطبہ کو اس کے محاصرہ پر مامور کیا۔ ابن ہبیرہ بھی لشکر شام لے کر مقابلہ پر نکلا اس کے میمنہ پر داؤد تھا اور حسن بن قحطبہ کے میمنہ پر خازم بن خزیمہ۔ لڑائی ہوئی لشکر اہل شام ہزیمت اٹھا کر خندق راہ دجلہ کی طرف بھاگا۔ کثیر التعداد آدمی ڈوب مرے اور اکثر کشتیوں پر سوار ہو کر بھاگ گئے۔ ابن ہبیرہ نے مع بقیہ ماندہ فوج کے شہر میں جا کر جان بچائی۔ اس واقعہ کے سات دن بعد دوبارہ جنگ کرنے کو نکلا مگر پھر بھی ہزیمت اٹھا کر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ ایک مدت تک فریقین لڑائی سے رکے رہے۔ لیکن وقتاً فوقتاً جنگ کی یاد دہانی کے لئے ایک دوسرے پر تیر باری کر دیا کرتے تھے۔ اسی اثناء میں ابن ہبیرہ کو یہ خبر لگی کہ ابو امیہ التغلبی نے بغرض اظہار ہوا خواہی دولت عباسیہ سیاہ کپڑے پہنے ہیں ابن ہبیرہ نے اس کو گرفتار کرا کے قید کر دیا۔ قبیلہ ربیعہ کے لوگوں نے اس میں سرگوشی شروع کی۔ معن بن زائدہ کو بھی اس سے ناراضگی پیدا ہوئی۔ ان لوگوں نے تین آدمیوں کو فزارہ سے ابو امیہ کے عوض گرفتار کر لیا اور معن و عبداللہ بن عبدالرحمن بن بشیر

بلکہ ان لوگوں نے جو ان کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ابن ہبیرہ نے مجبور ہو کر ابو امیہ کو رہا کر دیا اور ان لوگوں سے معافی چاہی پھر یہ لوگ پھر جیسا کہ پہلے تھے متفق الکلمہ ہو گئے۔

ابو جعفر کا تقرر: اسی اثناء میں سفاح کی طرف سے ابونصر مالک بن ہیثم آ پہنچا۔ حسن بن قحطبہ نے ایک وفد کو ہمراہ روحی غیلان بن عبداللہ خزاعی سفاح کی خدمت میں ابونصر مالک کے آنے کی خبر دینے کے لیے روانہ کیا غیلان نے عرض و معروض کر کے سفاح کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے خاندان میں سے کسی کو امیر لشکر مقرر کرے چنانچہ سفاح نے اپنے بھائی ابو جعفر کو مامور کیا اور حسن بن قحطبہ کو اس مضمون کا فرمان لکھا "لشکر تمہارا ہی لشکر ہے اور سپہ سالاران فوج تمہارے ہی ماتحت ہیں لیکن بالحاظ مصلحت یہ منظور ہوا کہ میں اپنے بھائی کو میدان جنگ پر بھیج دوں۔ لہٰذا تم کو مناسب ہے کہ تم اس کی بخوشی خاطر اطاعت کرو اور کمال عمدگی سے اس کی وزارت کو انجام دو"۔ حسن بن قحطبہ نے نہایت عزت و احترام سے ابو جعفر کو اپنے خیمہ میں ٹھہرایا اور عثمان بن نہیک کو اس کی محافظت پر مامور کیا۔

مالک اور ابن ہبیرہ کی جنگ: اس کے بعد مالک بن ہیثم اہل شام و ابن ہبیرہ سے جنگ کرنے کو نکلا اہل شام نے جنگ چھیڑنے سے پہلے معن بن زائدہ و ابو یحییٰ کو کمین گاہ میں بٹھا کر لڑائی شروع کر دی تھوڑی دیر جنگ کرنے کے بعد آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگے۔ جس وقت مالک بن ہیثم کمین گاہ سے نکل آئے تو معن بن زائدہ و ابو یحییٰ نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا رات تک نہایت شدت سے لڑائی ہوتی رہی۔ پھر خود بخود لڑائی رک گئی۔ چند روز تک لڑائی رکی رہی بعد ازاں اہل واسط نے معن بن زائدہ و محمد بن نباتہ کے ساتھ ہو کر حملہ کیا حسن بن قحطبہ کے ہمراہیوں نے ان کو دجلہ کی طرف پسپا کر دیا کچھ اہل واسط دجلہ میں گر کر مر گئے۔ اب اس وقت لڑائی ختم ہو چکی تھی فوج منتشر ہو کر اپنے مورچہ کی طرف واپس آ رہا تھا کہ دفعتاً سے مالک بن ہیثم کا لڑکا ایک ایسی جگہ جو مقتل میں خاک و خون میں پڑا ہوا تھی نظر آیا اور غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ یہ لاش اس کے لڑکے کی ہے۔ جوش میں آ کر اہل واسط پر اس زور کا حملہ کیا کہ اہل واسط نے شہر میں جا کر دم لیا۔ مالک نے محاصرہ میں پہلے سے زیادہ سختی شروع کی کشتیوں پر لکڑیوں کو بار کر کے اور ان کو جلا دیتا تھا اس غرض سے کہ جس سمت میں گزریں ان کو جلا دیں ابن ہبیرہ ان کو بڑی بڑی دستہ چنگالوں سے گھسیٹوا کر تھم دیتا تھا۔ گیارہ مہینے اسی حالت میں گزر گئے اور جنگ کا خاتمہ نہ ہوا تو کہ اسماعیل بن عبداللہ قسری نے ابن ہبیرہ کے پاس پہنچ کر مروان کے مارے جانے کی خبر سنائی یمانیہ نے یہ سنتے ہی جنگ سے ہاتھ اٹھا لیا اور ان سے اس معاملہ میں متفق ہو گئے ان کے بعد ابن ہبیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں سوائے اس کے نامی خدام و ملازمین کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا۔

مصالحت کی کوشش: دوران جنگ میں ابو جعفر نے محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ آ جائیں میں آپ کی بیعت کر لوں گا۔ محمد بن عبداللہ نے جواب بھیجنے میں تاخیر کی۔ سفاح نے ابن ہبیرہ کے ہمراہیوں میں سے یمانیہ سے خط و کتابت شروع کر دی اور امان و انعام و اکرام کی طمع دی جس سے زیاد بن صالح و زیاد بن عبیداللہ حارثی ابن ہبیرہ سے یہ وعدہ کر کے کہ ہم درمیان میں پڑ کر سفاح سے صلح کرا دیں گے۔ ابن ہبیرہ کے لشکر سے نکل کر سفاح کے پاس چلے آئے مگر اپنا وعدہ وفا نہ کیا۔ سفیروں کی آمد و رفت صلح کرانے کی کوشش کرنے لگے یہاں تک کہ ایک عہد نامہ امان اس شرط کے ساتھ لکھا جائے کہ ابن ہبیرہ منظور کرے چنانچہ ابن ہبیرہ واسط میں چالیس روز تک مشورہ کرتا رہا تب عہد نامہ صلح

لکھ کر بھیجا۔ ابو جعفر نے اس کو سفاح کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ سفاح نے اس کے نفاذ کا حکم دے دیا۔ چونکہ سفاح کوئی کام خلاف مشورہ ابو مسلم نہ کرتا تھا۔ اس وجہ سے اس نے ابو مسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ ابو مسلم نے لکھ بھیجا: "جب راستہ میں کوئی پتھر آ جائے تو اس کو توڑ ڈالو۔ اللہ کی قسم جس راستہ میں ابن ہبیرہ ہو گا وہ درست و سیدھا نہیں ہو سکتا"۔ تکمیل عہد نامہ کے بعد ابن ہبیرہ ایک ہزار تین سو سواروں کے ساتھ ابو جعفر سے ملنے کو آیا۔ حاجب نے [illegible] ادب سے سلام کیا عزت و احترام سے پیش آیا۔ ابراہیم کہتے ہیں ابو جعفر کی خدمت میں اس وقت خراسان کے [illegible] روزانہ کسی امر میں گفتگو کر رہے تھے اس کے تھوڑی دیر کے بعد ابن ہبیرہ کو حاضری کی اجازت دی گئی۔ ابو جعفر المنصور دیر تک ابن ہبیرہ سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا۔ بعد ازاں ابن ہبیرہ رخصت ہو کر اپنی قیام گاہ پر چلا آیا۔

ابن ہبیرہ کا قتل ایک مدت تک ہر دوسرے روز ابو جعفر کے پاس ابن ہبیرہ بڑی آن بان سے جاتا رہا۔ لوگوں نے ابو جعفر کو یہ باور کرایا کہ ابن ہبیرہ پانچ سو سواروں اور تین سو پیادوں کی جمعیت لے کر آپ کی خدمت میں آیا کرتا ہے اس سے لشکریوں کی نظروں میں اس کی وقعت بڑھتی جاتی ہے۔ ابو جعفر اس فریب میں آ گیا۔ حکم دیا کہ ابن ہبیرہ صرف اپنے مصاحبین کے ساتھ آیا کرے۔

ابن ہبیرہ تیس آدمیوں کے ساتھ جانے لگا۔ آخر ان کے ساتھ فقط تین آدمی جاتے تھے۔ سفاح کو اس پر بھی صبر نہ آیا۔ لکھ بھیجا کہ ابن ہبیرہ کو مار ڈالو۔ میرے پاس بھیج دو، مگر ابو جعفر نے اس عہد نامہ کے لحاظ سے جس کو وہ لکھ چکا تھا اس قتل سے رکتا تھا تا آنکہ سفاح نے ایک سخت فرمان روانہ کیا کہ "تم ابن ہبیرہ کو مار ڈالو۔ [illegible] ورنہ میں ایسے لوگوں کو بھیج دوں گا جو اس کو تمہارے قبضہ سے نکال کے قتل کر ڈالیں گے"۔ ابو جعفر نے [illegible] ابن ہبیرہ کے ساتھ [illegible]۔ یہ ایک سوچی ہوئی چال تھی [illegible] کی تعداد سے [illegible] کے دروازہ [illegible] سلام [illegible] اندر جانے کا حکم [illegible] جس وقت یہ سب [illegible] اس وقت ابو جعفر نے حازم بن خزیمہ اور ہیثم بن شعبہ کو ایک سو کی جمعیت سے ابن ہبیرہ کی گرفتاری پر مامور کیا۔ حازم و ہیثم نے ابن ہبیرہ سے جا کر یہ ظاہر کیا کہ ہم لوگ بیت المال سے مال لینے کو آئے ہیں۔ ابن ہبیرہ کے حاجب نے بیت المال کے دروازے کھول دیئے خزانوں کی کنجیاں دے دیں۔ کچھ لوگ بیت المال اور خزانوں کی طرف چلے گئے اور کچھ لوگ ابن ہبیرہ کی جانب پہنچے۔ حاجب نے آگے بڑھ کر روکنے کا قصد کیا۔ ہیثم نے اس پر [illegible] حاجب [illegible] گر پڑا [illegible] ابن ہبیرہ [illegible] اور اس کے آزاد غلاموں نے ایک گروہ [illegible] ابن ہبیرہ قتل کیا گیا اور سب کے سر اتار کر ابو جعفر کے پاس بھیج دیئے گئے۔ باستثنائے حکیم بن عبد الملک بن بشر و خالد بن سلمہ مخزومی اور عمر بن ذر کے باقی لوگوں کے امان کا اعلان کر دیا گیا۔ حکیم تو بھاگ گیا۔ خالد بن سلمہ کو ابو جعفر نے امان دے دی۔ لیکن سفاح نے اس کو منظور نہ کیا اور مار ڈالا گیا۔ البتہ زیاد بن عبید اللہ نے عمر بن ذر کی سفارش کی جس کو امان دیا گیا اور یہ بچ گیا۔

ابو سلمہ و سلیمان بن کثیر کا قتل اس سے پیشتر ہم ان واقعات کو بیان کر آئے ہیں جو ابو سلمہ خلال سے دربارہ خلافت بنو العباس سرزد ہوئے تھے اور شیعوں نے اس بات پر اس کو متہم کیا تھا اور سفاح کو اس سے بدظنی پیدا ہو گئی تھی۔ جس

وقت سفاح اپنے لشکر گاہ واقع حمام اعین میں (کوفہ کے باہر) مقیم تھا۔ اس کے بعد سفاح مدینۃ الہاشمیہ چلا آیا اور اپنے قصر میں قیام کیا مگر ابو سلمہ کی طرف سے بد گمانی دل کی کیفیت تھی ابو سلمہ اس کی برگشتگی سے واقف تھے اس لیے وہ طلب کیے۔ ابو مسلم نے ابو سلمہ کے قتل کی رائے دی۔ داؤد بن علی نے کہا اگر تم قتل کرو گے تو ابو مسلم اور اس کے ساتھ خیال کریں گے کہ ہے۔ ابو مسلم اور وہ لوگ جو اس کے ہمراہ ہیں اس میں بد گمانی پیدا کریں گے اور وہ لوگ اس کے مخالف ہو جائیں گے بہتر یہ ہے کہ ابو مسلم کو لکھ بھیجو کہ وہ خود کسی شخص کو بھیج دے جو اس کو قتل کر ڈالے۔ سفاح نے ایسا ہی کیا ابو مسلم نے مرار بن انس ضبی کو ابو سلمہ کے قتل پر مامور کیا۔ مرار نے سفاح سے آنے کا سبب ظاہر کیا۔ سفاح نے منادی کرا دی کہ امیر المومنین ابو سلمہ سے خوش ہو گئے ہیں اور طلب فرمایا ہے۔ چنانچہ ابو سلمہ سفاح کی خدمت میں گیا جب رات ہو گئی تو سفاح کے گھر سے اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا تو راستہ میں مرار بن انس اور اس کے ہمراہی گھات لگائے ہوئے تھے ایک مرتبہ ابو سلمہ پر تلوار چلائی ابو سلمہ بے دم ہو کر زمین پر گر پڑا۔ صبح ہوئی تو مشہور کیا گیا کہ "خارجیوں نے ابو سلمہ کو مار ڈالا"۔ سفاح نے یحییٰ بن جعفر بن تمام نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کر دیا گیا۔ ابو سلمہ وزیر آل محمد کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا جیسا کہ ابو مسلم امیر آل محمد کے لقب سے مشہور تھا۔ ابو سلمہ کے مارے جانے کے بعد ابو مسلم کو اس کی اطلاع دی گئی تو ابو مسلم نے سلیمان بن کثیر کے قتل کی تدبیر شروع کر دی۔ وہ بھی دراصل ابو سلمہ کی طرح اس کے قتل کا بھی یہی سبب ہے اور فارس پر محمد بن اشعث کو مامور کر کے روانہ کیا اور حکم دیا کہ ابو سلمہ کے عمال کو مار ڈالے چنانچہ محمد بن اشعث نے ایسا ہی کیا۔

عمال سفاح: جس وقت سفاح کی حکومت کو استحکام و استقلال حاصل ہو گیا اس وقت اس نے اپنے چچا داؤد بن علی کو کوفہ کا گورنر بنایا۔ بعد ازاں اس کو کوفہ و سواد سے معزول کر کے حجاز و یمن اور یمامہ کی گورنری مرحمت کی اور بجائے اس کے کوفہ و سواد پر اپنے برادر زادہ عیسیٰ بن موسیٰ کو مقرر فرمایا ۱۳۳ھ میں داؤد کے انتقال کر جانے پر اپنے ماموں زیاد بن عبیداللہ بن عبد المدان حارثی کو حجاز و یمامہ کی اور محمد بن یزید بن عبداللہ بن عبد المدان کو یمن کی گورنری عنایت کی۔ بصرہ پر (سنہ ۱۳۲ھ میں) سفیان بن معاویہ بن یزید بن مہلب کو بصرہ کا والی بنایا گیا لیکن ۱۳۳ھ میں اس کو معزول کر کے بجائے اس کے اپنے چچا سلیمان بن علی کو مقرر کیا۔ اور کور دجلہ اور بحرین اور عمان کو اس کے صوبہ میں شامل کر دیا۔ اسی طرح ۱۳۳ھ میں سفاح کا ایک چچا اسمٰعیل بن علی اہواز کا اور دوسرا چچا عبداللہ بن علی شام کا۔ ابو عون عبد الملک بن یزید مصر کا اور ابو مسلم خراسان و جبال کا گورنر اور خالد بن برمک دیوان الخراج (محکمہ مال گزاری) کا افسر تھا۔ اسی سنہ میں سفاح نے اپنے چچا عیسیٰ بن علی کو فارس کی سند گورنری مرحمت کر کے فارس روانہ کیا تھا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے محمد بن اشعث ابو مسلم کی طرف سے مامور ہو کر فارس پہنچ چکا تھا۔ محمد بن اشعث نے عیسیٰ بن علی کے قتل کا ارادہ کیا اور کہا کہ مجھ کو ابو مسلم نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ جو شخص میرے پاس کسی دوسرے کی طرف سے والی ہو کر آئے اس کو قتل کر ڈالنا۔ مگر پھر کچھ سوچ سمجھ کر عیسیٰ کے قتل سے رک گیا اور یہ حلف شرعی اقرار لے لیا کہ تا زندگی کبھی منبر پر خطبہ نہ پڑھوں گا اور بجز جہاد کے کبھی تلوار نہ لٹکاؤں گا۔ چنانچہ عیسیٰ نے اسی اقرار کو پورا کیا۔ محمد بن اشعث کے بعد سفاح نے اپنے چچا اسمٰعیل بن علی کو فارس پر اور محمد بن صول کو موصل پر متعین کیا۔ اہل موصل نے محمد بن صول کو نکال دیا اور بغاوت کا علم بلند کیا۔ یہ لوگ خوارج سے متفق تھے۔ تب سفاح نے اپنے بھائی یحییٰ بن محمد کو بارہ ہزار کی جمعیت سے روانہ کیا۔ یحییٰ بن محمد نے موصل پہنچ کر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ [illegible] ھ کا ہے۔

[illegible] کی بغاوت [illegible]

جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ شریک دو ماہ میں لڑائی ہوتی رہی آخر شریک مارا گیا۔ اسی سنہ میں ابوداؤد خالد بن ابراہیم نے بلاد ختل پر چڑھائی کی۔ ختل کا بادشاہ قلعہ بند ہو کر ایک قلعہ میں جا چھپا۔ ہمراہیوں نے مقابلہ کیا [illegible] اس قلعہ پر [illegible] ایک مدت کے محاصرہ کے بعد [illegible] ہمراہیوں کے قتل [illegible] اور فرغانہ سے چین چلا گیا۔ ابوداؤد نے [illegible] مال غنیمت ابومسلم کے پاس بھیج دیا۔

اسی سنہ میں اخشید فرغانہ و بادشاہ شاش کے درمیان فساد ہوا۔ اخشید نے بادشاہ چین سے امداد طلب کی بادشاہ چین نے ایک لاکھ فوج سے اخشید کی مدد کی۔ اخشید نے بادشاہ شاش کا محاصرہ کر لیا آخر بادشاہ شاش قلعہ سے نکل آیا۔ اخشید و بادشاہ چین نے اس سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا اور نہ اس کی قوم سے۔ یہ خبر ابومسلم کو پہنچی تو اس نے زیاد بن صالح کو ان لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ زیاد بن صالح کی نہر طراز پر جنگ ہوئی۔ ایک فریق جنگ کے بعد [illegible] پچاس ہزار آدمیوں [illegible] ابومسلم [illegible] ۱۳۳ھ [illegible] جو [illegible] بھاگ گئے [illegible] وقوع [illegible] ہے۔

بسام کی بغاوت: ۱۳۴ھ کے شروع ہوتے ہی بسام بن ابراہیم نے جو خراسان کا ایک نامی بہادر تھا بغاوت بلند کیا اور [illegible] سے ایک گروہ کو لے کر [illegible] اس کی طرف روانہ ہو گیا۔ سفاح نے اس کے بعد ہی خازم بن خزیمہ کو بسام سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ بسام اور خازم میں لڑائی ہوئی۔ بسام کے اکثر ہمراہی اس معرکہ میں کام آ گئے۔ بسام میدان جنگ سے شکست کھا کر بھاگا۔ خازم تھوڑی دور تعاقب کر کے واپس ہوا۔

خازم کی سفاکی: اتفاق سے مقام ذات المطامیر کی طرف ہو کر گزرا جہاں بنو حارث بن کعب کے ماموں [illegible] کا خاندان [illegible] کی تعداد سے جس میں ان کے اعزہ و اقارب اور خدام کی تعداد [illegible] تھی۔ لوگوں نے بیان کیا کہ بسام کے [illegible] ان کے [illegible] ہے۔ خازم نے ان لوگوں کو بلا کر [illegible] دریافت کیا ان لوگوں نے جواب دیا [illegible] وہ [illegible] پاس اجازت حاصل کر کے آیا تھا ایک شب رہ کر چلا گیا۔ خازم نے ان لوگوں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ساتھ پیش آئے۔ خازم نے ان سب کو قتل کر کے ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور مکانات کو منہدم کرا دیے۔ جب یہ خبر اس سے [illegible] پیدا ہوئی اور [illegible] زیاد بن عبید اللہ حارثی [illegible] عبداللہ حارثی ان لوگوں کے [illegible] سفاح کے پاس چلے گئے [illegible] شکایت کی [illegible] نے قتل کا ارادہ کر لیا۔

موسیٰ بن کعب و ابوالجہم بن عطیہ [illegible] سفاح کے پاس آئے۔ عرض کیا کہ امیر المومنین خازم آپ کا قدیمی جاں نثار ہے۔ اس نے آپ کی بہت خدمات انجام دی ہیں آپ کے [illegible] ہے۔ [illegible] آپ [illegible] مناسب ہے کہ [illegible] اگر [illegible] جنگ میں [illegible] کا [illegible] آپ کو [illegible] مل جائے گا [illegible] ان [illegible] خارجیوں [illegible] کی سرکوبی کے لئے بھیج دیں [illegible] شیبان بن عبدالعزیز یشکری [illegible] تھی۔ سفاح نے اس رائے کے مطابق سات سو جنگ آوروں کو خازم کے ساتھ روانہ کر دیا۔

خارجیوں کی سرکوبی: سلیمان بن علی نے بصرہ سے [illegible] کی طرف خازم کو روانہ کیا۔ خازم

کے ساتھ عامر بن اسماعیل سات سو فوج کے ساتھ اس کے اہل و عیال تھے اور حمزہ ابو حمزہ اور پچھلے خوارج کے کئی گروہ بھی ہمراہ تھے۔ خازم نے جزیرہ ابن کاوان کا رخ کیا اور قریب پہنچ کر فضل بن سلیمان طوسی کو چار سو کی جمعیت سے شیبان سے جنگ کرنے کو بھیجا۔ شیبان نے اپنے ہمراہیوں کے جو بیشتر خارجی تھے ساتھ عمان کی طرف بھاگا جہاں کا فرمانروا جلندی تھا جو مذہباً فرقہ اباضیہ سے تھا اپنی فوج مرتب کر کے مقابلہ کیا جس میں شیبان اپنے ہمراہیوں سمیت مارا گیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا شیبان نام کا ایک دوسرا خارجی بھی خراسان میں مارا گیا تھا اس وجہ سے ان دونوں میں اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے۔

خازم نے اس مہم سے فارغ ہو کر جلندی کا رخ کیا اور پہنچ کر جلندی سے لڑائی چھیڑ دی ایک مدت تک یہ حالت رہی کہ لڑائی ہوتی رہی فریقین ایک دوسرے سے مغلوب نہ ہوتے تھے بالآخر خازم کے حکم سے اس کے لشکریوں نے اپنے تیروں کے پھلوں کو روغن سے آلودہ کیا اور آگ سے مشتعل کر کے جلندی کی فوج کے گھروں پر پھینکنا شروع کیا۔ تیروں کے مکانات پر پہنچتے ہی آگ لگ گئی۔ مجبوراً جلندی کے ہمراہی اہل و عیال کے بچانے کی غرض سے آگ بجھانے کی طرف مشغول ہوئے خازم نے یہی موقع پا کر حملہ کر دیا۔ جلندی مع اپنے ہمراہی جو تعداد میں دس ہزار تھے مارا گیا۔ خازم نے ان کے سروں کو بصرہ میں سلیمان کے پاس بھیجا اور سلیمان نے دارالخلافہ میں خلیفہ کے پاس بھیج دیا۔ اس سے خازم کی ترقی کی راہ بھی پیدا ہوئی۔

کش پر قبضہ: بعد ازاں اسی سنہ میں ابوداؤد خالد بن ابراہیم نے اہل کش پر حملہ کیا اور بادشاہ کش مارا گیا اور مال و اسباب غنیمت میں ہاتھ آیا اور اہل کش سے خون ریزی کر کے بادشاہ کش کے ظروف چینی منقوش مذہب (طلائی) چینی زین سے سامان آرائش اور چینی حریر وغیرہ سب سمرقند میں ابو مسلم کے پاس بھیج دیا اور خود بخارا تک گیا اس کے بعد کش واپس آ کر خراج تحصیل کرنے کے لئے لوٹ آیا۔

ان دنوں ابو مسلم نے زیاد بن صالح کو سمرقند کا حاکم مقرر کیا اور خود طوس اور بخارا ہوتا ہوا مرو میں واپس آ گیا تھا۔

سندھ کی بغاوت: انہی واقعات کے بعد سفاح کو سندھ میں منصور بن جمہور کی بغاوت کی خبر پہنچی اس نے اپنے افسر پولیس موسیٰ بن کعب کو اس مہم پر بھیجا اور موسیٰ نے اس کے اہل و عیال پر قبضہ کر لیا اور منصور بارہ ہزار فوج سے مقابلہ پر آیا۔ موسیٰ نے منصور سے سرحد سندھ پر جنگ کی منصور نے شکست کھائی اور ریگستان میں بھاگ گیا جہاں پیاس کی شدت سے مر گیا۔ منصور کے نائب نے جو سندھ میں تھا یہ خبر سن کر اپنے اہل و عیال و اسباب کے بلاد خزر چلا گیا۔

زیاد بن صالح کی بغاوت: ۱۳۵ھ میں زیاد بن صالح نے ماوراء النہر میں خروج کیا۔ ابو مسلم اس سے جنگ کرنے کو مرو سے روانہ ہوا اور ابوداؤد خالد بن ابراہیم نے بلخ سے نصر بن راشد کو ترمذ بھیجا تاکہ زیاد کے لشکر کو روکے۔ طالقان کے لوگوں نے ترمذ پر حملہ کر کے نصر کو قتل کر ڈالا ابن ماہان کو قاتلین نصر کے تعاقب پر مامور کیا۔ چنانچہ عیسیٰ نے قاتلین نصر کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ ابو مسلم بخارا پہنچ گیا اس کے ساتھ سباع بن نعمان ازدی بھی تھا جس کو سفاح نے زیاد بن صالح کے ساتھ یہ سمجھا کر بھیجا تھا کہ اگر فرصت و موقع ملے تو ابو مسلم کو مار ڈالنا اس کی خبر ابو مسلم کو پہنچ چکی تھی۔ ابو مسلم نے سباع کو آمد میں قید کر دیا اور وہاں کے حاکم کو لکھ دیا کہ اس کو قتل کر دے چنانچہ وہ مارا گیا

لے جا کر ان کی سرداری سے منحرف ہو گئے تھے۔ ابو سلمہ [illegible] زیادہ [illegible] تھے مگر جو پہلو [illegible] نے
[illegible] ابو مسلم کے پاس لا کر [illegible] ابو مسلم نے قتل [illegible] ابو داؤد [illegible] ہاشم کا تعلق
میں [illegible] واپس آیا [illegible] کی طرف روانہ کیا [illegible]
کے بعد سفاح نے پھر خطوط ابو مسلم کے ہمراہ [illegible] جس میں ابو داؤد کی جانب لکھی ہوئی تھی۔ ابو مسلم نے
ان خطوط کا ابو داؤد کے ہمراہ [illegible] قید کر دیا اور کچھ عرصہ بعد [illegible]
ہوتے ہی [illegible] ابو مسلم خلافت سے [illegible]۔

بحث ابو جعفر و ابو مسلم ۱۳۶ھ میں ابو مسلم نے سفاح سے بغرض ادائے حج آنے کی اجازت طلب کی کیونکہ جس زمانہ
سے [illegible] خراسان [illegible] سفاح نے پانچ سو آدمیوں کے ساتھ آنے کی اجازت دی۔ ابو مسلم نے
لکھ بھیجا کہ مجھ سے [illegible] عداوت [illegible] اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اس پر سفاح نے ایک ہزار آدمیوں کی
اجازت دے دی۔ [illegible] ابو مسلم [illegible]
[illegible] ایک ہزار کی جمعیت [illegible] نے آگے بڑھ کر [illegible]
سفاح نے [illegible] ابو مسلم کا استقبال [illegible] ابو مسلم [illegible] سفاح نے
[illegible] اجازت دی [illegible] ابو جعفر کا قصد [illegible]
[illegible] ابو جعفر [illegible] ابو مسلم نے مجھ سے حج کی اجازت طلب کی
ہے [illegible] نے اجازت دے دی ہے [illegible] اب تم مجھ سے حج کی اجازت چاہتے ہو [illegible]
حالت میں [illegible]
[illegible] ابو جعفر [illegible]۔

ابو جعفر اور ابو مسلم میں باہم کشیدگی اس زمانہ سے چلی آرہی تھی جس زمانہ میں سفاح نے ابو جعفر کو خراسان میں اپنے
[illegible] ابو مسلم [illegible] ابو مسلم نے ابو جعفر کی [illegible]
[illegible] ابو جعفر [illegible] تو ابو مسلم کی [illegible] اس نے [illegible]
[illegible] کی اجازت طلب کی [illegible] سفاح نے [illegible] ابو جعفر کو اس [illegible] سے
روک دیا [illegible] ابو جعفر و ابو مسلم ساتھ ساتھ [illegible] کو گئے اور [illegible] قتل کا مصمم ارادہ کر لیا۔

باب: ۴

ابوجعفر عبدالمنصور ۱۳۶ھ تا ۱۵۸ھ

المنصور کی تخت نشینی: ذی الحجہ ۱۳۶ھ میں ابوالعباس سفاح [illegible] ابوجعفر [illegible] [illegible] ۱۳۲ھ [illegible] حکومت [illegible] انتقال [illegible] ابومسلم [illegible] اپنی موت سے پہلے اپنے بھائی ابوجعفر [illegible] [illegible] اس وقت ابوجعفر مکہ میں تھا۔ ابوجعفر کی طرف سے [illegible] بیعت لی [illegible] ابوجعفر [illegible] ابومسلم [illegible] انا للہ و انا الیہ راجعون [illegible] ابوجعفر [illegible] ابومسلم [illegible] خراسان [illegible]

ابومسلم اور عامۃ الناس نے بیعت کی [illegible] مراجعت [illegible]

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] ابومسلم [illegible] سفاح کی موت کی خبر پہنچی تو اس نے ابوجعفر کو تعزیت اور خلافت کی [illegible] بیعت خلافت کی [illegible]

[illegible] ابوجعفر [illegible]

ابوجعفر المنصور نے [illegible] مستقل طور سے خلافت [illegible]

عبداللہ بن علی کی بغاوت: [illegible] سفاح [illegible] [illegible] ابوجعفر المنصور [illegible] عبداللہ بن علی [illegible]

[illegible]

لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اس واقعہ کو یاد دلایا کہ جس وقت سفاح نے حران کی طرف لشکر بھیجنے کا قصد کیا تھا اس کے بھائیوں نے جانے سے جی چرایا تھا۔ اس پر سفاح نے کہا تھا "جو شخص اس مہم پر جائے گا وہی میرا ولی عہد ہوگا" اس وقت سوائے میرے کسی نے اس مہم حران کا بیڑا نہیں اٹھایا تھا۔ ابو غانم طائی خفاف مروزی اور ان کے علاوہ اور سرداروں نے بھی اس کی شہادت دی۔ سب نے عبداللہ بن علی کی بیعت کر لی۔ جن میں حمید بن قحطبہ اور خراسان، شام اور جزیرہ کے مشہور و معروف سردار تھے۔ بیعت لینے کے بعد عبداللہ بن علی نے حران پہنچ کر مقاتل بن حکیم کا محاصرہ کر لیا۔ چالیس روز تک محاصرہ کئے رہا۔ دوران محاصرہ میں اہل خراسان سے خائف ہو کر ان میں سے ایک گروہ کثیر کو قتل کر ڈالا۔ حمید بن قحطبہ کو والی حلب مقرر کر کے ایک خط دیا اور حلب روانہ کیا۔ خط زفر بن عاصم گورنر حلب کے نام تھا اور اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ حمید کو پہنچتے ہی قتل کر دو۔ حمید نے راستہ میں خط کھول کر پڑھ لیا اور بجائے حلب جانے کے عراق کی طرف چلا گیا۔

ابو جعفر المنصور نے حج سے لوٹ کر ابو مسلم کو جنگ عبداللہ بن علی پر مامور کیا۔ حمید بن قحطبہ چونکہ عبداللہ بن علی سے ناراض ہی تھا۔ اس خبر کے ملتے ہی ابو مسلم سے آ ملا۔ اس کے مقدمۃ الجیش پر مالک بن ہیثم خزاعی تھا۔ عبداللہ بن علی نے ابو مسلم کی آمد کی خبر پا کر مقاتل بن حکیم کو مع ان لوگوں کے جو اس کے ساتھ تھے امان دے دی اور حران پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں مقاتل کو مع ایک خط کے عثمان بن عبدالاعلیٰ کے پاس (رقہ) روانہ کیا۔ عثمان نے خط پڑھتے ہی مقاتل کو قتل کر کے اس کے دونوں لڑکوں کو قید کر دیا اور جب عبداللہ بن علی کو ہزیمت ہوئی اس وقت اس نے مقاتل کے دونوں لڑکوں کو بھی مار ڈالا۔

ابو جعفر المنصور نے بعد روانگی ابو مسلم محمد بن صول کو آذربائیجان سے طلب کر کے عبداللہ بن علی کے پاس دھوکا دینے کی غرض سے روانہ کیا۔ چنانچہ محمد بن صول نے عبداللہ بن علی کے پاس پہنچ کر یہ ظاہر کیا کہ "میں نے سفاح سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میرے بعد میرا جانشین میرا چچا عبداللہ ہوگا"۔ عبداللہ بن علی بولے "تو جھوٹا ہے میں تیرے فریب کو سمجھ گیا" محمد بن صول یہ سن کر ٹھہرا تھا عبداللہ بن علی نے تلوار اٹھا کر اس کی گردن پر ماردی۔ یہ وہی محمد ہے جو ابراہیم بن عباس صولی کاتب کا دادا تھا اس کے بعد عبداللہ بن علی نے حران سے نصیبین میں آ کر قیام کیا اور خندق کھود کر مورچہ قائم کر لیا اس اثناء میں ابو مسلم مع ان لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے آ پہنچا۔ اس سے پیشتر المنصور نے حسن بن قحطبہ والئ آرمینیہ کو ابو مسلم کی کمک کو لکھ بھیجا تھا۔ چنانچہ حسن بن قحطبہ نے ابو مسلم سے موصل میں ملاقات کی تھی اور اس کے ساتھ نصیبین بھی آیا تھا۔ ابو مسلم نے عبداللہ بن علی سے اعراض کر کے شام کے راستہ پر پڑاؤ ڈالا اور یہ کہلا بھیجا کہ "مجھے صرف شام کی گورنری دی ہے مجھے تم سے جنگ کا حکم نہیں دیا گیا"۔ اہل شام جو عبداللہ بن علی کے ہمراہ تھے وہ سب نے عبداللہ بن علی سے کہا "اب آپ ہمارے ہمراہ شام چلئے تا کہ ہم اپنے اہل و عیال کو ابو مسلم کے پنجہ غضب سے بچا لیں"۔ عبداللہ بن علی نے ہر چند ان لوگوں کو سمجھایا کہ ابو مسلم ہمارے ہی مقابلہ پر آیا ہے اور وہ ہم کو دھوکا دیتا ہے۔ لیکن ان لوگوں نے ایک بھی نہ سنی مجبور ہو کر عبداللہ بن علی اہل شام کے ساتھ شام کی طرف کوچ کر دیا اور ابو مسلم بڑھتے بڑھتے اس مقام پر گیا جہاں عبداللہ بن علی کا لشکر پڑاؤ تھا۔ سب پانی کو خراب کر کے اس میں مردار جانور ڈلوا دیئے۔ عبداللہ بن علی کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا "کیا میں نے یہ نہ کہا تھا کہ یہ شخص ہمارے مقابلہ پر آیا ہے"۔ ہمراہیوں نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ عبداللہ بن علی لوٹ آئے اور ابو مسلم کے لشکر کے پڑاؤ پر قیام کیا ان کے میمنہ پر بکار بن مسلم عقیلی تھا۔ میسرہ پر حبیب بن سوید اسدی اور سواروں پر عبدالصمد بن علی (بھائی عبداللہ کا

بھائی) ابو مسلم کے میمنہ پر حسن بن قحطبہ اور میسرہ پر خازم بن خزیمہ تھا۔ مہینوں لڑائی ہوتی رہی، کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن علی کے ہمراہیوں نے [illegible] ابو مسلم پر یکبارگی قوت سے حملہ کیا۔ ابو مسلم کا لشکر اب مقاومت نہ کر سکا اپنے مورچے سے ہٹ گیا۔ ان کا منشا تھا کہ عبدالصمد نے حملہ کر دیا جس میں حملہ آوری ابو مسلم کے دستے کے جتھے دو [illegible] پیچھے ہٹ گئے عبدالصمد نے دوبارہ حملہ کر دیا۔ جس سے ابو مسلم کے لشکر کی ترتیب جاتی رہی۔ لشکر کی تمام صفیں درہم برہم ہو گئیں۔ لشکری بھاگ کر سب سے اول ابو مسلم کے مورچے تک آئے ابو مسلم نے [illegible] بڑی جرأت دکھائی ابو مسلم نے۔ میدان جنگ میں ایک مرتفع مقام پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس پر وہ بیٹھا لڑائی دیکھ رہا تھا جس طرف کی جماعت یا فوج کو کمزور دیکھتا اسی طرف امدادی سپاہیوں کو بھیج دیتا تھا۔ غرض [illegible] ابو مسلم اور حسن بن [illegible] کے [illegible] عبدالصمد نے اس روز [illegible] سب لوٹ آئے اور اپنی کھوئی ہوئی قوت کے سنبھالنے میں مصروف ہوئے جب یوم چہارشنبہ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۷ھ کی رات گزری تو پھر فریقین میں ایک ہولناک لڑائی ہوئی۔ ابو مسلم نے دفعتاً حسن بن قحطبہ کو میمنہ سے میسرہ میں پیچھے آنے کا اور میمنہ میں صرف تھوڑے آدمیوں کے چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ یہ دیکھ کر [illegible] میمنہ سے اہل شام کے میسرہ والے [illegible] اہل شام یہ سمجھ کر کہ شاید ابو مسلم ہمارے میمنہ کی طرف سے آ کر ہمارے میمنہ پر حملہ کرنے والا ہے۔ میسرہ سے بغرض تقویت میمنہ میں چلے آئے۔ ابو مسلم نے فوراً قلب کو میمنہ کے ساتھ ملا کر شامیوں کے میسرہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ پس اہل شام گھبرا کر بھاگ نکلے اور ابو مسلم کے ہمراہیوں نے ان کے پیچھے گھوڑے ڈال دیئے۔ عبداللہ بن علی نے ابن سراقہ سے مشورہ طلب کیا۔ ابن سراقہ نے کہا کہ "میرے نزدیک میدان جنگ میں لڑ کر جان دے دینا بہتر ہے اس سے کہ آپ جیسا شخص ذلت اٹھا کر بھاگ جائے" عبداللہ بن علی نے کہا "نہیں [illegible] اہل عراق کا [illegible] میرا قصد عراق کا ہے" اور جواب کا انتظار کئے بغیر [illegible] جب ابو مسلم [illegible] بھاگ کر [illegible] ابو مسلم مظفر و منصور اہل شام کے لشکر گاہ میں آیا اور [illegible] فتح کا [illegible] خدمت میں بھیج دی [illegible] بیعت کے بعد [illegible] لشکر [illegible] خدمت سے منع کر دیا۔

عبدالصمد بن علی بھاگ کر کوفہ پہنچا۔ عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کی امان طلب کی۔ منصور نے امان دے دی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عبدالصمد نے رصافہ میں قیام کیا تھا تا آنکہ جہور بن مرار عجلی جس کو منصور نے ایک دستہ فوج سواروں کے ساتھ روانہ کیا تھا اور رصافہ [illegible] نے عبدالصمد کو گرفتار کر کے [illegible] زنجیر ابو الخصیب کے ہمراہ منصور کے پاس بھیج دیا تھا اور منصور نے رحم کھا کر اس کو رہا کر دیا۔ باقی رہا عبداللہ [illegible] اس نے اپنے بھائی سلیمان بن علی کے پاس بصرہ جا کر پناہ لی۔ ایک مدت تک چھپا رہا آخر سلیمان بن علی نے منصور سے امان طلب کیا اور [illegible] ملاقات [illegible] روانہ کر دیا۔

ابو مسلم کا [illegible]: جب [illegible] ابو مسلم [illegible] کے ساتھ [illegible] عبداللہ بن علی [illegible] خیموں سے [illegible] کام [illegible] کے لئے [illegible] کا انتظام کیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] طلب [illegible] اس نے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] انتظام [illegible] ابو مسلم [illegible] اوقات [illegible] ابو جعفر منصور کے پاس [illegible] کا [illegible] خلافت [illegible] اس نے [illegible] ابو جعفر [illegible] تب ابو مسلم نے

تجدید خلافت کی غرض سے [illegible] عیسیٰ بن موسیٰ کو بلا کر بیعت لینے کی درخواست پیش کی۔ عیسیٰ بن موسیٰ نے انکاری جواب دیا اور ابو جعفر المنصور جیسا کہ سفاح نے عہد نامہ لکھا تھا سریر خلافت پر بیٹھ گیا تب زمانہ میں عبداللہ بن علی نے اپنی خلافت کا اعلان کیا المنصور نے اس مہم پر ابو مسلم کو مامور کیا جس نے اس کو ہزیمت دے دی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اور عبداللہ بن علی کے لشکر کے مال غنیمت کو جمع کرایا المنصور نے اپنے خادم ابو الخصیب کو مال غنیمت کی فہرست مرتب کرنے کو روانہ کیا۔ ابو مسلم کو اس سے بڑی چڑ پیدا ہوئی کہنے لگا " میں لوگوں کی جانوں کا تو امانتدار ہوں۔ یہ ناممکن ہے کہ مال و اسباب میں خیانت کروں۔ پھر المنصور نے میرا اعتبار نہیں کیا اچھا کیا"۔ ابو مسلم کی یہ برہمی جرأت اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ ابو الخصیب کی جان کا دشمن ہو گیا مگر پھر کچھ سوچ سمجھ کر چھوڑ دیا۔

ابو مسلم کی سرکشی کے اسباب: المنصور کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو اس خوف سے کہ ابو مسلم مبادا خراسان نہ چلا جائے۔ مصر و شام کی سند گورنری لکھ کر ابو مسلم کے پاس بھیج دی۔ ابو مسلم کو اس سے اور زیادہ برہمی ہوئی۔ جزیرہ سے بقصد خراسان نکل کھڑا ہوا۔ المنصور نے یہ خبر پا کر انبار سے مدائن کی طرف کوچ کر دیا اور ابو مسلم کو دربار میں طلب کیا۔ ابو مسلم نے حاضری سے انکار کر کے یہ لکھ بھیجا کہ میں دور ہی سے آپ کی اطاعت کروں گا اور اگر اس کے سوا آپ اور کسی امر پر مجبور کرنا چاہیں گے تو میں

۱؎ ابو مسلم نے جو المنصور کے فرمان کا جواب لکھا تھا اس کو ہم تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۲۲ جلد پنجم مطبوعہ مصر سے بغرض تکمیل ناظرین درج کرتے ہیں: اما بعد فانہ لم یبق لامیر المؤمنین اکرمہ اللہ عدو الا امکنہ اللہ منہ وقد کنا نروی عن ملوک آل ساسان ان اخوف ما یکون الوزراء اذا سکنت الدھماء فنحن نافرون من قربک حریصون علی الوفاء بعھدک ما وفیت حریون بالسمع والطاعۃ غیر انھا من بعید حیث تقارنھا السلامۃ فان ارضاک ذلک فانا کاحسن عبیدک وان ابیت الا ان تعطی نفسک ارادتھا نقضت ما ابرمت من عھدک ضنا بنفسی۔ امیر المومنین! اب آپ کا [illegible] دشمن باقی نہیں رہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اطاعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہم نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] المنصور نے جواب دیا: قد فھمت کتابک ولیست صفتک صفۃ اولئک الوزراء الغششۃ ملوکھم الذین یتمنون اضطراب حبل الدولۃ لکثرۃ جرائمھم فانما راحتھم فی انتشار نظام الجماعۃ فلم سویت نفسک بھم فانت فی طاعتک ومناصحتک واضطلاعک بما حملت من اعباء ھذا الامر علی ما انت بہ ولیس مع الشریطۃ التی اوجبت منک سمع ولا طاعۃ وحمل الیک عیسی بن موسی رسالۃ لتسکن الیھا ان اصغیت الیھا واسال اللہ ان یحول بین الشیطان ونزغاتہ وبینک فانہ لم یجد بابا یفسد بہ نیتک اوکد عندہ واقرب من الباب الذی فتحہ علیک۔ "میں تمہارے خط کا مطلب سمجھ گیا [illegible]

آپ کی خلع خلافت کا علم بلند کر دوں گا۔ منصور نے اس بات کو منظور کیا اور اس حکم کی اطاعت سے اپنی خوشنودی ظاہر کی۔ یہ خط عیسیٰ بن موسیٰ کے ہاتھ بھیجا گیا تھا۔ اس غرض سے کہ ابو مسلم کو موافقت پیدا ہو اور اس کے خیالات بدل جائیں۔

بعض لوگوں کا یہ بیان ہے کہ ابو مسلم نے منصور کے فرمان کے جواب میں خلع خلافت کی دھمکی دی اور یہ بھی تحریر کیا تھا کہ میں نے آج تک بنو عباس کی خلافت کی حمایت کر کے گناہ کیا ہے۔ اس سے میں نے اب توبہ کر لی ہے۔

ابو مسلم کا قتل: ابو مسلم نے خط واپس کر کے خراسان کا راستہ اختیار کیا۔ منصور کے پاس یہ خط پہنچا تو اس نے عیسیٰ بن موسیٰ اور سرداران بنو ہاشم کو طلب کر کے ابو مسلم کا خط دکھایا اور ان لوگوں سے یہ درخواست کی کہ آپ لوگ متفق ہو کر ابو مسلم کو اس مضمون کا ایک خط تحریر کریں کہ "اطاعت امیر المومنین سے منحرف ہونا ٹھیک نہیں ہے بغاوت کا انجام اچھا نہیں ہوتا، جو کچھ تم کر رہے تھے اس کو چھوڑ دو اور بدستور سابق امیر المومنین کے دائرہ جماعت میں واپس آ جاؤ۔" یہ خط منصور نے اپنے آزاد کردہ غلام ابو حمید مرو روذی کے ہاتھ روانہ کیا تو منصور نے یہ ہدایت کی اور ابو حمید کو یہ سمجھا دیا تھا کہ ابو مسلم سے انتہائی نرمی اور ملاطفت سے گفتگو کرنے اور منت سماجت کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھنا اور اگر اس سے ابو مسلم کے خیالات تبدیل نہ ہوں اور وہ مخالفت ہی پر قائم رہے اور ناامیدی کی صورت نظر آئے تو پھر یہ کہہ دینا کہ امیر المومنین نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ تیری جنگ کو میں دوسرے کے سپرد نہ کروں گا بلکہ خود [illegible] تیری جنگ کروں گا۔ اگر تو دریا میں گھس جائے گا تو میں بھی تیرے پیچھے دریا میں کود پڑوں گا اور اگر تو آگ میں گھس جائے گا تو میں بھی آگ میں کود پڑوں گا۔ یہاں تک کہ میں تجھے قتل کر ڈالوں یا خود مر جاؤں۔ ابو حمید نے منصور کی ہدایت کے مطابق ابو مسلم کو جا کر بڑی ملاطفت اور منت سماجت سے گفتگو کی اور اس کو منصور کی اطاعت و فرمانبرداری کی ترغیب دی۔ ابو مسلم نے مالک بن ہیثم سے مخاطب ہو کر کہا "تم سمجھتے ہو یہ کیا کہتا ہے"۔ مالک بن ہیثم بولا "تم اس کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آؤ اگر تم منصور کے پاس گئے تو وہ ضرور تم کو قتل کر ڈالے گا"۔ ابو مسلم یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ پھر نیزک سے مشورہ طلب کیا۔ اس نے بھی منصور کے پاس جانے سے اختلاف کیا اور یہ مشورہ دیا کہ "تم رے میں قیام کرو [illegible] خراسان [illegible] بازو۔ یہ تمہارے لئے بہترین مقام ہوگا"۔ ابو مسلم نے اس رائے کو پسند کر کے ابو حمید کو جواب دے دیا۔

اس وقت ابو حمید نے منصور کا زبانی پیغام کہنا شروع کیا اور ابو مسلم کا چہرہ خوف و غصہ سے متغیر ہونے لگا۔ اس سے پیشتر منصور نے ابو داؤد کو جو خراسان (میں ابو مسلم کی جانب سے امیر تھا) ابو مسلم سے منحرف ہو جانے کو لکھا تھا اور اس خط میں خراسان کی سند امارت دیئے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ ابو داؤد نے اس کو منظور کر لیا تھا۔ ابو داؤد نے ابو مسلم کو بھی اس نے منصور کی مخالفت و بغاوت سے اختلاف کرنے کے لئے ایک خط لکھا تھا اتفاق سے یہ خط ابو مسلم کے پاس اس وقت پہنچا جب کہ ابو حمید پیغام زبانی ادا کر رہا تھا۔ ابو مسلم کے دل پر اس خط سے بڑا رعب چھا گیا۔ ابو حمید سے [illegible] مخاطب ہو کر [illegible] ابو اسحاق [illegible] امیر المومنین کی خدمت میں جانے کی غرض سے [illegible] ہوں۔ کیونکہ [illegible] اعتماد ہے۔ [illegible] اس وقت ابو اسحاق [illegible] خلافت کے قریب تھے۔ [illegible] بنو ہاشم [illegible] دولت [illegible] منصور [illegible] کی باتیں کرنے لگے [illegible] خراسان [illegible] طرف [illegible] پاس لے آؤ تو [illegible] خراسان کی امارت [illegible] ابو اسحاق [illegible] ابو مسلم [illegible]

المنصور کے پاس چلنے پر راضی کر لیا۔ چنانچہ ابومسلم اپنے لشکر کو حلوان میں بسرداری مالک بن ہیثم ٹھہرا کر تین ہزار فوج کے ساتھ مدائن پہنچ گیا۔

وزیر السلطنت ابو ایوب کو ابومسلم کے اس کروفر کے دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا کوئی ایسا حادثہ ابومسلم کے ہمراہیوں کی جانب سے پیش آ جائے جس سے خلیفہ وقت اور ساتھ ہی اس کے میری جان خطرے میں پڑ جائے۔ اس خطرہ سے بچنے کی یہ تدبیر نکالی کہ ایک شخص کو اس کے ہمراہیوں میں سے بلا کر سمجھا دیا کہ تم ابومسلم کے پاس چلے جاؤ اور اس کے ذریعہ سے المنصور سے طلب ولایت کسکر کی اس سے سفارش کراؤ اس میں تم کو بہت بڑا وصول حاصل ہو جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس نفع میں تم میرے بھائی کو بھی شریک کر لینا کیونکہ امیر المومنین ابومسلم کے آتے ہی اس کا انتظام کرنے والے ہیں۔

وہ شخص اس دم پٹی میں آ گیا۔ ابو ایوب نے المنصور سے اس شخص کے لیے ابومسلم سے ملاقات حاصل کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔ چنانچہ یہ شخص ابومسلم سے اثنائے راہ میں ملا اور اس واقعہ سے مطلع کر کے المنصور سے سفارش کرنے کی درخواست کی۔ ابومسلم کا دل یہ خبر سنتے ہی باغ باغ ہو گیا۔ رنج و غم جس قدر تھا دور ہو گیا۔

چنانچہ دارالخلافہ کے قریب ابومسلم کے پہنچنے کی خبر مشہور ہوئی۔ سرداران بنو ہاشم و اراکین سلطنت حسب حکم المنصور ابومسلم کے استقبال کو آئے۔ ابومسلم نے دربار خلافت میں حاضر ہو کر المنصور کی دست بوسی کی اور واپس ہونے کی غرض سے اجازت حاصل کر کے واپس چلا آیا۔ صبح ہوئی تو المنصور نے اپنے حاجب عثمان بن نہیک کو چار محافظین کے ساتھ جس میں شبیب بن رواح اور ابو حنیفہ حرب بن قیس تھا بلوایا اور ان کو پس پردہ بٹھا کر یہ ہدایت کر دی کہ جس وقت میں اپنے ہاتھ کو ہاتھ پر ماروں۔ ابومسلم کو فوراً قتل کر ڈالنا۔ اس کے بعد ابومسلم کو بلوایا گیا۔ باتوں باتوں میں المنصور نے ان دو تلواروں کا حال دریافت کیا جو ابومسلم کو اس کے چچا عبداللہ بن علی سے ملی تھیں (اتفاق وقت سے اس وقت ابومسلم ان میں سے ایک کو اپنی کمر سے لگائے ہوئے تھا) عرض کیا "یہ ایک تلوار انہیں دو میں سے ہے"۔ المنصور بولا "لاؤ ذرا میں تو دیکھوں"۔ ابومسلم نے کمر سے کھول کر تلوار دے دی۔ المنصور تھوڑی دیر تک اس کو ہاتھ میں لیے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اپنے فرش کے نیچے رکھ کر عتاب آمیز گفتگو کرنے لگا "کیوں ابومسلم تم نے سفاح کو [illegible] کے منع کرنے کو لکھا تھا"۔ ابومسلم "ہاں! مجھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ امر ان کے لئے جائز نہ ہوگا۔ لیکن جب میں نے انہیں کے فرمان کے موافق عمل کیا۔ یہ سمجھ کر کہ آپ لوگ معدن علم ہیں"۔

المنصور "اچھا تم اس کی وجہ ظاہر کرو کہ طریق حج میں تم میرے آگے کیوں رہتے تھے؟"

ابومسلم "مجھ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ ہم اور آپ ایک جگہ جمع ہوں"۔

المنصور "کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ تم کو کس امر نے میری طرف مراجعت کرنے سے روکا تھا جب کہ تم کو سفاح کی موت کی خبر ملی تھی یا قیام کرنے۔ یہ کہاں تک مناسب ہوا تھی تا کہ میرا خط تمہارے پاس پہنچ جاتا"۔

ابومسلم "لوگوں کو تکلیف سے بچانے اور آپ سے پیشتر کوفہ پہنچ جانے کے خیال سے میں نے مراجعت نہیں کی اور قیام کیا"۔

المنصور "(ترش رو ہو کر) تو تمہارا یہ ارادہ تھا کہ عمہ خلیفہ علی کی لڑکی پر تم قابض ہو جاؤ"۔

ابومسلم "نہیں نہیں میں نے تو اس پر ایسے شخص کو مامور کیا ہے جو اس کی حفاظت کرے گا"۔

المنصور "اچھا تم نے میرے حکم کی تعمیل کیوں نہ کی اور تم خراسان کیوں جا رہے تھے؟"

ابو مسلم: ''آپ کے خوف سے میرا ارادہ یہ تھا کہ وہاں سے عذر و معذرت کر کے آپ سے منتقل کروں گا''۔

المنصور: ''وہ مال کہاں ہے جو تم نے حران میں جمع کیا تھا''۔

ابو مسلم: ''میں نے وہ مال لشکریوں میں تقسیم کر دیا تاکہ ان کو قوت ہو اور وہ آپ کے کام آئیں''۔

المنصور: ''(غصے میں ہو کر) کیا تو ہمیشہ خطوط میں اپنے نام کو میرے نام سے پہلے نہیں لکھا کرتا تھا اور کیا تو نے آسیہ بنت علی سے خواستگاری (منگنی) کی بات کی اور کیا تو اس کا مدعی نہیں ہے کہ تو سلیط بن عبداللہ بن عباس کا بیٹا ہے۔ اللہ اللہ تو نے بڑی ترقی کی، رہا یہ کہ تو نے سخت دشوار راستہ اختیار کیا''۔

پھر ابو مسلم جواب نہ دے پایا تو منصور نے پھر تیکھے غصے کے لہجے میں کہنا شروع کیا:

''کیوں خود سر! تو نے سلیمان بن کثیر کو کیوں قتل کیا باوجودیکہ وہ ہمارا بہت خیر خواہ تھا اور وہ اس زمانے سے ہمارا نقیب تھا جب کہ تو اس کام میں شریک بھی نہیں کیا گیا تھا''۔

ابو مسلم: ''اس نے میری مخالفت کی تھی اس وجہ سے میں نے اس کو قتل کر دیا''۔

المنصور کا چہرہ جب غصہ و خشم سے سرخ ہو کر تمتما اٹھا اور یہ نقشہ بدلتے پایا تو ابو مسلم جرأت کر کے بولا:

''میری ان کارگزاریوں کا صلہ یہ ہے جو اس وقت تک کر رہے ہو؟''

المنصور: ''(ڈانٹ کر) او شیطان کے بچے اگر تیری جگہ پر کوئی لونڈی ہوتی تو بھی ان کاموں کو انجام دے دیتی جو تو نے کیا کیا یہ ہماری بدولت تو نے بھی گلچھرے اڑائے ہیں''۔

ابو مسلم نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اب اس کو یقین آ گیا کہ المنصور کا غصہ حد سے ترقی کر چکا ہے۔

ابو مسلم نے یہ کہہ کر عذر کیا

''جانتا ہوں سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا''۔

اس پر المنصور نے اس کو گالیاں دیں اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا۔ تالی کی آواز کا آنا تھا کہ لوگ پردہ سے نکل آئے۔ عثمان بن نہیک نے لپک کر اس پر ایک تلوار ماری جس سے ابو مسلم کی تلوار کا پرتلہ کٹ گیا۔

ابو مسلم نے گڑگڑا کر کہا ''امیر المومنین! مجھے میرے دشمن کے لئے زندہ رہنے دیجئے''۔

المنصور بولا ''خدا مجھے زندہ نہ رکھے اگر میں تجھ سے زیادہ سخت دشمن کو پاؤں''۔

اس فقرہ کے ختم ہوتے ہی محافظین نے تلواریں نیام سے کھینچ لیں اور مار مار کے ابو مسلم کو بے دم کر دیا۔ یہ واقعہ چوبیس شعبان ۱۳۷ھ کا ہے۔

قتل ابو مسلم کا رد عمل: ابو مسلم کے مارے جانے کے بعد وزیر السلطنت ابو الجہم نے باہر آ کر لوگوں کو یہ کہہ کر واپس کیا کہ امیر اس وقت امیر المومنین کی خدمت میں رہیں گے۔ تم لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔ ہمراہیان ابو مسلم یہ سن کر مطمئن ہو کر واپس آئے اور المنصور کے حکم سے ان لوگوں کو عطیے دیئے گئے۔ چنانچہ ابو اسحاق نے ایک لاکھ درہم پائے۔ اس کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ نے دربار خلافت میں حاضر ہو کر ابو مسلم کو دریافت کیا اور [illegible] خطوط میں اس کی خدمت [illegible] کے خیالات کا تذکرہ کر کے [illegible] المنصور نے چلا کر کہا ''اللہ تیری عقل [illegible] زمین پر اس سے زیادہ تیرا کوئی دشمن نہ تھا [illegible]

نکل جاؤ اور وہاں [illegible] کے [illegible] ہو جاتے۔"

عیسیٰ بن موسیٰ کی زبان سے بے ساختہ انا للہ و انا الیہ راجعون نکلا۔ المنصور نے [illegible] کہا: "کیا اس کی بغاوت میں تم بھی [illegible] تھے؟" عیسیٰ بن موسیٰ نے اس استفہام کا کچھ جواب نہ دیا۔ المنصور نے جعفر بن حنظلہ کو بلا کر ابو مسلم کے قتل کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ جعفر نے اس کے قتل کی رائے دی۔ المنصور نے کہا: اللہ تجھے توفیق دے۔ جعفر کی نظر جونہی المنصور کے [illegible] جانب پڑی، ابو مسلم کو مقتول دیکھ کر [illegible] سے بولا: "اے امیر المومنین! آج سے آپ کی خلافت شمار کی جانی چاہیے۔" المنصور مسکرا کر چپ ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ابو مسلم کے [illegible] میں سے ابو اسحاق کو طلب کیا۔ ابو اسحاق کے دل پر ابو مسلم کا اس قدر خوف غالب تھا کہ [illegible] ایک [illegible] تھا۔ المنصور نے [illegible] ابو مسلم کی لاش کی طرف اشارہ کر کے [illegible] نے اس [illegible]۔

ابو اسحاق نے یہ دیکھ کر [illegible] سر اٹھایا [illegible]:

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے [illegible] آپ [illegible] اس کے پاس [illegible] تھا [illegible] پاس آتا تھا۔"

اس قدر [illegible] کے بعد اس نے اپنے [illegible] سے [illegible] پیچھے [illegible] اور [illegible] تھے۔ المنصور کے دل میں یہ حال دیکھ کر رحم آیا [illegible]:

"تم ابو مسلم کی اطاعت میں [illegible] اب جاؤ [illegible]"

یہ [illegible]

ابو نصر کی گرفتاری: [illegible] المنصور نے ابو نصر [illegible] ابو مسلم کی طرف سے [illegible]:

"[illegible] تمہارے [illegible] اسباب [illegible] میرے پاس [illegible] اسباب [illegible] چلے آؤ۔"

یہ خط [illegible] ابو نصر [illegible] کہ اگر میری طرف سے تمہارے پاس [illegible] آئے [illegible] ابو نصر المنصور کے [illegible] المنصور [illegible] ابو نصر [illegible] المنصور [illegible] ابو نصر [illegible] ابو مسلم کے قتل [illegible] المنصور [illegible]۔

[illegible] کے بعد المنصور کی خلافت میں [illegible] المنصور نے ابو مسلم کو خراسان جانے کا مشورہ دیتے ہوئے امامت کی ابتداء [illegible] اس نے اس کو مشورہ [illegible] ابو مسلم [illegible] جواب [illegible] سے باز آیا اور [illegible] موصل پہنچ گیا۔

ابو مسلم کے قتل ہو جانے سے ابو جعفر المنصور کو جو اطمینان حاصل ہوا تھا خطرات [illegible] کی مخالفت سے اس کا [illegible] تعصب کے سبب [illegible] قتل کے بعد ایک روز لوگوں [illegible] قتل کرنے [illegible] تیار ہو گیا۔ [illegible] الفاظ میں [illegible] اور [illegible] کے امراؤں کا تعاقب [illegible] شروع کر دیا۔

سنباد کی بغاوت: ابو مسلم کے امراؤں میں سے ایک سنباد معروف بہ [illegible] مجوسی نے اطراف خراسان میں خروج کیا۔ [illegible] ابو مسلم کے قتل کا [illegible]

---

۱ [illegible]

(۱) ایها الناس لا تخرجوا من انس الطاعة الی وحشة المعصیة ولا [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

(۷) الذبیانی للنعمان

فمن اطاعک فانفعه بطاعته — کما اطاعک وادلله علی الرشد

ومن عصاک فعاقبه معاقبة — تنهی الظلوم ولا تقعد علی ضمد

[illegible]

رے پر قبضہ کر لیا اور مال و اسباب اور خزانے جو سنباد بوقت روانگی ہمدان میں چھوڑ گیا تھا۔ ان کے بال بچوں لوگوں کا مال و اسباب لوٹ لیا اور [illegible] کر کے [illegible] اکثر [illegible] بعد [illegible] سے [illegible] تھا تب [illegible] مقیم [illegible] ہوا۔ المنصور نے ان کی سرکوبی پر جمہور بن مرار عجلی کو مامور کیا۔ ہمدان اور رے کے [illegible] میں صف آرائی کی نوبت آئی۔ جمہور بن مرار نے لڑائی سے [illegible] شکست دی [illegible] قریب ساٹھ ہزار آدمی مارے گئے۔ [illegible] ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ سنباد نے طبرستان کی راہ لی جہاں [illegible] والی طبرستان کے ایک غلام نے اس کو قتل کر ڈالا [illegible] کے پاس [illegible] اس واقعہ سے مطلع کیا۔ المنصور نے والی طبرستان سے سنباد کے مال و اسباب کا مطالبہ کیا [illegible] طبرستان [illegible]۔ تب المنصور نے ایک لشکر [illegible] طبرستان کی [illegible] والی طبرستان [illegible] دیلم کی طرف بھاگ گیا۔

جہور کی بغاوت: [illegible] جمہور نے [illegible] لشکر کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس میں [illegible] کا خزانہ بھی تھا۔ [illegible] المنصور [illegible] جب المنصور [illegible] نے [illegible] طلب کیا [illegible] سے بغاوت کر دی۔ المنصور نے اس کی سرکوبی پر محمد بن اشعث کو [illegible] کے ساتھ [illegible] جہور [illegible] اصفہان کی طرف چلا گیا۔ [illegible] اصفہان [illegible] جمہور نے اصفہان [illegible]۔ جمہور نے [illegible] قتل [illegible] شکست کھا کر آذربائیجان [illegible] کے ہمراہ [illegible] کو قتل کر ڈالا اور [illegible] المنصور کے پاس بھیج دیا۔ یہ واقعہ ۱۳۸ھ کا ہے۔

قید عبداللہ بن علی: آپ ابھی پڑھ آئے ہیں کہ عبداللہ بن علی ابو مسلم سے شکست اٹھا کر بصرہ چلے گئے تھے اور اپنے بھائی سلیمان کے یہاں قیام پذیر تھے۔ اس کے بعد المنصور نے ۱۳۹ھ میں سلیمان کو حکومت بصرہ سے معزول کر دیا۔ عبداللہ بن علی اور ان کے ہمراہی اس واقعہ سے خائف ہو کر روپوش ہو گئے۔ المنصور کو اس کی اطلاع ہوئی تو [illegible] سلیمان اور ان کے بھائی [illegible] کو لکھا کہ عبداللہ اور ان کے ہمراہیوں کو امان دے کر [illegible] سلیمان و عیسیٰ ان امان کے مطابق عبداللہ اور ان کے ہمراہیوں کو لے کر [illegible] خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے [illegible] میں حاضری کی اجازت چاہی۔ المنصور نے سلیمان و عیسیٰ کو باتوں میں مصروف کر کے عبداللہ بن علی کو ایک مکان میں جو اسی غرض کے لئے [illegible] گیا تھا قید کر دینے کا حکم دے دیا۔ جب تھوڑی دیر کے بعد سلیمان و عیسیٰ المنصور سے رخصت ہو کر باہر آئے تو عبداللہ بن علی کو نہ پایا۔ [illegible] سمجھ گئے کہ [illegible] بد عہدی [illegible]۔ المنصور نے [illegible] کے [illegible] عبداللہ بن علی کے [illegible] ان کے ہمراہیوں کو [illegible] خراسان بھیج دیا۔ ابو [illegible] نے ان سب کو قتل کر ڈالا۔

عبداللہ بن علی اسی قید خانے میں [illegible] تھے۔ جب ۱۴۷ھ میں المنصور نے عیسیٰ بن موسیٰ کو ولی عہدی سے معزول کرنے کا ارادہ کیا [illegible] مہدی محمد بن المنصور کو ولی عہد مقرر کیا اور چونکہ اس کی تخت نشینی کے لئے عیسیٰ بن موسیٰ [illegible] باعث تھی تو عبداللہ بن علی کو ان کے سپرد کر کے [illegible] حج کی غرض سے [illegible] مکہ معظمہ کی طرف چلا گیا۔ المنصور

نے چلے گیا۔ اس کے بعد عیسیٰ نے المنصور کے پاس (خط لکھ کر) یعنی بنا بریں عبداللہ بن علی کے قتل کا مشورہ کیا۔ [illegible] نے کہا "میرے نزدیک تو عبداللہ کا قتل [illegible] المنصور [illegible] اپنی [illegible] نے خلیفہ کے حکم سے قتل کرا کے [illegible] سے عبداللہ کو طلب کرے تو [illegible] عیسیٰ نے عبداللہ کو قتل نہ کیا اور اپنے مکان میں چھپا رکھا۔ چنانچہ جب المنصور حج کر کے واپس آیا تو چند لوگوں کو اپنے چچاؤں کے پاس اس غرض سے بھیج کر وہ جا کر اپنے بھائی عبداللہ بن علی کی سفارش کریں۔ [illegible] المنصور نے عیسیٰ سے کہا [illegible] عبداللہ بن علی کی سفارش کی۔ المنصور نے عیسیٰ سے عبداللہ بن علی کو طلب کیا۔ عیسیٰ نے عرض کیا "میں نے ان کو جیسا کہ آپ نے حکم دیا تھا قتل کر ڈالا۔" المنصور نے کہا "میں نے تو یہ حکم نہیں دیا تھا۔" [illegible] المنصور نے اپنے [illegible] سے قصاص طلب [illegible] دیکھتے [illegible] بھائی [illegible] عیسیٰ نے عبداللہ کو ان کے سپرد کر دیا [illegible] کے حوالے کیا گیا۔

المنصور کے غلام نے یہ حکم [illegible] عبداللہ بن علی [illegible] کو [illegible] قتل [illegible] عیسیٰ [illegible] بن علی [illegible] قتل [illegible] کے [illegible] استقلال سے کام لیا [illegible] عبداللہ بن علی [illegible]

المنصور نے [illegible] المنصور نے [illegible] ایک مکان میں قید کر دیا [illegible] کیا تھا [illegible] پانی [illegible] عبداللہ بن علی دب کر مر گئے۔

راوندیہ کی شورش: یہ لوگ خراسان کے رہنے والے تھے جو مسئلہ تناسخ اور حلول کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ [illegible] آدم کی روح عثمان بن نہیک میں [illegible] اللہ جل شانہ نے المنصور میں اور جبرائیل نے ہیثم بن معاویہ میں حلول کیا ہے۔ المنصور نے ان میں سے قریباً دو سو آدمیوں کو گرفتار کرا دیا باقی لوگوں کو اس سے اشتعال پیدا ہوا جمع ہو کر ایک جنازہ [illegible] جنازے کو اٹھا کر لے چلے اور قید خانہ کے دروازے پر پہنچ کر قید خانہ کے اندر پھینک دیا اور اندر گھس گئے اور اپنے ہمراہیوں کو نکال لائے [illegible] المنصور [illegible] حملہ کیا۔ المنصور پیادہ پا نکل آیا [illegible] معن بن زائدہ شیبانی کو یہ خبر پہنچی [illegible] اس وقت تک روپوش تھا [illegible] کے ساتھ ہو کر ان سے لڑنے آیا تھا اور المنصور ایک طرف [illegible] معن بن زائدہ نے اس موقع پر بہت بڑی جانثاری ظاہر کی [illegible] المنصور [illegible] معن بن زائدہ نے [illegible] کہا "تم [illegible] جاؤ [illegible] حالت میں [illegible] لئے [illegible]" [illegible] کام [illegible] مستعدی [illegible] المنصور نے اس وقت تک معن [illegible] المنصور نے [illegible] معن بن زائدہ [illegible] خوش [illegible] یمن [illegible]

کر دیا۔ راوندیوں نے قافلوں میں بغاوت کی، آخر کار سب کے سب لڑتے لڑتے قتل ہو گئے۔ شہر کے دروازے بند کر دیے گئے۔ خازم بن خزیمہ اور ہیثم بن شعبہ نے حملہ کر دیا۔ آخر کار یہ سب کے سب تہ تیغ کر دیے گئے۔ اس واقعہ میں اتفاقیہ عثمان بن نہیک کے ایک تیر آ لگا جس سے وہ چند روز بعد مر گیا۔ المنصور نے اس کے بعد اس کے بھائی عیسیٰ بن نہیک کو اپنی فوج جان نثاران کا افسر مقرر کیا اور اس کے بعد ابو العباس طوسی کو اس عہدے سے سرفراز فرمایا۔ یہ کل واقعات شہر ہاشمیہ میں واقع ہوئے تھے۔

بغاوت راوندیہ کے فرو ہونے کے بعد المنصور نے معن بن زائدہ کو طلب کر کے کمال عزت و احترام سے بٹھایا۔ درحقیقت اس کے کارہائے نمایاں کی قدر و منزلت یہی تھی۔ معن نے عرض کیا "واللہ امیر المومنین میں ڈرتے ڈرتے میدان جنگ میں آیا تھا۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ آپ کے لیے خطرناک حالت پیدا ہو رہی ہے تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکا وہ آپ ملاحظہ فرما چکے۔"

بعض مؤرخوں کا یہ بیان ہے کہ معن بن زائدہ ابو الخصیب (المنصور کا حاجب) کے پاس روپوش تھا اور ابو الخصیب اس فکر میں تھا کہ اس کی خطا معاف کرا کر دربار میں حاضر کرے۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو ابو الخصیب نے المنصور کی خدمت میں حاضر ہو کر معن کی حاضری کی اجازت چاہی۔ المنصور نے راوندیہ کے متعلق معن سے مشورہ کیا۔ معن نے رائے دی کہ "بیت المال کا دروازہ لشکریوں کے لیے کھول دیجئے۔

[illegible]

المنصور نے اس سے دریافت کیا کہ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان سرکشوں کی سرکوبی کی جائے۔ معن نے عرض کیا "میرے خیال میں اس کام کے لیے زیادہ موزوں معن ہے۔"

معن یہ استفسار و جواب سن کر تلوار لے کر میدان جنگ کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ بڑے بڑے مصائب اٹھائے۔ آخر کار راوندیہ ہار گئے۔ واقعہ جنگ کے بعد معن پھر روپوش ہو گیا۔ المنصور نے اس کو طلب کر کے امان دی اور بعد میں یمن کا گورنر مقرر کر دیا۔

خراسان کی بغاوت: خلیفہ سفاح نے خراسان میں بغاوت دبا کر اس کے بعد ابو داؤد خالد بن ابراہیم ذہلی کو مقرر کیا تھا۔ جب سنہ ۱۴۰ھ آیا تو اس کے بعض لشکریوں نے بغاوت کی اور رات کے وقت ان کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ ابو داؤد رات کے وقت اٹھے۔ کوٹھے پر سے ان لوگوں کو دیکھنے لگے، اتفاق سے پاؤں پھسلا اور گر پڑے اور اسی دن جاں بحق ہو گئے۔ ابو داؤد کے مرنے کے بعد ان کا افسر پولیس عصام ان کا قائم مقام ہو گیا تو خلیفہ المنصور نے عبد الجبار بن عبد الرحمن ازدی کو خراسان کا گورنر مقرر کر کے روانہ کیا۔

عبد الجبار کی سرکشی: عبد الجبار نے خراسان میں قدم رکھتے ہی ایک آفت برپا کر دی۔ سپہ سالاروں کی ایک جماعت کو اس الزام میں کہ یہ لوگ دولت علویہ کی دعوت دیتے تھے، قید کر لیا جن میں مجاشع بن حریث انصاری گورنر بخارا، ابو المغیرہ خالد بن کثیر مولیٰ بنو تمیم گورنر قہستان اور حریش بن محمد ذہلی ابو داؤد کا چچا زاد بھائی شامل تھے۔ پھر چند روز بعد ان لوگوں کو قتل کر ڈالا اور ابو داؤد کے عمال کو قید کر کے ان سے مال حاصل کرنے میں سختی کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ اس کی شکایت المنصور تک پہنچی۔

ابو ایوب سے مخاطب ہو کر بولا: "عبدالجبار تو ہمارے ہوا خواہوں کو بغاوت کرنے کے خیال سے قتل کئے جاتا ہے"۔ ابو ایوب نے رائے دی کہ "آپ لشکر خراسان کے حصہ کثیر کو جہاد روم پر بھیج دینے کے لئے لکھ بھیجئے اور جب عبدالجبار لشکر خراسان کو جہاد روم پر بھیج دے تو جس کو جی چاہے خراسان بھیج دیجئے ایک لمحہ میں عبدالجبار کے دماغ کی گرمی فرو ہو جائے گی"۔ المنصور نے اس رائے کے مطابق عبدالجبار کو لکھ بھیجا۔ عبدالجبار نے جواباً لکھا "کہ چونکہ ترک نے فوج کشی کی ہے، اس صورت میں اگر آپ لشکر خراسان کسی دوسری طرف منتقل کیجئے گا تو مجھ کو خراسان کے چلے جانے کا اندیشہ ہے"۔ المنصور نے پھر ابو ایوب کو دے دیا۔ ابو ایوب نے عرض کیا: "آپ یہ لکھئے کہ مجھے خراسان دوسرے ممالک سے زیادہ محبوب ہے میں اس کی حفاظت کے لئے ایک عظیم الشان لشکر بھیجتا ہوں جو اس کی کامل طور سے حفاظت کرے گا"۔ عبدالجبار نے یہ جواب دیا کہ خراسان کی آمدنی اس قدر بار عظیم کی متحمل نہیں ہو سکے گی"۔ ابو ایوب نے جواب دیکھ کر عرض کیا "لیجئے اس کا خبث باطنی ظاہر ہو گیا اس نے بغاوت کا اظہار کر دیا آپ اپنا انتظام کیجئے"۔

المہدی کا تقرر: المنصور نے ایک لشکر کے ساتھ اپنے لڑکے المہدی کو روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ رے میں پہنچ کر قیام کرے چنانچہ المہدی نے رے میں پہنچ کر پڑاؤ ڈالا اور خازم بن خزیمہ کو عبدالجبار سے جنگ کرنے کی غرض سے آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ خازم اور عبدالجبار میں لڑائی چھڑ گئی۔ عبدالجبار میدان جنگ سے شکست کھا کر بھاگا اور مقطعہ میں پہنچ کر چھپ گیا۔ مجشر بن مزاحم نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر اہل مرو رود کو جمع کیا اور ان لوگوں کے ساتھ دریا عبور کر کے مقطعہ میں آ اترا اور عبدالجبار کو گرفتار کر کے خازم بن خزیمہ کے پاس حاضر ہوا۔ خازم نے عبدالجبار کو ایک جبہ بالوں کا پہنا کر اونٹ کی دم کی طرف منہ کر کے سوار کرایا اور تمام شہر میں تشہیر کرا کے مع اس کے اہل و عیال اور ہمراہیوں کے المنصور کی خدمت میں بھیج دیا۔ المنصور ان کو طرح طرح کی ایذائیں دیتے گئے تاآنکہ جس قدر مال ان لوگوں نے غبن کیا تھا سب کا سب حاضر کر دیا تب المنصور نے عبدالجبار کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا۔ یہ واقعہ ۱۴۲ھ کا ہے۔ بقول دیگر اس کے اہل و عیال دہلک میں قید کر دیئے گئے۔

اس کامیابی کے بعد المہدی خراسان میں ٹھہرا رہا تا آنکہ ۱۵۲ھ میں عراق لوٹ آیا۔

عامل سندھ کی سرکشی: ۱۴۲ھ میں عیینہ بن موسیٰ بن کعب عامل سندھ نے بغاوت کی یہ اپنے باپ کے بعد عامل سندھ مقرر کیا گیا تھا اس کے باپ نے مسیب بن زہیر کو محکمہ پولیس کا افسر مقرر کیا تھا مسیب کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا عیینہ کو المنصور طلب کر کے محکمہ پولیس پر مقرر کر دے۔ عیینہ کو ہم پہلو دے کر المنصور کی مخالفت پر تیار کر دیا۔ المنصور کو اس کی خبر ہوئی تو وہ دارالخلافت سے بصرہ میں آیا اور بصرہ سے عمر بن حفص بن ابی صفرہ عتکی کو سندھ و ہند کی سند گورنری مرحمت کر کے جنگ عیینہ پر مامور کیا۔ چنانچہ عمر بن حفص سندھ میں پہنچ کر عیینہ سے لڑا اور کامیابی کے ساتھ سندھ پر قبضہ حاصل کر لیا

اصبہبد کی سرکشی: اسی سن میں اصبہبد والئ طبرستان نے بھی سرکشی کی اور ان مسلمانوں کے خون سے اپنے ظلم کے ہاتھوں کو رنگ لیا جو اس کے ملک میں تھے۔ المنصور نے اس کی سرکوبی کے لئے اپنے آزاد غلام ابوالخصیب مرزوق، خازم بن خزیمہ اور روح بن حاتم کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے طبرستان میں پہنچ کر اس کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ ایک مدت تک محاصرہ کئے رہے۔ بالآخر بہ مکر و حیلہ دروازہ کھلوا کر گھس گئے لڑنے والوں کو مار ڈالا عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ اصبہبد نے

زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

بنو ہاشم اور مسئلہ خلافت: جس وقت مروان بن محمد کی حکومت میں تزلزل و اضطراب پیدا ہوا۔ اس وقت بنو ہاشم نے ایک مجمع کر کے خلیفہ مقرر کرنے کے متعلق مشورہ کیا آخر کار سب نے اس امر پر اتفاق کیا کہ محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن علی کو خلیفہ بنانا چاہئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ منجملہ ان لوگوں کے جنہوں نے اس شب کو بیعت کی تھی۔ المنصور بھی تھا اور جب المنصور اپنے بھائی سفاح کے عہد خلافت ۱۳۶ھ میں [illegible] کو گیا تو محمد اور ان کا بھائی ابراہیم جب کہ بنو ہاشم کے ساتھ اس کی [illegible] کو نہیں آیا تھا اس نے ان دونوں کو دریافت کیا۔ زیاد بن عبیداللہ حارثی نے عرض کیا [illegible] میں ان دونوں کو حاضر کر دوں گا۔ المنصور ان دنوں مکہ میں تھا۔ زیاد بن عبیداللہ مدینہ کی طرف واپس [illegible] اس کے بعد المنصور تخت خلافت پر متمکن ہوا تو محمد کا حال برابر دریافت کرتا رہتا تھا اور بنو ہاشم سے [illegible] کرتا رہتا تھا اور وہ لوگ یہی جواب دیتے تھے کہ آپ سے ان کو [illegible] ہے۔ وہ آپ سے اپنی جان کے خوف سے پوشیدہ ہو گیا ہے اور علاوہ ان کے [illegible] کرتے تھے مگر حسن بن زید بن حسن بن علی صاف صاف کہہ دیتے تھے "واللہ وہ تم سے بے خوف نہیں ہے [illegible] ان کی وجہ سے [illegible] کے ہاتھ سے قتل [illegible]۔ موسیٰ بن عبداللہ بن حسن یہ کہہ کر دعا کیا کرتے تھے (اللھم اطلبہ [illegible] دمائنا) "اے خدا [illegible] سے خون کے بدلے لے" اس کے بعد المنصور نے عبداللہ بن حسن کو اپنے لڑکے محمد کے حاضر کرنے پر مجبور کرنا شروع کیا۔ عبداللہ نے سلیمان بن علی سے اس معاملے میں مشورہ کیا۔ سلیمان نے کہا "اگر وہ (المنصور) درگزر کرنے والا ہوتا تو اپنے چچا سے درگزر کرتا"۔ عبداللہ پر [illegible] اس وقت سے عبداللہ اپنے لڑکے کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔

المنصور نے [illegible] جاسوس محمد کی گرفتاری کے لئے پھیلا دیئے۔ لیکن [illegible] المنصور کے جاسوس [illegible]۔ جب اس کوشش میں المنصور کو ناکامیابی ہوئی تو ایک خط [illegible] کی جانب سے محمد کے نام لکھا جس میں اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا تھا اور [illegible] کرنے کی رائے دی تھی [illegible] کے ہاتھ عبداللہ کے پاس بھیجا [illegible] کہ ان کے ہوا خواہوں کے پاس سے آیا ہے۔ [illegible] المنصور [illegible] محمد کا تھا۔ اس نے عبداللہ بن حسن کو [illegible] اس [illegible] ظاہر کرنے کے خیال سے کہ ان کے ہوا خواہوں کو اطلاع [illegible] عبداللہ بن حسن نے قاصد سے کہا "تم علی بن حسن کے پاس جاؤ [illegible] محمد کے پاس [illegible]" چنانچہ قاصد علی بن حسن کے پاس آیا اور انہوں نے [illegible] محمد کے پاس [illegible]۔ [illegible] عبداللہ بن حسن نے اس وقت ابراہیم [illegible] محمد و علی بن حسن کے پاس [illegible] قاصد سے [illegible] روانہ [illegible] ابو جعفر بن [illegible] اس وقت وہ جاسوس بیٹھا ہوا تھا [illegible] سے مطلع کیا۔ محمد نے کہا "تمہاری [illegible] ہے"۔

[illegible] ابو جعفر [illegible] ہو گئے"

محمد بولے: "میں کسی ایک مسلمان کے خون سے اپنے ہاتھ آلودہ نہ کروں گا"

تب ابو جبار نے کہا: "اچھا اس کو مقید کر کے اپنے ہمراہ رکھئے"۔

محمد نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس وجہ سے کہ وہ ان لوگوں کے خوف سے فرار ہوا کرتے تھے۔ پھر ابو جبار نے یہ رائے دی کہ اس کو مقید کر کے ... کے پاس گھر بند کرا دیجئے۔ محمد نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ لیکن جب لوٹ کر اپنی مجلس میں آئے تو وہ شخص فرار ہو چکا تھا

عبداللہ بن حسن: یہ شخص یہاں سے نکل کر مدینہ پہنچا اور مدینہ سے سیدھے المنصور کی خدمت میں حاضر ہوا کل حالات بیان کئے اور کہنے لگا کہ ابو جبار نے یہ کہہ دیا۔ ان کے ساتھ ایک شخص وہ یہی ہے۔ ابو جعفر المنصور نے وزیر کو طلب کر کے محمد کا حال طلب کیا۔ وزیر نے محمد کا حال بیان کیا۔ المنصور کو اشتباہ ہوا اور اسے پکڑ کر قید کر دیا۔ اس کے بعد المنصور نے عقبہ بن سلم ازدی کو بلا کر ایک خط بحیثیت محمد کے ہوا خواہان خراسان کی جانب سے لکھوا کر دیا اور بہت سا مال و اسباب دے کر عبداللہ بن حسن کے پاس روانہ کیا۔ چنانچہ عقبہ نے عبداللہ بن حسن کے پاس پہنچ کر بحیثیت ہوا خواہان خراسان کا خط اور مال حوالہ کیا۔ عبداللہ بن حسن نے خط پھینک دیا اور بگڑ کر بولے:

"میں ان لوگوں کو نہیں جانتا تم میرے پاس سے چلے جاؤ"۔

اس وقت تو عقبہ چلا آیا۔ لیکن وقتاً فوقتاً آتا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ عبداللہ بن حسن اس سے مانوس ہو گئے اور اپنے دلی حالات کہنے لگے۔ عقبہ نے عرض کیا:

"اس خط کا جواب لکھ دیجئے"۔ عبداللہ بن حسن نے جواب دیا: "خط کا جواب تو نہ لکھوں گا مگر ان لوگوں سے میرا سلام کہنا اور یہ کہہ دینا کہ میرے دونوں لڑکے فلاں وقت خروج کریں گے"۔

عقبہ جب ان کے اسرار اور حالات سے مطلع ہو گئے تو لوٹ کر المنصور کے پاس آیا کل حالات عرض کئے۔ المنصور نے حج کا قصد کیا اور مکہ گیا۔ بنو حسن ملنے کو آئے۔ ان میں عبداللہ بن حسن بھی تھے۔ المنصور نے ان لوگوں کو عزت و احترام سے بٹھایا اور ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا۔ جب یہ لوگ وقت مقررہ پر آتے اور کھانا کھا کر فارغ ہو گئے تو المنصور نے عبداللہ بن حسن کو طلب کر کے کہا: "کیوں صاحب! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ محمد کبھی مخالفت نہ کریں گے اور نہ تمہاری حکومت پر قبضہ کرنا چاہیں گے"۔ عبداللہ بن حسن بولے: "میں اس وقت تک اسی اقرار پر ہوں"۔ المنصور نے عقبہ بن سلم کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔ عقبہ بن سلم عبداللہ بن حسن کے روبرو آ کر کھڑا ہو گیا۔ عبداللہ بن حسن نے منہ دوسری طرف سے پھیر لیا۔ عقبہ بھی اسی طرف پھر گیا۔ عبداللہ بن حسن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ عقبہ بھی اسی طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔ مجبور ہو کر عبداللہ بن حسن نے آنکھیں نیچی کر لیں۔ المنصور دریافت کر رہا تھا اور عقبہ ایک ایک بات بتاتا جاتا تھا۔ المنصور نے یہ سن کر عبداللہ بن حسن کو قید کر دینے کا حکم دے دیا۔

غرض ابراہیم بے چارہ جو اطراف و جوانب میں بھاگا پھرتا تھا رفتہ رفتہ بصرہ پہنچا۔ یہاں آ کر یا بقول بعض بنی ضبیعہ میں قیام کیا۔ المنصور کو اس کی خبر لگ گئی۔ یہ خبر پاتے ہی المنصور بصرہ چلا آیا۔ لیکن اس وقت محمد نے بصرہ چھوڑ دیا تھا۔ عمرو بن عبید المنصور سے ملنے آیا۔ المنصور نے کہا: "اے ابو عثمان! کیا بصرہ میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس سے ہم کو اپنی خلافت و

حکومت میں فتور واقع ہو سکتا ہے۔

عمرو بن عبید نے عرض کیا "امیر المومنین! اللہ [illegible] ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو آپ کی خلافت حکومت کا خواہاں ہو۔" منصور نے یہ سن کر بصرہ سے کوچ کیا۔ ابراہیم پر اس قدر خوف طاری ہو گیا تھا کہ وہ بصرہ سے نکل کر عمان چلے گئے۔ وہاں اطمینان حاصل نہ ہوا تو سندھ چلے آئے اور سندھ سے پھر کوفہ اور کوفہ سے مدینہ منورہ آ پہنچے۔

پھر ۱۴۰ھ میں منصور حج کرنے آیا تھا۔ محمد و ابراہیم بھی حج کو آئے ہوئے تھے۔ ابراہیم نے منصور کو دھوکے سے قتل کرنے کا قصد کیا لیکن محمد نے اس سے روک دیا۔ اس کے بعد منصور نے عبداللہ بن حسن کو ان کے دونوں لڑکوں محمد اور ابراہیم کے حاضر کرنے پر مجبور کیا۔ زیاد والی مدینہ نے ضمانت کی تب کہیں جان بچی۔ منصور حج سے فارغ ہو کر واپس چلا آیا اور [illegible] کے بعد [illegible] زیاد [illegible] نہیں [illegible] آیا اور کہا کہ آپ زیاد کو چاہیے بچ جائیے۔ منصور نے یہ سن کر ۱۴۱ھ میں زیاد بن عبید اللہ الحارثی کو معزول کر دیا اور اس کے ساتھیوں کو قید کر کے [illegible] عبدالعزیز [illegible] ابو الازہر کو [illegible] روانہ کیا۔ ابو الازہر نے اس کے متعلق عبدالعزیز بن المطلب کو مدینہ منورہ کا عامل بنا دیا اور زیاد کو مع اس کے ہمراہیوں کے گرفتار کر کے منصور کی خدمت میں بھیج دیا۔ ابو جعفر منصور نے ان سب کو قید کر دیا [illegible] بیت المال کی [illegible] اس کے بعد منصور نے مدینہ منورہ پر محمد بن خالد بن عبداللہ قسری کو مامور کر کے محمد کی جستجو کرنے کی سخت تاکید کی اور اس مقصد پر بیت المال سے مال خرچ کرنے کی اجازت دے دی۔ جب محمد بن خالد نے بے حد مال خرچ کیا مگر محمد کا پتہ نہ چلا اس وقت منصور [illegible] کے متعلق مشورہ کیا۔ انہوں نے [illegible] سلمی نے ریاح بن عثمان بن حیان مری کو [illegible] کی رائے دی۔ منصور نے اس کو چن لیا اور رمضان ۱۴۴ھ میں اس کو امارت مدینہ پر مامور کر کے مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔

اس نے مدینہ منورہ میں پہنچ کر بڑا اودھم مچایا۔ عبداللہ بن حسن کو لڑکوں کے حاضر کرنے پر سختی کی۔ ریاح بن عثمان سے [illegible] عبداللہ بن حسن نے کہا "واللہ آج [illegible] [illegible]" جیسا کہ قصاب بکری کے ذبح کرنے کے وقت ہو جاتا ہے [illegible] ابو البختری کی ذرا سی [illegible] "خدا [illegible] آپ ان سے زیادہ حال دریافت کر سکتے ہیں۔"

ریاح نے جواب دیا [illegible] جو کچھ کہا ہے ٹھیک کہا ہے [illegible] سمجھا۔ ابو البختری اس کا جواب نہ دے پایا تھا کہ ریاح نے حسن کے ساتھ عبداللہ بن حسن [illegible] گرفتار کر کے بلایا۔ محمد [illegible] [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] [illegible] محمد کی تلاش [illegible] اعلان [illegible] کیا۔

اس کے بعد ریاح نے بنو حسن کو گرفتار کر کے قید کر دیا جن کے نام یہ تھے۔ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی، حسن و ابراہیم پسران حسن بن حسن، سلیمان و عبداللہ پسران داؤد بن حسن بن حسن، محمد و اسماعیل و اسحاق پسران ابراہیم بن

حسن بن حسن، عباس بن حسن بن حسن، موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن ان لوگوں میں علی بن حسن بن حسن بن علی عابد و زاہد تھے۔ وہ اگلے دن ریاح کے پاس گئے فرمایا: "میں تیرے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ مجھ کو بھی میری قوم کے ساتھ قید کر دے۔" ریاح نے ان کو بھی انہیں لوگوں کے ساتھ قید کر دیا۔ المنصور کو اس کی اطلاع دی گئی تو اس نے لکھا "کہ ان لوگوں کے ساتھ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان معروف بہ دیباج کو بھی قید کر دو۔" یہ عبداللہ بن حسن بن حسن کے اخیافی بھائی تھے کیونکہ ان دونوں کی ماں فاطمہ بنت حسین تھیں۔ روایات اس امر میں کے مطابق محمد بن عبداللہ کو پکڑ کر قید کر دیا۔ انہیں ایام میں گورنر مصر نے علی بن محمد بن عبداللہ بن حسن کو گرفتار کر کے المنصور کے پاس بھیج دیا، ان کو ان کے باپ نے دعوت دینے کی غرض سے مصر بھیجا تھا۔ المنصور نے ان کو قید کر دیا۔ اس وقت سے پہلے یہ قید خانہ میں تھے۔ انہوں نے اپنے باپ کے مددگاروں میں سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی و ابو جبیر کے نام بھی بتلا دیے تھے۔ المنصور نے ان دونوں کو گرفتار کر کے پٹوایا اور قید کر دیا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ پہلے عبداللہ بن حسن بن حسن صرف قید کیے گئے تھے اور ایک مدت تک قید میں رہے بعد میں المنصور کے مشیروں نے باقی اولاد حسن بن حسن کو بھی قید کر دینے کی رائے دی۔ چنانچہ سب کے سب گرفتار کر لیے گئے اور قید خانہ میں بھیج دیے گئے۔

اس واقعہ کے بعد ۱۴۴ھ میں المنصور حج کو گیا تو مکہ معظمہ پہنچ کر قید خانہ میں اولاد حسن بن حسن کے پاس محمد بن عمران بن ابراہیم بن طلحہ بن مالک بن انس کو یہ پیام دے کر بھیجا کہ محمد و ابراہیم پسران عبداللہ بن حسن کو ہمارے سپرد کر دو۔ عبداللہ بن حسن نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا، حاضری کی اجازت طلب کی۔ المنصور نے کہا "واللہ میری آنکھیں اس وقت تک نہ دیکھیں گی جب تک وہ اپنے دونوں لڑکوں کو میرے پاس حاضر نہ کرے گا۔" عبداللہ بن حسن نہایت محسن، جواد، عزیز اور بے حد خلیق تھے جس سے جو کچھ کہتے تھے وہ قبول کر لیتا تھا۔

اس حج کے بعد المنصور ربذہ کی طرف روانہ ہوا، ریاح بھی بغرض مشایعت ساتھ ساتھ آیا۔ المنصور نے اولاد حسن بن حسن ان لوگوں کے ہمراہ ان کے ساتھ عراق بھیج دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ ریاح نے ان لوگوں کو قید خانہ سے نکال کر ہتھکڑیاں پہنا کر بغیر بچھونے کے اونٹوں پر سوار کرا کے عراق کی جانب روانہ کر دیا۔ جعفر الصادق پردے کی آڑ سے یہ سب معاملات دیکھتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ان میں محمد و ابراہیم بدوؤں کے بھیس میں اپنے باپ عبداللہ کے پاس آیا کرتے تھے اور خروج کی اجازت چاہتے تھے۔ عبداللہ بن حسن کہا کرتے تھے "میرے نور نظر! جلدی نہ کرو جب تک مناسب موقع ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر ابو جعفر المنصور تمہاری عزت کی زندگی کا مخالف ہے تو تم لوگ اس سے ہو سکے تا کہ عزت کی موت مرو۔" جب وہ پہنچا تو المنصور سخت کلامی سے پیش آیا۔ گالیاں دیں، اس پر بھی جب دل نہ بھرا تو ایک سو پچاس درے لگوائے۔ اس غصہ کا سبب یہ تھا کہ ریاح نے المنصور کو ان کی طرف سے بدگمان کر دیا تھا اور یہ ظاہر کیا تھا کہ اہل شام اس کے ہوا خواہ ہیں کہ ان میں سے ایک بھی اس کی مخالفت نہ کرے گا۔

اس واقعہ کے بعد ابو عون حاکم خراسان نے المنصور کے پاس ایک عرضی اس مضمون کی روانہ کی کہ اہل خراسان میں اندرونی سازشیں بہت ترقی پا رہی ہیں اور یہ لوگ محمد بن عبداللہ کے خروج کا انتظار کر رہے ہیں۔ المنصور نے اس

سے مطلع ہو گئے تھے کہ محمد بن عبداللہ [illegible]

ساتھ چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ [illegible]

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible]

[illegible]

محمد مہدی کا خروج [illegible]

[illegible]

اور اپنی جانب سے مدینہ منورہ میں عثمان بن محمد بن خالد بن زبیر کو [illegible] عبد العزیز بن مطلب بن عبداللہ المخزومی کو [illegible] پر عبد العزیز بن عمران الزہری کو [illegible] ابوالقلمس عثمان بن عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کو [illegible] عبداللہ بن جعفر بن عبد الرحمن بن مسور بن مخرمہ کو مامور کیا اور محمد بن عبد العزیز کو [illegible] نے ان دونوں کا قصد کیا۔

مدینہ منورہ کے اکثر علماء نے فوری طور پر محمد المہدی کی بیعت کی [illegible] ان کے [illegible] سوا ان چند لوگوں کے [illegible] عبداللہ بن [illegible] ابن خالد [illegible] عبداللہ بن [illegible] حبیب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر کے [illegible] اہل مدینہ نے امام مالک سے محمد کے ساتھ خروج کرنے [illegible] امام مالک نے جواب دیا [illegible] امام مالک [illegible] محمد المہدی نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن جعفر کو [illegible] کے لئے طلب کیا [illegible] معاویہ بن عبداللہ بن جعفر [illegible] المہدی کا ساتھ دینے [illegible] اپنے چچا اسمٰعیل بن عبداللہ [illegible] خوف ہے [illegible] ابو محمد المہدی [illegible] لگ گئی۔

محمد المہدی کے مصاحبین میں سے ایک شخص [illegible] ابن ابی الکرام تھا [illegible] المنصور کی خدمت میں حاضر ہو [illegible] عرض کیا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] محمد المہدی [illegible] محمد المہدی کے متعلق [illegible] المہدی کی طرف [illegible] عبداللہ بن [illegible] منصور [illegible]

تاکہ پوری پوری مطابقت ہو سکے۔ منصور نے اس کا جواب لکھ بھیجا۔ کہا جاتا ہے کہ "اس نے مدینہ میں خروج کیا ہے" [illegible] نے جواب دیا "جس وقت مجھ کو معلوم ہوا کہ ان کی کامیابی کا دروازہ بند ہے اور جعفر بن حنظلہ بہرانی نے جو وقت خروج ابراہیم کے فوج بھیجنے کی رائے دی تھی۔ جب ابراہیم نے اس سمت میں خروج کیا تو ان دونوں کی آراء کی خوبیاں ظاہر ہو گئیں۔ منصور نے جعفر کی رائے پر اعتراض کیا تھا کہ ابراہیم بصرہ میں کیوں خوف رہا ہے؟ جعفر نے کہا جب یہاں لڑائی کا اثر مدینہ جہاں پر محمد نے خروج کیا ہے۔ جنگ [illegible] باقی [illegible] تھیں تو وہ [illegible] ہے [illegible] اہل کوفہ تمہارے قدموں کے نیچے ہیں اور اہل شام [illegible] سے آل ابی طالب کے جانی دشمن ہیں۔ اب [illegible] نے بصرہ کے [illegible] مقام [illegible] کی حفاظت [illegible] کے لئے [illegible] منصور [illegible] رہا۔

اس کے بعد منصور نے قطع حجت کے خیال سے محمد مہدی کو ایک خط [illegible] روانہ کیا۔ محمد مہدی نے اس کے خط کا جواب [illegible] دیا [illegible] کہ [illegible] اپنے [illegible] مطابقت ہے

---

۱ [illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون
في الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم
من خلاف او ينفوا من الارض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم
الا الذين تابوا من قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان الله غفور الرحيم
ولك عهد الله وميثاقه وذمته وذمة رسوله ان اؤمنك وجميع ولدك
واخوتك واهل بيتك ومن اتبعكم على دمائكم واموالكم
واسوغك ما اصبت من دم او مال واعطيك الف الف درهم
وما سألت من الحوائج وانزلك من البلاد حيث شئت وان
اطلق من في حبسي من اهل بيتك وان اؤمن من جاءك وبايعك
وتابعك او دخل في شيء من امرك ثم لا اتبع احدا
منهم بشيء كان منه ابدا فان اردت ان تتوثق لنفسك
فوجه الي من احببت يأخذ لك من الامان والعهد والميثاق ما تثق به والسلام

[illegible]

متعین کیا تھا کہ جس سے احتراز کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بالاختصار بحث تمام ان کی روایت کی گئی ہے ان خطوط کا طبری نے کتاب الکامل میں نقل کیا ہے۔ فمن اراد الوقوف علیها فلیتتبعها فی اماکنها

محمد المہدی نے نامہ منظور ... محمد بن حسن بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ... بمقام ... اسحاق ... موسیٰ بن

[illegible]

[illegible]

(۱) طسم تلك آيات الكتاب المبين نتلو عليك من نبأ موسى وفرعون بالحق لقوم يؤمنون ان فرعون علا في الأرض وجعل اهلها شيعا يستضعف طائفة منهم يذبح ابناءهم ويستحيي نساءهم انه كان من المفسدين ونريد ان نمن على الذين استضعفوا في الأرض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين ونمكن لهم في الأرض ونري فرعون وهامان وجنودهما منهم ما كانوا يحذرون. وانا اعرض عليك من الأمان مثل ما عرضت علي فان الحق حقنا وانما ادعيتم هذا الأمر بنا وخرجتم له بشيعتنا وحظيتم بفضلنا وان ابانا عليا كان الوصي وكان الإمام فكيف ورثتم ولايته وولده احياء ثم قد علمت انه لم يطلب الأمر احد مثل نسبنا وشرفنا وحالنا وشرف آبائنا لسنا من ابناء اللعناء ولا الطرداء ولا الطلقاء وليس يمت احد من بني هاشم بمثل الذي نمت به من القرابة والسابقة والفضل وانا بنو ام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة بنت عمرو في الجاهلية وبنو بنته فاطمة في الإسلام دونكم ان الله اختارنا واختار لنا فوالدنا من النبيين محمد صلى الله عليه وسلم ومن السلف اولهم اسلاما علي ومن الأزواج افضلهن خديجة الطاهرة واول من صلى الى القبلة ومن البنات خيرهن فاطمة سيدة نساء العالمين واهل الجنة ومن المولودين في الإسلام حسن وحسين سيدا شباب اهل الجنة وان هاشما ولد عليا مرتين وان عبد المطلب ولد حسنا مرتين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم ولدني مرتين من قبل حسن وحسين واني اوسط بني هاشم نسبا واصرحهم ابا لم تعرق في العجم ولم تنازع في امهات الأولاد فما زال الله يختار لي الآباء والأمهات في الجاهلية والإسلام حتى يختار لي في الأشرار. فانا ابن ارفع الناس درجة في الجنة واهونهم عذابا في النار ولك الله علي ان دخلت في طاعتي واجبت دعوتي ان اؤمنك على نفسك ومالك وعلى كل امر احدثته الا حدا من حدود الله او حقا لمسلم او معاهد فقد علمت ما يلزمني من ذلك وانا اولى بالأمر منك واوفى بالعهد لانك اعطيتني من الأمان والعهد ما اعطيته رجالا قبلي فاي الأمانات تعطيني امان ابن هبيرة ام امان عمك عبد الله ام امان ابي مسلم؟

[illegible] ... ابو جعفر منصور ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ کی اولاد ... [illegible] ... ﷺ ... [illegible]

عبداللہ کو مامور کیا۔ چنانچہ محمد بن حسن قحطبہ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ان کے ہمراہ قاسم بن اسحاق بھی تھے۔ اتفاق [illegible] مصر میں علی بن عبداللہ کی کسی نے مخبری کی۔ جو کہ چار ماہ [illegible] کے بعد موسیٰ بن عبداللہ بھائی گرفتار ہوا اور محمد بن حسن۔ یہ خبر [illegible] تھا کہ محمد المہدی نے اس وقت عیسیٰ بن موسیٰ کو بنانے کا حکم دیا چنانچہ محمد اور قاسم ابن عبداللہ عیسیٰ بن موسیٰ سے

[illegible] سب سے پہلے آپ کی طرف [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قرابت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] عباس [illegible] اللہ [illegible] اطاعت قبول [illegible]

واضح ہو کہ [illegible] منصور [illegible] جب منصور کے پاس [illegible] خط پہنچا تو اس نے [illegible] کا جواب [illegible] لکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فقد بلغني كلامك وقرأت كتابك فإذا جل فخرك بقرابة النساء لتضل به الجفاة والغوغاء ولم يجعل الله النساء كالعمومة والآباء ولا كالعصبة والأولياء لأن الله جعل العم أبا وبدأ به في كتابه على الوالدة الدنيا ولو كان اختيار الله لهن على قدر قرابتهن كانت آمنة أقربهن رحما وأعظمهن حقا وأول من يدخل الجنة ولكن اختيار الله لخلقه على علمه لما مضى منهم واصطفائه لهم وأما ما ذكرت من فاطمة أم أبي طالب وولادتها فإن الله لم يرزق أحدا من ولدها الإسلام لا بنتا ولا ابنا ولو أن أحدا رزق الإسلام بالقرابة رزقه عبد الله أولاهم بكل خير في الدنيا والآخرة ولكن الأمر لله يختار لدينه من يشاء قال الله تعالى إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء وهو أعلم بالمهتدين ولقد بعث الله محمدا صلى الله عليه وسلم وله عمومة أربعة فأنزل الله عز وجل وأنذر عشيرتك الأقربين فأنذرهم ودعاهم فأجاب اثنان أحدهما أبي وأبى اثنان أحدهما أبوك فقطع الله ولايتهما منه ولم يجعل بينه وبينهما إلا ولا ذمة ولا ميراثا وزعمت أنك ابن أخف أهل النار عذابا وابن خير الأشرار وليس في الكفر بالله صغير ولا في عذاب الله خفيف ولا يسير وليس في الشر خيار ولا ينبغي لمؤمن يؤمن بالله أن يفخر بالنار وسترد فتعلم وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون وأما أمر حسن وأن عبد المطلب ولده مرتين وأن النبي صلى الله عليه وسلم ولدك مرتين فخير الأولين والآخرين رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يلده هاشم إلا مرة ولا عبد المطلب إلا مرة وزعمت أنك أوسط بني هاشم نسبا وأصرحهم أما وأبا وأنه لم يلدك العجم ولم تعرق فيك أمهات الأولاد فقد رأيتك فخرت على [illegible] وفخرت على من هو خير منك نفسا وأبا وأولا وآخرا إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم وما خيار بني أبيك خاصة وأهل الفضل منهم إلا بنو أمهات أولاد وما ولد فيكم بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل من علي بن حسين وهو لأم ولد ولهو خير من جدك حسن بن حسن وما كان فيكم بعده مثل ابنه محمد بن علي وجدته أم ولد ولهو خير من أبيك ولا مثل ابنه جعفر وجدته أم ولد ولهو خير منك وأما قولك إنكم بنو رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن الله تعالى يقول في كتابه ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكنكم بنو ابنته وإنها لقرابة قريبة ولكنها لا تحوز الميراث ولا ترث الولاية

[illegible] کے لئے نکلا اور ان [illegible] مکہ کے مارنے کی خبر پہنچی۔ [illegible] کے پاس [illegible] کے [illegible] یہاں تک [illegible] محمد بن علی بن ابو الفضل [illegible] کی طرف چلے گئے۔ تب [illegible]

[illegible]

[illegible]

مدینہ منورہ واپس آ گئے اور مدینہ منورہ سے بصرہ میں آ کے چھپ گئے۔ اتفاق سے ایک روز ان کو [illegible] کے [illegible] عبداللہ کو [illegible] سلیمان بن علی نے گرفتار کر لیا اور چند ساتھیوں کے ہمراہ المنصور کے پاس بھیج دیا المنصور نے ان کو پٹوا کر قید کر دیا۔

[illegible]

اس کے بعد المنصور نے عیسیٰ بن موسیٰ کو محمد سے جنگ کرنے کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا ان کے ہمراہ محمد بن ابی العباس سفاح، کثیر بن حصین عبدی، حمید بن قحطبہ اور دیگر امراء وغیرہ بھی تھے۔ روانگی کے وقت المنصور نے یہ ہدایت کی تھی کہ اگر تم کو ان پر کامیابی حاصل ہو جائے تو اپنی تلوار کو نیام میں داخل کر لینا، امان دے دینا اور اگر وہ روپوش ہو جائے تو اہل مدینہ کو گرفتار کر لینا یہ ان کے حالات کو جانتے ہیں اور آل ابو طالب میں سے جو شخص تم سے ملاقات کرے اس کا نام میرے

۔ چچا نے بنو امیہ پر خروج کیا ان لوگوں نے تم کو قتل کیا، سولی دی، آگ میں جلایا اور شہر بدر کیا یہاں تک کہ یحییٰ بن زید کو خراسان میں قتل کیا تمہارے بزرگوں کو انہوں نے مار ڈالا، لڑکوں اور عورتوں کو قید کر لیا اور بغیر قرآن کے اونٹوں پر سوار کر کے تجارتی لونڈیوں کی طرح شام بھیج دیا یہاں تک کہ ان پر ہم نے خروج کیا اور ہم نے تمہارا معاوضہ طلب کیا، پھر تمہارا بدلہ ہم نے لے لیا اور ہم نے تم کو ان کے ملک کا وارث بنا دیا اور ہم نے تمہارے اسلاف کو بلند کیا اور فضیلت دی۔ کیا تم اس کے ذریعہ سے ہم کو معتوب کرنا چاہتے ہو؟ شاید تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تمہارے باپ کو حمزہ، عباس اور جعفر پر مقدم ہونے کی وجہ سے ہم ذکر کیا کرتے تھے۔ حالانکہ یہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تمہارا گمان ہے بلکہ یہ لوگ دنیا سے ایسا صاف ہو گئے ہیں کہ سب ان کے مطیع اور ان کا افضل ہونا مسلم تھا اور تمہارا باپ جنگ و جدال میں مبتلا کیا گیا بنو امیہ ان پر لعنت و ملامت کرتے تھے جیسا کہ کفار پر نماز فرض میں کی جاتی ہے۔ پس ہم نے جھگڑا کیا ان کے فضائل بیان کئے ان پر سختی کی وجہ سے ان کی ملامت کی ان کا ہم نے بدلہ لیا۔ بے شک تم جانتے ہو کہ ہم لوگوں کی بزرگی جاہلیت میں حاجیوں کے پانی پلانے اور زمزم پر منحصر تھی اور یہ عباس کے لئے مخصوص تھی۔ تمہارے باپ نے اس بات میں ہم سے جھگڑا کیا عمر نے ہمارے حق میں اس کا فیصلہ کیا پس ہم اس کے برابر مالک جاہلیت و اسلام میں رہے اور جس وقت مدینہ منورہ میں قحط پڑا تھا تو عمر نے اپنے رب کی طرف توسل و تقرب ہمارے باپ کے ذریعہ سے کیا تھا انہی کے توسل سے پانی مانگا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا حالانکہ تمہارا باپ اس وقت موجود تھا ان کا توسل نہیں کیا اور یہ تم کو معلوم ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی عبدالمطلب میں سے کوئی شخص سوائے عباس کے باقی نہ تھا میراث چچا کی طرف منتقل ہوئی پھر بنی ہاشم میں سے متعدد شخصوں نے خلافت کی خواہش ظاہر کی مگر سوائے ان کے لڑکے کے وہ کسی کو حاصل نہ ہوئی سقایہ انہی کا تھا میراث نبی کی ان ہی کی طرف منتقل ہوئی اور خلافت ان کے لڑکوں میں چلی آئی غرض یہ کہ دنیا و آخرت کی جاہلیت و اسلام میں کوئی شرف اور احسان ایسا نہیں ہے جس کے عباس وارث و مورث نہ ہوئے ہوں اور تم نے جو یہ بیان کیا ہے تو جب اسلام شائع ہوا اس وقت عباس ابو طالب اور ان کے عیال کے کفیل تھے اور قحط کی وجہ سے ان کے خرچ سے دست گیری کرتے تھے اور اگر عباس ان کو نہ سنبھالتے تو ابو طالب و عقیل بھوکوں مر جاتے اور عتبہ و شیبہ کے کھانوں کو چاٹتے رہتے لیکن عباس تو ان کو کھانا کھلاتے رہے تھے۔ انہوں نے تمہاری بزرگی کو غلامی سے بچایا کھانے کپڑے سے تمہاری کفالت کرتے رہے پھر جنگ بدر میں عقیل کو فدیہ دے کر چھڑایا پس تم ہم سے کیا اس کی لیتے ہو ہم نے تمہارے عیال کی کفر میں بھی خبر گیری کی ہے۔ فدیہ تمہارا ادا کیا ہے تمہارے بزرگوں کی عزت رکھی اور تمہارا بدلہ لیا ہے خاتم الانبیاء کے تمہارے سوا ہم وارث ہوئے اور تمہارا معاوضہ بھی ہم نے طلب کیا جس سے تم عاجز ہو گئے اور جس کو تم نے اپنے لئے حاصل نہ کر سکے تھے اس کو ہم نے حاصل کر لیا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مترجم: المنصور نے جواب خط کے لکھنے میں جادہ اعتدال سے قدم بہت باہر نکالا ہے۔ علی بن ابی طالب اور امام حسن پر نہایت بے سر و پا کے بہتان قائم کئے ہیں اس کا یہ تحریر کرنا کہ "تمہارے باپ نے اس کی ہر طرح سے خواہش کی تھی"۔ بالکل غلط ہے جناب امیر نے کبھی خلافت کی خواہش نہیں کی تھی اور وقت جب سقیفہ انصار میں قریش کے نزاع کے دن میں آپ تشریف فرما نہ تھے اور امام حسنؓ کی نسبت یہ لکھنا کہ انہوں نے خلافت کو معاوضہ لے کر چھوڑ دیا اور روپیہ کے عوض فروخت کر ڈالا محض بہتان ہے انہوں نے خلافت سے دست کشی کر کے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دی تھی اور اس طرح سے اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری کی کہ "یہ دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کا باعث ہوگا" پوری کی گئی۔ اس کا یہ لکھنا بھی افتراء ہے کہ عباس ابو طالب اور ان کے عیال کے کفیل تھے چونکہ محمد نفس زکیہ نے امام علی ابن ابی طالب کے فضائل بیان کرتے وقت یہ بھی کہا تھا کہ وہ بدری تھے اور عباس بدر میں کفار کے ساتھ تھا اس وجہ سے اس نے بدر کا تذکرہ کر کے ان کی بدنامی کی کوشش کی ہے۔ غریب محمد نے اپنے خط میں عباس کی نسبت ایک حرف بھی برائی کا نہیں تحریر کیا تھا اس نے اپنے خط میں تو قول و فعل کی برائی نہیں کی تھی۔

یا ان میں بیٹھا اور جو شخص مارا گیا اس کا مال و اسباب ضبط کر لیا چنانچہ جعفر الصادق منجملہ ان لوگوں کے تھے جو روپوش ہو گئے تھے چنانچہ عیسیٰ ابن موسیٰ نے ان کا مال و اسباب ضبط کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد جب المنصور وارد مدینہ منورہ ہوا تو جعفر الصادق نے اس سے اپنا مال و اسباب طلب کیا تھا اور المنصور نے جواب دیا تھا کہ اس کو تو تمہارے ہی مہدی نے ضبط کر لیا ہے۔

الغرض عیسیٰ نے قید میں بھیج کر اہل مدینہ کے چند آدمیوں کو قتل کیا علاوہ ازیں منجملہ ان کے عبدالعزیز بن مطلب مخزومی عبداللہ بن محمد بن صفوان جمحی اور عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی ابن ابی طالب تھے۔ یہی عبداللہ مہدی کے بھائی عمر بن محمد بن علی بن ابی طالب اور ابو عقیل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل کے مدینہ منورہ سے نکل آئے۔ مہدی کو عیسیٰ بن موسیٰ کے آنے کی خبر لگی تو اس نے اپنے ساتھیوں سے مدینہ منورہ میں قیام کرنے یا اس کے اردگرد خندق کھودنے کے متعلق رائے طلب کی۔ ساتھیوں میں باہم اختلاف ہوا تو مہدی نے یہ کہہ کر کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم دیا اور اسی خندق کو کھدوایا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب میں کھدوایا تھا۔ اسی اثنا میں عیسیٰ بن موسیٰ نے الاعوص میں پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ اس سے پیشتر محمد المہدی نے اہل مدینہ کو مدینہ سے نکلنے سے روک رکھا تھا لیکن جب وہ آ پہنچا تو ایک جم غفیر اپنے اہل و عیال کے ساتھ پہاڑوں کی طرف نکل کر چلا گیا۔ معدودے چند مہدی کے پاس رہ گئے۔ اس وقت ان کو اپنی رائے کی غلطی محسوس ہوئی۔ ابوالقلمس کو ان لوگوں کے واپس لانے پر مامور کیا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

بہرحال عیسیٰ نے الاعوص سے کوچ کر کے مدینہ منورہ سے چار میل کے فاصلہ پر پڑاؤ کیا اور ایک دستہ فوج کو مکہ کے راستہ کی طرف بھیج دیا تاکہ بوقت ہزیمت محمد اُدھر جانے نہ پائے اور مہدی کے پاس کہلا بھیجا کہ خلیفہ المنصور تم کو امان دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی طرف تم کو بلاتے ہیں اور بغاوت کے نتائج سے ڈراتے ہیں۔ مہدی نے جواب دیا: "میں ایک ایسا شخص ہوں جس نے قتل کے خوف سے فرار کیا ہے"۔ عیسیٰ یہ سن کر خاموش ہو رہا۔ دو شنبہ ۱۲ رمضان ۱۴۵ھ کو مقام جرف میں آ کر ٹھہرا اور دو شنبہ کو ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر اہل مدینہ سے پکار کر کہا:

"اے اہل مدینہ! میں تم کو امان دیتا ہوں بشرطیکہ تم میرے اور میرے حریف کے درمیان میں حائل نہ ہو"۔ اہل مدینہ گالیاں دینے لگے۔ عیسیٰ لوٹ آیا۔ دوسرے دن پھر اسی مقام پر بقصد جنگ گیا اور اپنے سپہ سالاروں کو اطراف مدینہ منورہ میں پھیلا دیا۔ محمد المہدی بھی مقابلے پر نکلے۔ میدان جنگ میں آئے۔ ان کا علم عثمان بن محمد بن خالد بن زبیر کے ہاتھ میں تھا اور ان کا شعار احد احد تھا۔ سب سے پہلے ابوالقلمس صف لشکر سے نکلا۔ میدان میں آ کر للکار کر آواز دی: "ہے کوئی لڑنے والا جو مقابلے پر آئے"۔

عیسیٰ کے لشکر سے ایک بہادر نکلا ابوالقلمس نے قریب پہنچتے ہی اس کو مار ڈالا اور دوسرا شخص آیا اس کا بھی ابوالقلمس نے کام تمام کر دیا اور پھر بڑی مردانگی سے اکڑ کر بولا: "انا ابن الفاروق"۔

محمد المہدی نے اس معرکہ میں بہت بڑی مردانگی سے کام لیا۔ بڑے بڑے بہادروں کو شکست دی۔ ستر آدمی ان کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اس کے بعد عیسیٰ بن موسیٰ کے حکم سے حمید بن قحطبہ ایک سو پیادوں کو لے کر خندق کے قریب کی دیوار کی طرف بڑھا محمد کے ہمراہیوں نے تیر باری شروع کی مگر حمید کے قدم استقلال کو جنبش نہ ہوئی اور وہ خندق تک پہنچ گیا

اور اس کو منہدم کر کے خندق کو بھی عبور کر لیا اور محمد المہدی کے ہمراہیوں سے لڑنے لگا عصر کے وقت تک برابر لڑتا رہا۔ جنگ کا بازار گرم ہی تھا کہ عیسیٰ نے اپنے رکاب کی فوج کو ہٹنے کا حکم دیا۔ لشکریوں نے خندق کو عرق زین پوش اور اسباب سے پاٹ کر راستے بنا لیے جو اس لشکر خندق عبور کر کے محمد المہدی کے لشکر سے جا بھڑے گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ محمد نے میدان جنگ سے واپس آ کر غسل کیا۔ خوشبو لگائی پھر میدان جنگ کی طرف لوٹا عبد اللہ بن جعفر بولے "آپ نے بڑی غلطی کی اس عظیم الشان لشکر کا مقابلہ کرنا آپ کی طاقت سے باہر ہے کاش مکہ چلے گئے ہوتے"۔ جواب دیا

"میں اہل مدینہ کو اس حالت میں نہیں چھوڑ سکتا واللہ میں یہ فعل نہ کروں گا۔ اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مارا جاؤں گا اور تم کو بیعت میری سے آزادی ہے جہاں چاہو چلے جاؤ"۔

محمد المہدی کا قتل: عبد اللہ بن جعفر تو چل دیئے اور محمد سامنے سے پھر لوٹ آئے اسی طرح تقریباً کل ہمراہی منتشر و متفرق ہو گئے صرف تین سو آدمی باقی رہ گئے۔ ہمراہیوں میں سے کسی نے کہا "آج ہم لوگوں کی وہی تعداد ہے جو اہل بدر کی تعداد تھی"۔ عیسیٰ بن خضیر مہدی کے ہمراہیوں میں سے بصرہ یا کسی شہر کی طرف چلے جانے کو بار بار کہتا جاتا اور مہدی یہی جواب دیتا تھا۔

"واللہ تم لوگ میرے ساتھ مبتلا ہو جاتے جس طرف تمہارا جی چاہے چلے جاؤ"۔

اس کے بعد مہدی نے عیسیٰ بن خضیر دیوان کی طرف چلا گیا اور اس رجسٹر کو جلا دیا جس میں بیعت کرنے والوں کے نام درج تھے پھر قید خانہ کی طرف آیا۔ ریاح بن عثمان اور اس کے بھائی عباس اور ابن مسلم بن عقبہ کو قتل کیا محمد بن قسری نے خبر پا کر دروازہ بند کر لیا اور بچ گیا۔ ابن خضیر لوٹ کر محمد کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ہو کر لڑنے لگا۔ محمد بطن سلع کی طرف بڑھا۔ اس کے رکاب میں جو بنی شجاع کی جماعت تھی ان لوگوں نے اپنی سواریوں کے پاؤں کاٹ ڈالے اور تلواروں کی نیامیں توڑ کر مر جانے کے عہد و پیمان کر کے ٹھہر گئے۔ عیسیٰ کی فوج کو دو یا تین بار ہزیمت دی۔ کچھ لوگ اس کے ہمراہیوں میں سے پہاڑ پر چڑھ گئے اور دوسری جانب سے اتر کر مدینہ میں آ گئے اور ایک عباسی عورت کی سیاہ اوڑھنی لے کر منارہ مسجد پر پھریرے کی طرح سے اڑا دیا۔ محمد کے ہمراہیوں کے جو اس وقت تک کمال مردانگی سے لڑ رہے تھے یہ واقعہ دیکھ کر چھکے چھوٹ گئے اور وہ یہ سمجھے کہ عیسیٰ کے لشکر نے مدینہ منورہ پر قبضہ کر لیا۔ لوگ لڑتے ہوئے طرح دے گئے اور بنو غفار نے بھی عیسیٰ کے ہمراہیوں کو اپنی جانب سے راستہ دے دیا۔ عیسیٰ کے لشکری مدینہ میں داخل ہو کر محمد کے لشکریوں کے سامنے سے آ پہنچے۔ محمد نے حمید بن قحطبہ کو للکارا۔ حمید نے مقابلہ پر آنے سے انکار کیا اور عیسیٰ بن خضیر کو پکار کر بولا "تم جنگ نہ کرو میں تم کو امان دیتا ہوں"۔ ابن خضیر اس پر التفات نہ کرتا ہوا برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو کر گر پڑا۔ محمد اس کی لاش پر لڑ رہا تھا عیسیٰ کے لشکری ہر چہار طرف سے اس پر حملہ کر رہے تھے اور کمال استقلال سے للکار للکار کر ان کے حملوں کا جواب دیتا جاتا تھا۔ ایک شخص نے لپک کر پشت پر تلوار ماری اسی وقت سامنے سے زخم سے نڈھال ہوئے حمید بن قحطبہ نے بڑھ کر سینے پر ایک برچھا مار دیا۔ تیورا کر گر پڑے۔ حمید بن قحطبہ نے گھوڑے سے اتر کر سر اتار لیا اور عیسیٰ کے روبرو لا کر رکھ دیا۔ عیسیٰ نے محمد کے سر کو محمد بن ابی الکرام بن عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن جعفر کی معرفت منصور کی خدمت میں روانہ کیا اور بشارت فتح قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب لے کر گئے۔ یہ واقعہ قتل نصف رمضان المبارک ۱۴۵ھ یوم دو شنبہ بعد عصر چودہ تاریخ کو واقع ہوا۔

خاتمہ جنگ کے بعد عیسیٰ نے باغیوں کی لاشیں عبرت کی غرض سے مدینہ منورہ کے مختلف مقامات پر نصب کر دیئے اور محمد کی لاش کو معہ ان کے ہمراہیوں کے مابین ثنیۃ الوداع و مدینہ منورہ سولی پر چڑھا دیا۔ پھر ان کی بہن زینب نے اجازت حاصل کر کے بقیع میں دفن کر دیا۔

اس زمانہ سے المنصور نے رسد و غلہ کو بحری راستہ سے مدینہ منورہ میں آنے سے روک دیا۔ اس کے بعد المہدی نے اجازت دی۔

اس واقعہ میں محمد المہدی کے قبضہ میں ذوالفقار علی تھی جس کو انہوں نے ایک تاجر کو ایک مطالبہ کے عوض جو ان پر واجب الادا تھا ایک ہزار دے دی تھی۔ چنانچہ جب جعفر بن سلیمان والی مدینہ منورہ بن کر آیا تو اس نے یہ مطالبہ ادا کر کے ذوالفقار تاجر سے لے لی۔ خلیفہ المہدی کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے جعفر بن سلیمان سے وہ لے لی اور پھر وہ ہارون الرشید تک پہنچی۔ الرشید استعمال کرتے رہے۔ اس میں اٹھارہ فقارے تھے۔

محمد المہدی کے ساتھ اس جنگ میں مشاہیر بنی ہاشم سے محمد کا بھائی موسیٰ بن عبداللہ، حمزہ بن عبداللہ بن محمد بن علی بن حسین اور حسین و علی پسران زید بن علی بن حسین تھے۔ المنصور حسین و علی کے نام پر کہا کرتا تھا کہ "میں نے تو ان دونوں کے باپ کا بدلہ لیا ہے۔ پھر انہوں نے کیوں محمد کی اعانت کی"۔ علی و زید پسران حسن بن زید بن حسن بھی محمد کے ساتھ تھے اور دونوں کے والد حسن بن زید المنصور کے ہمراہ تھے اور حسن و یزید و صالح پسران معاویہ بن عبداللہ بن جعفر، قاسم بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر اور علی بن جعفر بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر محمد کے مخلص مددگار تھے اور ان کا باپ المنصور کے لشکر میں تھا۔

بنی ہاشم کے علاوہ جو لوگ اس معرکہ میں محمد کے ساتھ شریک تھے وہ حسب ذیل تھے:

محمد بن عبداللہ بن عمر بن سعید بن العاص، محمد بن عجلان، عبداللہ بن عمر بن حفص۔ یہ لوگ بھی، ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرہ (یہ گرفتار کر لئے گئے تھے اور درے سے پٹوا کر قید کر دیئے گئے تھے یہاں تک کہ سودان نے عہد حکومت عبداللہ بن ربیع حارثی میں مدینہ میں قدم رکھا اور عبداللہ بن ربیع مدینہ منورہ سے بھاگ گیا۔ ابوبکر بن ابی سبرہ پا بہ زنجیر قید خانہ سے نکل کر مسجد میں آئے محمد بن عمران اور محمد بن عبدالعزیز وغیرہ کو بلا کر سودان کے سمجھانے کو بھیجا۔ یہ لوگ بمعہ ابن ابی سبرہ کے سودان کے پاس گئے اور ان لوگوں کو سمجھایا۔ حسب دستور سابق اطاعت پر راضی کر کے لوٹا دیا۔ اس دن لوگوں نے نماز جمعہ پڑھی۔ عصر کا وقت آیا جماعت کھڑی ہوئی تو اصبغ بن ابی سفیان بن عاصم بن عبدالعزیز بن مروان نے پکار کر کہا "میں فلاں بن فلاں ہوں۔ بہ اطاعت امیر المومنین نماز پڑھاتا ہوں" اور نماز ادا کی۔ [illegible] کسی نے کچھ تعرض نہ کیا۔ صبح ہوئی تو ابن ابی سبرہ کے کہنے سے سودانیوں نے جو کچھ لوٹ لیا تھا واپس کر دیا۔ اس کے بعد ابن الربیع عامل مدینہ بطن نخل سے واپس آیا اور سرکشی کرنے والے سودانیوں کے ہاتھ کاٹے۔ عبدالواحد بن ابی عون (مولی ازد)، عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمن بن مسور بن مخرمہ، عبدالعزیز بن محمد، عبدالحمید بن جعفر، عبداللہ بن عطاء بن یعقوب (مولی بنی سباع) اور اس کے نو لڑکے[1]، عیسیٰ

---

[1] عبداللہ بن عطاء بن یعقوب کے نو لڑکوں کے نام یہ تھے: ابراہیم، اسحاق، ربیعہ، جعفر، عبداللہ، عطاء، یعقوب، عثمان، عبدالعزیز۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد پنجم صفحہ ۱۲

[illegible] قتل کیا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible] عبداللہ [illegible]

ابراہیم بن عبداللہ ابراہیم بن عبداللہ [illegible]

[illegible]

ابن ہرمز کو مدینہ میں ابو مروان (مولی بنی سلیم) کے مکان میں [illegible] تھا [illegible] گرفتار کر لائے گئے اور قید رہے۔ [illegible] رہائی ہوئی)۔

ابراہیم بن عبداللہ کا خروج: محمد المہدی نے ظاہر ہونے کے بعد اپنے بھائی ابراہیم کو بصرہ [illegible] تھا [illegible] کے بعد [illegible] ۱۴۵ھ [illegible] کے پاس [illegible] اور [illegible] ابراہیم [illegible] لوگوں [illegible] بیعت [illegible] بصرہ میں داخل ہوئے اور [illegible] جعفر و محمد پسران سلیمان بن علی [illegible] ان کے مقابلے [illegible] کی طرف [illegible] جاتے ہیں۔

بصرہ و اہواز پر قبضہ: جعفر و محمد پسران سلیمان [illegible] دار الامارت پر قبضہ کرنے کے بعد ابراہیم نے مال [illegible] اہواز پر قبضہ کر لیا [illegible] (بن عبداللہ بن عباس) [illegible] المنصور کی جانب سے [illegible] ہارون [illegible] ابراہیم [illegible] المنصور [illegible]۔

کوفہ پر لشکر کشی: [illegible] المنصور [illegible] ابراہیم [illegible] اہل کوفہ [illegible] ابراہیم نے [illegible] کر دیا۔

المنصور نے [illegible]

[illegible]

سالم کو ابراہیم کی طرف کو بڑھنے کا حکم دیا اور اس کی کمک پر دو سپہ سالاروں کو مامور فرمایا۔ چونکہ خالد اصمعی کے ہمراہ تھا جس جگہ تھا وہیں سے بنی خازم کو اہواز کی طرف روانہ کر دیا۔ نکلا تو اسی اثناء میں فارس پر داعی دستہ اور ہوازن پر بھی قبضہ کر لیا مگر یہیں اور ایک لاکھ فوج ان کے مقابلہ پر کوفہ میں ایک آواز کی منتظر ٹھہری ہوئی تھی۔ منصور نے نہایت حزم و احتیاط سے ہر سمت کی مدافعت پر توجہ کی، روانہ کیں اور بغداد کے دروازوں کو کمال ہوشیاری سے بند کیا۔ پچاس روز تک مصلیٰ پر بیٹھا رہا کسی وقت کپڑے نہیں بدلے، جامہ اور عمامہ میلا ہو گیا تھا جب کسی ضرورت سے باہر آتا تو شاہی لباس پہن لیتا تھا مگر جس وقت اندر چلا جاتا تھا انہیں دنوں مدینہ منورہ سے دو عورتیں فاطمہ بنت محمد بن عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ اور امۃ الکریم بنت عبداللہ (خالد بن اسید کی نسل سے) کوفہ میں آئی تھیں منصور نے ان کی تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ یہ ایام عورتوں کے ساتھ لطف طلب کرنے کے نہیں ہیں۔ جب تک میں ابراہیم کا سر اپنے روبرو نہ دیکھ لوں یا ابراہیم کے سامنے میرا سر نہ رکھ دیا جائے"۔

ابراہیم بن عبداللہ کا قتل: جب ابن عیسیٰ بن موسیٰ دار الخلافت میں حاضر ہوا تو پندرہ ہزار فوج کے ساتھ ابراہیم کی جنگ پر بھیج دیا۔ اس کے مقدمۃ الجیش پر حمید بن قحطبہ تعینات کیا گیا تھا۔ جس وقت ابراہیم بصرہ سے ایک لاکھ فوج لے کر آیا اور عیسیٰ بن موسیٰ کے مقابلہ پر کوفہ سے سولہ فرسنگ کے فاصلہ پر باخمریٰ میں پہنچ کر پڑاؤ کیا تو سلم بن قتیبہ نے ابراہیم سے کہا "آپ اپنے اردگرد خندق کھدوا لیجئے تاکہ مقابلہ کرنے میں سہولت ہو"۔ ابراہیم نے اپنے ہمراہیوں کے سامنے اس معاملہ کو پیش کیا ان لوگوں نے جواب دیا "ہم تو خندق نہیں کھودیں گے بلکہ ہم غالب ہیں اور ابوجعفر ہمارے قبضے میں ہے"۔ سلم کا قاصد یہ کہہ کر واپس آیا کہ اس مقصد پر بحث ختم ہو گئی۔ ابراہیم کے ہمراہیوں میں سے کسی نے رائے دی کہ دستہ دستہ فوج لڑاؤ تاکہ ایک دستے کے اکھڑ جانے پر دوسرا دستہ تازہ دم کمک پر پہنچ جائے۔ ابراہیم نے اس کو پسند کیا، اہل بصرہ کی طرح صف بندی کر کے لڑنے کا حکم دیا۔ بعض ہمراہیوں نے اس رائے سے اتفاق کیا لڑائی تیزی کے ساتھ شروع ہو گئی حمید بن قحطبہ اپنی رکاب کی فوج کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ عیسیٰ نے قسم دلا کر امیر لشکر کی اطاعت کو کہا جواب دیا "جنگ میں امیر لشکر کی اطاعت کا لحاظ نہیں کیا جاتا"۔ غرض ابوالعسکری بھاگ گئے۔ عیسیٰ کے پاس ایک نہایت قلیل جماعت باقی رہ گئی مگر یہ سب نہایت استقلال کے ساتھ مرنے پر تیار ہو کر لڑ رہے تھے کہ اسی اثناء میں جعفر و محمد پسران سلیمان بن علی ایک لشکر لئے ہوئے ابراہیم کے لشکر کے پیچھے سے آ پہنچے ابراہیم کے ہمراہی اس اچانک حملہ سے گھبرا کر ان کے ساتھ جنگ مقاومت کی غرض سے متوجہ ہوئے تو عیسیٰ کے لشکریوں نے ان کا تعاقب کیا۔ منہزمین یہ رنگ دیکھ کر سب کے سب لوٹ پڑے ہر چہار طرف سے لڑائی شروع ہو گئی دونوں میں ابراہیم کا لشکر بیچ میں آ گیا جو نکلا تھا اور دشمن چہار طرف سے گھیرے ہوئے تھے کوئی مقابلہ کر سکتا تھا۔ مجبور ہو کر بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا صرف چار پانچ سو جان نثار باقی رہ گئے۔ حمید بڑھ بڑھ کر حملہ پر حملہ کر رہا تھا اتفاق سے ایک تیر ابراہیم کے گلے میں آ کر لگا۔ ہمراہیوں نے گھوڑے سے اتار لیا اور چاروں طرف سے حلقہ کر کے بچاؤ کرنے لگے اور حملوں کا جواب دینے لگے۔ حمید نے اپنی رکاب کی فوج کو یکجائی قوت سے حملہ کرنے کا حکم دیا ان لوگوں کا تعاقب کیا تھا کہ ابراہیم کے ہمراہی بھاگ کر منتشر ہو گئے حمید کے لشکریوں نے ابراہیم کا سر اتار کر عیسیٰ کے روبرو پیش کیا، عیسیٰ نے محمد بن لکرد کے ذریعہ منصور کے پاس بھیج دیا۔ یہ واقعہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۵ھ کا ہے۔

جس وقت ابراہیم کا سر منصور کے روبرو رکھا گیا تو رو کر کہنے لگا "واللہ میں اس معاملہ کو ناپسند کرتا تھا لیکن اتفاق تھا"

ایسا پیش آیا کہ ہم اور تم دونوں اس میں مبتلا ہو گئے"۔ اس کے بعد منصور نے دربار عام منعقد کیا جو شخص حاضر ہوتا تھا منصور کو خوش کرنے کے خیال سے ابراہیم کی برائیاں بیان کرتا تھا تا آنکہ جعفر بن حنظلہ بہرانی دربار عام میں حاضر ہوا حسب آداب شاہی سلام کر کے عرض کیا "اعظم اللہ اجرک یا امیر المؤمنین کہ آپ کے چچازاد بھائی کے بارے میں اجر عظیم عطا فرمائے اور جو کچھ اس نے آپ کے حق میں افراط کی ہو اس سے درگزر کرے"۔ منصور کے چہرے پر یہ فقرہ سنتے ہی مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے تو خوش ہو کر اسے ابو خالد کی کنیت سے خطاب کیا اور اپنے پاس بٹھا لیا۔

شہر بغداد کی تعمیر: چونکہ ہاشمیہ میں راوندیہ آئے دن یورش کیا کرتے تھے اور اہل کوفہ کو ان کی حکومت وہاں پر گوارا نہ تھی اور نیز خود منصور کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ رہا کرتا تھا اس وجہ سے ان کے قرب و جوار سے علیحدہ ہو کر جس مقام پر آج بغداد آباد ہے آیا بطارقہ کو جو وہاں پر موجود تھے بلا کر ان مقامات کے حالات، حرارت، برودت، بارش، کیچڑ اور خشکی دریافت کئے اور ان سے مشورہ لیا۔ ان لوگوں نے جس مقام پر اب بغداد ہے اس طرف اشارہ کیا اور یہ فوائد ظاہر کئے کہ یہ ایسا مقام ہے جہاں پر کشتیوں کے ذریعے سے شام، رقہ، مصر اور مغرب کے مختلف شہروں سے رسد آ سکتی ہے اور چین، ہند، بصرہ، واسط، دیار بکر، روم اور موصل سے براہ دجلہ اور ارمینیہ اور اس کے ملحقات سے براہ خشکی غلہ وغیرہ بخوبی پہنچ سکتا ہے۔ یہ مقام پر قوم مناسب ہے جس کو سوائے جسر (پل) کے اور کسی ذریعے سے عبور نہیں کر سکتے اور جب آپ ان کو منقطع کر دیں گے تو آپ کا دشمن بے قابو ہو جائے گا اور آپ بصرہ، کوفہ اور واسط، موصل کے درمیان میں رہیں گے خشکی اور پانی کے قریب مقیم رہیں گے"۔ منصور نے یہ اوصاف سن کر اسی مقام پر اپنا دار السلطنت بنانے کا عزم مصمم کر لیا۔ چنانچہ ۱۴۵ھ میں اس کا بنیادی پتھر رکھا اور شام، جزیرہ، کوفہ، واسط اور بصرہ سے صناع و معمار بلوائے اور انہی لوگوں کو جن میں عدالت، عفت، امانت اور علوم ہندسہ سے واقفیت تھی ان کو نگران منصب کیا۔ حجاج بن ارطاۃ اور ابو حنیفہ نعمان بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔ تعمیر شروع ہوئی۔ حسب حکم منصور شہر بغداد کا نقشہ کھنچوایا گیا اور دروازے، فصیلیں، مقامات اور محلے تجویز کئے گئے اور اس خط پر جو کوئلوں سے دیا گیا تو جب اس میں آگ لگا کر روشن کی تب منصور نے اس کو بغور دیکھا اور اسی خط پر بنیاد کھودنے کا حکم دیا۔ چار سرداران لشکر ہر چہار طرف اس کی تعمیر پر مقرر کئے گئے۔ امام ابو حنیفہؒ نے چونکہ عہدہ قضا قبول کرنے سے انکار کیا تھا اس وجہ سے وہ اینٹیں اور چونا وغیرہ گننے اور اہتمام پر مامور کئے گئے کیونکہ منصور نے قسم کھائی تھی کہ ضرور ان سے کوئی کام لے گا چنانچہ یہی کام لیا گیا۔

منصور نے قصر کی بنیاد تیس ہاتھ چوڑی اور نیچے تک رکھوائی اور ہر ایک قصب و خشت رکھوایا اور پہلی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھ کر کہا (بسم اللہ والحمد للہ والارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین) بعد ازاں معماروں سے مخاطب ہو کر بولا (ابنوا علی برکۃ اللہ) جس وقت دیوار بقدر ایک قد آدم تیار ہو گئی محمد المہدی کے ظہور کی خبر آئی تو منصور اسے چھوڑ کر کوفہ چلا آیا تا آنکہ محمد اور ان کے بھائی کی لڑائی سے فارغ ہو کر پھر بغداد واپس آیا اور تعمیر کا کام شروع کر دیا خالد بن برمک سے مدائن اور ایوان کسریٰ کو توڑ کر بغداد میں اس کے اسباب کے لانے کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ خالد بن برمک

۱؎ [illegible] بالفتح و بالکسر [illegible]

۲؎ [illegible]

نے عرض کیا: "امیر المومنین! یہ امر غیر مناسب ہے کیونکہ یہ آثار اسلام اور فتوحات عرب کی نشانی ہے اور اس میں علی ابن ابی طالب کا مصلیٰ ہے"۔ منصور نے اس کو محبت عجم سے تعبیر کر کے قصر ابیض کے توڑ دیے جانے کا حکم دے دیا چونکہ اس کو توڑ کر لانے میں بہ نسبت جدید اسباب کے صرف زیادہ پڑتا تھا اس وجہ سے اس کے توڑنے اور اسباب کے لے جانے سے روک دیا گیا خالد نے عرض کیا "اب اس وقت قصر ابیض کا توڑنا موقوف کرنا خلاف مصلحت ہے لوگ عجمیوں کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ سلطان اسلام جن کی عمارتوں کو عجمیوں نے بنایا اس کو توڑ بھی نہ سکے"۔

منصور نے اس رائے کو پسند کیا اور توڑنا موقوف کرا دیا۔ [illegible] دار الخلافہ اور کوفہ سے دو منزل کے [illegible] آخر کار بغداد میں بنا اور شہر جدید آباد کیا، وسط میں شاہی محل بنوایا تاکہ ہر طرف سے لوگوں کا فاصلہ قریب قریب رہے۔ محل کے پہلو میں جامع مسجد قصر کی جانب [illegible] شہر پناہ اور خندق [illegible] کی [illegible] تھی۔ [illegible] شہر پناہ بنا دیا گیا تھا [illegible] ایک [illegible] بازار [illegible] مکانات [illegible] بنوائے گئے تھے [illegible] شہر کے اندر تھے لیکن بعد [illegible] قصر و جامع مسجد کا [illegible] لگا کر [illegible] رات کو [illegible] پولیس مقرر کی گئی تھی۔ شہر پناہ اور مسجد قصر خلافت [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ہوئے تھے [illegible] حساب لیا گیا تو اس کے پاس [illegible] خالد بن [illegible] قید کر دیا [illegible] اس نے ادا کر دیے تو رہا کیا۔

مہدی کی ولی عہدی: ابو العباس سفاح نے عیسیٰ بن موسیٰ کو منصور کے بعد ولی عہد مقرر کیا تھا [illegible] عیسیٰ بن موسیٰ [illegible] جب مہدی بڑا ہوا تو منصور نے [illegible] عیسیٰ کی [illegible] مہدی کو مقدم کر [illegible] منصور [illegible] مہدی [illegible] منصور نے عیسیٰ سے مہدی کی ولی عہدی کے متعلق [illegible] عیسیٰ نے عرض کیا "امیر المومنین میری ولی عہدی کی بیعت سے [illegible] مسلمانوں [illegible] کیونکر [illegible]" منصور نے عیسیٰ کا [illegible] پہلے المہدی [illegible] عیسیٰ بن علی اور عبد الصمد [illegible] ولی عہدی [illegible] عیسیٰ بن موسیٰ [illegible] المہدی کے [illegible] ایک مدت تک المنصور [illegible] عیسیٰ [illegible] منصور [illegible] عیسیٰ کو ولی عہد [illegible] منصور نے [illegible] مہدی کی ولی عہدی کی بیعت لی اور عیسیٰ کو ان کے بعد ولی عہد مقرر کیا۔

[illegible] منصور [illegible] کے بارے میں [illegible] ابو [illegible] عیسیٰ [illegible] ایک جماعت کے [illegible] بغاوت [illegible]

المنصور کی شان عدالت کے شایان نہ تھے اور ان کی وجہ سے اس کی عدالت پر حرف آتا تھا۔ کچھ عجب نہیں کہ ان تجربوں میں سے کچھ بھی صحیح نہ ہو۔

استاذسیس کا خروج: (۱۵۰ھ) میں ایک شخص مدعی نبوت (جس کا نام استاذسیس) اطراف خراسان میں ظاہر ہوا۔ تقریباً تین ہزار جنگ آور اہل ہرات، بادغیس اور سجستان وغیرہ کے اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس نے اکثر مضافات خراسان پر قبضہ کر لیا۔ حاکم گورنر مرو روذ نے جو بنا کر اپنا لشکر مرتب کیا اور استاذسیس سے جا بھڑا۔ استاذسیس نے اس کو ہزیمت دے کر اس کے لشکر کے حصہ کثیر کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد جو جو سپہ سالار اس کے مقابلے پر آئے ان کو اس نے ہزیمت دے دی۔ المنصور نے جس وقت یہ واقعہ سنا اس وقت خازم بن خزیمہ کو اپنے ولی عہد المہدی کے پاس نیشاپور بطور کمک کی نیت سے روانہ کیا۔ المہدی نے خازم کو جنگ استاذسیس پر بھیج دیا۔ چنانچہ خازم نے تیس ہزار فوج سے استاذسیس پر دھاوا کیا۔ اس کے میمنہ پر ہیثم بن شعبہ بن ظہیر تھا، میسرہ پر نہار بن حصین سعدی، مقدمہ پر بکار بن مسلم عقیلی۔ اور القُرہ برقان کے ہاتھ میں تھا۔ خازم نے مورچے کا رخ بدل دیا اور میدان جنگ میں پہنچ کر استاذسیس کو دھوکہ دینے کی غرض سے خندق کھدوائی اور مورچے قائم کئے اور ایک خندق کو دوسری خندق سے ملا دیا۔ ہر ایک پر راہ رکھا اور ایک بہت بڑی خندق اپنے کل لشکر کے گرد کھدوائی اور اس کے چار دروازے بنوائے (ہر دروازہ پر منتخب ایک ہزار سپاہی بطور مقدمہ و مراولوں کے متعین کئے۔ استاذسیس کے ہمراہی بھی مرتب ہو کر مقابلہ پر آئے ان کے ساتھ پھاوڑے، کدالیں اور ٹوکریاں تھیں اور اسی دروازے پر جنگ شروع کی جس طرف بکار بن مسلم تھا۔ بکار اور اس کے ہمراہی سپاہی تو ڈٹ کر لڑے کہ استاذسیس کے ہمراہیوں کے دانت کھٹے ہو گئے وہ مڑ کر اس طرف گئے جس دروازے پر خود خازم تھا اور ان میں سے حریش نامی ایک شخص اہل سجستان کا اپنے ہمراہ لئے ہوئے بقصد جنگ آگے بڑھا۔ خازم نے حریف کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر ہیثم بن شعبہ کو بکار کی طرف سے نکل کر لشکر حریف پر پیچھے سے حملہ کرنے کا حکم دیا (یہ لوگ ابو عون و عمرو بن مسلم بن قتیبہ کے آنے کا انتظار کر رہے تھے) اور خود خازم میمنہ پر ہو کر حریش کے مقابلہ پر آیا اور نہایت سختی سے بازار کارزار گرم کر دیا۔ اسی اثناء میں حریش کے پیچھے سے ہیثم کے لشکر کے پھریرے ہوا میں اڑتے ہوئے دکھائی دئیے۔ خازم کے لشکریوں نے جوش مسرت سے تکبیریں کہیں اور ایک نعرہ اللہ اکبر سب نے مجموعی قوت سے بلند کیا۔ حریف مقابل کا لشکر جو گھبرا کر فرار کے قصد سے پیچھے ہٹا ہیثم کی رکاب کی فوج نے تلوار اور نیزوں پر رکھ لیا۔ عرصہ کارزار قتل و خون ریزی کا بازار بن گیا۔ ستر ہزار مارے گئے، چودہ ہزار قید کر لئے گئے۔ معدودے چند ہمراہیوں کے ساتھ استاذسیس بھاگ کر ایک پہاڑ میں جا چھپا۔ خازم نے فوراً محاصرہ کر لیا۔ اس کے بعد ابو عون بھی آ پہنچا اور اس کے فیصلہ کی شرط پر استاذسیس مع اپنے لڑکوں کے قید کر لیا گیا۔ باقی رہا کر دئیے گئے۔ بشارت نامہ فتح المہدی کے پاس بھیجا گیا اور المہدی نے المنصور کی خدمت میں فتح کامیابی کا مژدہ لکھ بھیجا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ استاذسیس مراجل مادر المامون کا باپ تھا اور اس کا لڑکا غالب المامون کا ماموں جس نے فضل بن سہل کو قتل کیا ہے۔

ہشام بن عمرو بحیثیت گورنر سندھ: عہد خلافت المنصور میں سندھ کا گورنر عمر بن حفص بن عثمان بن قبیصہ بن ابی صفرہ ملقب بہ ہزار مرد تھا۔ جس وقت محمد المہدی کا ظہور ہوا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں تو محمد المہدی نے اپنے لڑکے عبد اللہ

معروف بہ اشتر کو دعوت دینے کی غرض سے بصرہ روانہ کیا۔ عبداللہ اشتر نے بصرہ سے ایک تیز رفتار اونٹنی خریدی اور اس پر سوار ہو کر عمر بن حفص کی طرف روانہ ہوا کیونکہ عمر بن حفص میں شیعیت تھی چنانچہ عبداللہ اشتر کی دعوت کو عمر بن حفص نے قبول کر لیا اور اپنے پاس خفیہ طور سے ٹھہرا لیا اور اپنے سرداران لشکر و امراء شہر کو بلا کر محمد المہدی کی خلافت کی دعوت دی۔ ان سب نے منظور و قبول کر لیا۔ اس کے بعد عمر بن حفص نے عباسیہ کا لباس درباری اور نشانات چاک کر کے خلع کرنے کے لئے سفید کپڑے بنوائے اسی اثناء میں واقعۂ محمد المہدی کے مارے جانے کی خبر آ پہنچی۔ عمر بن حفص عبداللہ اشتر کے پاس گیا اور تعزیت کی عبداللہ اشتر بولے "اللہ میرا محافظ ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے"۔ عمر بن حفص نے رائے دی کہ "آپ ملوک سندھ میں فلاں بادشاہ کے ملک میں چلے جائیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال عزت کرتا ہے اور ایفائے عہد میں مشہور ہے"۔ عبداللہ اشتر اس امر پر راضی ہو گئے۔ عمر بن حفص نے خط و کتابت کر کے معاہدہ لکھانے کے بعد عبداللہ اشتر کو اس کے پاس بھیج دیا۔ رفتہ رفتہ عبداللہ اشتر کے پاس چار سو زیدیہ جمع ہو گئے۔

المنصور کو اس کی خبر ہوئی سخت برہم ہوا۔ اسی وقت عمر بن حفص کی معزولی کا فرمان روانہ کیا۔ پھر یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ سندھ کی گورنری کس کو دی جائے۔ ایک روز ہشام بن عمرو تغلبی المنصور کے ساتھ سوار ہو کر گیا تھا۔ المنصور کو سرائے شاہی تک پہنچا کر اپنے مکان پر واپس آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر المنصور کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت حاصل کر کے حاضر ہوا اور اپنی بہن کو زوجیت کے لئے پیش کیا۔ المنصور نے زمین سے مخاطب ہو کر کہا "اگر مجھے نکاح کی حاجت ہوتی تو میں تیری بہن کو منظور کر لیتا"۔ (پھر ہشام سے خطاب کر کے بولا) "اللہ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے میں تجھے سندھ کی گورنری پر مامور کرتا ہوں"۔ ہشام بن عمرو نے ادب سے سر جھکا لیا اور المنصور نے سند گورنری سندھ لکھ کر مرحمت کر دیا۔ سامان سفر درست کر کے روانہ کیا۔ روانگی کے وقت یہ ہدایت کر دی کہ بادشاہ سندھ سے عبداللہ اشتر کو طلب کرنا اگر بادشاہ سندھ عبداللہ اشتر کو تمہارے حوالہ کر دے تو فبہا ورنہ جنگ کرنے میں تامل نہ کرنا۔ چنانچہ ہشام بن عمرو تغلبی نے ایسا ہی کیا اور المنصور روانگی کو برابر اس امر پر ابھارتا رہا۔ اسی اثناء میں سندھ کے اطراف میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ ہشام نے اپنے بھائی سفیح کو بغاوت فرو کرنے پر مامور کیا۔ اتفاق سے سفیح کا گزر اس بادشاہ کے ملک کی طرف ہوا جہاں عبداللہ اشتر مقیم تھا ایک روز عبداللہ اشتر دریائے مہران پر دس سواروں کے ساتھ سیر کرتا ہوا نظر آیا۔ سفیح نے اس کو گرفتار کرنے کا قصد کیا باہم لڑائی ہونے لگی بالآخر عبداللہ اشتر مع کل ہمراہیوں کے قتل کر دیئے گئے۔

ہشام بن عمرو نے یہ واقعہ المنصور کے پاس لکھ بھیجا۔ المنصور نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس بادشاہ سے جنگ کرنے کو بھیجا جہاں عبداللہ اشتر مقیم تھا۔ چنانچہ ہشام نے اس بادشاہ پر فتح پائی اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس کے حرم کو مع اس کے لڑکے عبداللہ کے المنصور کی خدمت میں بھیج دیا جس سے عبداللہ بن اشتر نے اپنے زمانہ قیام میں نکاح کر لیا تھا۔ المنصور نے ان لوگوں کو مع اس لڑکے کے مدینہ منورہ روانہ کر دیا تاکہ ان کے خاندان والوں کے حوالہ کر دیا جائے۔

حکومت سندھ پر ہشام بن عمرو کی تقرری اور عمر بن حفص کی معزولی کے بعد افریقہ میں بلوہ ہو گیا۔ المنصور نے اس کے فرو کرنے کے لئے عمر بن حفص کو افریقہ کی جانب روانہ کیا۔ جیسا کہ آئندہ اس کے حالات میں لکھا جائے گا۔

تعمیر رصافہ: جس وقت المہدی نے خراسان سے مراجعت کی اس کے خاندان والے قیام کوفہ اور بصرہ سے چلے آئے۔

المہدی نے ان لوگوں کو خلعات اور تحفے دیئے۔ المنصور نے بھی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد لشکریوں نے المہدی کی بیعت کی [illegible] عباس کی [illegible] عبداللہ بن عباس نے [illegible] لوگوں کو متوجہ کر کے [illegible] ان کی بیعت سے [illegible] لیے کوئی ہے۔

ابن عباس نے اپنے ایک مقام پر روایت کی ہے کہ [illegible] وقت [illegible] خلافت [illegible] ان سے یہ سوال کیا گیا: "احق اللہ و رسول ﷺ و امیر المؤمنین ابو الحسین" [illegible] ابن عباس نے جواب دیا "حضرت عباسؓ چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے [illegible] کتاب اللہ نازل ہوئی [illegible] ہے [illegible] خلیفہ [illegible] ان کی فضیلت [illegible] بیان کی تھی۔ اس کے بعد [illegible] محمد بن عباس کے [illegible] المہدی [illegible] حضرت [illegible] المنصور [illegible] خلافت [illegible] المنصور [illegible] ہو گیا ہے۔ اب [illegible] المنصور نے [illegible] المہدی کو [illegible] ساتھ کام دیا۔

معن بن زائدہ کا قتل: المنصور نے سجستان پر معن بن زائدہ کو والی مقرر کیا تھا۔ معن نے سجستان پہنچ کر رتبیل سے وہ خراج طلب کیا جو رتبیل ہر سال ادا کیا کرتا تھا۔ رتبیل نے خراج ادا کیا اور اسباب روانہ کیے اور قیمت زیادہ لگوا دی۔ معن کو اس سے بڑی برہمی ہوئی اور [illegible] رخج کی طرف روانہ ہوا [illegible] اس نے مقدمہ پر [illegible] یزید بن مزید [illegible] تھا۔ معن نے رخج فتح کر کے وہاں کے [illegible] کو قید کر لیا اور [illegible] کو قتل کر ڈالا۔ رتبیل خود زابلستان چلا گیا۔ معن کامیابی کے بعد بست میں لوٹ آیا [illegible] خوارج کے ایک گروہ کو معن کی [illegible] سے ناراضگی پیدا ہوئی [illegible] معن کے مکان میں گھس گئے اور اس کو قتل کر ڈالا۔

معن کے مارے جانے کے بعد سجستان میں یزید بن مزید نے اس کا کام سنبھالا۔ اس نے معن کے قاتلوں کو چن چن کر قتل کیا [illegible] المنصور کے پاس ایک خط لکھ کر بھیجا [illegible] المہدی نے [illegible] المنصور [illegible] المہدی نے اس کے [illegible] عرصہ [illegible] ایک شخص [illegible] خراسان [illegible] گیا۔

السفاح اور المنصور کے عمال: السفاح نے اپنی موت کے وقت کوفہ پر اپنے چچا داؤد بن علی کو مامور کیا تھا اور [illegible] عبداللہ بن [illegible] اپنے دوسرے بیٹے عبداللہ کو مروان سے جنگ کرنے کو روانہ کیا تھا۔ اس کے مقدمۃ الجیش پر [illegible] قحطبہ تھا۔ [illegible] جعفر بن تمام بن عباس [illegible] جانب [illegible] مقدمہ پر [illegible] بن [illegible] تھا [illegible]

اہواز کی طرف بسام بن ابراہیم کی سرکردگی میں بھیجا تھا اور خراسان کی گورنری ابو مسلم کو دی تھی۔ چنانچہ ابو مسلم نے اپنی طرف سے خراسان کا ابو داؤد خالد بن ابراہیم کو والی بنایا اور عبداللہ (عم سفاح) نے جنگ مروان میں اپنے مقدمۃ الجیش پر اپنے بھائی صالح اور ابو عون بن یزید کے ساتھ مامور کیا جس وقت کامیابی کے ساتھ مراجعت کی ابو عون کو مصر میں چھوڑ دیا اور ولایت شام کو عبداللہ نے بالاستقلال اپنے قبضہ میں لے لیا۔

(۱۳۳ھ میں) سفاح نے اپنے بھائی ابو جعفر منصور کو جزیرہ، آرمینیہ اور آذربائیجان کی گورنری پر مامور کیا ابو جعفر نے اپنی جانب سے آرمینیہ پر یزید بن اسید کو آذربائیجان پر محمد بن صول کو مقرر کیا اور خود جزیرہ میں قیام پذیر ہوا۔ اس سے پیشتر ابو مسلم نے بوقت قتل ابو سلمہ خلال محمد بن اشعث کو فارس کی حکومت دے دی تھی۔ بعد ازاں سفاح نے اپنے چچا عیسیٰ بن علی کو صوبہ فارس مقرر کر کے روانہ کیا محمد بن اشعث نے عیسیٰ بن علی کو فارس کی گورنری سے روکا اور اس سے حکومت نہ کرنے کی قسم لی تب سفاح نے اپنے چچا اسمٰعیل بن علی کو صوبہ فارس پر مامور کیا اور موصل کی گورنری اپنے برادرزادہ موسیٰ کو بصرہ کی حکومت سفیان بن معاویہ مہلبی کو، سندھ کی منصور بن جمہور کو دی اور اپنے چچا داؤد بن علی کو (کوفہ و سواد کوفہ سے) تبدیل کر کے حجاز، یمن اور یمامہ کی گورنری مرحمت کی۔ پھر (۱۳۳ھ میں) سفاح نے بصرہ و بحرین اور عمان پر اپنے چچا سلیمان کو مامور کیا۔ اسی سنہ میں داؤد بن علی نے وفات پائی تو بجائے اس کے یمن میں محمد بن یزید بن عبداللہ بن عبدالمدان کو اور مکہ و مدینہ و طائف و یمامہ پر اپنے ماموں زیاد بن عبیداللہ بن عبدالمدان حارثی کو (محمد بن یزید کا چچا تھا) متعین کیا اور اسی سنہ میں محمد بن اشعث کو افریقہ کی جانب روانہ کیا تھا چنانچہ اس نے اس کو فتح کر لیا اور ۱۳۴ھ میں سفاح نے پولیس کے افسر اعلیٰ موسیٰ بن کعب کو جنگ منصور بن جمہور پر بھیجا تھا اور سفاح نے اس کے بعد موسیٰ بن کعب کو سندھ کی گورنری دی تھی اور پولیس کی افسری پر بجائے موسیٰ بن کعب کے مسیب بن زہیر کو مامور کیا تھا۔ اسی سنہ میں محمد بن یزید عامل یمن کے مرنے کے بعد گورنری یمن پر علی بن ربیع بن عبیداللہ حارثی کو مامور کیا گیا۔

جس وقت المنصور (۱۳۶ھ میں) تخت خلافت پر متمکن ہوا اور عبداللہ بن علی نے نقض بیعت کی اور ابو مسلم نے خراسان پر ابو داؤد خالد بن ابراہیم کو مامور کیا تھا ان دنوں مصر پر صالح بن علی، شام میں عبداللہ بن علی، کوفہ میں عیسیٰ بن موسیٰ، بصرہ میں سلیمان بن علی، مدینہ منورہ میں زیاد بن عبیداللہ حارثی، مکہ میں عباس بن عبداللہ بن معبد گورنری پر مامور تھے۔ پھر ۱۳۷ھ میں ابو داؤد خالد بن ابراہیم حاکم خراسان مر گیا تو بجائے اس کے عبدالجبار بن عبدالرحمٰن خراسان کا گورنر ہوا اس نے اپنی گورنری کے ایک سال بعد بغاوت کی اس وقت المنصور نے اپنے لڑکے المہدی کو خراسان کی جانب روانہ کیا اس کے مقدمۃ الجیش پر خازم بن خزیمہ تھا چنانچہ المہدی نے عبدالجبار پر فتح حاصل کی۔ اسی سنہ میں سلیمان عامل البصرہ نے بھی وفات پائی بجائے اس کے سفیان بن معاویہ مقرر کیا گیا۔ (۱۴۱ھ میں) موسیٰ بن کعب والی سندھ نے انتقال کیا تب بجائے اس کے اس کا لڑکا عیینہ گورنر سندھ بنایا گیا (۱۴۲ھ میں) اس نے بغاوت کی تو منصور نے عمر بن حفص بن ابی صفرہ کو سندھ پر مامور کیا۔

اسی سنہ میں مصر کی گورنری حمید بن قحطبہ کو جزیرہ اور بلاد عطا کی گئی۔ سفاح کے بھائی عباس بن محمد کو اس سے پیشتر

اصل کتاب میں اس مقام پر جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔ یہ [illegible] کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۰ سے لیا گیا ہے۔

جزیرہ و بلاد انطاکیہ میں یزید بن اسید تھا اور اسی سنہ میں اپنے بیٹے اسماعیل کو حکومت موصل سے معزول کر کے بجائے اس کے مالک بن ہیثم خزاعی کو مقرر کیا اور ۱۴۳ھ میں منصور نے ہیثم بن معاویہ کو گورنری موصل سے معزول کر کے مکہ و طائف میں سری بن عبداللہ بن حارث بن عباس کو یمامہ سے تبدیل کر کے مقرر کیا اور اس کے بجائے قثم بن عباس بن عبداللہ بن عباس کو یمن سے تبدیل کر کے یمامہ پر اور حمید بن قحطبہ کو حکومت مصر سے معزول کر کے بجائے اس کے نوفل بن فرات کو مامور کیا۔ پھر اس کو بھی معزول کر کے یزید بن حاتم بن قبیصہ ابن مہلب بن ابی صفرہ کو متعین کیا۔

مدینہ منورہ کی گورنری پر محمد بن خالد بن عبداللہ قسری تھا لیکن ابن ابو الحسن (یعنی محمد) کے مقدمہ میں اس کو مجرم کر کے معزول کر دیا اور ریاح بن عثمان مری کو سند گورنری مرحمت کی اور جب اس کو محمد المہدی کے ہمراہیوں نے قتل کر ڈالا تو بجائے اس کے عبداللہ بن ربیع حارثی کو مقرر کیا اور ۱۴۵ھ میں ابراہیم (برادر مہدی) کے قتل کے بعد بصرہ کی حکومت سالم بن قتیبہ باہلی کو دی اور موصل کی گورنری پر بجائے مالک بن ہیثم کے اپنے لڑکے جعفر کو مامور کیا اور اس کے ساتھ حرب بن عبداللہ کو بہ عہدہ سپہ سالار روانہ کیا پھر ۱۴۶ھ میں سالم بن قتیبہ کو حکومت بصرہ سے معزول کر کے محمد بن سلیمان کو اور حکومت مدینہ سری بن عبداللہ کو حکومت مکہ معظمہ سے معزول کر کے اپنے چچا عبدالصمد کو متعین کیا۔

۱۴۷ھ کا دور آیا تو منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ کو بہ سبب خلافت ولی عہدی المہدی حکومت کوفہ سے معزول کر کے کوفہ پر محمد بن سلیمان کو مقرر کیا اور بجائے محمد بن سلیمان کے بصرہ کی حکومت محمد بن السفاح کو دی مگر محمد بن السفاح حکومت بصرہ سے مستعفی ہو کر بغداد چلا آیا اور یہیں مر گیا۔ بوقت روانگی بغداد محمد نے عقبہ بن سالم کو بصرہ میں اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ المنصور نے اس کو بحال رکھا اور مدینہ منورہ پر جعفر بن سلیمان کو متعین کیا۔ ۱۴۸ھ میں بوجہ بغاوت اکراد حکومت موصل پر خالد بن برمک کو روانہ کیا اور ۱۴۹ھ میں اپنے چچا عبدالصمد کو مکہ معظمہ کی حکومت سے معزول کر کے محمد بن ابراہیم کو مکہ کی سند گورنری مرحمت کی۔ ۱۵۰ھ میں گورنری مدینہ منورہ سے جعفر بن سلیمان کو معزول کر کے حسن بن زید بن حسن کو حکومت دی اور ۱۵۱ھ میں عمر بن حفص کو سندھ کی گورنری سے تبدیل کر کے افریقیہ کی گورنری پر بھیج دیا اور بجائے اس کے سندھ میں ہشام بن عمرو تغلبی کو مقرر کیا۔ بعد ازاں یزید بن حاتم کو مصر سے اس کی کمک پر بھیجا اور مصر میں بجائے یزید کے محمد بن سعید کو مامور کیا۔ اسی سنہ میں معن بن زائدہ سجستان میں مارا گیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا تب بجائے اس کے یزید بن یزید (برادر زادہ معن بن زائدہ) کام کرنے لگا۔ المنصور نے اس کو با مستقل عہدہ پر رکھا لیکن کچھ عرصہ بعد معزول کر دیا۔

اسی سنہ میں عقبہ بن سالم امیر بصرہ نے بجائے اپنے نافع بن عقبہ کو مقرر کر کے بحرین پر فوج کشی کی اور سلیمان بن حکیم عبدی کو قتل کر ڈالا۔ المنصور نے بحرین کے قیدیوں کو رہا کر دینے کی وجہ سے عقبہ کو حکومت بصرہ سے معزول کر کے جابر بن توبہ کلابی کو مامور کیا پھر اس کو بھی معزول کر کے عبدالملک بن ظبیان نمیری کو دی کچھ عرصہ بعد عبدالملک بن ظبیان کو معزول کر کے ہیثم بن معاویہ عکی کو مقرر کیا۔ اسی سنہ میں مکہ و طائف کی گورنری پر محمد بن ابراہیم امام کو بھیج گیا پھر اس کو معزول کر کے بجائے اس کے ابراہیم بن یحییٰ بن محمد (اس کے برادر زادہ) کو حکومت مکہ و طائف پر اور حکومت موصل پر اسماعیل بن خالد بن عبداللہ قسری کو روانہ کیا۔ اسید بن عبداللہ امیر خراسان کے مر جانے کے بعد حمید بن قحطبہ کو سند امارت دی گئی۔ ۱۵۲ھ میں

۱؎ واقعہ معزولی محمد بن خالد قسری و ریاح بن عثمان کو ابن اثیر نے ۱۴۴ھ کے واقعات میں تحریر کیا ہے دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۲۰۔

عبیداللہ ابن بنت ابی لیلیٰ قاضی کوفہ نے وفات پائی۔ شریک بن عبداللہ نخعی عہدہ قضا پر مامور ہوئے۔ اسی سنہ میں یمن کی گورنری پر یزید بن منصور تھا۔ ۱۵۵ھ میں المنصور نے حکومت جزیرہ سے اپنے بھائی عباس بن محمد کو برطرف کر کے ایک کثیر التعداد مالی جرمانہ وصول کیا اور بجائے اس کے موسیٰ بن کعب خثعمی کو متعین کیا۔ اس کی معزولی کا سبب یہ بہت سوں کی شکایت بیان کی جاتی ہے بہر کیف عباس بن محمد اس وقت سے برابر معتوب رہا تا آنکہ المنصور کو اس کے چچا اسمٰعیل سے بھی برہمی پیدا ہوئی اس وقت اسمٰعیل کے بھائیوں یعنی المنصور کے چچاؤں نے اسمٰعیل کے معاملہ میں سفارش کی۔ عیسیٰ بن موسیٰ نے عرض کیا ''اے امیر المومنین! ان لوگوں نے تو اپنے بھائی کی سفارش کی اور وہ مقبول و منظور بھی ہو گئی مگر آپ اپنے بھائی عباس سے اتنے زمانہ سے ناراض ہیں لیکن کسی نے بھی اس کے حق میں سفارش کا ایک کلمہ نہیں کہا''۔ المنصور یہ سن کر راضی ہو گیا۔

۱۵۵ھ میں المنصور نے محمد بن سلیمان کو حکومت کوفہ سے معزول کر کے عمر بن زہیر ضبی (برادر مسیب افسر اعلیٰ پولیس) کو مقرر کیا۔ اس کی معزولیت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ المنصور نے عبدالکریم بن ابی العوجاء (جو معن بن زائدہ کا ماموں تھا) گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا تھا اور یہ لکھ بھیجا تھا کہ تا صدور حکم ثانی عبدالکریم کو قتل نہ کرنا۔ اس کے بعد المنصور کا ثانی حکم جاری ہوا المنصور یہ سن کر غضبناک ہو کر بولا ''مجھے یہ فکر پیدا ہو گئی ہے کہ میں محمد بن سلیمان کو بعوض اس کے قید کر دوں اور اپنے چچا عیسیٰ کو طلب کر کے سخت ملامت کی اس وجہ سے اسی کے مشورہ سے محمد بن سلیمان کو کوفہ کی گورنری کی سند دی گئی تھی۔ اسی سنہ میں حسن بن زید کو بھی حکومت مدینہ منورہ سے معزول کر کے بجائے اس کے اپنے چچا عبدالصمد بن علی کو مامور کیا۔ ۱۵۵ھ میں اہواز، فارس اور بلاد جبل کی حکومت پر عمارہ بن حمزہ تھا۔ غرض ۱۵۶ھ کا دور آیا تو المنصور نے بحرین کی سند گورنری سعید بن دعلج بصرہ کے افسر پولیس کو دی اس نے اپنے لڑکے تمیم کو بھیج دیا۔ اسی سنہ میں سوار بن عبداللہ بن حسن بن حصین عنبری کو عہدہ قضا پر مامور کیا اور محمد بن ثابت کو مصر کی گورنری سے اور ہشام بن عمرو کو حکومت سندھ سے معزول کر کے مصر کی گورنری اپنے آزاد غلام مطر کو اور سندھ کی سعید بن خلیل کو مرحمت کی۔ ۱۵۸ھ میں المنصور نے موسیٰ بن کعب کی کچھ شکایت سنی جس کی وجہ سے المنصور نے موسیٰ بن کعب کی معزولی کا حکم صادر فرمایا اور اپنے لڑکے المہدی کو یہ لکھا کہ تم رقہ کے ارادہ سے موصل روانہ ہو جاؤ مگر یہ ظاہر کرو کہ بیت المقدس کی زیارت کو جا رہا ہوں اور موصل پہنچ کر معزولی کے حکم کا اعلان کر کے موسیٰ بن کعب کو گرفتار کر لو۔

اسی سنہ میں المنصور نے تیس لاکھ درہم خالد بن برمک کو بطور تاوان پیش کرنے کا حکم دیا تھا اور ادا کرنے کے لئے صرف تین دن کی مہلت دی تھی بصورت عدم ادائیگی یہ حکم دیا تھا کہ ''قتل کر دیا جائے گا''۔ خالد نے اپنے لڑکے یحییٰ کو عمارہ بن حمزہ، مبارک ترکی اور صالح صاحب المصلیٰ وغیرہ جیسے دوستوں کے پاس قرض لینے کو بھیجا۔ یحییٰ کہتا ہے کہ میں ان سب کے پاس گیا بعض نے تو خفیف ناواقفی کی وجہ سے حاضری کی اجازت نہ دی اور کسی نے انکار کر دیا مگر عمارہ بن حمزہ نے مجھے حاضری کی اجازت دی جس وقت میں اس کے پاس گیا اس وقت اس کا منہ دیوار کی طرف تھا میری طرف متوجہ تک نہ ہوا میں نے سلام کیا تو جواب سلام بہت آہستہ سے دے کر خالد کا حال دریافت کیا میں نے کل حالات بتائے اور قرض طلب کیا۔ عمارہ نے جواب دیا ''جس قدر ممکن ہو گا تمہارے پاس پہنچ جائے گا''۔ میں اس کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا۔ اس کے بعد

اس سے [illegible] کے لئے کافی [illegible] اتفاق سے اسی وقت [illegible] موصل [illegible] خلافت [illegible] موصل [illegible] سے [illegible] ضرورت [illegible] معاملہ میں [illegible]

اس کے دوسرے [illegible] خلافت میں [illegible] موصل [illegible] قرآن [illegible] بیٹے [illegible] مصعب [illegible] زبیری [illegible] عبداللہ بن [illegible]

رومی مہمات: [illegible] ۱۳۸ھ میں قسطنطین بادشاہ روم نے ملطیہ [illegible] ملطیہ [illegible] ملطیہ [illegible] رومیوں نے ملطیہ [illegible] قلعہ [illegible] جہاد [illegible] ملطیہ [illegible]

---

[1] کامل ابن اثیر جلد [illegible]

مصروف ہوئے اسی جزیرہ صقلیہ کو فتح کیا قلعہ شہر بلرم اور شہر قیصریہ اور کشتیوں کے بیڑے سے صقلیہ کی نگہداشت پر مامور کرکے اپنا انتظام مسلمان صقلیہ [illegible] سے گرفتار کرنے کے لئے بڑھتے تھے کہ ۲۱۲ھ میں قسطنطین بادشاہ روم نے جزیرہ اسلامیہ پر چڑھائی کی اور صقلیہ پر دوبارہ قبضہ حاصل کرکے اس نے شہر بلرم کا محاصرہ کیا مگر جنگ آوران اسلامیہ کے مقابلہ میں صاف کر دیا۔

اسی سنہ میں عباس بن محمد صائفہ کے ساتھ جہاد کرنے کو نکلا عباس کے ساتھ اس کے دونوں چچا بھی گئے تھے۔ عباس نے ملطیہ کو رومیوں کے قبضہ سے نکال کر اس کے شہر پناہ فصیلوں کو دوبارہ بنوایا اور اہل ملطیہ کو پھر ملطیہ میں آباد کر دیا اور حفاظت کی غرض سے ملطیہ میں چھاؤنی قائم کی اس سے فارغ ہو کر (۱۳۹ھ میں) شام ہوتا ہوا ممالک روم میں داخل ہوا اور آخر ممالک رومیہ کو تہ و بالا کر دیا۔ قسطنطین [illegible] جعفر بن حنظلہ بہرانی نے بھی بلاد رومیہ پر حملہ کیا تھا۔ اسی ۱۴۱ھ میں المنصور اور بادشاہ روم میں ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے المنصور نے قیدیوں کو چھڑوا لیا۔ اس کے بعد ۱۴۲ھ میں عبدالوہاب بن ابراہیم صائفہ کے ساتھ جہاد کرنے کو گیا اس کے ہمراہ حسن بن قحطبہ بھی تھا قسطنطین بادشاہ روم ایک لاکھ کی جمعیت کے ساتھ مقابلہ پر آیا مگر جب یہ پہنچے تو مسلمانوں کی کثرت سے خائف ہو کر بلا مقابلہ واپس چلا گیا اس کے بعد ۱۴۶ھ تک خراسان کے معاملات میں المنصور کی مصروفیت کی وجہ سے کوئی صائفہ جہاد کرنے کو نہیں نکلا۔ اسی سنہ میں ترک و خزر نے باب الابواب میں بغاوت بلند کیا اور بہت سے مسلمانوں کو قتل و غارت کرتے ہوئے آرمینیہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت کو قتل کرکے واپس چلے گئے۔ ۱۴۷ھ میں استرخان خوارزمی نے ترکوں کو جمع کرکے آرمینیہ پر چھاپا مارا اور مسلمانوں اور ذمیوں کے ایک گروہ کو گرفتار کرکے قید کر لیا اور آرمینیہ سے فارغ ہو کر تفلیس میں پہنچا اور وہیں ٹھہر گیا۔

ان دنوں حرب بن عبداللہ دو ہزار فوج لئے ہوئے موصل میں پڑا ہوا تھا کہ خوارزمی کی بغاوت کی مہم تھی المنصور نے حرب کو جبریل بن یحییٰ کے ہمراہ ترکوں کے مقابلہ پر بھیج دیا۔ باہم خونریز لڑائی ہوئی جبریل بن یحییٰ کی فوج میدان جنگ سے شکست کھا گئی۔ حرب بن عبداللہ معہ ایک گروہ کثیر مسلمانوں کے شہید ہو گیا اسی سنہ میں مالک بن عبداللہ خثعمی نے فتح کر کے صائفہ کے ساتھ جہاد کیا۔ یہ وہی مالک بن عبداللہ ملک الصوائف کے لقب سے ملقب ہے بہت سا مال غنیمت لے کر آیا جس کو مالک نے درب الحدث میں تقسیم کیا۔ ۱۴۹ھ میں عباس بن محمد، حسن بن قحطبہ اور محمد بن الاشعث صائفہ کے ہمراہ جہاد پر روانہ ہوا ملک روم میں داخل ہو کر قتل و غارت کرتے ہوئے واپسی کے وقت راستے میں ۱۵۰ھ میں محمد بن الاشعث نے وفات پائی۔ ۱۵۱ھ میں زفر بن عاصم نے صائفہ کے ساتھ بلاد روم پر چڑھائی کی۔ اس کے بعد ۱۵۴ھ میں بادشاہ روم نے مسلمانوں سے آ کر ان کے جہاد سے تنگ آ کر صلح کی درخواست پیش کی اور جزیہ دینے کا اقرار کیا۔ اسی سنہ میں یزید بن اسید سلمی نے صائفہ کے ساتھ جہاد کیا۔ ۱۵۵ھ میں یحییٰ بن [illegible] نے جہاد کی غرض سے بلاد عرب کی طرف بڑھ کر دو قلعوں سے گھیرا ہوا [illegible] بچ کر نکل گئے۔

المنصور کی وصیت: ۱۵۸ھ میں جس وقت کہ وہ جا رہا تھا مقام بیئر میمون میں جب کہ جیسا کہ منصور [illegible] تھی المنصور نے وفات پائی اور مہدی ولی عہد کو مخاطب کرکے یہ وصیت کی تھی:

"... میں نے کوئی بڑا امر نہیں باقی چھوڑا اگرچہ میں جانتا ہوں کہ تم سے حقیقت نہیں ہو سکتی میں تم کو چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں گو میرا گمان یہ ہے کہ ان میں سے تم ایک کی بھی تعمیل نہ کرو گے (المنصور کے پاس ایک صندوقچہ تھا جس میں اس کے علوم کے دفاتر رہتے تھے یہ صندوقچہ ہمیشہ مقفل رہا کرتا تھا سوائے المنصور کے کوئی شخص اس کو نہیں کھولتا تھا اس صندوقچہ کی طرف اشارہ کر کے کہا) دیکھو اس صندوقچہ کی کامل حفاظت کرنا اس میں تمہارے آباء و اجداد کا علم ہے ما کان وما یکون الی یوم القیامۃ یعنی اگر تم کو کسی امر کا خوف پیش آئے تو تم دفتر کبیر کو دیکھنا اگر اس میں تمہارا مقصود حاصل ہو جائے تو بہتر ورنہ دوسری کو دیکھنا اسی طرح سات تک دیکھتے جانا اگر ان میں بھی تم اپنا مقصود نہ پاؤ تو مجموعہ صغیر کو دیکھنا اس میں ضرور جو تم چاہو گے پاؤ گے لیکن میرا خیال ہے کہ تم اس کی تعمیل نہ کرو گے اور دیکھو اس شہر (بغداد) کی حفاظت کرنا اور کبھی اس کی تبدیلی نہ کرنا میں نے اس میں اس قدر مال جمع کر دیا ہے کہ اگر دس برس تک خراج کا ایک حبہ بھی وصول نہ ہو تو بھی لشکریوں کے روزینے اور مصارف خانہ داری اور اسلامی سرحدوں کے اخراجات کے لئے کافی ہوگا تم اس کی حفاظت کرتے رہنا کیونکہ جب تک خزانہ معمور رہے گا تو تم ہمیشہ دشمنوں پر غالب رہو گے مگر میرا خیال ہے کہ تم اس کی تعمیل نہ کرو گے اور میں تم کو تمہارے اہل بیت کے ساتھ بھی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک پیش آنا ان کی عزت بڑھانا ان کو بڑے بڑے عہدے دینا اور ان کے [illegible] کا [illegible] مگر میرا خیال ہے کہ تم اس کی تعمیل نہ کرو گے اور دیکھو تم اہل خراسان کے ساتھ بھی نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے مددگار اور تمہارے بازو ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جان و مال کو تمہاری سلطنت قائم کرنے میں خرچ کیا ہے مجھے یقین ہے کہ تمہاری محبت ان کے دلوں سے کبھی نہ نکلے گی تم ان کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرنا ان کی لغزشوں سے درگزر کرنا اور ان کے ساتھ احسان کا معاوضہ [illegible] اور ان میں سے جو مر جائے اس کے اہل و عیال میں تم ان کی نیابت کرنا مگر میرا خیال ہے کہ تم اس کی تعمیل نہ کرو گے اور خبردار شہر کی شرقی سمت میں ہرگز ہرگز نہ جانا [illegible] اور میرا خیال ہے کہ تم ایسا ہی کرو گے اور خبردار اپنے اہل بیت کے علاوہ کسی شخص سے مدد طلب کرنا اور میرا خیال ہے کہ تم ایسا ہی کرو گے اور خبردار عورتوں کو اپنے کاموں میں دخل نہ دینا اور میرا خیال ہے کہ تم ایسا ہی کرو گے۔"

بیان کیا جاتا ہے کہ المنصور نے یہ بھی کہا تھا کہ میں ذی الحجہ میں پیدا ہوا، ذی الحجہ ہی میں خلیفہ بنایا گیا اور میرے دل میں یہ کھٹکا ہو رہا ہے کہ میں اسی سنہ کے ذی الحجہ میں مر بھی جاؤں گا اور یہی وہ بات ہے جس نے مجھ کو حج پر آمادہ کیا ہے [illegible] اس معاملہ میں جس کا میں نے تم سے تعلق [illegible] تم سے اقرار لیتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کرے گا اور تم کو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] حفاظت کرے گا خبردار ناحق خون ریزی کے قریب نہ جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے اور دنیا میں ہمیشہ کے لئے باعث ننگ [illegible] اور حلال و حرام کی پوری پوری پابندی کرنا اس میں تمہاری دنیا اور آخرت کی بہتری ہے [illegible] لوگ [illegible] ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] بیان فرمایا ہے [illegible] اس کے

دین کے لئے [illegible] اور [illegible] ہیں۔ [illegible] کتاب [illegible] کی بابت [illegible]

جہاں [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] عذاب [illegible] کتاب [illegible] عذاب

[illegible] کا حکم ہوا ہے [illegible] انما جزاء الذین یحاربون

اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فسادا الآیۃ [illegible] صاحبزادہ [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وصیتیں ہیں اللہ تعالیٰ میرے بعد [illegible] ۔

وفات - وصیت کرنے کے بعد [illegible] کی [illegible] کا [illegible] تھا [illegible] کے [illegible] کے [illegible] تھا۔ [illegible] وفات [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باب : ج

محمد بن عبداللہ المہدی ۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ

حضرت شیخ علی بن محمد نوفلی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مکہ کا رہنے والا تھا اور ابو جعفر منصور کی خدمت میں اکثر حاضر ہوا کرتا تھا، کہتا ہے کہ جس رات منصور نے انتقال کیا میں بھی لشکر میں آیا تھا اس وقت موسیٰ بن مہدی شامیانہ کے پاس کھڑا تھا اور دوسری جانب ربیع کھڑا تھا، جب مجھ کو اس سے یقین ہو گیا کہ منصور نے وفات پائی اس کے بعد حسن بن زید آئے اور بہت سے لوگ آئے یہاں تک کہ شامیانہ میں جگہ باقی نہ رہی اور رونے کی آواز آنے لگی اس کے بعد ابو العنبر خادم آیا اور کہا امیر المومنین والی الامر کا خط ہے اور ربیع نے اپنے ہاتھ سے چاک کیا، ربیع ہاتھ میں ایک کاغذ لئے ہوئے باہر آیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے پڑھنے لگا اس میں لکھا ہوا تھا

> بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما عهد عبد الله المنصور أمير المؤمنين إلى من خلفه من بني هاشم و شيعته من أهل خراسان و عامة المسلمين.
>
> ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ عبداللہ المنصور امیر المومنین کی جانب سے اس کے جانشین بنی ہاشم اور اس کے شیعان خراسان اور عام مسلمانوں کے لئے ہے۔“

اس قدر پڑھنے کے بعد ربیع رو پڑا اور سب لوگ بھی رونے لگے، ربیع نے اپنے آپ کو سنبھال کر کہا کہ تمہارے آگے ابھی رونے کا وقت نہیں ہے بلکہ توجہ سے سنو، امیر المومنین کا خط آگے پڑھتا ہوں۔

> إني كتبت كتابي هذا وأنا حي في آخر يوم من أيام الدنيا وأول يوم من أيام الآخرة فأقرأ عليكم السلام وأسأل الله أن لا يفتنكم بعدي ولا يلبسكم شيعا ولا يذيق بعضكم بأس بعض.
>
> ”میں نے یہ خط اپنی زندگی میں دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن لکھا ہے۔ میں تم کو سلام کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرے بعد تم کو فتنہ میں نہ ڈالے اور تم کو گروہ گروہ نہ کرے اور تمہارے بعض کو بعض سے لڑائی کا مزہ نہ چکھائے۔“

اس کے بعد ان لوگوں کو المہدی کے حق میں وصیت کی تھی اور ان سے عہد و پیمان دوبارہ لیا تھا۔

ربیع نے عہد نامہ تحریر کر کے حسن بن زید کا ہاتھ پکڑ کر کہا "اٹھو بیعت کرو"۔ چنانچہ حسن بن زید نے اٹھ کر موسیٰ بن المہدی کے ہاتھ پر المہدی کی خلافت کی بیعت کی بعد ازاں حاضرین یکے بعد دیگرے بیعت کرتے گئے پھر بنو ہاشم باہر آئے اسی وقت المنصور اپنے کفن میں لپٹا ہوا پڑا تھا اور سر کھلا ہوا تھا [illegible] ان کی لاش کو اٹھا کر مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر لائے اور دفن کر دیا۔

عیسیٰ بن موسیٰ نے جس وقت ولی عہدی کی خلافت کی بیعت کا ذکر سنا تو بیعت کرنے سے انکار کر دیا علی بن عیسیٰ بن ماہان بولا "واللہ اگر تم بیعت نہ کرو گے تو میں تمہاری گردن مار دوں گا"۔ عیسیٰ بولا "علی بن [illegible]"۔ تب مجبوراً بیعت کر لی۔ تکمیل بیعت کے بعد موسیٰ بن المہدی اور ربیع نے المنصور کی خبر وفات و بیعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر، عصا اور خاتم خلافت المہدی کی خدمت میں بھیجی اور خود متعاقب سے بغداد روانہ ہوئے۔ جب یہ خبر نصف ماہ ذی الحجہ کو المہدی کے پاس بغداد میں پہنچی تو اہل بغداد نے بھی حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ پہلا جو کام المہدی نے بیعت لینے کے بعد کیا یہ تھا کہ جس قدر المنصور کے قید خانہ میں تھے سب کو رہا کر دیا مگر وہ قیدی رہا نہ کئے گئے جو خونی یا مرتکب جرائم تھے۔

حسن بن ابراہیم: منجملہ رہائی پانے والے قیدیوں کے یعقوب بن داؤد تھا جو حسن بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن کے ساتھ قید کیا گیا تھا۔ حسن بن ابراہیم کو اس سے سوءظنی پیدا ہوئی اپنے ایک معتمد دوست کے پاس ایک سرنگ قید خانہ تک کھودنے کو لکھ بھیجا۔ اتفاق سے یعقوب بن داؤد کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ یعقوب بن داؤد ابن علاثہ قاضی کے پاس گیا ابن علاثہ نے یعقوب کو ابو عبید اللہ وزیر کے پاس المہدی کی خدمت میں پیش کرنے کو بھیج دیا۔ ابو عبید اللہ وزیر نے المہدی کی خدمت میں یعقوب کو پیش کر دیا۔ جب تک قاضی اور وزیر بیٹھے رہے یعقوب نے کچھ بات نہ کہی۔ جب یہ لوگ اٹھ کر چلے آئے تو حقیقت حال کہہ سنائی۔ المہدی نے حسن کو ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ میں تبدیل کر دیا مگر پھر بھی حسن موقع پا کر بھاگ گیا۔ المہدی نے ہر چند تلاش کرائی مگر کامیاب نہ ہوا۔ یعقوب بن داؤد کو طلب کر کے حسن کی بابت مشورہ کیا۔ یعقوب نے عرض کیا "آپ حسن کو امان مرحمت فرمائیے میں اس کو حاضر کر دوں گا"۔ المہدی نے یہ درخواست منظور کر لی اور یعقوب نے حسن کو حاضر کر دیا بعد ازاں یہ المہدی کا مقرب ہو گیا۔ بے وقت حضور کی حاضری کی اجازت اسے مل گئی چنانچہ اکثر اوقات [illegible] دربار خلافت میں حاضر ہو کر بعض امور سلطنت [illegible] موافق رائے [illegible] کے بارے میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ابو عبید اللہ وزیر کا رتبہ [illegible] المہدی نے ان تمام خدمات کے متعلق یعقوب کو ایک فرمان تحریر کیا [illegible] کے ایک [illegible] مرحمت کئے۔

مقنع کا ظہور اور ہلاکت: یہ مقنع مرو کا رہنے والا اور [illegible] سے معروف و موسوم تھا تناسخ کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اس کی صورت میں اس نے حلول کیا بعد ازاں صورت نوح میں بعد ازاں [illegible] ابو مسلم پھر ہاشم میں اور یہی مقنع ہے جس نے ۱۵۹ھ میں خراسان میں ظاہر ہو کر الوہیت کا دعویٰ کیا اور ایک چہرہ سونے کا بنا کر اپنے منہ پر لگا لیا اسی وجہ سے مقنع کے نام سے مشہور ہوا یحییٰ بن زید کے مارے جانے کا منکر تھا اس کا یہ دعویٰ تھا کہ یحییٰ [illegible]

[illegible] ظاہر ہوتے ہیں [illegible] عوام الناس کا ایک گروہ [illegible] اس کا قائل ہو گیا اور اس کو خدا [illegible] لگا۔ مقنع نے [illegible] سفید پوش [illegible] ظاہر ہو کر بر خلاف خلافت عباسیہ اس کا ساتھ دیا [illegible] اس کی [illegible] اور مسلمانوں [illegible] کی طرف [illegible] ابوالحسن [illegible] اس کا بھائی [illegible] اس واقعہ [illegible] المہدی نے اس کی [illegible] جنگ کرتے [illegible] کیا گیا [illegible] باقی [illegible] مقنع کی طرف بھاگ گئے [illegible] اس کا واقعہ [illegible]

اس کے بعد مہدی نے [illegible] مقنع [illegible] اس نے جنگ مقنع [illegible] سعید حرشی [illegible] المہدی کی خدمت میں [illegible] مقنع [illegible] المہدی نے اس [illegible] سعید حرشی [illegible] مقنع [illegible] المہدی کی خدمت میں [illegible] المہدی [illegible] ۱۶۳ھ [illegible]

المہدی کے عمال [illegible] المہدی نے [illegible] عبداللہ بن [illegible] عبدالملک [illegible] محمد بن سلیمان [illegible] محمد بن عبداللہ

[illegible]

[illegible]

الکندی کو معزول کیا پھر اس کو معزول کر کے عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن صفوان کو پھر اس کو بھی معزول کر کے زفر بن عاصم ہلالی کو مدینہ منورہ کی گورنری مرحمت کی اور سعید بن دعلج کو سندھ اور سعید بن قحطبہ والی خراسان کے مرجانے پر باشارہ ابو عبیداللہ وزیر سندھ کی حکومت روح بن حاتم کو دی اور خراسان کی ایالت ابو عون عبدالملک بن یزید کو۔ بعد ازاں ۱۵۹ھ میں ابو عون معتوب ہو کر معزول کر دیا گیا اور اس کے بجائے معاذ بن مسلم خراسان پر، عمرو بن یحییٰ کو سجستان پر اور جبرئیل بن یحییٰ کو سمرقند پر مامور کیا۔ جبرئیل نے اپنے زمانہ گورنری میں سمرقند کا شہر پناہ اور خندق تعمیر کرایا۔ ان دنوں یمن کی گورنری پر رجاء بن روح مامور تھا اور کوفہ کے عہدہ قضا پر شریک، خراج پر ثابت بن موسیٰ، فارس، اہواز اور دجلہ پر عمارہ بن حمزہ اور عہدہ قضا بصرہ پر عبیداللہ بن حسن تھا پھر اس کو عہدہ قضا بصرہ سے علیحدہ کر کے بجائے اس کے محمد بن سلیمان کو۔ سندھ پر بسطام بن عمرو کو اور یمامہ پر بشر بن منذر کو متعین کیا۔

۱۶۰ھ میں المہدی نے سندھ کی گورنری نصر بن محمد بن اشعث کو دی اور عافیہ قاضی کو معہ ابن علاثہ کے رصافہ میں عہدہ قضا پر مامور کیا۔ فضل بن صالح کو حکومت جزیرہ سے معزول کر کے اس کے بجائے عبدالصمد بن علی کو جزیرہ پر، عیسیٰ بن لقمان کو مصر پر، یزید بن منصور کو سواد کوفہ پر، حسان شروی کو موصل پر اور بسطام بن عمرو تغلبی کو سندھ سے معزول کر کے آذربائیجان پر مقرر کیا۔ اسی سنہ میں نصر بن مالک فالج میں مبتلا ہو کر مر گیا تب بجائے اس کے حمزہ بن مالک اس کے پولیس افسر مامور کیا۔ ابان بن صدقہ الرشید کے سیکرٹری کو ہادی کے یہاں تبدیل کر دیا اور ہارون کی سیکرٹری پر یحییٰ بن خالد بن برمک کو متعین کیا پھر اسی سنہ میں اور محمد بن سلیمان کو حکومت بصرہ سے معزول کر کے صالح بن داؤد کو حکومت دی۔ اس سنہ میں سواد کوفہ پر یزید بن منصور اور احداث کوفہ پر اسحاق بن منصور مامور رہا۔

۱۶۱ھ میں المہدی نے محمد بن سلیمان کو حکومت یمن سے اور سلیمان بن رجاء کو امارت مصر سے علیحدہ کر کے عبداللہ بن سلیمان کو یمن کی گورنری اور عیسیٰ بن لقمان کو امارت مصر مرحمت فرمائی پھر اس کو چند ہی مہینے بعد معزول کر کے اپنے آزاد غلام واضح کو پھر اس کو بھی معزول کر کے یحییٰ حرشی کو مامور کیا۔ طبرستان میں عمر بن علاء، سجستان میں تمیم بن سعید بن دعلج اور جرجان میں مہلہل بن صفوان تھا۔ دعلج کو معزول کر کے عمر بن بزیع اپنے آزاد غلام کو مقرر کر دیا۔

الہادی کی ولی عہدی اور عیسیٰ کی معزولی: ایک مدت سے بنو ہاشم کی ایک جماعت اور شیعان المہدی عیسیٰ بن موسیٰ کو ولی عہدی سے معزول کرنے اور موسیٰ الہادی بن المہدی کی ولی عہدی کی بیعت کے متعلق غور و فکر کر رہے تھے۔ رفتہ رفتہ مہدی کو اس کی اطلاع ہوئی، وہ خوش ہو گیا۔ عیسیٰ بن موسیٰ کو اس کی جائے قیام رحبہ (مضافات کوفہ) سے بلا بھیجا۔ عیسیٰ نے حاضری سے انکار کر دیا تب المہدی نے کوفہ کی گورنری پر روح بن حاتم کو مامور کیا اور اس کو درپردہ عیسیٰ کی ایذا دہی کی ہدایت کر دی۔ مگر روح کو اپنی اوقات کا موقع نہ ملا کیونکہ عیسیٰ سوائے جمعہ اور عید کے کسی شہر میں نکلتا نہ تھا۔ المہدی نے بجائے عیسیٰ کو ایک عتاب آمیز خط تحریر کیا۔ عیسیٰ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر المہدی نے اپنے چچا عباس کو مع اپنے خط مشعر طلبی عیسیٰ کے پاس روانہ کیا۔ عیسیٰ نے اس کی بھی تعمیل نہ کی۔ بعد ازاں المہدی نے اپنے گروہ والوں میں سے دو سپہ سالاروں کو عیسیٰ کے حاضر کرنے پر متعین کیا۔ چنانچہ عیسیٰ دارالخلافت بغداد میں حاضر ہوا اور المہدی کے لشکر میں (محمد بن سلیمان کے مکان پر) قیام کیا۔ چند روز المہدی کی خدمت میں آتا جاتا رہا، نہ کسی امر میں گفتگو کرتا تھا اور نہ کسی معاملہ و مشورہ میں شریک ہوتا تھا۔

ایک روز دار الخلافت میں حاضر ہوا اس وقت رؤسا و شیعان المہدی عیسیٰ کے خلع ولی عہدی پر متفق ہو رہے تھے سب کے سب ان پر ٹوٹ پڑے عیسیٰ نے دروازہ جو اس کے پشت پر تھا بند کر لیا ان لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا المہدی نے بظاہر ان سے ناراضگی ظاہر کی مگر وہ لوگ اپنے اس فعل سے باز نہ آئے یہاں تک کہ گھر والوں نے بھی اس بارے میں سختی کرنا شروع کر دی محمد بن سلیمان بہت زیادہ سختی کرتا تھا۔ عیسیٰ نے اس قسم کا عذر کیا کہ اس سے بیعت ولی عہدی کی قسم لی تھی المہدی نے قضاۃ اور فقہا کو اس مسئلے کے حل کرنے کو جمع کیا جن میں محمد بن علاثہ اور مسلم بن خالد زنجی بھی تھا ان لوگوں نے یہ جواب [illegible] کیا کہ عیسیٰ پر اس قسم کی پابندی نہیں ہے اور اس کا کفارہ دے کر ولی عہدی سے علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں۔ المہدی نے ان کو دس ہزار درہم مرحمت کئے زاب اور کسکر میں جاگیریں دیں چنانچہ عیسیٰ نے اپنے آپ کو ولی عہدی سے جب کہ چار دن ماہ محرم ۱۶۰ھ کے باقی تھے خلع کر دیا اور المہدی کے لڑکے موسیٰ الہادی کی ولی عہدی کی بیعت کر لی۔ اگلے دن المہدی نے دربار عام منعقد کیا۔ تمام ارکان شاہی دربار عام میں مجتمع ہوئے المہدی نے ان لوگوں سے بیعت لی جامع مسجد کی طرف آیا اور عیسیٰ اس کے ہمراہ تھا خطبہ دیا اور لوگوں کو عیسیٰ کی معزولیت اور ہادی کی ولی عہدی کی بیعت سے آگاہ کیا اور بیعت کرنے کے لئے ان لوگوں کو بھی بلایا۔ سب کے سب بیعت کرنے کے لئے بڑھے اور عیسیٰ نے بھی اپنے خلع ولی عہدی کی شہادت دی۔

فتح باربد: ۱۵۹ھ میں خلیفہ المہدی نے عبدالملک بن شہاب مسمعی کو بحرالہند ایک عظیم الشان فوج کے ساتھ جس میں رضا کار (مطوعہ) بھی تھے بلاد ہند کی طرف روانہ کیا فارس سے کشتیوں پر سوار ہوئے اور سرزمین ہند تک پہنچ کر باربد پر لڑائی کا آغاز ہوا۔ اہل باربد نے بدھ مندر میں جا کر پناہ لی محاصرہ کر لیا گیا۔ دو دن تک آگ لگائی بعض جل گئے۔ باقی جو رہے وہ محاصرہ اسلامی کی خون آشام تلواروں کی نذر ہو گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے تقریباً بیس آدمی شہید ہوئے دریا کا جوش فرو ہونے کے انتظار میں چند روز وہیں ٹھہرے رہے اتفاق سے ایک بیماری وبائی (جو منہ میں ہوتی تھی) پیدا ہو گئی جس سے تقریباً ایک ہزار آدمی مر گئے از انجملہ ربیع بن صبیح تھا بعد ازاں کشتیوں پر سوار ہو کر فارس کی جانب روانہ ہوئے ساحل حمران پر پہنچے رات کا وقت ہوا کا ایک ایسا طوفان آیا جس سے اکثر کشتیاں پانی کے تھپیڑوں سے ٹوٹ گئیں اور ایک گروہ کثیر ڈوب کر مر گیا۔

المہدی کا حج: ۱۶۰ھ میں المہدی نے حج کی تیاری کی بغداد پر اپنے لڑکے الہادی اور اس کے ماموں یزید بن منصور کو اپنا نائب بنایا اور اپنے دوسرے لڑکے ہارون کو مع چند لوگوں کے جو خاندان خلافت سے تھے۔ الہادی کی مصاحبت پر مامور کیا اور خود معہ وزیر یعقوب بن داؤد کے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوا کہ میں پہنچ کر وزیر السلطنت یعقوب نے حسن بن ابراہیم کو پیش کیا۔ جس کی امان یعقوب نے اس سے پیشتر حاصل کر لی تھی۔ المہدی نے حسن اخلاق سے پیش آ کر جاگیر دی۔ خانہ کعبہ کا غلاف جو ہشام بن عبدالملک اموی نے چڑھایا تھا اور وہ بھی خستہ ہو گیا تھا اتروا کر دوسرا عمدہ قیمتی غلاف چڑھوایا۔ مصارف خیر میں ہزاروں روپے خرچ کئے عراق سے تیس لاکھ درہم اور مصر سے تین لاکھ دینار اور یمن سے ایک لاکھ دینار منگوا کر خرچ کئے۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ پچاس ہزار کپڑے تقسیم کئے مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیع کیا اور انصار کے پانچ سو خاندانوں کو عراق میں لا کر آباد کیا اور معقول تنخواہیں مقرر کیں جاگیریں دیں اور اپنی حفاظت پر ان کو مامور کیا۔

واپسی کے وقت مکہ کے راستہ میں مکانات تعمیر کرنے کا حکم دیا (یہ مکانات ان مکانات سے بڑے اور شاندار

یہ مکانات بنے ہوئے تھے [illegible] عہد حکومت میں تعمیر ہوئے تھے۔

بنوائے گئے تھے جو المنصور نے قادسیہ سے زبالہ تک بنوائے تھے) اور تمام مقامات و مکانات میں حوض اور کنوئیں بنوائے میلوں کے جدید نشان نصب کرنے ان تمام کاموں کا اہتمام یقطین بن موسیٰ کے سپرد کیا گیا تھا۔ مسجد بصرہ کی بھی توسیع اور منبروں کو بقدر منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹا کرنے کا حکم صادر ہوا۔ ۱۶۱ھ میں حرمین شریفین کے بڑھائے جانے کا حکم دیا اس کا بھی اہتمام یقطین بن موسیٰ ہی کے سپرد ہوا بہت سے مکانات کو مسمار کر کے حرم میں شامل کر دیا گیا۔ یہ کام المہدی کی وفات تک جاری رہا تھا۔

وزیر ابو عبیداللہ: ابو عبیداللہ اشعری عہد حکومت المنصور میں المہدی سے ملا تھا۔ المہدی نے اس کی بے حد عزت کی تھی اور عہدہ وزارت سے اس کو سرفراز کر کے اپنے ہمراہ خراسان لے گیا تھا اور چونکہ ابو عبیداللہ کے کاموں پر المہدی کو پورا پورا اعتماد ہو گیا تھا اس لیے لوگوں نے چغلی کرنا شروع کر دی۔ ربیع وقتاً فوقتاً اس کی تعریف کرتا جاتا اور اس کے خطوط المنصور کی خدمت میں پیش کر کے ذکر خیر سے یاد کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے المنصور نے المہدی کے پاس ایک فرمان اس مضمون کا بھیج دیا کہ "ابو عبیداللہ کے متعلق کسی کے کہنے سننے پر کچھ خیال نہ کرنا"۔ پس جب المنصور نے وفات پائی اور ربیع المہدی کی بیعت خلافت کو حسن وخوبی انجام دے کر بغداد میں آیا۔ المہدی اور اپنے اہل کے قبل سب سے پیشتر ابو عبیداللہ کے مکان پر ملنے کو گیا۔ اس کا لڑکا فضل بن ربیع اس امر پر ربیع کو ملامت کرنے لگا۔ ربیع نے جواب دیا "تم صاحبزادے ہو جوان ہو تم ابھی کچھ نہیں سمجھتے وہ وزیر ہے اس کے ساتھ وہ برتاؤ نہیں کیے جائیں گے جو اس سے پیشتر کیے جاتے تھے اور دیکھو خبردار جو برتاؤ ہم اس کے ساتھ کریں اس میں دخل در معقولات تم نہ کرنا اور نہ اس کا کسی سے تذکرہ کرنا"۔ مغرب کے وقت سے ابو عبیداللہ کی ڈیوڑھی پر ٹھہرا رہا جب نماز عشاء پڑھ لی گئی تو حاضری کی اجازت دی۔ ابو عبیداللہ مسند بچھائے تکیہ لگائے بیٹھا رہا استقبال کرنا درکنار اٹھ کر بیٹھا تک نہیں۔ ربیع نے بیعت خلافت المہدی کا ذکر کرنا شروع کیا۔ ابو عبیداللہ نے روک کر کہا "ہاں ہم کو تمہاری کارگزاریوں کی کیفیت معلوم ہو گئی ہے"۔ ربیع دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر اٹھ کر چلا آیا۔ فضل بن ربیع نے اس فعل پر ملامت کر کے بولا "آپ نے یہ کام غیر مناسب کیا"۔ ربیع نے جواب دیا "جو کچھ میں نے کہا وہ مناسب تھا واللہ ثم باللہ میں اپنی عزت و دولت اور مال اس کی تذلیل میں مٹا دوں گا"۔

ربیع اس گفتگو کے بعد ابو عبیداللہ کے معائب کی جستجو کرنے لگا لیکن اس وجہ سے کہ ابو عبیداللہ اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے اور دینی کاموں میں کامل احتیاط کرتا تھا۔ ربیع کو کوئی موقع حرف گیری کا نہ ملا مجبور ہو کر اس کے لڑکے محمد کی برائیاں بیان کرنے لگا ایک روز المہدی سے موقع پا کر یہ کہہ دیا کہ "محمد بن ابو عبیداللہ مرتد ہو گیا ہے اور امیر المومنین کے حرم سے تعرض کرتا ہے"۔ المہدی کے دل میں جب اس تہمت والزام کا پورا پورا اثر ہو گیا تو ایک وقت محمد بن ابو عبیداللہ کو دربار خلافت میں طلب کیا۔ اس کے بعد ابو عبیداللہ کو طلب کیا۔ المہدی نے محمد سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا "کچھ پڑھو"۔ محمد کچھ نہ پڑھ سکا تب المہدی نے ابو عبیداللہ سے کہا "تم تو کہتے تھے کہ یہ لڑکا قرآن پڑھتا ہے"۔ عرض کیا "یہ ایک مدت سے مجھ سے علیحدہ ہے شاید بھلا دیا"۔ المہدی نے حکم دیا "اس کو قتل کر کے تقرب الٰہی حاصل کرو"۔ ابو عبیداللہ قتل کرنے کے لئے آگے بڑھا مگر فرط محبت سے گر پڑا اس وقت المہدی کے حکم سے دوسرے شخص نے محمد کو قتل کیا۔ اسی روز سے المہدی کو ابو عبیداللہ سے نفرت سی ہو گئی۔ دیوان رسائل کی خدمت کو ہم آہنگ بنانا چاہتا تھا دیوان انشاء سے اس کو معزول کر کے ربیع کو مقرر کیا اور وزیر یعقوب بن داؤد کی

عزت المہدی کی نظروں میں بڑھتی چلی گئی رفتہ رفتہ اس قدر توقیر بڑھ گئی کہ تمام ممالک محروسہ میں اسی کے تقرر کئے ہوئے امین نظر آتے تھے المہدی جو حکم صادر کرتا تھا اس کا نفاذ بغیر دستخط وزیر یعقوب کے نہ ہوتا تھا۔ وہ حکم وزیر یعقوب ہی کے امینوں کے ہاتھوں سے تمام پذیر ہوتا تھا۔

اندلس میں دعوت عباسیہ کا ظہور و انقطاع: ۱۶۱ھ میں عبدالرحمن بن حبیب فہری نے افریقہ سے بقصد دعوت خلافت عباسیہ اندلس کا قصد کیا۔ چنانچہ ساحل مرسیہ میں پہنچ کر سلیمان بن یقظان گورنر سرقسطہ کو المہدی کے دائرہ اطاعت میں داخل ہونے کو لکھا۔ سلیمان نے بحکم "جواب جاہلاں باشد خموشی" کچھ جواب نہ دیا عبدالرحمن نے طیش میں آ کر معدان بربریوں کے جو اس کے ہمراہ تھے سرقسطہ پر چڑھائی کر دی مقابلہ ہوا عبدالرحمن شکست کھا کر تدمیر کی طرف لوٹ آیا اس اثناء میں امیر عبدالرحمن والی اندلس بھی لشکر لئے ہوئے عبدالرحمن کے سر پر آ پہنچا اور عبدالرحمن پر میدان جنگ تنگ کرنے کی غرض سے کشتیاں جلوا دیں۔ عبدالرحمن گھبرا کر بلنسیہ کے پہاڑ پر چڑھ گیا عبدالرحمن والی اندلس نے یہ منادی کرا دی کہ جو عبدالرحمن کا سر کاٹ کر لائے گا اس کو ایک ہزار دینار انعام دیا جائے گا کسی بربری کے کان تک یہ آواز پہنچ گئی اس نے غفلت کی حالت میں عبدالرحمن کا سر اتار کر عبدالرحمن والی اندلس کے روبرو پیش کر دیا اور ایک ہزار دینار لے کر چلتا پھرتا نظر آیا یہ واقعہ ۱۶۲ھ کا ہے۔

اس واقعہ سے عبدالرحمن والی اندلس کو اشتعال پیدا ہوا اس نے لشکر مرتب کر کے اندلس کے بادشاہ کی جانب سے شام پر چڑھائی کر دی اتفاق یہ پیش آیا کہ سلیمان بن یقظان اور حسین بن یحییٰ بن سعید بن سعد بن عثمان انصاری سرقسطہ میں باغی ہو گیا۔ مجبوری عبدالرحمن والی اندلس جنگ شام سے اعراض کر کے سرقسطہ کی طرف بڑھا اور ان کی سرکوبی کے کاموں نے اسے اس قصد سے روک دیا۔

بازنطینی جنگیں: ۱۶۳ھ میں المہدی نے بقصد جہاد روم فوج کشی کی جانب توجہ کی اور بلحاظ تمام خراسان وغیرہ اپنے کل ممالک محروسہ سے لشکر جمع کر کے کوچ کر دیا روانگی سے ایک دن پہلے لشکرگاہ میں اس کے چچا عیسیٰ بن علی کا آخر جمادی الآخر میں انتقال ہو گیا تھا۔ دوسرے دن بغداد میں اپنے لڑکے موسیٰ الہادی کو اپنی نیابت پر مامور کر کے ہارون کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے بلاد روم کی طرف روانہ ہوا دوران سفر میں جزیرہ موصل ہو کر گزرا عبدالصمد بن علی کو معزول کر کے قید کر دیا تھا اس کے بعد ۱۶۶ھ میں رہا کر دیا جس وقت مسلمہ بن عبدالملک کے قصر کے متصل پہنچا عباس بن محمد (المہدی کے چچا) نے اس واقعہ کو یاد دلایا جو مسلمہ[1] نے ان کے دادا محمد بن علی کے ساتھ کیا تھا المہدی نے یہ سنتے ہی مسلمہ کے لڑکوں غلاموں اور جملہ متعلقین کو طلب کر کے بیس ہزار دینار مرحمت کئے اور ان کے وظائف مقرر کر دیئے بعد فراغت فرات کو عبور کر کے حلب آیا اور اپنے لڑکے ہارون کو آگے بڑھنے کا حکم دیا جیحان تک مشایعت کی غرض سے ہارون کے ساتھ آیا ہارون کے ہمراہ عیسیٰ بن موسیٰ عبدالملک بن صالح حسن بن قحطبہ ربیع بن یونس اور یحییٰ بن خالد بن برمک بھی تھا مگر سردار لشکر اور رسد و غلہ کا انتظام یحییٰ ہی کے سپرد تھا قلعہ سمالو پر پہنچ کر اڑتیس روز تک محاصرہ کئے رہا آخر کار امن کے ساتھ اس کو فتح کیا۔ اس

---

[1] ایک زمانہ میں محمد بن علی مسلمہ بن عبدالملک کی طرف سے ہو کر گزرا تھا مسلمہ نے ان کی بڑی خاطر مدارات کی اور [illegible]

[2] اس مقام پر جگہ ناقص ہے۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۹ مطبوعہ مصر سے لکھا گیا ہے۔

کے بعد اور چند قلعے فتح کئے اور بہت مال غنیمت کے ساتھ خلیفہ مہدی کی خدمت میں واپس آئے۔ مہدی نے اسی اثنا میں اطراف حلب کے زنادقہ پر بے حد سختی شروع کر دی، جن لوگوں کو قتل کرا دیا تھا ہارون کی وجہ سے [illegible] کے بعد بغداد کو روانہ ہوا۔ بیت المقدس کی زیارت کی۔ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی اور بخیریت تمام بغداد واپس آ گیا۔

ہارون کی ولی عہدی: خلیفہ مہدی نے ۱۶۶ھ میں اپنے بیٹے ہادی کے بعد بیٹے ہارون کی ولی عہدی کی بیعت لی اور رشید کا لقب دیا۔

وزیر یعقوب کا زوال: یعقوب بن داؤد بن طہمان قبیلہ بنی سلیم کا آزاد کردہ غلام تھا اور فرقہ زیدیہ کے عقائد کا پابند تھا۔ جن دنوں یحییٰ بن زید نے خراسان میں خروج کیا ان ایام میں بھی داؤد نصر کے حالات سے یحییٰ بن زید کو مطلع کیا کرتا تھا۔ جب ابو مسلم خراسانی نے یحییٰ کے خون کا معاوضہ لیا تو داؤد ابو مسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو مسلم نے اس کو امان دی مگر اس کا مال و اسباب جو اس نے زمانہ گورنری نصر میں حاصل کیا تھا لے لیا۔ تھوڑے دنوں بعد داؤد مر گیا۔ اس کے لڑکے ذی علم، باادب اور ہوشیار نکلے چونکہ ان کا باپ داؤد نصر کا سیکرٹری تھا اس وجہ سے عباسیوں کے دربار میں کچھ عزت نہ ہوئی۔ زیدیہ ہونے کی وجہ سے خاندان بنو فاطمہ سے میل جول پیدا کیا اور ان ہی بنا پر داؤد بن ابراہیم بن عبداللہ کی معیت میں رہا۔ ان کے لڑکوں نے اس کے بعد زیدیہ مذہب اختیار کیا۔ ابراہیم کے مارے جانے کے بعد خلیفہ منصور نے ان لوگوں کی تلاش کرا کر حسن بن ابراہیم کے ساتھ یعقوب وغیرہ کو بھی قید کر دیا۔ پھر جب منصور مر گیا اور مہدی تخت خلافت پر بیٹھا تو اس نے ان کو بھی رہائی یافتہ قیدیوں کے ساتھ رہا کر دیا۔ رہائی پانے کے بعد یعقوب نے [illegible] حسن بن ابراہیم کے بھاگ جانے کی اطلاع کی پھر جب حسن بن ابراہیم بھاگ گئے تو مہدی نے کوشش کر کے امان حاصل کر کے حسن کو حاضر کر دیا۔ یہی سبب یعقوب کی قدر و منزلت کا ہوا خلیفہ مہدی کی نظروں میں اس کی اس قدر توقیر بڑھی کہ اس کو وزارت کا معزز رتبہ مرحمت فرمایا۔

یعقوب نے رتبۂ وزارت پر پہنچ کر زیدیہ کو ممالک محروسہ کے معزز و ممتاز عہدوں پر مقرر کر دیا۔ خلیفہ مہدی کے آزاد غلاموں کو یہ امر شاق گزرا، شکایتیں کرنے لگے۔ گو خلیفہ مہدی ان کی شکایتوں کو اس انداز سے سنتا تھا کہ ان لوگوں کو یقین ہو جاتا تھا کہ خلیفہ مہدی کے دل میں ان کی شکایتوں نے گھر کر لیا ہے۔ شب کو آپس میں تذکرہ کیا کرتے تھے کہ کل صبح کو ضرور یعقوب گرفتار کر لیا جائے گا مگر جب صبح ہوتی اور یعقوب دربار خلافت میں حاضر ہوتا تو خلیفہ مہدی اس سے بے خطر کشادہ پیشانی پیش آتا، ہنسی خوشی باتیں کرتا اور یعقوب بھی اس کے حق میں بھلائی کی باتوں ہی کا، جن چیزوں کی طرف اس کی طبیعت راغب تھی ان کا تذکرہ کیا کرتا تھا۔ ایک روز شب کو دیر تک قصہ کہتا رہا، نصف شب کے بعد رخصت ہو کر اپنے گھوڑے کے پاس آیا، غلام سو گیا تھا، سوار ہو کر اپنی چادر کا کونہ اٹھانے لگا گھوڑا بھڑکا، یعقوب زمین پر آ رہا، پنڈلی ٹوٹ گئی۔ چوٹ آنے کی وجہ سے حاضری دربار سے معذور ہو گیا، دشمنوں کو موقع مل گیا، شب و روز شکایت کر کے خلیفہ کا مزاج برہم کر دیا تو مہدی نے اس کو اور اس کے کل عمال کو گرفتار کرا کے قید کر دیا۔

---

[1] [illegible]

یعقوب کو قید کرنے کا سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک علوی کو قتل کی غرض سے یعقوب کے سپرد کیا تھا اور یعقوب نے رحم کھا کر اس کو رہا کر دیا کسی نے خلیفہ مہدی تک یہ خبر پہنچا دی اور اس شخص کو پیش کر دیا مہدی نے یعقوب کو طلب کر کے اس علوی کا حال دریافت کیا عرض کیا ”میں نے اس کو امیر المومنین کے حکم سے قتل کر ڈالا“۔

مہدی نے علوی کو پردہ سے نکال کر یعقوب کے روبرو کر دیا یعقوب نے شرما کر سر جھکا لیا۔ خلیفہ مہدی نے تہ خانہ کے قید خانہ میں قید کر دیا۔ ہادی کے زمانہ خلافت تک محبوس رہا ہارون الرشید کے عہد حکومت میں قید خانہ سے نکالا گیا آنکھوں سے معذور ہو گیا اجازت حاصل کر کے مکہ معظمہ میں قیام کیا۔

اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یعقوب کے ادبار کا بڑا سبب یہ پیدا ہوا تھا کہ یعقوب مہدی کے مصاحبین کو نبیذ سے منع کیا کرتا تھا بلکہ کبھی کبھی اس فعل قبیح پر جھڑک دیتا تھا اور مہدی سے اکثر کہا کرتا تھا:

> ”افسوس ہے کہ بعد نماز پنجگانہ مسجد میں آپ کے ہاں آپ کے مصاحبین بیٹھ کر نبیذ کا دور چلایا کرتے ہیں واللہ ان حرکات پر آپ نے مجھے اپنا وزیر نہیں بنایا ہے اور نہ میں نے یہ سمجھ کر آپ کی مصاحبت اختیار کی ہے“

خلیفہ مہدی کو یہ نصیحت ناگوار گزری موقع پا کر قید کر دیا۔

طبرستان کی بغاوت۔ ۱۶۷ھ میں ونداہرمز و شروین والیان طبرستان نے علم بغاوت بلند کیا تو خلیفہ مہدی نے ان کی سرکوبی اور آتش بغاوت کے فرو کرنے کو اپنے ولی عہد ہادی کو روانہ کیا ہادی کے لشکر کا مقدمہ محمد بن جمیل کے ہاتھ میں تھا۔ عہدہ حجابت پر ربیع (خلیفہ منصور کا آزاد غلام) و دستہ فوج جنود خراسان پر یحییٰ بن ماہان اور محکمہ پیام رسانی پر ابان بن صدقہ مامور تھا ابان بن صدقہ کی وفات پر خلیفہ مہدی نے بجائے اس کے ابو خالد احول کو مقرر کیا۔

ہادی نے دربار خلافت سے رخصت ہو کر لشکر مرتب کیا اور کل لشکر پر اپنی طرف سے یزید بن مزید کو مامور کر کے آگے بڑھنے کا حکم دیا چنانچہ ہادی کے لشکر نے ان دونوں سرکش طبرستانیوں کا محاصرہ کر لیا تا آنکہ تنگ آ کر وہ دائرہ اطاعت میں آ گئے۔ اسی بغاوت و سرکشی کی وجہ سے خلیفہ مہدی نے یحییٰ حرشی کو حکومت صوبہ طبرستان سے معزول کر کے عمر بن علاء کو مامور کیا اور اپنے آزاد غلام فراشہ کو جرجان کی گورنری پر بھیج دیا۔ اس کے بعد پھر ۱۶۸ھ میں یحییٰ حرشی کو چالیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ طبرستان کی جانب روانہ کیا۔

خلیفہ مہدی کے عمال۔ خلیفہ مہدی نے ۱۶۳ھ میں اپنے لڑکے ہارون کو آذربائیجان، آرمینیہ اور کل بلاد مغرب کا والی مقرر کر کے اس کے محکمہ مال کا سیکرٹری ثابت بن موسیٰ اور محکمہ پیام رسانی پر یحییٰ بن خالد بن برمک کو متعین فرمایا اور زفر بن عاصم کو حکومت جزیرہ سے معاذ بن مسلم کو گورنری خراسان سے یحییٰ حرشی کو امارت اصفہان سے سعید بن دعلج کو طبرستان سے اور مہلہل بن صفوان کو جرجان سے معزول کر کے جزیرہ کی حکومت عبداللہ بن صالح کو خراسان کی مسیب بن زہیر ضبی کو اصفہان کی حکم بن سعید کو طبرستان کی عمر بن علاء کو اور جرجان کی ہشام بن سعید کو عنایت کی۔ ان دنوں حجاز و یمامہ میں جعفر بن سلیمان کوفہ میں اسحاق بن صباح بحرین بصرہ فارس اور اہواز میں محمد بن سلیمان گورنر تھا۔

۱۶۵ھ میں اس کو معزول کر کے اس کے بجائے صالح بن داؤد کو متعین کیا اسی سنہ میں سندھ کی حکومت پر نصر بن محمد

نبیذ کھجور کی تاڑی ہے اور زمانہ سابق میں بجائے شراب کے پیتے تھے۔

[illegible] اشاعت کی۔

۱۶۱ھ میں [illegible] حکومت [illegible] معزول [illegible] (حضرت [illegible]) کو مقرر [illegible] حکومت [illegible] حاکم [illegible] خراسان [illegible] امارت [illegible] خلیفہ مہدی کے آزاد [illegible] تھا۔ [illegible] حکومت [illegible] موصل سے [illegible] کر کے [illegible] اس کے [illegible] مقرر کیا۔

۱۶۲ھ کے [illegible] میں عبیداللہ [illegible] بصرہ سے معزول کر دیا گیا اور [illegible] نے ان کے [illegible] طلب [illegible] قاضی مقرر [illegible] خلیفہ مہدی نے ابو یوسف [illegible] مقرر کیا [illegible] ابوالعباس [illegible] خلیفہ مہدی نے [illegible] حکومت [illegible] سے معزول کر کے عبداللہ [illegible] حکومت [illegible] تھا۔

۱۶۳ھ میں [illegible] وفات پائی [illegible] خلیفہ مہدی نے [illegible] حکومت [illegible] خلیفہ مہدی [illegible] انتقال [illegible] خلیفہ مہدی نے [illegible] عبداللہ [illegible] حکومت [illegible] باقی [illegible] ہے۔

اسی سن میں [illegible] باقی [illegible] تھے۔

بیرونی مہمات ۱۵۹ھ میں خلیفہ مہدی نے [illegible] فتح [illegible] ۱۶۰ھ [illegible] فتح [illegible] قلعہ [illegible] ۱۶۳ھ [illegible] فتح [illegible] خلیفہ مہدی نے [illegible]

بیان ہو گیا ہے۔ ۱۶۳ھ میں عبدالکبیر بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے حدود حرب سے جہاد کا علم بلند کیا۔ میخائیل و طارد ارمنی بطریقوں نے نوے ہزار کی جمعیت سے مقابلہ کیا عبدالکبیر کثرت فوج مخالف سے خائف ہو کر بلا جدال و قتال لوٹ آیا خلیفہ مہدی نے برہم ہو کر قتل کا قصد کیا مگر چند لوگوں کی سفارش سے بجائے قتل کے قید کر دیا۔

۱۶۵ھ میں خلیفہ مہدی نے صائفہ کی سرداری اپنے لڑکے ہارون کو مقرر کر کے جہاد کرنے کو روانہ کیا اور اپنے معتمد خاص ربیع کو اس کے ہمراہ کر دیا ہارون نے بلاد روم میں پہنچ کر ایک قیامت برپا کر دی بطریق نقیطا کا لشکر مقابلہ پر آیا لشکر اسلام سے یزید بن مزید نے قتل کر ڈالا بطریق کا لشکر شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا یزید کے ہمراہ اس کے لشکر گاہ کو لوٹ کر دمشق جا پہنچے مسلمانوں کا افسر [illegible] جنگ دمشق ہی میں رہتا تھا اس نے ان کو [illegible] دینار اور باون ہزار درہم دیے ہارون الرشید اپنے لشکر کے ہمراہ جس کی تعداد تقریباً ایک لاکھ تھی تاخت و تاراج کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک پہنچ گیا ان دنوں قسطنطنیہ کے تخت سلطنت پر ایک نابالغ لڑکا تھا اور اس کی ماں غسطہ بادشاہ الیون کی بیگم حکومت کر رہی تھی غسطہ نے ستر ہزار دینار سالانہ تعداد جزیہ دے کر تین برس کے لئے اس شرط پر صلح کر لی کہ قسطنطنیہ کے بازار میں مسلمانوں کی آمد و رفت خرید و فروخت کی ممانعت نہ کی جائے گی۔ عساکر اسلامیہ نے ان لڑائیوں میں صلح سے قبل پانچ ہزار چھ سو آدمیوں کو گرفتار کیا تھا اور چون ہزار رومیوں کو معرکہ کارزار میں اور دو ہزار قیدیوں کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد رومیوں نے ۱۶۸ھ میں اس معاہدۂ صلح کو جب کہ چار مہینے انقضائے مدت صلح کو باقی رہ گئے تھے توڑ ڈالا علی بن سلیمان والی جزیرہ و قنسرین نے یہ خبر پا کر یزید بن بدر بن بطال کو ایک سریہ کے ساتھ قسطنطنیہ کی طرف روانہ کیا چنانچہ مظفر و منصور بہت سا مال غنیمت لے کر واپس آیا۔

وفات: ۱۶۹ھ میں خلیفہ مہدی کو تجربے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ امور سلطنت کے انصرام کے لئے ہادی کی بہ نسبت ہارون الرشید میں قابلیت زیادہ ہے اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اس نے یہ فیصلہ کیا کہ موسیٰ الہادی کو ولی عہدی سے معزول کر کے ہارون کی ولی عہدی کی بیعت لے لی جائے اور ہارون کے بعد ہادی تخت خلافت کا مالک سمجھا جائے۔ ان دنوں ہادی جرجان میں مقیم تھا مہدی نے ہادی کے پاس ایلچی کا خط لکھا ہادی نے خلاف توقع قاصد کو پٹوا کر نہایت ذلت سے اپنے دربار سے نکلوا دیا اور اپنی جگہ سے نہ ہلا مجبور ہو کر خلیفہ مہدی نے خود جرجان کا قصد کیا تھا اتفاق وقت سے ماسبذان میں پہنچ کر انتقال کر گئے۔

ان کی موت کے اسباب میں علماء تاریخ نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کو کسی لونڈی نے زہر دیا تھا۔ اسی وجہ سے مر گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک لونڈی نے دوسری لونڈی کو امرود میں زہر دینا چاہا تھا اتفاق سے اس امرود کو دھوکے سے کھا کر

: خلیفہ مہدی [illegible] ۱۶۰ھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابو سفیان سعید بن یحییٰ حمیری [illegible] [illegible] صفحہ ۸۵۔

خلیفہ مہدی کے روبرو رکھ دیا خلیفہ مہدی نے کھا لیا جس سے اس کی موت وقوع میں آئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایک روز خلیفہ مہدی شکار کھیلنے گیا تھا۔ ایک شکار کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا شکار بھاگ کر ایک ویران مکان میں گھس گیا خلیفہ مہدی بھی اس مکان میں گھس گیا دروازے سے چھوٹے سے ٹکر کھا کر گر پڑا اور اسی دن چوٹ کے صدمہ سے مر گیا۔ اس کی موت محرم ۱۶۹ھ میں واقع ہوئی۔ ہارون الرشید نے نماز جنازہ پڑھائی اور موافق عہد سابق کے موسیٰ الہادی نے اپنے باپ کی موت کی خبر سن کر جب کہ وہ جرجان میں ٹھہرا ہوا اہل طبرستان سے جنگ کر رہا تھا اپنی خلافت کی بیعت کر لی۔

* * *

باب: ۵

ابو محمد موسیٰ الہادی ۱۶۹ھ تا ۱۷۰ھ

آغاز خلافت: خلیفہ مہدی کے انتقال کے بعد ہارون الرشید نے دفن ہی کیا تھا کہ لشکر کے قبل سے لشکریوں نے دارو مدار ہم و رحمت کے اور بغداد کی طرف واپسی کی مجبوری کر دی۔ بغداد پہنچ کر ان لوگوں کو مہدی کے مرنے کی خبر معلوم ہوئی ربیع کے مکان پر چڑھ گئے آگ لگا دی۔ روزینہ طلب کیا اور قید خانہ توڑ کر قیدیوں کو نکال لیا۔ اس کے بعد ہی ہارون الرشید بھی بغداد پہنچ گیا یہ خبر پا کر ہارون الرشید نے ربیع اور یحییٰ بن خالد کو مشورہ کی غرض سے بلا بھیجا۔ یحییٰ بن خالد ہادی کے خوف سے حاضر نہ ہوا البتہ ربیع ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی ہدایت کے مطابق لشکریوں کو سمجھا بجھا لشکریوں کو تنخواہ دے کر رخصت کیا۔ خلیفہ ہادی کو ان کی خبر لگی تو ایک عتاب آمیز خط لکھ بھیجا۔ ربیع نے خلیفہ ہادی کا عتاب آمیز خط یحییٰ کو دکھا کر مشورہ طلب کیا یحییٰ نے رائے دی کہ تم اپنے لڑکے فضل کو تحائف و ہدایا دے کر خلیفہ ہادی کے پاس بھیج دو معذرت کر آئے امید ہے کہ خلیفہ ہادی کے مزاج کی برہمی جاتی رہے گی۔ ربیع نے ایسا ہی کیا اور خلیفہ ہادی اس تدبیر سے راضی بھی ہو گیا۔

ہارون الرشید نے بغداد پہنچ کر اپنے بھائی ہادی کی خلافت کی بیعت لی اور ممالک اسلامیہ میں ایک گشتی فرمان بخبر خلافت ہادی و موت مہدی روانہ کیا اور نصیر وصیف کو ان واقعات سے مطلع کر کے خلیفہ ہادی کے پاس جرجان بھیجا۔ خلیفہ نے کوچ کا حکم دے دیا اور نہایت تیزی سے قطع مسافت کر کے بیس دن میں بغداد پہنچا۔ ربیع کو خدمت وزارت سے سرفراز فرمایا مگر ربیع اپنی وزارت کے تھوڑے ہی دنوں بعد مر گیا۔

زنادقہ: خلیفہ ہادی تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اپنے باپ کی طرح زنادقہ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا۔ جن زندیقوں کو پایا ان کو گرفتار کر ڈالا ازانجملہ علی بن یقطین اور یعقوب بن فضل ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کی اولاد سے تھا اس نے خلیفہ مہدی کے روبرو زندقہ کا اقرار کیا تھا چونکہ خلیفہ مہدی نے ہاشمی کے قتل نہ کرنے کی قسم کھائی تھی اس کو قتل نہ کیا قید کر دیا مگر ساتھ ہی اس کے اپنے لڑکے ہادی کو وصیت کر دی تھی کہ جب تم تخت خلافت پر متمکن ہونا تو اس کو قتل کر دینا۔ اسی طرح داؤد بن علی کی اولاد کے قتل کی وصیت کی تھی۔ چنانچہ ہادی نے اس وصیت کے مطابق ان دونوں کو قتل کر ڈالا۔

خلیفہ ہادی کی تخت نشینی کے وقت عمال کی تفصیل یہ ہے: مدینہ منورہ پر عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب، مکہ و طائف پر عبیداللہ بن قثم، یمن پر ابراہیم بن مسلم بن قتیبہ، یمامہ و بحرین پر سوید کا قائد خراسانی، عمان پر حسن

[illegible] ہادی [illegible] سلیمان [illegible] بھائی ہارون [illegible] تمام [illegible]
[illegible] عبدالملک بن صالح [illegible] بنا دیا تھا۔

[illegible] اپنے طریق کے [illegible] کر دیا تھا [illegible] آیا تھا۔

حسین بن علی کا خروج: حسین بن علی بن حسن مثلث بن حسن مثنی بن حسن بن علی بن ابی طالب تھا۔ اس کے خروج کا واقعہ اس طرح ظہور پذیر ہوا کہ جب ہادی تخت خلافت پر بیٹھا تو اس نے مدینہ منورہ کی امارت پر عمر بن عبدالعزیز [illegible] کو مامور کیا تھا۔ ایک روز اتفاقاً حسن بن محمد بن عبداللہ بن حسن [illegible] مسلم بن جندب ہذلی [illegible] اور عمر بن سلام (مولی آل عمر) ایک مقام پر بیٹھے ہوئے تھے اور نبیذ پی رہے تھے۔ [illegible] نے تینوں کو گرفتار کرا لیا اور ان کو [illegible] ڈال کر [illegible] حسین بن علی نے [illegible] عمر بن عبدالعزیز کے پاس جا کر سفارش کی [illegible] ان کو [illegible] اس بات کو قبول [illegible] حسن بن عبداللہ بن حسین [illegible] آئے [illegible] حاضر کیا کرتا تھا۔

اتفاق سے حسن [illegible] چلے گئے [illegible] حسن بن محمد [illegible] حسین بن علی اور یحییٰ بن عبداللہ [illegible] عمر بن عبدالعزیز [illegible] آپ [illegible] حسین نے جواب دیا کہ [illegible] وقت [illegible] ابوطالب [illegible] واقعہ [illegible] یحییٰ نے عمر بن عبدالعزیز [illegible] بات [illegible] حسین [illegible] تھے [illegible] یحییٰ [illegible] عبداللہ بن حسن [illegible] کے [illegible] جا [illegible]

اہل مدینہ نے اپنے دروازوں کو بند کر لیا اور ان لوگوں نے بیت المال کو توڑ کر تقریباً دس ہزار دینار اور بعض کہتے ہیں کہ ستر ہزار لوٹ لئے۔

اگلے دن صبح ہوتے ہی عباسیوں کے گروہ والے مجتمع ہو کر جنگ کرنے کو نکلے۔ صبح سے ظہر تک کمال شدت سے جنگ ہوتی رہی۔ فریقین کے ہمراہی کثرت سے زخمی ہو گئے۔ بعد نماز ظہر دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ اس کے بعد تیسرے روز مبارک ترکی بہ ارادہ جنگ پہنچا اور عباسیہ کے ساتھ ہو کر دوپہر تک آل ابی طالب سے لڑتا رہا۔ بعد ازاں اگلے دن پر لڑائی ملتوی کر دی گئی۔ حسین کے ہمراہی مسجد میں چلے آئے اور عباسیوں کا لشکر اپنی لشکر گاہ میں واپس آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حسین پھر سوار ہو کر مبارک کے لشکر کی طرف گئے اور بحالت غفلت اس پر حملہ کر دیا۔ مغرب کے وقت سے جب زور شور سے لڑائی شروع ہوئی عباسیوں کا لشکر دو چار ہاتھ لڑ کر منتشر ہو گیا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مبارک ترکی نے حسین سے سازش کر لی تھی اور یہ سمجھا دیا تھا کہ جس وقت ہمارا لشکر لڑائی سے واپس ہو کر گھوڑے سے غفلت کی حالت میں ہو، حملہ کر دینا، میں دو چار ہاتھ لڑ کر بھاگ کھڑا ہوں گا۔ یہ سازش اس خیال سے کی گئی تھی کہ مبارک ترکی کو اہل بیت کی اذیت گوارا نہ تھی۔ بہر کیف لشکر عباسیہ کی ہزیمت کے بعد حسین نے اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ گیارہ دن تک مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ آخری ماہ ذی القعدہ میں مدینہ سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ پہنچا اور منادی کرا دی کہ "جو غلام ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو آزاد کر دیں گے"۔ اس ندا کے سنتے ہی غلاموں کا ایک گروہ اس کے پاس آ کر جمع ہو گیا۔ اسی سنہ میں چند لوگ خاندان خلافت عباسیہ کے حج کرنے کو آئے تھے از انجملہ سلیمان بن منصور، محمد بن سلیمان بن علی، عباس بن محمد بن علی اور موسیٰ و اسماعیل پسران عیسیٰ بن موسیٰ وغیرہ تھے۔

چنانچہ جس وقت حسین کے واقعہ کی خبر خلیفہ ہادی کے کان تک پہنچی، محمد بن سلیمان کے نام ایک فرمان روانہ کر دیا اور اسے لشکر مرتب کر کے جنگ کرنے کا حکم دے دیا۔ محمد بن سلیمان راستہ غیر محفوظ اور خطرناک ہونے کی وجہ سے آلات حرب و فوج کی کافی تعداد اپنے ہمراہ لے گیا تھا۔ چنانچہ محمد بن سلیمان نے مقام ذی طویٰ میں سب کو جمع کر کے لشکر مرتب کیا اور مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ ادا کیا۔ جس کا انہوں نے احرام باندھا تھا۔ مکہ معظمہ میں پہنچ کر عباسیہ کے ہوا خواہ خدام اور سپہ سالار اپنے لشکر بھی آ ملے جو حج کرنے کو بلاد مختلفہ سے آئے ہوئے تھے۔ یوم ترویہ کو صف آرائی کی نوبت آئی۔ ایک خونریز جنگ کے بعد حسین مع اپنے ہمراہیوں کے بھاگ کھڑا ہوا۔ بہت سے آدمی اس معرکہ میں کام آ گئے۔ خاتمہ جنگ کے بعد محمد بن سلیمان نے اپنے رکاب کی فوج کے ہمراہ مکہ معظمہ سے مراجعت کی۔ مقام ذی طویٰ میں پہنچے تو دفعتاً ایک خراسانی شخص حسین کا سر لئے ہوئے البشریٰ البشریٰ چلاتا ہوا آ پہنچا۔ دیکھا گیا تو درحقیقت حسین ہی کا سر تھا۔ پیشانی پر ایک بہت بڑا زخم تھا اور گردن پر ایک اور۔ بعد ازاں مقتولین کے سر جمع کئے گئے تو تعداد میں تقریباً ایک سو تھے۔ انہیں سروں میں سلیمان برادر مہدی بن عبداللہ کا بھی سر تھا۔ ہزیمت یافتہ گروہ حاجیوں کے ساتھ مل جل گیا جو ان کی جان بچنے کا قوی سبب ہوا۔ حج ختم کر دینے کے بعد امان کی ندا کرا دی۔ ابوالزفت حسن بن محمد بن عبداللہ یہ سن کر محمد بن سلیمان اور عباس بن محمد کے پیچھے جان بچانے کے خیال سے آ کر کھڑا ہو گیا۔ موسیٰ بن عیسیٰ نے گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

محمد بن سلیمان کو اس ہولناک حرکت سے سخت برہمی پیدا ہوئی۔ خلیفہ ہادی کے گوش گزار تک یہ خبر پہنچی تو وہ بھی ناراض ہوا اور غضبناک ہو کر موسیٰ بن عیسیٰ کے مال و اسباب کو ضبط کر لیا۔ مبارک ترکی کے بھی مال و اسباب کو ضبط کر کے جانوروں کی

[illegible] حالت میں [illegible] خلیفہ ہادی نے وفات پائی [illegible] حسن بن علی [illegible] پہنچے [illegible] خلیفہ ہادی [illegible]

[illegible]

ہارون کی ولی عہدی [illegible] ہارون الرشید [illegible] ہادی نے [illegible] ہارون الرشید [illegible] ہارون [illegible]

ہادی نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی [illegible] ہارون الرشید [illegible] ہارون الرشید [illegible]

ہادی [illegible] امیر المومنین! اگر آپ [illegible] ہادی [illegible]

[illegible]

چنانچہ ہادی نے یحییٰ کو [illegible] جیل میں بھیج دیا۔ یحییٰ نے قید خانہ میں ہوتے ہوئے ایک رقعہ لکھا اور حاضری کی اجازت چاہی۔ چنانچہ ہادی نے یحییٰ کو خلوت میں بلایا۔ یحییٰ نے بہت ادب سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ [illegible] جعفر [illegible] آپ کا انتقال [illegible] جعفر [illegible] خلافت [illegible] سلطنت [illegible] امیر المومنین [illegible] جعفر [illegible] آپ خلیفہ [illegible] جعفر [illegible] کے جعفر ولی عہدی [illegible] تھے۔

وفات: اس واقعہ کے چند روز بعد ہادی [illegible] بیمار ہو گیا [illegible] ربیع الاول [illegible] خلیفہ ہادی کا انتقال ہو گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ ہونے کے بعد ہادی نے [illegible] خیزران [illegible] ایک لونڈی نے ہادی کو زہر دے کر [illegible]۔ اس کا سبب یہ تھا کہ ہادی کے [illegible] تمام امور سلطنت [illegible] خیزران کے [illegible] ایک معاملہ میں خیزران نے ہادی [illegible]

[illegible]

دیوان کا محرر کرنے کی غرض سے علی بن عیسیٰ بن ماہان [illegible] اتفاق سے کسی بات پر [illegible] نے کہا "آپ کا کام یہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں بیٹھے رہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت [illegible] کے بعد جو [illegible] فوج کی سرداری اور [illegible] آپ کے [illegible] افسوس کی بات ہے کہ [illegible] قتل اور [illegible] تمام آپ کے پاس آیا کرتے [illegible] آپ کا [illegible] کام [illegible] ہے جس میں آپ مشغول ہوں [illegible] [illegible] ان [illegible] کی [illegible] اپنے [illegible] کی اجازت [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کی [illegible] قتل [illegible] عام [illegible] خلافت [illegible] سے [illegible] یہ [illegible] پسند کرتے [illegible] کی [illegible] بیان کی جائیں [illegible] اس [illegible] کی [illegible] وقت [illegible] کی خدمت [illegible] ہو [illegible] اعیان سلطنت [illegible] مطلب [illegible] اور [illegible] ان کی [illegible] آیا [illegible]

بعض مورخین کہتے ہیں کہ جب [illegible] ہادی [illegible] اپنے [illegible] بیعت [illegible] نے [illegible] ان کو [illegible] سے [illegible] اتفاق وقت سے اسی زمانہ میں ہادی بیمار ہو گیا اور علالت [illegible] خیزران نے [illegible] ہادی [illegible] ہارون الرشید نے [illegible] [illegible] ہارون الرشید [illegible] تخت خلافت پر [illegible] ہارون نے یحییٰ بن خالد کو [illegible] وزارت [illegible] تمام ممالک [illegible] ہارون کی خلافت کی [illegible] بعض کا بیان ہے کہ یحییٰ بن [illegible] ہارون الرشید کے پاس ہادی کی موت کی خبر [illegible] ہارون الرشید نے [illegible] خلافت پر بیٹھتے ہی [illegible] وزارت اور [illegible] انگشتری [illegible] یحییٰ [illegible] خلیفہ [illegible] اختیار کامل دے دیا۔

(مترجم) خلیفہ ہادی [illegible] ابو محمد [illegible] خلیفہ المہدی بن المنصور [illegible] [illegible] [illegible] خلافت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱ [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

باب: ۶

ہارون الرشید ۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ

تخت نشینی: خلیفہ ہارون الرشید کے تخت خلافت پر متمکن ہونے کے بعد کی انتظامی [illegible] کے تقرر و تبدیلی کے احکام

خلیفہ ہادی کے انتقال کے بعد [illegible] ربیع [illegible] ہارون الرشید تخت [illegible] ہوا [illegible] یحییٰ بن خالد [illegible] خلیفہ ہادی [illegible] ہارون الرشید [illegible] تخت نشین [illegible] خلافت [illegible] یحییٰ [illegible] امیر المومنین [illegible] ایک ہی شب میں ایک خلیفہ (ہادی) کا انتقال ہوا [illegible] ہارون امیر خلافت پر [illegible] ہارون الرشید [illegible] تخت نشینی کی تہنیت میں [illegible]

الم تر ان الشمس كانت سقيمة

فلما ولي هارون اشرق نورها

تلبست الدنيا جمالا بملكه

فهارون واليها ويحيى وزيرها

"[illegible] ہارون [illegible] امیر المومنین [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے دور فرمائے۔ چنانچہ عمر بن عبدالعزیز عمری کو مدینہ منورہ کی گورنری سے معزول کر کے اسحاق بن سلیمان کو مقرر کیا اور یزید بن حاتم گورنر افریقیہ کے انتقال کر جانے پر روح بن حاتم کو اور پھر روح بن حاتم کی وفات کے بعد اس کے لڑکے فضل کو سند گورنری مرحمت کی پھر جب یہ مارا گیا تو ہرثمہ بن اعین کو مامور کیا جیسا کہ آئندہ حالات افریقیہ میں بیان کیا جائے گا۔ اسی زمانہ میں کل سرحدی بلاد کو جزیرہ اور قنسرین سے علیحدہ کر کے ایک جداگانہ صوبہ قرار دے کر عواصم کے نام سے موسوم کیا۔ طرطوس کی تعمیر از سر نو آباد کرنے کا حکم دیا۔ زمانہ خلافت کے شروع ہی میں حج کرنے گیا تھا حرمین شریفین میں کمال دریا دلی سے خیر و خیرات کی اور صائفہ کے ساتھ سلیمان بن عبداللہ بکائی جہاد کرنے کو گیا تھا ان دنوں مکہ و طائف کی گورنری پر عبداللہ بن قثم، کوفہ کی گورنری پر موسیٰ بن عیسیٰ، بحرین، بصرہ، یمامہ، عمان، اہواز اور فارس کی گورنری پر سلیمان بن علی اور خراسان کی گورنری پر فضل بن سلیمان طوسی تھا پھر اس کو معزول کر کے جعفر بن محمد بن اشعث کو مامور فرمایا تھا جعفر نے خراسان پہنچ کر اپنے بیٹے عباس کو کابل کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ عباس نے کابل پر حملہ کر کے کابل و شاہ بہار کو فتح کیا اور وہ وہاں اقامت پذیر رہا اس کے بعد ہارون الرشید نے جعفر کو دربار خلافت میں طلب کر کے معزول کر دیا اور بجائے اس کے اس کے لڑکے عباس کو سند گورنری مرحمت فرمائی۔ موصل کی امارت عبدالملک بن صالح کے ہاتھ میں تھی ہارون الرشید نے اس کو معزول کر کے اسحاق بن محمد بن فرخ کو مقرر کیا۔ چند روز بعد ابو حنیفہ حرب بن قیس کو بھیج کر اسحاق کو دارالخلافہ بغداد میں بلا بھیجا اور جب اسحاق دربار خلافت میں حاضر ہوا تو اس کے قتل کا حکم دے دیا اور بجائے اس کے آرمینیہ کی امارت سے یزید بن مزید بن زائدہ (برادر زادہ معن) کو معزول کر کے عبیداللہ بن المہدی کو مقرر کیا۔

۱۸۰ھ میں بنو تغلب کے صدقات وصول کرنے پر روح بن صالح ہمدانی کو مامور کیا گیا تھا۔ اتفاق سے بنو تغلب اور روح میں مخالفت پیدا ہو گئی۔ روح نے ان کی سرکوبی کے خیال سے لشکر فراہم کیا بنو تغلب کو اس کی خبر لگ گئی انہوں نے رات کے وقت مجتمع ہو کر روح پر شب خون مارا اور اس کو مع ایک جماعت کے جو اس کے ہمراہ تھی [illegible] مار ڈالا۔

۱۷۳ھ میں محمد بن سلیمان والی بصرہ نے وفات پائی چونکہ اس کا بھائی جعفر بن سلیمان ہارون الرشید سے اکثر اس کی چغلی کیا کرتا تھا کہ اس نے مسلمانوں کے حقوق اور مال غنیمت کو غصب کر کے اسباب و سامان مہیا کیا ہے اور وہ اپنے آپ کو خلافت و حکومت کا مستحق سمجھتا ہے۔ ہارون الرشید کے دل میں اس کے کہنے سننے سے محمد بن سلیمان کی جانب سے غبار پیدا ہو گیا تھا جو وفات کے بعد محمد بن سلیمان سے اس طرح نکالا کہ اس کے مال و اسباب نقود اور جواہرات و املاک کو ضبط کر کے خزانہ شاہی میں داخل کر لیا جس کا کوئی شمار نہ تھا۔ ساٹھ ہزار دینار نقد تھے۔ محمد بن سلیمان کا سوائے جعفر کے اور کوئی بھائی نہ تھا جو محمد بن سلیمان کے مرنے پر وراثت کا دعوے دار ہوا۔ ہارون الرشید نے اس کے اقرار سے اس کو محروم کر دیا۔

۱۸۲ھ میں ہارون الرشید نے اسحاق بن سلیمان کو سندھ و مکران کی گورنری مرحمت کی اور یوسف بن امام ابو یوسف کو امام موصوف کی زندگی ہی میں عہدۂ قضا پر مامور فرمایا۔

۞ [illegible] روضۃ الصفا [illegible]

[illegible] جلد [illegible] صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴ [illegible]

اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔

امین کی ولی عہدی: ۱۷۵ھ میں عیسیٰ بن جعفر بن المنصور (امین کے ماموں) اور فضل بن یحییٰ کی کوششوں سے اپنے لڑکے محمد بن زبیدہ کی ولی عہدی کی بیعت لی اس وقت اس کی عمر پانچ برس کی تھی۔ اسی سنہ میں ہارون الرشید نے عباس بن جعفر کو امارت خراسان سے معزول کر کے خالد غطریف بن عطا کندی کو مامور فرمایا تھا۔

یحییٰ بن عبداللہ کا خروج: ۱۷۶ھ میں یحییٰ بن عبداللہ بن حسن برادر مہدی نے دیلم میں حکومت عباسیہ کے خلاف خروج کیا تھوڑے ہی دنوں میں اس کا رعب بڑھ گیا اور ہمراہیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی چاروں طرف سے جوق در جوق لوگ امنڈے چلے آتے تھے۔ ہارون الرشید نے ان کی سرکوبی کے لئے فضل بن یحییٰ کو پچاس ہزار کی جمعیت کے ساتھ روانہ کیا اور جرجان، طبرستان اور رے وغیرہ کی سند گورنری بھی دے دی۔ فضل نے بغداد سے نکل کر لشکر مرتب کیا اور سامان و اسباب سفر مہیا کر کے روانہ ہوا۔ طالقان میں پہنچ کر یحییٰ بن عبداللہ کے نام ایک خط لکھا جس میں شاہی عتاب کی دھمکی دی تھی اور خلافت عباسیہ کے رعب و داب سے ڈرایا تھا اس کے ساتھ ہی صلح کر لینے پر انعام و جاگیرات کی امید بھی دلائی تھی۔ والی دیلم سے بھی اسی بارے میں خط و کتابت کی تھی اور صلح کر لینے کی صورت میں دس لاکھ درہم دینے کو لکھا تھا۔

یحییٰ کے دل میں اس تدبیر سے ایک ہیبت چھا گئی کہ اس نے مصالحت منظور کر لی اور لکھ بھیجا کہ مجھے اس شرط پر صلح منظور ہے کہ ہارون الرشید اپنے دست خاص سے صلح نامہ تحریر کر دے اور اس پر فقہاء و قضاۃ و سرداران بنو ہاشم اور ان کے مشائخین کے دستخط بھی ہوں مثلاً عبدالصمد کے بھی دستخط ہوں۔ فضل نے تمام واقعات سے ہارون الرشید کو مطلع کیا ہارون الرشید نے ان شرطوں کے مطابق صلح نامہ تحریر کر کے بھیج دیا اور تحائف کے فضل کے پاس روانہ کیا چنانچہ یحییٰ مع فضل کے بغداد کی طرف کوچ کر دیا۔ ہارون الرشید نے نہایت تپاک سے ملاقات کی اور اپنے ہدایا و تحائف کا ان کو گرانبار بنا دیا۔ اس واقعہ کے بعد فضل کا اعزاز ہارون الرشید کے دربار خلافت میں بڑھتا چلا گیا آخر ہارون الرشید نے یحییٰ کو بھی قید کر دیا اور پھر وہ قید خانہ سے مر کر ہی نکلا۔

عمر بن مہران کی گورنری: موسیٰ بن عیسیٰ کو ہارون الرشید نے ملک مصر کی گورنری پر مقرر کیا تو چند دنوں بعد اس کے متعلق دارالخلافت میں یہ خبریں پہنچیں کہ یہ امیر المومنین کا باغی اور خلافت عباسیہ کے انقلاب کا خواہاں ہے۔ ہارون الرشید نے قسم کھائی کہ مصر کی گورنری کا انتظام جعفر بن یحییٰ برمکی کے سپرد کر دیا اور عمر بن مہران کو منصب گورنری دینے کے لئے پیش کرنے کا حکم دیا۔ یہ شخص نہایت بدشکل، عجیب الخلقت، احول (بھینگا) اور پست قامت تھا۔ صورت و شکل نازیبا ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی ذلیل اور کم حیثیت لباس پہنتا تھا اور غلام کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھاتا تھا۔ جب دربار عام میں اسے پیش کیا گیا اور گورنری مصر کا اس کو حکم سنایا گیا تو اس نے یہ شرط پیش کی کہ بعد انتظام ملک مصر سے واپس آنے کا اختیار مجھے رہے اور دارالخلافت سے اجازت حاصل کرنے کی مجھے ضرورت نہ رہے۔ خلیفہ ہارون نے یہ شرط منظور کر لی اور عمر بن مہران رخصت ہو کر مصر کو روانہ ہوا اور اتفاق سے جس وقت مصر پہنچا تو اس وقت موسیٰ بن عیسیٰ جلسہ عام میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل حاجت اپنی عرضیاں پیش کر رہے تھے جب سب لوگ منتشر ہو گئے تو عمر بن مہران نے فرمان شاہی موسیٰ بن عیسیٰ کے سامنے رکھ دیا۔ موسیٰ نے تمام پڑھ کر کہا جناب ابو حفص کب تشریف لائیں گے (ابو حفص عمر بن مہران کی کنیت تھی) عمر بن مہران نے جواب دیا ''ابو حفص میں ہی ہوں''۔ موسیٰ نے کہا [illegible] لعن اللہ فرعون حیث قال الیس لی ملک مصر ''اللہ کی لعنت ہو فرعون پر جس نے اسی ملک مصر پر حکومت پا کر دعوائے خدائی کیا تھا اور کہا تھا کہ'' یا

میں مصر کا ایک مستقل نہیں ہوں گا۔

غرض موسیٰ نے گورنری مصر اس کو دے دی۔ وہ بغداد کو روانہ ہوا اور عمر بن مہران ملک مصر کے انتظام میں مصروف ہو۔ کاتب (سیکرٹری) کو حکم دیا کہ کسی کا کوئی تحفہ بجز سونے یا زر نقد کے قبول نہ کیا جائے۔ لوگ ایک ایک [illegible] دی تو رہے تھے کہ [illegible] تحائف دے کر خراج ملتوی کرا لیں گے۔ اسی دستور کے مطابق مصر والوں نے خراج دینے میں ٹال مٹول کی۔ عمر بن مہران نے سب پر ان کے تحفے دینے والوں کے اسماء لکھ کر بطور امانت خزانہ میں رکھوا دیئے تھے۔ قسط اول و دوم عمر بن مہران نے ٹال دی تھی۔ جب وصول کیا تو تیسری قسط میں لوگوں کو شکایت پیدا ہوئی کہ ہم تحفے بھی دیتے ہیں اور ہم سے خراج بھی [illegible] وصول کیا جاتا ہے۔ عمر بن مہران نے ان تحفوں کو خزانہ سے نکلوا کر دینے والوں کے سامنے پیش کر کے اور ان کا حساب کر کے خراج وصول کر لیا اور تیسری قسط میں ملک مصر کا خراج پورا کر کے بغداد روانہ کیا۔

دمشق کی بغاوت: اسی سنہ (یعنی ۱۷۶ھ) میں مضریہ و یمانیہ کے مابین مقام دمشق میں بہت بڑا ہنگامہ برپا ہوا۔ مضریوں کا سردار ابو الہیذام تھا۔ یہ عامر بن عمارہ [illegible] مری کی اولاد میں سے تھا۔ [illegible] سبب یہ کہ یمانیہ نے بنو قین کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ بنو قین ان کے معاون تھے۔ بدلہ لینے کے لئے [illegible] ہوئے۔ ان دنوں دمشق کی گورنری پر عبد الصمد بن علی مامور تھا۔ اس نے ہنگامہ کی خبر پا کر [illegible] دونوں قبیلوں میں مصالحت کرانے کی غرض سے [illegible] قبیلہ تو سمجھانے بجھانے [illegible] نے حملہ کیا اور [illegible] کے وقت [illegible] بنو قین نے [illegible] مدد طلب کی ان لوگوں نے مدد دی جب بنو قین [illegible] اپنی بے بسی کمزوری اور مجبوری ظاہر کر کے اعانت کی درخواست کی۔ بنو قین نے یہ درخواست منظور کی اور ان کے ساتھ [illegible] کی طرف روانہ ہوئے [illegible] موقع پا کر یمانیہ کو مار [illegible] فریقین میں جنگ کا بازار گرم ہوا اور [illegible] تک پہنچ گئی۔ دربار خلافت میں یہ خبریں پہنچیں تو خلیفہ نے [illegible] عبد الصمد کو معزول کر کے ابراہیم بن صالح کو مامور کیا۔ [illegible] دو برس کے بعد فریقین نے مصالحت کر لی۔

وفد کی روانگی: ابراہیم بن صالح [illegible] کے انتظام [illegible] سے فرصت پا کر دمشق پر اپنے بیٹے اسحاق کو اپنا نائب بنا کر بطور وفد (ڈیپوٹیشن) دربار خلافت میں چلا آیا چونکہ دونوں باپ بیٹوں (یعنی ابراہیم و اسحاق) کا میلان خاطر یمانیہ کی جانب تھا۔ ابراہیم نے خلیفہ سے قیس کی شکایت کی [illegible] عبد الواحد بن بشر نے [illegible] کی سفارش کی اور ان کے لڑکے اسحاق [illegible] نے دمشق میں [illegible] شورش برپا کر دی۔ قیس کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے پٹوایا اور تشہیر کرنے کے [illegible] [illegible] ایک روز [illegible] قیس [illegible] مار ڈالا اس کے بھائی نے [illegible] آدمیوں کو مار ڈالا [illegible] کے بعد یمانیہ نے [illegible] عبد الرحمٰن [illegible] کو قتل کیا [illegible] اس کے بھائی نے [illegible] ابو الہیذام کے پاس [illegible] ابو الہیذام [illegible] کر کے ان [illegible] پر [illegible] کر لیے گئے۔

دمشق پر قبضہ: اسحاق کو اس واقعہ کی خبر پہنچی اس اثناء میں ابو ہیدام بھی دارالامارت میں حاضر ہوا اور حاضری کی اجازت چاہی اجازت نہ دی گئی۔ اس کے بعد کسی چور نے ایک یمانی کو مار ڈالا اور یمانیہ نے قبیلہ سلیم کے ایک شخص کا دار تباہ کر دیا اور قبیلہ محارب کو جو اس کے ہمسایہ تھے لوٹ لیا محارب نے ابو ہیدام سے اس کا شکوہ کیا ابو ہیدام معہ ان لوگوں کے اسحاق کے پاس گیا اسحاق نے اس کو گھبرایا ہوا دیکھ کر تفتیش مقدمہ کا وعدہ کیا اور در پردہ یمانیہ کو ابو ہیدام پر حملہ کرنے کی ہدایت کر دی۔ چنانچہ یمانیہ مجتمع ہو کر باب جابیہ کی جانب آئے ابو ہیدام بھی یہ خبر پا کر مسلح ہو کر میدان جنگ میں آیا اور کمال مردانگی سے ان کو شکست دے کر دمشق پر قبضہ کر لیا اور جیل کا دروازہ کھول دیا۔

یمانیہ نے یہ رنگ دیکھ کر قبیلہ کلب سے امداد کی درخواست کی ان لوگوں نے ان کی حالت پر ترس کھا کر مدد دی اور مضریہ نے ابو ہیدام کے ساتھ صف آرائی کی باب توما پر فریقین میں معرکہ آرائی ہوئی ابو ہیدام نے چار بار یمانیہ کو شکست دی اسحاق نے گھبرا کر جنگ روک دینے کا حکم صادر کیا ابو ہیدام نے جنگ سے اپنے ہاتھ روک لئے اسحاق نے یمانیہ کو اس سے مطلع کر کے بحالت غفلت حملہ کرنے کو کہلا بھیجا ابو ہیدام کے جاسوسوں نے بھی یہ خبر ابو ہیدام تک پہنچا دی وہ آگ بگولا ہو گیا پھر سوار ہو کر میدان جنگ کی طرف نکلا اور ان کو شکست دی پھر دوبارہ باب توما پر ان کو شکست دی۔ اس کے بعد یمانیہ اردن خولان اور کلب وغیرہ کو جمع کر کے دمشق کی طرف بڑھے ابو ہیدام نے جاسوسوں کو خبر لانے کی غرض سے مامور کیا جاسوسوں نے خبر لانے میں تاخیر کی تو ابو ہیدام نے شہر میں جا کر کھول دی اسحاق نے موقع پا کر ایک جاسوس کو ابو ہیدام کے حالات قیام کی خبر لانے کو بھیجا اور جب اس کو ابو ہیدام کی حالت سے واقفیت ہو گئی تو اس نے یمانیہ کو شہر کی پرلی جانب سے داخل ہونے کا حکم دیا ابو ہیدام نے یہ خبر پا کر اپنے ہمراہیوں کو یمانیہ پر پیچھے سے حملہ کرنے کو روانہ کیا اور خود سینہ سپر ہو کر سامنے سے حملہ کیا یمانیہ کو اس معرکہ میں بھی شکست ہوئی۔

لشکریوں کا اجتماع: ماہ صفر ۱۷۷ھ کو اسحاق نے قصر حجاج کے قریب اپنے لشکریوں کو جمع کر کے مرتب کیا ابو ہیدام کے ہمراہی جو اطراف دمشق میں قصبات و دیہات کو لوٹنے کو گئے ہوئے تھے یہ خبر پا کر واپس آئے تو اسحاق کی فوج کے چند دستوں سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ ابو ہیدام کے ہمراہیوں نے ان کو شکست دے دی اور اکثر مکانات اور بعض دیہات کو جلا دیا دمشق کے اطراف و جوانب کے رہنے والوں نے ابو ہیدام سے امان کی درخواست کی ابو ہیدام نے امان دے دی جس سے فتنہ فرو ہو گیا اور لوگوں کو تسلی ہوئی۔ ابو ہیدام نے اپنے ہمراہیوں کو انتظام و حفاظت کی غرض سے اطراف دمشق میں پھیلا دیا تھوڑے سے آدمی اس کے پاس رہ گئے اسحاق نے موقع مناسب پا کر اپنے لشکر کا عذافر سکسکی کو امیر مقرر کر کے ابو ہیدام پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔ گو کہ ابو ہیدام کے دلیرانہ حملے نے عذافر کو پسپا کر دیا مگر اسحاق کے لشکری تین روز تک برابر لڑتے رہے چوتھے روز اسحاق بھی تیار ہو کر میدان جنگ میں آیا اس وقت اس کے لشکر کی تعداد بارہ ہزار تھی علاوہ اس کے یمانیہ بھی اس کی رکاب میں تھے۔ ابو ہیدام نے شہر سے نکل کر باب جابیہ پر مقابلہ کیا اسحاق کی فوج اس معرکہ میں بھی شکست کھا گئی اور اپنا مورچہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے بعد حمص کی فوج نے ابو ہیدام کے ایک قریہ پر شب خون مارا ابو ہیدام نے اپنے ہمراہیوں سے چند لوگوں کو اس کی روک تھام کو روانہ کیا ان لوگوں نے حمص کی فوج کو شکست دے کر ان کے ایک گروہ کثیر کو مار ڈالا اور یمانیہ کے اکثر قلعوں اور دیہاتوں کو جو غوطہ میں تھے جلا کر خاک سیاہ کر دیا اس واقعہ کے بعد

آخر ماہ محرم تک فریقین لڑائی سے رکے رہے۔

سندی کی لشکر کشی۔ غرہ ربیع الثانی ۱۷۶ھ کو سندی خلیفہ ہارون کی جانب سے ایک لشکر لے کر دمشق کے قریب پہنچا یمانیہ نے اس کو ابو ہیذام کی جانب سے بدظن کر دیا ابو ہیذام نے کہلا بھیجا کہ "میں امیر المومنین کا مطیع ہوں میری یہ مجال نہیں ہے کہ خلافت عباسیہ کے حکم سے سرتابی کروں"۔ سندی یہ سن کر دمشق میں داخل ہوا اور اطراف و اکناف میں پھیلا ادھر سے سندی نے اپنے ایک سپہ سالار کو تین ہزار کی جمعیت کے ساتھ ابو ہیذام کی طرف روانہ کیا ابو ہیذام نے ان کے مقابلہ پر ایک ہزار جوانوں کو میدان میں مقابلہ پر بھیجا۔ ان ہزار جوانوں کی شکل و صورت دیکھ کر خوف سے کانپ اٹھا اور لوٹ کر سندی کے پاس آیا اور اس سے بیان کیا کہ یہ لوگ موت کو حیات سے افضل سمجھتے ہیں جس طرح ممکن ہو ان سے مصالحت کر لینا مناسب ہے سندی نے نامہ و پیام کر کے ابو ہیذام سے مصالحت کر لی۔ مصالحت کے بعد ابو ہیذام نے حوران کی طرف کوچ کر دیا اور سندی تین روز تک دمشق میں ٹھہرا رہا چوتھے روز موسیٰ بن عیسیٰ دمشق کا گورنر ہو کر آ گیا۔ اس نے لشکریوں کو ابو ہیذام کے گرفتار کر لانے پر مامور کیا۔ لشکریوں نے ابو ہیذام کے مکان کو جا گھیرا ابو ہیذام مع اپنے لڑکے اور ایک غلام کے مقابلہ پر آیا لڑائی ہوئی موسیٰ کے لشکری بھاگ کھڑے ہوئے اس اثناء میں ابو ہیذام کے ہمراہی اس واقعہ سے مطلع ہو کر ہر طرف سے دوڑ پڑے اور اس کی طرف امڈ آئے ابو ہیذام نے بصریٰ کا رخ کیا موسیٰ نے اس کے تعاقب پر لشکر مامور کیا ابو ہیذام ان کو پسپا کر کے بصریٰ کی جانب چلا گیا (اور فتنہ دمشق کا خاتمہ ہو گیا) یہ واقعہ رمضان ۱۷۶ھ کا ہے۔

فتنہ و فساد کا سبب۔ بعض لوگوں نے اس فتنہ و فساد کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ خلیفہ ہارون کے ایک گورنر نے سجستان میں ابو ہیذام کے بھائی کو مار ڈالا تھا اس نے یہاں تو کچھ نہ کہا لیکن شام میں آ کر ایک بہت بڑا گروہ جمع کر لیا اور آتش فساد مشتعل کر دی خلیفہ رشید نے اس کے بھائی کو اس کے گرفتار کر لانے پر متعین کیا چنانچہ وہ ابو ہیذام کو حیلہ و فریب سے گرفتار کر لایا خلیفہ رشید نے توبیخ کر کے اس کی خطا معاف کر دی اور رہا کر دیا۔ ۱۸۰ھ میں خلیفہ رشید نے اس فتنہ کے فرو کرنے کی غرض سے جعفر بن یحییٰ کو شام کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ جعفر اپنے حسن انتظام سے اس فتنہ کو فرو کر کے نیک نامی کے ساتھ دارالخلافت بغداد میں واپس آیا۔

موصل و مصر کی بغاوت۔ ۱۷۷ھ میں عطاف بن سفیان ازدی نے خراسان و موصل پر قبضہ کر لیا تھا ان دنوں موصل کا گورنر محمد بن عباس ہاشمی تھا اور بعض کہتے ہیں کہ عبد الملک بن صالح تھا بہر حال عطاف نے تھوڑے ہی دنوں میں چار ہزار جنگ آوروں کو جمع کر کے موصل کا خراج وصول کرنا شروع کر دیا اور گورنر موصل برائے نام رہ گیا یہاں تک کہ خلیفہ ہارون موصل پہنچا اور اس نے موصل کے شہر پناہ کو منہدم کرا دیا۔ عطاف بھاگ کر آرمینیہ پہنچا اور پھر آرمینیہ سے رقہ چلا آیا اور وہیں مکان بنا لیا۔

۱۷۸ھ میں حوفیہ نے (یہ قیس و قضاعہ سے تھے) گورنر مصر اسحاق بن سلیمان سے بغاوت کی اور کھلے میدان لڑنے کو آئے۔ خلیفہ ہارون نے ہرثمہ بن اعین کو (یہ ان دنوں فلسطین میں تھا) مصر کی بغاوت فرو کرنے کی غرض سے مصر جانے کو لکھا۔ جوں ہی ہرثمہ نے مصر میں قدم رکھا حوفیہ کا دماغ درست ہو گیا اور آتش فساد فرو ہو گئی اس کے بعد خلیفہ ہارون نے انتظاماً مصر کی گورنری ہرثمہ کو دے دی پھر ایک ماہ کے بعد اس کو معزول کر کے عبد الملک بن صالح کو مامور کیا۔

عمال کی تبدیلی و تقرری: عہد خلافت مہدی و ہادی میں خراسان کی گورنری پر ابوالفضل عباس بن سلیمان طوسی تھا خلیفہ ہارون نے اس کو معزول کر کے جعفر بن محمد بن اشعث خزاعی کو مقرر کیا۔ اس نے خراسان پہنچ کر ۱۷۱ھ میں اپنے لڑکے عباس کو ایک لشکر جرار کے ساتھ کابل کی جانب روانہ کیا اور خود طخارستان پر جہاد کرنے کی غرض سے حملہ کیا۔ عباس نے کابل و سابہار کو فتح کر کے مرو کی طرف کوچ کر دیا اور جعفر طخارستان سے مراجعت کر کے تیسری رمضان ۱۷۳ھ کو عراق پہنچا۔ اس کے بعد خلیفہ ہارون نے جعفر بن محمد کو معزول کر کے اس کے لڑکے عباس بن جعفر کو گورنری کا عہدہ عطا کیا پھر کچھ عرصہ بعد اس کو معزول کر کے غالد غطریف بن عطا کندی کو ۱۷۵ھ میں خراسان سجستان اور جرجان کی سند گورنری مرحمت کی۔

خوارج کی بغاوتیں: غطریف نے اپنی جانب سے داؤد بن یزید کو اپنی نیابت دی اور سجستان کا عامل مقرر کیا اس کے عہد گورنری میں حصین خارجی نے (یہ قیس بن ثعلبہ کا آزاد غلام تھا) اہل اوق کی سازش سے علم بغاوت بلند کیا عثمان بن عمارہ عامل سجستان نے اس کی سرکوبی کو ایک لشکر روانہ کیا حصین نے اس کو شکست دے کر ان کے ایک گروہ کثیر کو قتل کر ڈالا اور جوش کامیابی میں بادغیس، بوشنج اور ہرات کی طرف کوچ کر دیا غالد غطریف نے بارہ ہزار لشکر حصین کی گرفتاری و جنگ پر مامور کیا۔ حصین نے چھوٹی جمعیت کے ساتھ مقابلہ کیا اور اس لشکر کو پیچھا کر کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر ڈالا اس وقت سے حصین برابر اطراف خراسان میں قتل و غارت کرتا رہا اور کسی معرکہ میں عامل خراسان کو اس کے مقابلہ میں کامیابی نہیں ہوئی تا آنکہ ۱۷۷ھ میں اس کی دلیرانہ و باغیانہ زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔

علی بن عیسیٰ کا تقرر: ۱۷۵ھ میں ماوراء النہر پر جہاد کیا گیا اور خلیفہ ہارون نے خراسان کی گورنری پر علی بن عیسیٰ بن ماہان کو مامور کیا، وہ دس برس تک اس عہدہ پر فائز رہا اسی کے عہد میں حمزہ بن اترک خارجی نے ۱۷۹ھ میں بوشنج میں خروج کیا ان دنوں ہرات کی گورنری پر عمرویہ بن یزید ازدی تھا اس نے چھ ہزار سواروں کی جمعیت کے ساتھ حمزہ سے معرکہ آرائی کی حمزہ نے اس کو شکست دے کر اس کے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ کثیر کو مار ڈالا عمرویہ بن یزید اس ہنگامہ میں دب کر مر گیا تب علی بن عیسیٰ نے جھلا کر اس کو معزول کر دیا اور بجائے اس کے اپنے دوسرے لڑکے عیسیٰ بن علی کو مامور کیا۔

معرکہ نیشاپور: اس سے اور حمزہ سے لڑائی ہوئی حمزہ نے شکست دے دی علی بن عیسیٰ نے تازہ دم فوج دے کر اس کو پھر جنگ حمزہ پر مامور کیا مقام نیشاپور میں صف آرائی کی نوبت آئی اور ایک خونریز جنگ کے بعد حمزہ شکست کھا کر قہستان کی طرف بھاگا عیسیٰ کے لشکریوں نے تعاقب کیا۔ حمزہ کے ہمراہیوں میں سے چالیس آدمیوں کے سوا جو اس کے ہمراہ قہستان بھاگ گئے تھے اور کوئی جانبر نہ ہوا عیسیٰ نے اوق، جوین اور ان قصبات و دیہات کی جانب اپنے لشکریوں کو روانہ کیا جو حمزہ کی امداد و اعانت کرتے تھے اور نہایت بے دردی سے خوارج کے خون کی ندی بہا دی تقریباً تیس ہزار خوارج اس قتل عام میں مارے گئے۔ اختتام جنگ کے بعد عیسیٰ نے مقام زرنج میں عبداللہ بن عباس نسفی کو اپنا نائب مقرر کر کے مراجعت کی۔

حمزہ کی غارت گری: عبداللہ بن عباس نے خراج اور مال غنیمت جمع کر کے زرنج سے کوچ کر دیا۔ حمزہ کو اس کی خبر لگ گئی اثنائے راہ میں بحالت غفلت عبداللہ سے چھیڑ چھاڑ کی عبداللہ اور اس کے ہمراہیوں نے نہایت استقلال و مردانگی سے مقابلہ کیا۔ بالآخر حمزہ شکست کھا کر بھاگا۔ حمزہ زخمی ہوا اور اس کے اکثر ہمراہی اس معرکہ میں کام آئے۔ اس واقعہ کے بعد حمزہ

نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اطراف و جوانب کے بہت سے قصبات پر بحالت غفلت جب [illegible] اور اپنی [illegible] حملہ آور ہوتا تھا لیکن [illegible] ان میں قیام پذیر نہ ہوتا تھا اسی زمانہ میں علی بن عیسیٰ نے [illegible] کیا اتفاق سے ایک [illegible] گاؤں [illegible] اور وہاں کے باشندوں [illegible] کر دیا۔ جب یہ خبر [illegible] کے ایک گاؤں میں [illegible] کے خوف سے بھاگ گئے۔ یہ وہی خوارج تھے جو [illegible] خوارج کا [illegible] [illegible] ہو گئیں۔

مامون کی ولی عہدی: ۱۸۲ھ میں خلیفہ ہارون نے اپنے لڑکے عبداللہ کی ولی عہدی کی بیعت لی کہ امین کے بعد تخت خلافت کا یہ وارث ہو گا اور اس کو مامون کے خطاب سے ملقب کر کے خراسان [illegible] اس کے بعد [illegible] ہارون الرشید کی جانب سے مقرر کر کے خراسان کی جانب روانہ کر دیا۔

بغاوتیں اور ان کا استیصال: انہی دنوں ابو الخصیب وہیب بن عبد اللہ نسائی نے مقام خراسان میں علم بغاوت بلند کر کے خراسان کے اطراف و جوانب [illegible] حکومت شاہی سے خائف ہو کر [illegible] ہو گئی۔ اس واقعہ کے بعد ہی یہ خبر مشہور ہوئی کہ [illegible] نے بغاوت [illegible] ابو الخصیب نے [illegible] علی بن عیسیٰ بن ماہان ابو الخصیب [illegible] ابو الخصیب [illegible] کہ ابو الخصیب [illegible] کا خاتمہ ہو گیا اور [illegible] بغاوت [illegible] ایک مدت سے [illegible] ہو گئی۔

علی بن عیسیٰ کی شکایت: ۱۸۹ھ میں ہارون الرشید نے علی بن عیسیٰ [illegible] خلافت [illegible] خراسان [illegible]

۱۹۱ھ میں علی بن عیسیٰ نے اپنے لڑکے عیسیٰ بن علی کو جنگ خاقان پر مامور کر دیا تھا چنانچہ عیسیٰ بن علی نے خاقان کو شکست دے کر اس کے بھائی کو گرفتار کر لیا تھا۔

رافع سے جنگ: رافع بن لیث بن نصر بن سیار نے سمرقند میں آتش بغاوت مشتعل کر دی اور شاہی فوج سے ایک مدت دراز تک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ انہیں لڑائیوں میں اس کے لڑکے عیسیٰ نے وفات پائی اس کے بعد خلیفہ ہارون نے علی بن عیسیٰ کو چند وجوہات کی وجہ سے ۱۹۱ھ میں معزول کر دیا۔ اس کے علاوہ یہ وجہ بھی تھی کہ یہ لوگوں کو ذلیل سمجھتا تھا اور روسائے خراسان کی توہین کرتا تھا اور ایک روز حسین بن مصعب (یہ طاہر بن حسین کے والد تھے) علی بن عیسیٰ سے ملنے گئے تھے علی بن عیسیٰ کمال ترش روئی سے پیش آیا اور سخت کلامی کی اور کلمات فحش سے مخاطب ہو کر قتل کر ڈالنے کی دھمکی دی۔ ایسا ہی واقعہ ہشام بن فرخسرو کے ساتھ پیش آیا تب ہشام نے اس واقعہ کے بعد فالج کا بہانہ کر کے اس کے خوف سے خانہ نشینی اختیار کر لی ہر چند لوگوں نے مکان سے نکلنے کو کہا مگر نہ نکلا۔ یہاں تک کہ علی بن عیسیٰ معزول کیا گیا۔ اب حسین دوبارہ پریشان حال دربار خلافت میں پہنچا شکایت کی اور امان کی درخواست کی۔ چنانچہ خلیفہ ہارون نے اسے امان دے دی۔

عیسیٰ کے فرار کا واقعہ: منجملہ ان امور کے جن سے خلیفہ ہارون نے ان کو گورنری خراسان سے معزول کیا تھا ایک یہ بھی تھا کہ جب اس کا لڑکا عیسیٰ جنگ رافع میں مارا گیا تو ایک لونڈی نے جو اس راز سے واقف تھی عیسیٰ کے بعض خدام کو اس سے مطلع کیا کہ بلخ کے باغ میں تیس ہزار دینار عیسیٰ کے دفن کر دیئے ہیں۔ اس خادم نے اپنے ملنے والوں سے تذکرہ کیا رفتہ رفتہ عوام الناس میں یہ راز افشاء ہو گیا۔ عوام الناس یہ سن کر دوڑ پڑے باغ میں گھس کر یہ دولت لوٹ لائے اور اس سے پیشتر یہ ہمیشہ خزانے کی کمی کی شکایت کیا کرتا تھا اور خلیفہ ہارون کو یہ یقین دلایا تھا کہ جنگ رافع میں میں نے اپنی عورتوں کے زیورات فروخت کر کے خرچ کئے ہیں۔ جب خلیفہ رشید کے کان تک دینار لوٹنے کی خبر پہنچی تو اس نے جھلا کر اس کو معزول کر دیا اور ہرثمہ بن اعین کو طلب کر کے خراسان کی سند گورنری مرحمت فرمائی اور رجاء خادم کو اس کے ہمراہ روانہ کیا۔ خلیفہ نے یہ فرمان اپنے قلم سے تحریر کیا تھا اور اس راز کو چھپانے کی سخت تاکید کی تھی اور یہ ہدایت کر دی تھی کہ خود کو یہ ظاہر کرنا کہ خلیفہ نے مجھے علی بن عیسیٰ کا مددگار و معاون مقرر کر کے روانہ کیا ہے۔

علی بن عیسیٰ کی گرفتاری: ہرثمہ نے نیشاپور پہنچ کر انتظام شروع کر دیا اور اپنے ہمراہیوں کو نیشاپور میں مقرر کر کے مرو پہنچا علی بن عیسیٰ سے ملاقات ہوئی اس کو مع اس کے اہل و عیال اور متعلقین کے گرفتار کر کے مال و اسباب کو ضبط کر لیا جس کی قیمت آٹھ لاکھ تھی جو خلیفہ ہارون کے پاس پانچ سو اونٹوں پر لدوا کر بھیج دیا اور علی بن عیسیٰ کو اونٹ پر بغیر کجاوہ و پردہ کے سوار کرا کے دارالخلافت بغداد کی جانب روانہ کیا۔ اس کے بعد ہرثمہ نے ماوراء النہر کی جانب کوچ کر دیا اور رافع بن لیث کا سمرقند میں محاصرہ کر لیا۔ آخرکار طول کھینچا محاصرہ سے گھبرا کر رافع نے امان طلب کی ہرثمہ نے [illegible] چند دنوں تک سمرقند میں قیام پذیر رہا۔ مرو میں ہرثمہ کے آنے کا زمانہ ۱۹۲ھ میں ہوا ہے۔

CT-A

مامون کی ولی عہدی کی تجدید: ۱۸۶ھ میں خلیفہ ہارون الرشید نے انبار سے بقصد حج مکہ معظمہ کا سفر اختیار کیا اور اس کے ساتھ اپنے تینوں لڑکے محمد امین، عبداللہ مامون اور قاسم تھے۔ سب سے پہلے امین کی ولی عہدی کی بیعت لی تھی اور اس کو

؎ [illegible] کتابت کی غلطی ہے [illegible] تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ [illegible] سے تصحیح کیا ہے۔ مترجم

عراق، شام اور عرب کی حکومت سپرد کی تھی۔ اس کے بعد مامون کو ولی عہد مقرر کیا اور اس کو خراسان اور ہمدان سے حدود بلاد تا انتہائے مشرق دیئے تھے اور مامون کے بعد اپنے تیسرے بیٹے قاسم کی ولی عہدی کی بیعت لی تھی اور اس کو مؤتمن کا لقب دیا تھا مگر مامون الرشید کو اس کی معزولی کا بصورت نالائق ثابت ہونے کے اور بحالی کا بصورت لائق ہونے کے اختیار دیا تھا اس کو جزیرہ، ثغور اور عواصم کی حکومت دی تھی۔

عہد نامہ ولی عہدی: مدینہ منورہ پہنچ کر اہل مدینہ کو انعامات دیئے اور مستحقین میں خیرات تقسیم کی۔ امین، مامون اور اپنی طرف سے ایک کروڑ پانچ لاکھ دینار، مدینہ منورہ میں صرف کئے۔ اسی طرح مکہ معظمہ میں داد و دہش سے کام لیا۔ فقہاء، قضاۃ اور سرداران لشکر کو طلب کر کے دونوں شہزادوں کی جانب سے جدا جدا عہد نامے لکھوائے۔ ایک امین کی طرف سے تھا کہ مامون کے ساتھ وفا کرے گا۔ دوسرا مامون کی طرف سے تھا امین کے ساتھ ایفائے عہد کا۔ پھر ان دستاویزات کو شہادتوں سے مکمل کر کے خانہ کعبہ میں آویزاں کر دیا۔ اور پھر جب ۱۸۹ھ میں جرجان گیا اور وہاں کچھ عرصہ قیام پذیر ہوا تو سرداران لشکر و ارکان دولت کو جمع کر کے یہ کہا کہ جو کچھ میرے لشکر میں مال، خزانہ، اسلحہ، گھوڑے اور سامان جنگ ہے اس کا ایک مستقل طور پر مصرف مامون ہے اور ان لوگوں سے مامون کی ولی عہدی کی تجدید بیعت کر کے بغداد کی جانب کوچ کیا۔ اسی طرح بغداد میں دوبارہ سرداران لشکر کو جمع کر کے امین کی ولی عہدی کی بیعت کی تجدید کی۔

خاندان برامکہ: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ خالد بن برمک ابتدا ہی سے خلفاء دولت عباسیہ میں جو اعزاز اور رتبہ برامکہ کو حاصل تھا وہ اوروں کو نہیں ملا۔ سلطنت کے مناصب تھے بڑی بڑی عہدوں اور صوبوں کے یہی حاکم و حکمران تھے۔ خلیفہ منصور نے موصل اور آذربائیجان کی گورنری پر خالد کو مقرر کیا تھا اور اس کے بیٹے یحییٰ کو آرمینیہ کی حکومت مرحمت کی تھی اور خلیفہ مہدی نے ہارون الرشید کی اتالیقی اس کے سپرد فرمائی تھی اور اس نے اس خدمت کو نہایت خوبی سے انجام دیا تھا۔ خلیفہ ہادی نے جب ہارون کو معزول کر کے اپنے بیٹے کو ولی عہد بنانے کا قصد کیا تو یحییٰ نے علانیہ مخالفت کی تھی۔ اس بنا پر خلیفہ ہادی نے اس کو قید کر دیا تھا چنانچہ جب ہارون مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوا تو قلمدان وزارت یحییٰ کے سپرد کر کے امور مملکت کے سیاہ و سفید کا کلی اختیار دے دیا۔

برامکہ کا عروج: اس سے پیشتر یحییٰ خیزران (مادر ہارون الرشید) کی رائے سے امور مملکت انجام دیتا تھا لیکن بعد مرگ خیزران اس کا قدم استقلال اور استحکام کے ساتھ سلطنت میں جم گیا۔ یہ بہت بڑا خاندان تھا یحییٰ کے بھائی اور بھتیجے کثرت سے تھے۔ اس کے بیٹے جعفر، فضل اور محمد امور سلطنت میں اپنے باپ کی طرح دخیل تھے۔ خلیفہ کے دربار میں ان کا بہت بڑا اعتبار تھا۔ خلیفہ سے ان کو خاص نسبت تھی اور فضل تو خلیفہ ہارون کا دودھ شریک بھائی تھا۔ فضل کی ماں نے ہارون کو اور ہارون کی ماں خیزران نے فضل کو دودھ پلایا تھا اور چونکہ ہارون نے یحییٰ کی گود میں پرورش پائی تھی اس وجہ سے ادب کے ساتھ یحییٰ کو باپ کے خطاب سے مخاطب کیا کرتا تھا اور یحییٰ کے معمر ہونے پر فضل اور جعفر کو عہدہ وزارت پر سرفراز کیا تھا۔ نیز اس سے پہلے جعفر کو مصر و خراسان کی گورنری دی گئی تھی اور جس وقت مضر و یمنی کے مابین شام میں فتنہ و فساد برپا ہو گیا تھا اس کو ان ہنگاموں کے فرو کرنے کے لئے منتخب کیا تھا چنانچہ اس نے بکمال خوبی اس خدمت کو انجام دیا اور نیک نامی کے ساتھ واپس آیا تھا۔ فضل کو بھی حکومت مصر و خراسان دی گئی تھی اور جب یحییٰ بن عبداللہ علوی نے دیلم کی سازش سے سر اٹھایا تو فضل ہی کو خلیفہ ہارون نے

یحییٰ بن عبداللہ کی سرکوبی [illegible] روانہ کیا تھا اس کی حکمت عملی اور سیاسی چالوں سے یحییٰ بن عبداللہ نے خلیفہ کی اطاعت قبول کر لی اور [illegible] کے بعد جعفر بن یحییٰ [illegible] کی خدمت [illegible] ان تمام مہمات انتظامات [illegible] قوت سے کر نہایت حسن و خوبی سے سرانجام دیا [illegible] خلیفہ سب ہی ان کے مداح تھے۔

برامکہ کے زوال کے اسباب رفتہ رفتہ ان کا اقتدار اور جاہ و جلال حکومت و سلطنت میں اس درجہ بڑھ گیا کہ خلیفہ [illegible] امور سلطنت کے سیاہ و سفید کے [illegible] مالک تھے امراء دولت کو ان سے [illegible] خلیفہ سے چغلی کرنے لگے، کثرت شکایات سے خلیفہ کے دل میں بھی برامکہ بالخصوص جعفر کی طرف سے ایک خیال پیدا ہو گیا چھوٹی چھوٹی غلطیاں اور ذرا ذرا سی [illegible] آنکھ سے دیکھی [illegible] اور غیر قابل عفو جرائم دیکھے جاتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ کی ناراضگی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ خلیفہ نے یحییٰ بن عبداللہ [illegible] جعفر برمکی کے پاس [illegible] تھا [illegible] خلیفہ کی اجازت کے بغیر رہا [illegible] خلیفہ نے جعفر سے [illegible] کی تصدیق کر دی خلیفہ کو جعفر کی یہ [illegible] ایسے باغی [illegible] پیدا ہوئی [illegible] سے [illegible] کر [illegible]۔

ایک روز یحییٰ بن خالد حسب معمول خلیفہ کی خدمت میں بلا اجازت حاضر ہوا اتفاق سے اس وقت شاہی طبیب جبرئیل بن بختیشوع بیٹھا ہوا تھا خلیفہ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا "کیوں جبرئیل تمہارے مکان میں بھی کوئی بلا اجازت آ جاتا ہے؟" عرض کیا "نہیں" [illegible] یحییٰ کی طرف متوجہ ہو [illegible] یحییٰ نے جواب دیا "امیر المومنین! [illegible] بات [illegible] حاضر ہوتا تھا [illegible] مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میری حاضری [illegible] خلیفہ نے شرم سے [illegible] ایک بات کہہ دی۔ [illegible] حاجب [illegible] تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے [illegible] خلیفہ ہارون کے اشارے سے [illegible] کی [illegible] کر دی۔ چنانچہ [illegible] رفاقت میں حاضر [illegible] ایک مدت کی عادت [illegible]۔

جعفر کا قتل [illegible] جعفر [illegible] ایک [illegible] ہارون نے [illegible] جعفر کا سر [illegible] کو [illegible] اس [illegible] خلیفہ [illegible] کی [illegible] تیری [illegible]۔

[illegible] خلیفہ [illegible] جعفر [illegible] یحییٰ کے [illegible] مکانات [illegible] جعفر [illegible]

نعش بغداد روانہ کی اور یہ حکم دیا کہ اس کے دو ٹکڑے کر کے (پل پر) الگ الگ دونوں جانب لٹکا دیے جائیں۔ اس عتاب شاہی سے صرف محمد بن خالد برمکی محفوظ رہا۔

عبدالملک بن صالح خلیفہ ہارون کا یہ احسان تھا کہ اس نے کسی قسم کی تنگی نہ کی اور اس کے بیٹوں فضل، محمد، موسیٰ پر تنگی کی۔ اس کے بعد عبدالملک بن صالح بن علی پر الزام لگایا گیا۔ یہ الزام کہاں تک درست ہے۔ خوش قسمتی سے یہ حکایت عبدالملک کے بیٹے عبدالرحمٰن نے تیار کی تھی اس کو بھی دعوائے خلافت ہے۔ خلیفہ نے اس کو فضل بن ربیع کے پاس نظر بند کر دیا۔ دوسرے دن دربار میں طلب کر کے اس معاملہ کی بابت دریافت کرنے پر عبدالملک نے حلفیہ طور پر اس سے انکار کیا اور اپنی خدمات سابقہ کا اظہار کر کے کہا۔ وفاداری اور ہمدردی کا یقین دلانے کی کوشش کی کہ آپ کو بدظن کیا گیا ہے۔ عبدالملک نے کہا "یہ تمہارا بیٹا" تب اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کو بلوایا گیا۔ عبدالملک نے عرض کیا "اس کی شہادت بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتی یہ مامور ہے یا معذور، یا عاق و نافرمان ہے۔" خلیفہ ہارون نے پوچھا "اور یہ عم سے کیا تعلق" تو ان دو میں سے کون زیادہ قابل اعتماد گواہ کہاں سے آ سکتے ہیں؟ خیر میں اس بارے میں غور کروں گا۔ محض اللہ تعالیٰ ہی کیا رحم ہے کیونکہ وہی میرے اور تمہارے درمیان منصف حاکم ہے۔" عبدالملک نے جواب دیا "یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کے حکم ہونے اور امیرالمومنین کے حاکم ہونے پر راضی ہوں کیونکہ مجھے یقین کامل ہے کہ امیرالمومنین اپنی خواہش کا اتباع اور اپنے رب پر مقدم نہ کریں گے۔"

عبدالملک کی اسیری: چند روز بعد دوسرے دن خلیفہ ہارون نے اس کو دوبارہ طلب کیا وہ جان کے خوف سے کانپتا ہوا حاضر ہوا اور اپنے تعلقات، خدمات اور خیر خواہیاں ظاہر کرنے لگا تو خلیفہ ہارون نے کہا "اللہ کی قسم! اگر صرف تمہارا تقویٰ باقی رکھنا مجھے منظور نہ ہوتا تو میں بے شک تجھے قتل کر دیتا" اور پھر اس کو جیل میں بھیج دیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن مالک (جو محکمہ پولیس کے افسر اعلیٰ تھا) حاضر ہوا۔ ہارون کے دل میں عبدالملک کا ذکر آیا۔ عبداللہ نے عرض کیا "امیرالمومنین! یہ تو سب کہ عبدالملک آپ کا خیر خواہ اور دل سے آپ کا ہے آپ کی کسی قسم کی برائی نہیں چاہتا۔" خلیفہ ہارون نے فرمایا "اگر تم اس کی خدمات و حالات اور واقعات سے واقف ہوتے تو کبھی یہ نہ کہتے" عرض کیا "چونکہ آپ نے اس کو قید کر دیا ہے اس لئے یہ امر مناسب ہے کہ رہائی دیں" لیکن خلیفہ ہارون نے ایسا نہیں کیا اور خلیفہ مقرر رہا۔ یہاں تک کہ ہارون الرشید کا انتقال ہو گیا اور خلیفہ امین نے اسی کو رہا کیا۔

یحییٰ اور فضل اس واقعہ کے بعد خلیفہ ہارون نے قید میں مسرور کو یحییٰ برمکی کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ "تم نے مجھ سے عبدالملک کے باغیانہ خیالات چھپائے حالانکہ تم واقف تھے"۔ یحییٰ نے پیغام سن کر جواب دیا "امیرالمومنین! خود ہی خیال کر سکتے ہیں کہ عبدالملک مجھ سے اپنے پوشیدہ راز کیوں بتاتے کہ میں تو خیر خواہ دولت و حکومت تھا اور اگر مجھ پر [illegible] معلوم ہوا تو میں [illegible] آپ سے زیادہ [illegible] سے [illegible] جب [illegible] اس سے محبت رکھتا تھا [illegible] یہ ہے کہ اس میں [illegible] سب [illegible] سے [illegible]۔" مسرور نے یہ پیغام ہارون تک پہنچایا۔ خلیفہ نے مسرور کو پھر لوٹا کر یحییٰ کے پاس بھیجا اور دھمکی دی اور کہا کہ سچا واقعہ بیان کرو۔ ورنہ میں تمہارے سامنے بیٹے فضل کو قتل کرا دوں گا۔ یحییٰ نے جواب دیا "امیر المومنین کو اختیار ہے کہ ہم لوگوں کی جانیں آپ کے قبضے میں ہیں جو چاہیں کریں"۔ مسرور نے یہ سن کر فضل کا ہاتھ پکڑا اور لے چلا

زار زار روئے۔ نیز فضل اپنے بوڑھے اور مصیبت زدہ باپ سے رخصت ہوا یحییٰ نے رخصت کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی دعا دی۔ خلیفہ ہارون الرشید کے حکم کے مطابق یاسر نے فضل کو تین رات تک دوسرے مکان میں مقید رکھا۔ جب ان دونوں آدمیوں میں سے کسی کے مال کا انکشاف نہ ہوا تو پھر دونوں کو ایک ہی جگہ پر قید کر دیا۔

ابراہیم بن عثمان کا قتل: ابراہیم بن عثمان بن نہیک جعفر برمکی کے قتل کے بعد اکثر برمکہ کا ذکر کر کے رو دیا کرتا تھا اور اس کی قوم بھی اس کے ساتھ روتی تھی ابراہیم کے روتے روتے یہ حالت ہو جاتی تھی کہ وہ ارادہ جعفر کا بدلہ لینے کا تھا اور جب نیچروں کے ساتھ مجلس نشینی میں بیٹھتا تھا تو تلوار ہاتھ میں لے کر کہتا تھا (وا جعفراه وا سیداه والله لاقتلن قاتلك ولاطلبن بثارك) "ہائے جعفر! ہائے میرے سردار! واللہ میں تمہارے خون کا بدلہ ضرور لوں گا اور تمہارے قاتل کو ضرور قتل کروں گا"۔ ابراہیم کا یہ جوش انتقام دیکھ کر اس کے بیٹے ابوحفص نے جا کر خلیفہ ہارون سے اطلاع کر دی خلیفہ ہارون نے ابراہیم کو طلب کر کے جعفر کے قتل پر افسوس و ندامت ظاہر کی۔ ابراہیم نے رو کر جواب دیا "واللہ امیر المومنین آپ نے بہت بڑی غلطی کی"۔ ہارون الرشید یہ سن کر جھنجھلا اٹھا اور جھڑک کر بولا "قم لعنک اللہ" کہا۔ ابراہیم چلا آیا چند ہی دن اس کے بیٹے نے پیچھے سے تلوار کا ایک ہاتھ لگایا جس کے صدمے سے وہ چند روز کے بعد مر گیا کہا جاتا ہے کہ ابراہیم کے بیٹے نے ہارون کے حکم سے یہ فعل کیا تھا۔

یحییٰ برمکی برابر رقہ کے جیل میں رہا تا آنکہ ۱۹۰ھ میں انتقال کر گیا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے فضل نے ۱۹۳ھ میں وفات پائی۔ خاندان برامکہ اس عالم میں ... سے تھے اور ان کی دولت مملکت کی بڑی دولتوں سے کم تھی اور یہ لوگ دولت و سلطنت کے چہرہ کی زیبائش تھے۔

عرض مترجم

علامہ ابن خلدون نے جس قدر حالات برامکہ کے تحریر فرمائے ہیں وہ نہایت بے ربط اور کٹے ہوئے ہیں کسی مقام پر تسلسل رکھنے کی جگہ نہیں ہے مگر نہایت اختصار کے ساتھ۔

بہ نظر دلچسپی ناظرین خاندان برامکہ کے مشاہیر کے حالات اور کتب تواریخ سے لکھنا چاہتا ہوں امید ہے کہ پڑھنے والے شوق و دلچسپی سے پڑھیں گے۔

خالد برمکی: خاندان برامکہ میں سے جو سب سے پہلے عہدہ وزارت پر فائز کیا گیا وہ خالد برمکی تھا اس کے اجداد آتش کدہ نوبہار کے متولی تھے جس کو منوچہر بادشاہ فارس نے آفتاب کے نام پر بنایا تھا اور شہر بلخ میں یہ تھا برامکہ کا۔ جب ۳۱ھ عہد خلافت عثمان ذی النورین میں خراسان فتح ہوا اور اسلامی حکومت تمام اطراف میں پھیل گئی اس وقت یہ آتش کدہ بھی جو عہد منوچہر سے برابر چلا آتا تھا ویران ہو گیا اور خاندان برامکہ بھی مصیبت کے جال میں پھنس گیا۔ پھر ۸۶ھ عہد خلافت ولید بن عبدالملک اموی میں قتیبہ بن مسلم حجاج کی طرف سے خراسان کا گورنر ہو کر وارد خراسان ہوا اور ایک بہت بڑی فوج مرتب کر کے ماوراء النہر پر فوج کشی کی اس لڑائی میں بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تھا بہت سی لونڈیاں بھی گرفتار ہو کر آئی تھیں ان میں ایک عورت برمک کی بیوی تھی تقسیم مال غنیمت کے وقت یہ عورت عبداللہ بن مسلم (برادر قتیبہ) کے حصہ میں آئی اتفاق سے چند ایام بعد مسلمانوں کی اہل بلخ سے صلح ہو گئی تو قتیبہ نے حکم دیا کہ ان کے قیدی واپس کر دیے جائیں عبداللہ نے اس برمکی عورت کو بھی

برمک نے پانی واپس کر دیا۔ آخر یہ قرار پایا [illegible] پیدا ہوا تو [illegible] سال کی مدت گزرنے کے بعد خالد پیدا ہوا۔ اس کی تعلیم و تربیت کا زمانہ کیسے اور کہاں گزرا اس کے متعلق ہم ناظرین سے معافی [illegible] چاہتے ہیں۔

ابو العباس سفاح کے عہد خلافت میں [illegible] ابو سلمہ خلال وزیر آل محمد کے قتل کے بعد وزارت کا عہدہ خالد ہی کو مرحمت کیا گیا۔ سفاح کے مرنے تک [illegible] منصور نے مسند خلافت پر جلوہ افروز ہو کر اس سے بھی اس کو وزارت ہی کے عہدہ پر رکھا۔ لیکن ایک سال ایک مہینہ کے بعد ابو ایوب موریانی کی [illegible] سے خلیفہ منصور نے خالد کو بلاد فارس کے کردوں کی سرکوبی کے لئے فارس بھیج دیا۔ خالد کے جانے کے بعد ابو ایوب موریانی کو قلمدان وزارت عطا کر دیا گیا۔ اگر چہ پھر خالد عہدہ وزارت پر [illegible] نہیں ہوا لیکن [illegible] سرداروں کے کاموں [illegible] خلیفہ مہدی کا زمانہ ولی عہدی میں اتالیق [illegible] مہدی سے سرفراز [illegible] ابن خلدون [illegible] میں وفات پائی۔ اس کا ایک لڑکا یحییٰ تھا۔

یحییٰ برمکی: یحییٰ برمکی ہشام بن عبد الملک اموی کے زمانہ خلافت میں پیدا ہوا اس کے والد کا [illegible] چالیس [illegible] تعلیم و تربیت اور [illegible] معقولات [illegible] واقعہ [illegible] لکھتے ہیں کہ جب اس کے [illegible] خالد کا [illegible] یحییٰ کی قابلیت پر [illegible] خلیفہ مہدی نے ہارون الرشید کا اتالیق مقرر کر دیا۔ چنانچہ [illegible] یحییٰ [illegible] خلیفہ مہدی [illegible] یحییٰ برمکی [illegible] خلیفہ ہادی نے ہارون [illegible] ہادی کی وفات [illegible] ہارون نے تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی یحییٰ کو امور سلطنت [illegible] قلمدان وزارت [illegible] اس کے عہد میں علوم و فنون کی [illegible] ترقی ہوئی۔ یہ بہت [illegible] کریم [illegible] انسان تھا اس کی [illegible] علم نجوم [illegible] جیل میں وفات پائی۔ اس کے چار بیٹے فضل، جعفر، موسیٰ، محمد [illegible] ہارون الرشید [illegible] مجھے معلوم نہیں ہوا۔

فضل برمکی: فضل برمکی [illegible] یحییٰ [illegible] پیدا ہوا اس کے [illegible] ہارون الرشید کی ولادت ہوئی [illegible] ایک دوسرے کے [illegible] بھائی ہے۔ ہارون الرشید [illegible] فضل [illegible] خلیفہ مہدی نے یحییٰ کے [illegible] ہارون کی اتالیقی [illegible] اپنے [illegible]

---

[1] ابن خلکان [illegible] [2] ابن خلکان [illegible]

[3] ابن خلکان جلد [illegible]

[4] ابن خلکان [illegible] [5] ابن خلکان جلد [illegible]

[illegible]

جعفر برمکی [illegible]

عباسہ کا واقعہ [illegible]

> [illegible]

[illegible]

[illegible]

شرط پر عباسہ کا عقد جعفر سے کر دیا"۔

یہی الفاظ ہیں جن کی بنا پر بعض مؤرخین نے بڑی بڑی خیالی عمارتیں کھڑی کر لیں ابن طبری سے جس نے اس واقعہ کی روایت کی ہے وہ احمد بن زہیر ہے اور احمد بن زہیر سے جس نے روایت کی ہے اس کا نام خود طبری کو معلوم نہیں ہوا اس لیے وہ کہتا ہے عن بعض اصحابہ (بعض اصحاب سے) صاف ظاہر ہے کہ احمد بن زہیر کی روایت نہ قابل اعتبار ہے۔ محققین نے بلا تامل اس روایت کی تردید کی ہے۔

قطع نظر اس کے اگر یہ امر تسلیم کر لیا جائے کہ آخر روایت طبری کا جس پر سلسلہ روایت ختم ہو جاتا ہے تو ایک ہی ہے تو قابل سوال ہے کہ اس کا کسی معاصر یا مشہور واقعہ عباسہ میں تذکرہ کیوں نہ ہوا جو جعفر کے قتل کے وقت موجود ہو کسی تاریخ میں نہیں پایا جاتا خود طبری نے ان لوگوں کے نام لکھے ہیں جو اس معاملہ میں ہارون الرشید کے ہمراز و شریک تھے۔ اور بفرض محال اگر طبری اس واقعہ کو تسلیم کر لیتا تو آگے چل کر جعفر کے قتل و اسباب تحریر کرتے وقت ضرور اس واقعہ کو ترجیح دیتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ تمام واقعات جو جعفر کے قتل کا محرک ہوئے تھے بالترتیب لکھے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعہ مذکورہ اس کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ علامہ ابن عبد ربہ نے بھی اس واقعہ کو اعلام الناس صفحہ ۱۵۲ میں بروایت ابراہیم بن اسحاق نے نقل کیا ہے اور اصل راوی کا نام بالکل غائب ہے اور بجائے عباسہ کے میمونہ کا نام لکھا ہے۔

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

خلیفہ مہدی کی چار لڑکیاں تھیں عباسہ بنت مہدی اور علیہ بنت مہدی وغیرہ ان کے کوئی لڑکی میمونہ نامی نہ تھی اور عباسہ کا عقد ہارون نے پہلے محمد بن سلیمان سے کیا تھا جب وہ مر گیا تو ابراہیم بن صالح بن علی سے اس کا نکاح کر دیا۔ دیکھو کتاب المعارف ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کاتب دینوری المتوفی سنہ ۲۷۶ھ صفحہ ۱۲۶ علامہ ابن خلدون مؤلف کتاب ہذا نے جو اس واقعہ پر مقدمہ تاریخ میں ریمارک دیا ہے وہ مضمون الفاظ میں لکھنے کے قابل ہے مگر افسوس ہے کہ اس کو بخیال طوالت مقالہ نقل نہیں کیا جاتا ہے۔

فمن شاء الاطلاع علیھا فلیرجع الیھا۔ انتہی کلام المترجم

ہارون الرشید کے فضائل: ہارون الرشید جیسا کہ طبری وغیرہ نے روایت کی ہے ایک سال جہاد کرتا تھا اور دوسرے سال زیارت کعبہ کو جاتا تھا اور روزانہ سو رکعتیں نماز پڑھا کرتا تھا اور ایک ہزار درہم خیرات دیتا تھا اور جب حج کرنے کو جاتا تو ایک سو فقہا کو اپنی جیب خاص سے اپنے ہمراہ لے جاتا تھا اور جس سال حج کو نہ جاتا تو تین سو آدمیوں کو اپنے خرچ سے حج کو روانہ کرتا تھا۔ انتظام ملکی اور سیاست میں خلیفہ منصور کا پیرو تھا مگر داد و دہش میں اس کا مخالف تھا۔ اس سے پیشتر کوئی خلیفہ اس سے زیادہ فیاض جواد اور بے دریغ مال کا دینے والا نہیں گزرا جہاد کا بے حد مشتاق تھا کوئی سال ایسا نہ جاتا تھا کہ خود یا اپنے خاندان کے ممبر یا امرا کو اور دوسروں کو جنگ پر بھیجا کرتا تھا۔

فتوحات: چنانچہ ۱۷۰ھ میں عسکر صائفہ کے ساتھ سلیمان بن عبداللہ بکائی کو روانہ کیا تھا بعض کا بیان ہے کہ خود بنفس نفیس اس مہم پر گیا تھا اور ۱۷۲ھ میں اسحاق بن سلیمان بن علی کو بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ بلاد روم میں اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا بہت سے آدمی قیدی بنا لیے گئے۔ ۱۷۵ھ میں عبدالرحمن بن عبدالملک بن صالح کو صائفہ کی فوج کا سردار بنا کر جہاد پر روانہ کیا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ عبدالملک کو بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ اس نے رومیوں کو خوب تکلیف دی شدت سرما سے لشکریوں کے ہاتھ کٹ کٹ کر گر گئے۔ بعد ازاں ۱۷۶ھ میں عبدالرزاق بن عبدالحمید تغلبی کو ۱۷۷ھ میں زفر بن عاصم

اور ۱۸۱ھ میں خود خلیفہ ہارون نے بلاد روم پر بقصد جہاد فوج کشی کی اور قلعہ صفصاف کو بزور تیغ فتح کر لیا۔

رومیوں سے پہلی مصالحت: اسی ۱۸۱ھ میں عبدالملک بن صالح نے بھی جہاد کیا تھا اور جوش کامیابی میں انقرہ تک بڑھتا چلا گیا۔ مطمورہ کو اسی نے اپنے زور تیغ سے مفتوح کیا۔ اسی سنہ میں مسلمانوں نے معاوضہ دے کر اپنے قیدیوں کو رومیوں کی قید سے رہا کرایا۔ یہ پہلی مصالحت تھی جو دولت عباسیہ میں ہوئی۔ اس کام کا انتظام قاسم بن رشید کے سپرد کیا گیا تھا۔ لوگوں کو اس سے بے حد مسرت ہوئی۔ مقام لامس میں فدیہ دے کر مسلمان قیدیوں کی رہائی کی مجلس منعقد کی گئی جو طرسوس سے بارہ فرسنگ کے فاصلہ پر تھا۔ علماء و اعیان سلطنت اور صدہا باشندے اور ابو سلیمان کے ہمراہ تیس ہزار باقاعدہ فوج اس میں شریک ہوئی۔ والی طرسوس بھی اس موقع پر آ گیا۔ رومی بھی مسلمان قیدیوں کو لے کر آئے تھے جن کی تعداد تین ہزار سات سو تھی۔ قاسم بن رشید نے ان کے معاوضہ میں رومی قیدیوں کو دے کر مسلمان قیدیوں کو رہا کرا لیا۔

ابن عبدالملک کا حملہ: ۱۸۲ھ میں عبدالرحمن بن عبدالملک بن صالح صائفہ کے ساتھ جہاد کرنے کو گیا۔ رفتہ رفتہ افسوس (شہر اصحاب کہف) تک پہنچ گیا۔ اسی زمانہ میں ان لوگوں کو یہ خبر لگی کہ رومیوں نے اپنے بادشاہ قسطنطین بن الیون کے بعد اس کی ماں رینی کو تخت حکومت پر جانشین کیا اور اس کو اغسطہ کا لقب دیا ہے۔ یہ خبر سن کر اسلامی لشکر نے کمال مردانگی سے بلاد روم پر حملہ کیا اور کامیابی کے ساتھ واپس آیا۔

شاہ خاقان کا خروج: ۱۸۳ھ میں خاقان بادشاہ خزر کی لڑکی فضل بن یحییٰ کی طرف روانہ کی گئی۔ اتفاق سے وہ مقام بردعہ میں پہنچ کر مر گئی۔ اس کے ہمراہیوں نے واپس ہو کر اس کے باپ سے یہ ظاہر کیا کہ وہ مکر و حیلہ سے ماری گئی ہے۔ خاقان کو یہ سن کر طیش آ گیا اور لشکر جمع کر کے بلاد اسلام پر حملہ کے قصد سے باب الابواب سے خروج کیا۔ قریب [illegible] مسلمانوں اور ذمیوں کو گرفتار کر لیا اور طرح طرح کی بدعتیں اور ایسی ایذائیں دیں جن کی مثل سے اس وقت تک کان آشنا نہیں ہوئے تھے۔ خلیفہ ہارون نے اس فتنہ کے فرو کرنے کی غرض سے یزید بن مزید کو آرمینیہ کی گورنری پر مامور کر کے روانہ کیا۔ آذربائیجان کی حکومت بھی اسی کے قبضہ میں رہنے دی اور خزیمہ بن خازم کو نصیبین میں اہل آرمینیہ کی کمک کے لئے ٹھہرایا اور بعض نے خاقان کے خروج کا یہ سبب ظاہر کیا کہ سعید بن مسلم نے منجم سلمی کو کسی وجہ سے مار ڈالا۔ منجم کا لڑکا خزر کے پاس فریاد لے گیا۔ خزر نے لشکر مرتب کر کے سعید پر حملہ کر دیا اور آرمینیہ میں قتل و غارت کرتے ہوئے گھس پڑے۔ سعید بن مسلم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا اور خزری قتل و غارت کر کے واپس چلے گئے۔

قاسم بن رشید کی گورنری: ۱۸۷ھ میں خلیفہ نے قاسم بن رشید کو عواصم کی گورنری پر مقرر کر کے بحری و بری لشکر صائفہ بلاد روم پر جہاد کرنے کو روانہ کیا۔ چنانچہ اس نے قرہ پر پہنچ کر لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا اور اہل قرہ کو روزانہ جنگ و خون ریزی سے تنگ کرتے رہے۔ انہی دنوں قاسم نے عباس بن جعفر بن محمد بن اشعث کو قلعہ سنان کے محاصرہ کے لئے بھیج دیا۔ رومی تاب مقاومت نہ لا سکے اور تین سو بیس مسلمان قیدی دے کر مسلمانوں سے مصالحت کر لی۔ چنانچہ مصالحت کے بعد قاسم اور عباس معہ اپنے لشکر کے واپس آیا۔

نقفور کی تخت نشینی: ان دنوں روم کی حکومت ملکہ رینی کے قبضہ میں تھی۔ رومیوں نے اس کو معزول کر کے نقفور نامی ایک کو تخت نشین کیا۔ یہ رومیوں کے دیوان خراج (دفتر تحصیل مال گزاری یعنی بورڈ آف ریونیو) کا افسر تھا۔ اس واقعہ کے پانچ مہینہ بعد

[illegible] سمجھا۔

بلاد روم پر لشکر کشی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان سے جا کر لوٹ لیا اور ویران کر دیا۔

جزیرہ قبرص پر قبضہ: انہی دنوں شراحیل بن معن بن زائدہ نے قلعہ حالیہ (صقلی) اور دیسہ اور یزید بن مخلد نے قلعہ صفصاف اور قونیہ کو فتح کر لیا اور عبداللہ بن مالک نے قلعہ ذی الکلاع کا محاصرہ کر لیا اور حمید بن معیوب امیر البحر مقرر کیا گیا اس نے سواحل شام و مصر کی کشتیوں کو درست کر کے جزیرہ قبرص پر چڑھائی کر دی۔ اہل قبرص کو شکست ہوئی حمید نے جزیرہ قبرص کو منہدم کر کے آگ لگا دی اور مال و اسباب جو کچھ پایا لوٹ لیا اور قبرص کے رہنے والوں میں سے تقریباً سترہ ہزار آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور رافقہ میں لے جا کر فروخت کر ڈالا۔ اسقف قبرص نے دو ہزار دینار دے کر قید کی مصیبت سے اپنی جان بچائی۔ ان واقعات کے بعد خلیفہ ہارون نے قلعہ طوانہ کا محاصرہ کیا اور چند دنوں کے محاصرے کے بعد عقبہ بن جعفر کو محاصرہ پر چھوڑ کر کوچ کر گیا۔ نقفور نے روزانہ جنگ سے تنگ آ کر خراج ادا کیا جزیہ چار دینار اپنے ذمہ لگا اور بطریق کی طرف سے دو دو دینار دلوائے اور یہ درخواست کی کہ ہرقلہ کے قیدیوں میں سے فلاں عورت مجھے مرحمت فرمائی جائے کیونکہ یہ میرے بیٹے کی منگیتر ہوئی ہے۔ چنانچہ خلیفہ ہارون نے اس درخواست کے مطابق اس عورت کو روانہ کر دیا۔

دیگر فتوحات: اسی سنہ میں جزیرہ قبرص میں بغاوت ہوئی جس کو ہرثمہ بن اعین نے بزور تیغ اپنی مردانہ کوششوں سے سر کیا اور وہاں کے سرکشوں اور مفسدوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ جوں ہی خلیفہ ہارون نے بلاد روم سے مراجعت کی رومی بادشاہ نے نقض عہد کیا اور کنیسہ سوادا کی طرف فوج کشی کی اور عامۃ المسلمین کو غفلت میں پا کر بہت سے مال و اسباب کو لوٹ کر واپس چلا آیا مگر واپسی کے وقت اہل مصیصہ نے رومیوں سے کل مال و اسباب چھین لیا۔ ۱۹۰ھ میں یزید بن مخلد ہبیری نے دس ہزار فوج کی جمعیت کے ساتھ ملک روم پر جہاد کیا۔ رومیوں نے ایک تنگ راہ میں ان لوگوں کو گھیر لیا۔ یزید بن مخلد کو اسی واقعہ میں شکست ہوئی طرطوس سے دو منزلوں کے فاصلہ پر مع پچاس آدمیوں کے شہید کر ڈالا گیا۔ اسی سنہ میں خلیفہ ہارون نے ہرثمہ بن اعین کو ثغور کا سپہ سالار مقرر کر کے سرداری مرحمت فرمائی اور تیس ہزار خراسانی لشکر سالانہ فوج میں اضافہ کر کے روانگی کا حکم دیا اور بعد روانگی ہرثمہ نے خود بھی عساکر اسلامیہ کے ساتھ بلاد سرحدی کی طرف کوچ کر دیا۔ مرعش پر عبداللہ بن مالک کو اور مرعش پر سعید بن مسلم بن قتیبہ کو مامور فرمایا اسی زمانہ میں رومیوں نے مرعش پر بحالت غفلت شب خون مارا اور بہت سا مال و اسباب لوٹ کر واپس گئے۔ مگر سعید بن مسلم نے اپنے مقام سے حرکت تک نہ کی۔ خلیفہ کے کانوں تک یہ خبر پہنچی تو اس نے محمد بن یزید بن مزید کو مرعش کی جانب روانہ کیا اور خود مرعش پر قیام کر کے اپنے سپہ سالاروں کو سرحدی بلاد کے قلعوں کے محاصرے پر بھیج دیا۔ رومیوں نے فتنہ و فساد اور رومی ملک مسلمانوں سے مخالفت شروع کر دی۔

اسی ۱۹۱ھ میں ہرثمہ کو طرسوس کی تعمیر پر مامور کیا گیا خلیفہ کا غلام ابو سلیم اس کا منتظم تھا تعمیر طرسوس میں تاخیر ہوتی نظر آئی تو خلیفہ کے حکم سے خراسان کی تین ہزار فوج اور مصیصہ و انطاکیہ کی ایک ایک ہزار فوج طرسوس میں تعمیر کی غرض سے نصب کر دی گئی۔ چنانچہ ۱۹۲ھ میں طرسوس کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ اسی سنہ میں خرمیہ نے اطراف آذربائیجان میں باغیانہ حرکت شروع کی جس کی سرکوبی پر عبداللہ بن مالک دس ہزار کی جمعیت کے ساتھ روانہ کیا گیا۔ خرمیہ کا ایک گروہ کثیر قتل و قید کر لیا گیا۔ یہ جنگ مقام کرمان میں ہوئی تھی خاتمہ جنگ کے بعد وہ قیدی جو میدان جنگ میں گرفتار کر لئے گئے تھے خلیفہ کے حکم سے قتل کر ڈالے گئے اور ان قیدیوں کو جو جنگ کے بعد گرفتار کئے گئے تھے فروخت کر ڈالا۔ اسی سنہ میں سرحدی بلاد پر ہرثمہ بن مالک خزاعی کو مامور

لیا گیا۔ اسی کے ہاتھ سے ظہور و فتوح ہوئیں۔ اسی سنہ میں اسی کے ذریعہ سے مقام [illegible] میں رومیوں اور مسلمانوں کے مابین مصالحت ہوئی فریقین نے قرار دیا کہ اپنے اپنے قیدیوں کو رہا کرا لئے جائیں۔ اسی سنہ میں رومیوں اور مسلمانوں نے معاوضہ دے کر اپنے اپنے قیدیوں کو چھڑا لیا۔ اس مصالحت میں مسلمان قیدیوں کی تعداد دو ہزار [illegible] تھی۔

عمال افریقہ: افریقہ کی گورنری پر جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے یزید بن حاتم فائز تھا۔ وہ ۱۷۰ھ میں اپنے بیٹے داؤد کو اپنا نائب بنا کر مر گیا۔ خلیفہ ہارون نے اس کے مرنے پر روح بن حاتم (یزید کے بھائی) کو فلسطین سے طلب کر کے افریقہ کی گورنری پر مامور فرمایا اور داؤد بن یزید کو [illegible] کی حکومت [illegible] سے معزول [illegible] ۱۷۴ھ میں [illegible] اور [illegible] (ولی عہد نصر بن حبیب) کو مامور فرمایا۔ ۱۷۷ھ میں موصل کی حکومت پر [illegible] سلیمان کو مقرر کیا۔ اسی زمانہ گورنری میں فضل خارجی نے اطراف تونس میں خروج کیا اور [illegible] کو [illegible] کر لیا۔ [illegible] ارادہ کا قصد کیا [illegible] کرنے کے قصد سے [illegible] کی طرف آیا۔ [illegible] نے یہ خبر پا کر اپنا لشکر آراستہ کیا اور مقابلہ پر آیا۔ جنگ ہوئی۔ [illegible] لڑائی میں [illegible] کو شکست ہوئی [illegible] نے نہایت قلت سے [illegible] قوت کو سنبھال کر فضل پر حملہ کیا۔ اس معرکہ میں فضل مع اپنے ہمراہیوں کے کام آ گیا۔

افریقہ میں شورش: اسی سنہ میں روح بن حاتم کے انتقال کے بعد افریقہ میں [illegible] کا جانشین مقرر کیا گیا [illegible] فضل بن روح نے دربار خلافت میں حاضر ہو کر گورنری افریقہ کی درخواست پیش کی تو خلیفہ ہارون نے [illegible] کو معزول کر کے فضل کو افریقہ کی سند گورنری مرحمت فرمائی۔ محرم ۱۷۷ھ میں فضل وارد افریقہ ہوا اور اس کے پہنچتے ہی افریقہ میں آتش بغاوت بھڑک اٹھی [illegible] اطاعت سے منحرف ہو گئے۔ فضل نے ہر چند ان کی [illegible] کی کوشش کی مگر [illegible] اور روز بروز جوش بغاوت بڑھتا چلا گیا۔ بالآخر خلیفہ ہارون نے ہرثمہ بن اعین کو سند گورنری عطا کر کے ایک لشکر کے ساتھ افریقہ روانہ کیا۔ چنانچہ اس کی آمد [illegible] بغاوت فرو ہو گئی [illegible] بعد چونکہ اہل افریقہ میں نفاق و مخالفت پیدا ہو گئی [illegible] گورنری سے استعفا داخل کیا۔ خلیفہ نے منظور فرمایا [illegible] افریقہ کے [illegible] بعد [illegible] چلا آیا۔

مصر میں بغاوت: اسی سنہ میں فضل بن یحییٰ کو اور اس کے بعد اس کے بھائی جعفر بن یحییٰ کو مصر کی گورنری عطا ہو [illegible] مقرر [illegible] کی گورنری سے معزول [illegible] کے اسحاق بن سلیمان کو مامور کیا [illegible] تقرری کے بعد [illegible] مصر [illegible] بغاوت [illegible] (حوف [illegible]) [illegible] اسحاق کی [illegible] پر ہرثمہ بن اعین کو سند گورنری مرحمت [illegible] کے مامور فرمایا۔ ہرثمہ کے پہنچتے ہی اطاعت قبول [illegible] اور آتش بغاوت فرو ہو گئی۔ ایک مہینہ بعد ہرثمہ کو معزول کر کے [illegible] عبد الملک بن صالح کو مقرر کیا گیا۔

شام میں شورش: [illegible] اپنی [illegible] حکومت [illegible] موسیٰ بن [illegible] ۱۸۰ھ میں جعفر بن یحییٰ برمکی کو ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ بغاوت شام کے فرو کرنے کو روانہ کیا جس میں بہت [illegible] سالار اور مشہور جنگ آور تھے۔ جعفر بن یحییٰ نے اپنی [illegible] قابلیت سے اس فساد کو فرو کیا۔ اس کے بعد خلیفہ ہارون نے [illegible] خراسان و سجستان کی گورنری مرحمت فرمائی۔ جعفر نے اپنی طرف سے عیسیٰ بن جعفر کو مقرر کیا اور خود [illegible] نے

---

[1] [illegible] مقام [illegible] جلد [illegible] سے [illegible]

انتظام ملکی امور میں مصروف رہے۔۔۔

[illegible]

بھائی اور [illegible]

ابراہیم بن اغلب کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ کے زوال کے واقعات جو ۱۹۰ھ میں گزرے تھے وہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اسی سنہ میں حماد بربری نے ہیصم یمانی پر فتح پائی اور اسے خلیفہ ہارون کے پاس گرفتار کر لایا۔ خلیفہ نے قتل کا حکم صادر فرمایا نیز اسی سنہ میں محمد بن فضل بن سلیمان کو موصل کی گورنری مرحمت فرمائی ان دنوں مکہ معظمہ کی حکومت پر فضل بن عباس (خلیفہ منصور و سفاح کا بھائی) فائز تھا۔

رافع بن لیث کی بغاوت: رافع بن لیث بن نصر بن سیار حاکم خراسان اور ماوراء النہر کے نامور سرداروں میں سے تھا یحییٰ بن اشعث نے ایک نہایت حسین خوبصورت اور ذہین عورت سے عقد کر لیا تھا جس کے پاس اکثر بے وقت فرصت آیا جایا کرتا تھا اتفاق یہ کہ کسی وجہ سے عورت کو یحییٰ سے کشیدگی پیدا ہوئی اور وہ اس سے علیحدگی کی فکر میں ہوئی رافع نے موقع مناسب پا کر یہ سکھلا دیا کہ تم دو شخصوں سے اپنے ارتداد و کفر کی شہادت دلا دو تو تمہاری گلو خلاصی ہو جائے گی اور یحییٰ کا نکاح ٹوٹ جائے گا بعد ازاں تم توبہ کر کے پھر اسلام قبول کر لینا میں تم سے شرعی طور سے عقد کر لوں گا۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا اور رافع نے اس سے عقد بھی کر لیا۔ یحییٰ بن اشعث نے اس کی شکایت خلیفہ ہارون کے کان تک پہنچائی اور اصل واقعہ مفصلاً عرض کیا۔ خلیفہ نے علی بن عیسیٰ کے نام اس مضمون کا فرمان بھیج دیا کہ رافع اور اس عورت سے علیحدگی کرا کے رافع پر حد شرعی جاری کرو اور شہر سمرقند میں گدھے پر برہنہ سوار کرا کے تشہیر کرا دو تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں رافع کو اس عورت سے علیحدہ کر کے قید کر دیا گیا۔

سمرقند پر قبضہ: ایک روز موقع پا کر رافع جیل سے بھاگ گیا اور علی بن عیسیٰ کے پاس بلخ پہنچا علی بن عیسیٰ نے اس کے قتل کا قصد کیا مگر اس کے بیٹے عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ کی سفارش سے قتل نہ کیا اور سمرقند واپس جانے کی ہدایت کی رافع نے سمرقند میں واپس ہو کر یہ چال کھیلا کہ بحالت غفلت عامل سمرقند کو جو علی بن عیسیٰ کی جانب سے تھا قتل کر کے سمرقند پر قابض ہو گیا۔ یہ واقعہ ۱۹۰ھ کا ہے۔ علی بن عیسیٰ نے یہ خبر پا کر اپنے بیٹے عیسیٰ کو رافع سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا رافع نے اس کو شکست دے کر انکو فرار میں مار ڈالا علی بن عیسیٰ نے اس واقعہ سے پریشان ہو کر بقصد جنگ رافع لشکر کی آراستگی اور سامان جنگ کی درستی شروع کر دی اور اس خیال سے کہ مبادا رافع مرو پر قبضہ کر لے بلخ سے مرو چلا آیا انہیں واقعات کے دوران میں سال ختم ہو گیا اور دوسرا سال شروع ہوا تو اس کے زوال کا زمانہ تھا اسے معزول کر دیا گیا اور ہرثمہ بن اعین کو خراسان کی گورنری دی گئی۔

سمرقند کا محاصرہ: رافع کے ہمراہ اس وقت سوار بھی تھے مگر اس کی سخت مزاجی سے تنگ آ کر اس سے علیحدہ ہو کر ہرثمہ کے پاس چلے آئے۔ ان میں عجیف بن عنبسہ وغیرہ تھے۔ ہرثمہ نے رافع بن لیث کا سمرقند میں محاصرہ کر لیا اور نہایت سختی سے ایک مدت دراز تک محاصرہ کئے رہا اسی اثناء میں طاہر بن حسین کو خراسان سے طلب کر لیا اسکے آ جانے کے بعد حمزہ خارجی نے اطراف خراسان کو شاہی لشکر سے خالی پا کر سر اٹھایا ہرات اور سجستان کے عمال نے بہت سا مال اسکے پاس بھیج دیا جس سے اسکی قوت بڑھ گئی۔ بعد ازاں ۱۹۲ھ میں عبدالرحمن نے حمزہ سے جنگ کرنے کیلئے نیشاپور کی طرف کوچ کیا۔ تقریباً بیس ہزار فوج اس کے ہمراہ تھی۔ حمزہ بھی یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا مگر پہلے ہی حملہ میں حمزہ کو شکست فاش ہوئی اور بہت سے ہمراہی اس کے مارے گئے ہرات تک عبدالرحمن اس کا تعاقب کرتا گیا تا آنکہ خلیفہ المامون نے فرمان بھیج کر تعاقب سے واپس کیا۔

بخارا اور رافع کی گرفتاری: ۱۹۲ھ میں ہرثمہ اور رافع کے مابین لڑائی ہوئی تھی جس میں فتح و کامیابی ہرثمہ کو حاصل ہوئی تھی اس واقعہ میں ہرثمہ نے بشر برادر رافع کو گرفتار کر کے خلیفہ ہارون کی خدمت میں بھیج دیا اور بخارا کو فتح کر لیا۔

ہارون الرشید کی روانگی اس واقعہ سے قبل خلیفہ ہارون [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب: ۷

امین کی خلافت ۱۹۳ھ تا ۱۹۸ھ

خلافت کی بیعت: خلیفہ ہارون الرشید کی وفات کے بعد اگلے دن تمام لشکر ہارون میں امین کی خلافت کی بیعت لی گئی۔ ہارون الرشید اس وقت مرو میں تھا حمویہ (خلیفہ مہدی کا آزاد کردہ غلام تھا) افسر ڈاک نے اپنے نائب سلام بن مسلم کو جو بغداد میں تھا اس واقعہ سے مطلع کیا اور وہ دار الخلافت میں حاضر ہو کر خلافت کی مبارکباد پیش کی اور بیعت کی۔ سب سے پہلے جس نے امین کو خلافت کی مبارکباد دی وہ یہی تھا۔ صالح بن ہارون الرشید نے بھی اپنے بھائی امین کی خدمت میں ایک خط خلافت کی مبارکباد اور وفات ہارون الرشید معرفت رجاء خادم کے روانہ کیا اور ساتھ ہی اس کے خاتم خلافت عصا اور چادر بھی بھیجا۔ جب یہ چیزیں امین کے پاس پہنچیں تو امین قصر سے جو قلعہ میں تھا آمد و رفت قصر خلافت میں آیا اور لوگوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ منبر پر اور حاضرین کو ہارون الرشید کی موت کی خبر سنا کر پہلے آپ اور لوگوں کی تعزیت کی۔ بعد ازاں تمام خاندان اور فوج نے بیعت کی۔ سلیمان بن منصور نے جو خلیفہ امین کے باپ اور ماں کا چچا تھا ہاشمیوں سے اور سندی کو عام لوگوں سے بیعت لینے پر مامور کیا۔ بغداد کی سپاہ کی دو برس کی روزینہ بطور بیعت دیا۔ اس کے بعد زبیدہ خاتون رقہ سے بغداد آ گئیں۔ خلیفہ امین مع سرداران سلطنت و امراء بغداد انبار تک ان کے استقبال کر کے لے آیا۔ زبیدہ ہی کے ساتھ خزانہ شاہی تھا۔

ہارون کے انتقال سے پہلے جس وقت کہ اس کی حالت ترقی پذیر ہو رہی تھی اس کے لشکرگاہ میں ایک خط بکر بن المعتمر کی معرفت امین نے اپنی بیعت لینے کی غرض سے روانہ کیا تھا۔ دوسرا خط مامون و قاسم کے نام بھی اسی مضمون کا بھیجا تھا اور تیسرا خط اپنے بھائی صالح کو اس مضمون کا لکھا تھا کہ مع لشکر و خزانہ اور مال و اسباب کے فضل کے مشورہ سے بغداد چلے آؤ ان خطوط کے علاوہ ایک خط فضل کے نام مال و اسباب اور شاہی خزانے کی حفاظت کے متعلق لکھا تھا اور یہ حکم کہ افسروں کو ان کے عہدوں پر بحال و برقرار رکھا جائے یعنی پولیس، ڈاک کا محکمہ اور حجابت وغیرہ۔ اتفاق سے اس کی اطلاع ہارون کو ہو گئی۔ بکر کو بلا کر آنے کا سبب دریافت کیا مگر اس نے صاف جواب دے دیا۔ ہارون کو شبہ پیدا ہوا اور اس کو قید کر دیا گیا تھے۔ جواب دہی کی غرض سے خلیفہ ہارون نے جھلا کر درے لگوا کر قید میں ڈال دیا۔ اس واقعہ کے بعد ہی ہارون کا انتقال ہو گیا۔ فضل بن ربیع نے بکر کو قید سے نکلوایا۔ بکر نے امین کے خطوط ان کے حوالہ کر دیئے۔ ان لوگوں نے خطوط پڑھ کر امین سے مل جانے کے متعلق مشورہ کیا۔ فضل بن ربیع نے ان لوگوں سے جو اس وقت لشکرگاہ میں تھے اس وجہ سے کہ ان لوگوں کو ... بچے وطن جانے کا اشتیاق تھا بغداد کی طرف کوچ کر دیا۔ اس نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا کہ مامون کے عہد و پیمان

کر کے پس پشت ڈال دیا۔

مامون الرشید کا رد عمل: مامون الرشید کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنے باپ کے سپہ سالاروں عبداللہ بن مالک، یحییٰ بن معاذ، شبیب بن حمید بن قحطبہ وغیرہ کو جو ہارون کے ہمرکاب تھے ایک جلسہ میں جمع کیا۔ علاء مولیٰ ہارون، داروغہ (پولیس) عباس بن مسیب بن زہیر الضبی، ایوب بن ابی سمیر کاتب (سیکرٹری)، عبدالرحمن بن عبدالملک بن صالح اور ذوالریاستین فضل بن سہل مخصوص معتمدین میں سے تھے۔ حاضرین میں سے بعض نے یہ رائے دی کہ دو ہزار سوار بھیج کر فضل بن ربیع کو مع ان کے ہمراہیوں کے واپس بلوایا جائے۔ لیکن فضل بن سہل نے اس سے اختلاف کر کے مشورہ دیا کہ اگر ایسا ہوا تو خطرہ ہے کہ یہ لوگ آپ کو چھوڑ دیں۔ میرے نزدیک یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ خط لکھ دیں کہ ان لوگوں کو اپنا عہد و میثاق اور اپنی بیعت کا حکم دیجئے اور بدعہدی اور نقض بیعت سے ڈرائیے"۔ مامون الرشید نے اس رائے کے مطابق کئی خطوط لکھ کر قاصدوں کے ہاتھ فضل بن ربیع وغیرہ کے پاس روانہ کیا۔

فضل بن ربیع کی مخالفت: فضل بن ربیع نے خط پڑھ کر کہا "میں بھی تو انہی لوگوں میں سے ہوں"۔ عبدالرحمن نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم تو امیر المومنین کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں جو انہوں نے ہم کو دیا تھا اور اگر ہم مامون کے پاس جاتے تو ہم کو ان کے بس میں کر دیا جاتا۔ ایک شخص نے عبدالرحمن کا دامن پکڑ لیا اور عبدالرحمن ہی کی بیعت کا دعویٰ کیا اور جان بچا کر مامون کے پاس واپس آ گئے اور تمام واقعات سے مطلع کیا۔

فضل بن سہل کا مشورہ: فضل بن سہل نے عرض کیا "امیر المومنین کا فضل ہوا کہ آپ خراسان میں اپنی دشمنوں کی دشمنی سے آپ ہر طرح محفوظ ہیں۔ پیچھے خراسان میں جتنے حکمران تھے ان کے بعد اپنے باپ کے لڑکے ہی سے امید ہے۔ عباسیہ خاندان میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے بہت جلد فتح یاب ہو جائیں گے اور آپ کے قبضہ میں ولایت کی بیعت کے ذمہ دار ہیں اور آپ کا نقصان ان کے بس میں نہیں ہے اور آپ کی بیعت کا حق ان لوگوں میں سے ہر ایک پر ہے۔ آپ کی خلافت کا ادا ہونا"۔ مامون نے کہا "ان شاء اللہ تعالیٰ میں تمہارے کہنے کے مطابق عمل کروں گا اور اس کا انتظام تمہارے سپرد کرتا ہوں"۔ فضل بن سہل نے عرض کیا "عبداللہ بن مالک اور دوسرے سرداروں کی بات بہ نسبت ان کے مجھ سے زیادہ آپ کے حق میں مفید ہوں گے اور میں ان میں سے ہر ایک کا جو ان کو کام کرنا ہو بتا دوں گا، لیکن مناسب ہے کہ آپ کے قبضہ میں آ جائے"۔ مامون نے ان کا یہ جواب سن کر فضل کو ان سے رخصت کیا اور کہا کہ دولت کی بیعت اور امین کی بیعت کا معاملہ بھی ہم سب نے ٹھیک کر دیا۔ فضل نے کہا کہ مامون کے پاس جو آئے وہ ٹھیک ہے۔ ان سے ملاقات کی اور مامون نے کہا اب جب کبھی تم کسی کام کا مشورہ دینا چاہو مجھ سے کہہ دیا کرو۔ فضل نے عرض کیا "میرے نزدیک مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سب کاموں کا انتظام کر دیجئے اور جو کچھ ہو چکا اس کو بھول جائیے اور جو بات کہنی ہو اپنے منہ سے کہہ کر تمام کام کیجئے"۔

عہد ولی عہدی کی خلاف ورزی: امین نے اپنے باپ کی وفات کے بعد جب کہ مامون الرشید خراسان پر قابض تھا، اپنے بیٹے ...

[illegible] کی ولیعہدی کرنے کے بعد [illegible] خلافت [illegible] موسیٰ بن امین کی [illegible]
[illegible] خراسان [illegible] مامون [illegible] بھائی امین کے [illegible] کی۔

قاسم الموتمن کی معزولی ان واقعات کے بعد خلیفہ امین نے اپنی حکومت کے [illegible] اپنے بھائی [illegible] معزول کر دیا [illegible] دیا۔

حمص میں شورش [illegible] خلافت میں [illegible] حمص [illegible] قتل کیا [illegible] عبداللہ بن سعید [illegible] امین نے [illegible] حمص [illegible] کیا۔

رافع بن لیث ۱۹۰ھ میں [illegible] سمرقند میں [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] رافع بن لیث [illegible] مامون [illegible] خلیفہ [illegible] ہیں۔

روم میں الیون کی تخت نشینی اسی زمانے میں [illegible] حکومت کے [illegible] تخت [illegible]

امین اور مامون کے مابین کشمکش اس وقت تک [illegible] بیعت اور خلافت [illegible] خلیفہ امین کی [illegible]

کے خلیفہ امین کو دم پٹی دینے لگا اور [illegible] اس کو اس امر پر تیار کر لیا کہ مامون کو ولی عہدی سے معزول کر کے موسیٰ بن امین کی ولی عہدی کی بیعت لی جائے۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان اور سندی وغیرہ اور دیگر ان لوگوں نے جو مامون سے ذاتی مخالفت رکھتے تھے اس رائے سے موافقت کی مگر خزیمہ بن خازم اور امین کے بھائی عبداللہ نے اس سے مخالفت کی اور خلیفہ امین کو قسم دلا کر اس فعل سے باز رہنے اور دونوں کو [illegible] عہد [illegible] بیعت [illegible] نصیحت کی [illegible] خلیفہ امین اس امر پر برابر اصرار کرتا رہا۔ اسی [illegible] میں یہ تحریر کیا گیا [illegible] عباس بن [illegible] مامون [illegible] سے معزول کر [illegible] بازی کا [illegible] دے دی [illegible] لکھ کے نام کی درخواست کی [illegible] مامون نے اس کو [illegible] کے [illegible] اخباروں میں داخل کر [illegible]

[illegible] خلیفہ امین نے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] مضمون [illegible] خطبوں میں مامون اور مؤتمن کے بعد [illegible] موسیٰ کے لئے دعا کی جائے۔ [illegible] امین کے نام کو [illegible] اس کے بعد خلیفہ امین نے عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ [illegible] بن [illegible] صالح [illegible] اور محمد بن عیسیٰ بن نہیک کو مامون کے پاس یہ پیغام دے کر روانہ کیا کہ میرے بیٹے موسیٰ بن امین کی ولی عہدی کو اپنی ولی عہدی پر مقدم کر دو اور مجمع عام میں اس کا اظہار کر دو [illegible] وقت یہ لوگ مامون کے پاس پہنچے مامون نے امور خراسان کو [illegible] کر کے [illegible] مشورہ کیا۔ [illegible] نے [illegible] زبان ہو کر عرض کیا "ہم لوگوں نے آپ کی بیعت اس شرط سے کی تھی کہ آپ خراسان سے باہر تشریف نہ لے جائیں گے"۔ مامون نے خلیفہ کے وفد کو طلب کر کے اس درخواست کی منظوری سے انکار کر دیا [illegible] فضل بن سہل نے [illegible] عباس بن موسیٰ کو [illegible] کر لیا [illegible] خلیفہ [illegible] لکھتا رہتا تھا۔

مامون کی مشکلات [illegible] کے بعد خلیفہ امین نے مامون سے خراسان کے [illegible] کی درخواست کی اور یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ خراسان میں [illegible] قبائل [illegible] ترکوں [illegible] مامون نے ان میں سے ایک بات بھی منظور نہ کیا اور [illegible] اس کے [illegible] مرحدی [illegible] اور خواص کو اپنی مخالفت کی غرض سے [illegible] کوئی شخص [illegible] خراسان میں نہ آ سکے [illegible] مامون کو [illegible] سے خائف [illegible] اپنے [illegible] کے مرحلے [illegible] تب [illegible] کا قصد کر لیا تھا [illegible] باقی [illegible] اور [illegible] ترک [illegible] مامون [illegible] فضل بن سہل نے یہ مشورہ دیا: "اپنے [illegible] سے [illegible] خاقان [illegible] اور بادشاہ کابل سے [illegible] تمام [illegible] کے خیال سے خراسان کے [illegible] ترک کا خراج معاف کر دیجئے اس انتظام کے بعد [illegible] کا لشکر [illegible] مقابلہ آئے گا اگر کامیابی حاصل ہو جائے تو [illegible] کے [illegible] ہو جائے گا۔"

موسیٰ کی ولی عہدی مامون نے اس رائے کو [illegible] نظر سے دیکھا اور [illegible] خلیفہ امین [illegible] کے [illegible] موسیٰ [illegible] فرمان [illegible] ایک [illegible]

ہوں چونکہ مجھے خلیفہ ہارون نے اس سرحد پر قیام کرنے کی ہدایت کی تھی اور یہاں کی حفاظت پر مامور فرمایا تھا اور میرے یہاں قیام پذیر رہنے سے بڑا دشمنوں کا فتنہ دبا ہے اس وجہ سے میں حاضر نہیں ہو سکتا میری اس غیر حاضری کو معاف فرما دیجئے کاش آپ کا حاضر رہنا [illegible] مستحق ہوں۔" خلیفہ امین کے خیالات یہ خط پڑھنے سے تبدیل ہو گئے اور [illegible] ذہن میں تلخی ہو گئی اور مامون سے بڑی مخالفت کرنے لگا چنانچہ اس نے اوائل ۱۹۵ھ میں مامون کو ولی عہدی سے معزول کر کے اپنے بیٹے (موسیٰ) کو ولی عہد کی بیعت لے لی اور الناطق بالحق کے لقب سے ملقب کیا اس تاریخ سے مامون اور موتمن کے نام خطبہ سے نکال دیئے گئے اور سکوں پر ان کا ذکر مٹا دیا گیا۔

خلیفہ امین نے اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد مقرر کرنے کے بعد علی بن عیسیٰ کی تولیت میں دیا اور محمد بن عیسیٰ بن نہیک کو اس کی پولیس پر، عثمان بن عیسیٰ بن نہیک کو اس کی پاسبانی کا داروغہ اور علی بن صالح صاحب مصلیٰ کو اس کے اخراجات پر مامور کیا۔ اس کارروائی کے بعد خلیفہ نے اپنے دوسرے بیٹے عبداللہ کو بھی موسیٰ کے بعد ولی عہد بنایا۔ چنانچہ خطبہ میں پہلے امین کا نام لیا جاتا تھا بعد ازاں موسیٰ اور عبداللہ کے لئے دعا کی جاتی تھی۔ عبداللہ کو القائم بالحق کا لقب دیا تھا۔

عہد نامہ کی بے حرمتی: خانہ کعبہ سے وہ عہد نامے غصب کر کے چاک کر ڈالے گئے جو امین، مامون اور موتمن کی ولی عہدی کے متعلق تھے اور جن کو خلیفہ ہارون نے خانہ کعبہ میں آویزاں کر دیا تھا۔ مامون نے جاسوسوں سے جو بغداد میں تھے ان تمام واقعات سے مامون کو مطلع کیا۔ مامون نے کمال ہوش سے کام لیا اور ارشاد کیا "جن امور کی اطلاع تم جاسوسوں نے دی ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مجھے میرا حق دینے کے لئے خواہاں نہیں ہیں۔" ان اتفاقات فضل بن سہل کو لشکر [illegible] رے کے پاس انتظامات حفاظت اور سرحد محفوظ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ فضل بن سہل نے اپنی فوج انتظامی سے فوج نکالی۔ معاملہ اطراف رے میں جس قدر جنگ آزمودہ سپاہی تھے سب کو جمع کیا۔ بعد ازاں طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن اسعد خزاعی نے [illegible] کو امیر لشکر مقرر کر کے لشکر رے کی طرف روانہ کیا اور دوسرے اطراف میں نامور سپہ سالاروں اور عزت مآب فوجیوں کو بھیجا [illegible] سے لشکر کو ترتیب دے کر کوچ کیا اور مرو سے مقرر ہوئے تھے خلیفہ امین نے بھی عصمت بن حماد بن سالم کو ایک ہزار سپاہیوں کی جمعیت سے ہمدان کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ تم ہمدان میں ٹھہرنا اور اپنے مقدمۃ الجیش ساوہ تک بھیجنا۔

امین اور مامون کی خانہ جنگی: ان واقعات کے بعد خلیفہ امین نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو خراسان کی جانب مامون سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فضل بن ربیع و [illegible] نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کی والی پر اس وجہ سے آمادہ کیا تھا کہ اہل خراسان ان سے دلی عزت رکھتے تھے اور یہ بھی توقع تھی کہ اہل خراسان ان کے مقابلہ میں نہیں آئیں گے اور زیر کرنے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ اہل خراسان نے علی بن عیسیٰ بن ماہان کے پاس بہت سے خطوط اس مضمون کے بھیجے تھے کہ "آپ اگر ہم پر لشکر لے کر آئیں گے تو ہم لوگ فوراً آپ کی اطاعت قبول کر لیں گے۔" خلیفہ امین نے اسی بنا پر ابن ماہان کو [illegible] کا علم دے دیا اور [illegible] نہاوند، ہمدان، قم، اصفہان اور جبل کی [illegible]

۱؎ یہ واقعہ ۱۹۵ھ کا ہے [illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ اور طاہر کی جنگ [illegible]

[illegible]

طاہر نے بھی اپنی فوج کو متعدد دستوں میں تقسیم کر کے جنگ کرنے کی ترغیب دی اور صبر و استقلال سے لڑنے کی ہدایت کی۔

علی بن عیسیٰ کی شکست: اتفاق سے صف آرائی کے وقت طاہر کے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ علی بن عیسیٰ کے پاس چلا گیا علی بن عیسیٰ کے اس فعل سے طاہر کے باقی ہمراہی ڈر رہے اور جنگ میں بزدلی کرنے لگے تو احمد بن ہشام کے مشورہ سے طاہر نے قبل آغاز جنگ علی بن عیسیٰ میں کے لشکر والوں امر سے اور بے دلی پھیلا دی کہ عہد نامہ کو جس میں مامون کی بیعت کا تذکرہ تھا دونوں لشکروں کے درمیان نیزہ پر آویزاں کر کے علی بن عیسیٰ اور اس کے ہمراہیوں کو مامون کے عہد و پیمان کو یاد دلایا اور عواقب بدعہدی اور نقض بیعت سے ڈرایا۔ اس کے بعد لڑائی چھڑ گئی۔ پہلے علی کے میمنہ نے طاہر کے میسرہ پر حملہ کیا جس سے طاہر کے میسرہ کو شکست ہوگئی پھر دوبارہ علی کا میسرہ طاہر کے میمنہ پر حملہ آور ہوا اور اس کو بھی اس کے مورچہ سے ہٹا دیا طاہر نے اپنی رکاب کی فوج اور ہمراہیوں کو اپنی پرجوش تقریر سے ابھار کر علی کے قلب لشکر پر حملہ کر دیا پہلے ہی حملہ میں علی کے قلب کو شکست ہوگئی طاہر کا میمنہ و میسرہ اپنے ہمراہیوں کو کامیاب دیکھ کر لوٹ پڑا جس سے طاہر کے ہمراہیوں کی قوت بڑھ گئی اور ہمراہیان علی شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے علی ان کو بلند آواز سے واپس بلانے لگا۔ اسی اثناء میں طاہر کے ہمراہیوں میں سے کسی نے ایک تیر ایسا مارا کہ علی کے گلے میں جا کر ترازو ہوگیا علی نے زمین پر گر کر دم توڑ دیا اس شخص نے بڑھ کر سر اتار لیا اور لاش کو ایک لکڑی پر لٹکا کر طاہر کے پاس لے آیا اور اس کے حکم سے ایک کنوئیں میں پھینک دیا۔ کامیابی کے بعد طاہر نے باری تعالیٰ کے حضور میں دعا کی اور فتح کے شکرانہ میں کل غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے ہمراہیوں نے علی کے لشکر کا دو فرسنگ تک تعاقب کیا۔ اس تعاقب میں بار بار لڑائی ہوئی۔ لڑائی میں طاہر کے ہمراہی ان کو قتل و قید کرتے تھے تا آنکہ فتح مند اور منہزم گروہ میں رات حائل ہوگئی جس سے فتح مند گروہ تعاقب سے رک گیا اور منہزم قتل و قید ہونے سے بچ گئے۔

نامہ بشارت: خاتمہ جنگ اور فتح یابی کے بعد طاہر رے میں واپس آیا اور فتح کا اطلاع نامہ بتوسط فضل بن سہل مامون کی خدمت میں روانہ کیا۔ جس کی یہ عبارت تھی:

> "بسم اللہ الرحمن الرحیم كتابي الى امير المؤمنين وراس علي بن عيسى بين يدي وخاتمه في اصبعي وجنده منصرف تحت امري والسلام:"
>
> "بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ امیر المومنین کے نام روانہ کرتا ہوں درانحالیکہ علی کا سر میرے روبرو ہے اور اس کی انگوٹھی میری انگلی میں ہے اور اس کا لشکر میرے ماتحت ہے۔ والسلام"۔

تین دن کے عرصہ میں یہ خط ڈاک کے ذریعہ سے خراسان پہنچا فضل بن سہل خط لئے ہوئے مامون کی خدمت میں حاضر ہوا اور کامیابی کی خوشخبری سنائی مبارکباد دی امراء اور ارکان دولت حاضر ہوئے اور شاہی سلام کیا اس کے دو دن کے بعد علی کا سر بھی آ گیا جسے تمام خراسان میں پھرایا گیا۔

امین کو بھی علی بن عیسیٰ کے مارے جانے اور لشکر کی شکست کے حال سے آگاہی ہوئی فضل بن ربیع نے مامون کے وکیل (نوفل خادم) کو طلب کر کے جو کچھ اس کے قبضہ میں مال و اسباب تھا ضبط کر لیا جس کی قیمت پانچ لاکھ تھی جو خلیفہ ہارون کی وصیت کے مطابق دیا گیا تھا۔ اس واقعہ سے امین کو خوف اور بے حد پریشانی ہوئی لشکریوں اور سپہ سالاروں نے اپنی تنخواہوں اور روزینہ کا شور و غل مچایا۔ عبداللہ بن حازم نے بزور تیغ ان کو خاموش کرنے کا قصد کیا لیکن امین نے عبداللہ کو منع کر

کے ان لوگوں کی تنخواہیں اور روزینے تقسیم کر دیئے۔

ابن جبلہ کی روانگی: علی بن عیسیٰ کے قتل کے بعد امین نے عبدالرحمٰن بن جبلہ انباری کو بیس ہزار سواروں کی جمعیت کے ساتھ طاہر سے جنگ کرنے کے لئے ہمدان کی طرف روانہ کیا۔ ہمدان اور کل بلاد خراسان کی جن کو ابن جبلہ فتح کرے ان کی سند تقرری مرحمت فرمائی۔ علاوہ اس کے مال و اسباب اور بہت سا سامان جنگ بھی دیا۔ غرض ابن جبلہ دارالخلافت بغداد سے روانہ ہو کر ہمدان پہنچا اور اس کی قلعہ بندی کر لی

ہمدان کا محاصرہ: طاہر یہ خبر پا کر اپنا لشکر ظفر پیکر لئے ہوئے ہمدان پر جا پہنچا۔ ابن جبلہ نے ہمدان سے نکل کر مقابلہ کیا مگر طاہر نے اس کو پہلے ہی حملہ میں شہر پناہ کی طرف پسپا کر دیا۔ پھر دوبارہ عبدالرحمٰن بن جبلہ اپنی فوج کو مرتب کر کے میدان جنگ میں آیا اور طاہر سے شکست کھا کر شہر کی طرف بھاگا۔ طاہر نے شہر ہمدان کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر کو طول محاصرہ سے ہر طرح کی تکلیفیں ہونے لگیں۔

ہمدان اور قزوین پر قبضہ: عبدالرحمٰن نے اس خوف سے کہ مبادا اہل شہر طول محاصرہ کی وجہ سے باغی نہ ہو جائیں، طاہر سے امان طلب کر کے ہمدان چھوڑ دیا۔ طاہر نے اس واقعہ سے پہلے محاصرہ کے وقت ہمدان اس خطرہ کو پیش نظر کر کے کہ والی قزوین دوسری جانب سے حملہ نہ کرے، ایک ہزار سواروں کو لے کر قزوین پر حملہ کر دیا تھا۔ عامل قزوین اس خبر سے مطلع ہو کر بھاگ گیا تھا اور طاہر نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد طاہر نے ہمدان اور کل بلاد جبل پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔

ابن جبلہ کا خاتمہ: ایک مدت تک عبدالرحمٰن بن جبلہ بے خوف و خطر جہاں چاہتا تھا آتا جاتا تھا۔ طاہر کے امان دینے کی وجہ سے کوئی شخص معترض نہ ہوتا تھا۔ جب اس کو طاہر اور اس کے ہمراہیوں کی طرف سے اطمینان کامل ہو گیا تو ایک روز اپنے ہمراہیوں کو جمع کر کے بحالت غفلت حملہ کر دیا۔ طاہری فوج کمال ہمت سے تیار ہو کر مقابلہ پر آ گئی اور جنگ کا بازار گرم ہو گیا۔ فریقین جی توڑ توڑ کر ایک دوسرے پر حملے کرنے لگے۔ بالآخر عبدالرحمٰن کے ہمراہی میدان جنگ سے منہ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ عبدالرحمٰن مارا گیا اور اس کے شکست خوردہ ہمراہی بھاگ کر عبداللہ و احمد پسران حرشی کے پاس پہنچے جن کو امین نے سرافسری ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ عبدالرحمٰن کی کمک پر روانہ کیا تھا مگر طاہر کا خوف ان کے دلوں پر ایسا قائم ہوا کہ بغیر کسی جنگ و جدال کے بغداد کی طرف بھاگ گئے۔ طاہر پے بہ پے شہروں اور قلعوں پر قبضہ کرتا ہوا حلوان پہنچا اور حلوان کے چاروں طرف خندق کھدوا کر مورچے قائم کئے اور اپنی فوج کو مرتب کر کے جنگ میں مصروف ہوا۔

مامون کی بیعت: اس واقعہ کے بعد ہی مامون نے منبروں پر اپنے نام کا خطبہ پڑھے جانے اور امیر المومنین کے لقب سے مخاطب کئے جانے کا حکم صادر کیا اور فضل بن سہل کو کل ممالک مشرقی یعنی ہمدان سے تبت تک طولاً اور بحر فارس سے بحر دیلم و جرجان تک عرضاً سب کے سیاہ و سفید کرنے کا اختیار دے دیا اور ایک نیزہ جس کی دو شاخیں تھیں فضل کے لئے ایک نشان مقرر کیا اور ذوالریاستین (یعنی صاحب سیف و قلم) کا مبارک لقب دیا اور حرب کا منتظم علی بن ہشام کو بنایا اور نعیم بن خازم کے سپرد قلمدان وزارت کیا۔ اس کے بھائی حسن بن سہل کو دیوان الخراج کی افسری دی گئی۔

سفیانی کا ظہور: سفیانی کا نام علی بن عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ تھا۔ نفیسہ بنت عبداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب اس کی ماں تھیں۔ ابوالعمیطر اس کی کنیت تھی کیونکہ اس کا یہ خیال تھا کہ کنیت حردون کی ہے لوگوں نے اس کو اسی لقب

سے ذکر کرنا شروع کیا۔ یہ اکثر کہا کرتا تھا کہ میں شیخین صفین (یعنی علی و معاویہؓ) کا بیٹا ہوں۔ سرزمین شام میں یہی ایک شخص بنو امیہ کا باقی رہ گیا تھا جو ذی علم اور صاحب روایت تھا۔ آخر ۱۹۵ھ میں خلافت و سلطنت کا دعوے دار ہوا۔

دمشق پر قبضہ: خطاب بن وجہ الفلس نے (جو بنو امیہ کا آزاد کردہ غلام تھا) جو صیدا پر متصرف تھا۔ اس کی حمایت کی جس سے سفیانی کی قوت بڑھ گئی اور اس نے سلیمان بن منصور کے قبضہ سے دمشق کو نکال لیا۔ اس کے اکثر ہمراہی قبیلہ کلب کے تھے۔ دمشق پر قبضہ کرنے کے بعد سفیانی نے محمد بن صالح بن بیہس کلابی کے پاس ایک خط روانہ کیا جس میں اطاعت قبول کرنے کی صورت میں انعامات و صلے دینے کا وعدہ کیا اور سرکشی کی صورت میں قتل و غارت کی دھمکی دی تھی۔ محمد بن صالح نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ سفیانی نے قیسیہ کا قصد کیا قیسیہ نے محمد بن صالح سے اعانت طلب کی۔ چنانچہ محمد بن صالح تین سو سواروں کے ساتھ پہنچا جس میں اکثر و بیشتر اس کے موالی اور احباب تھے۔ سفیانی نے یزید بن ہشام کو سات ہزار کی جمعیت کے ساتھ اس کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ فریقین میں لڑائی ہوئی۔ یزید کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ تقریباً دو ہزار آدمی مارے گئے اور تین ہزار گرفتار کر لئے گئے جن کو ابن بیہس نے سر اور داڑھی منڈوا کر رہا کر دیا۔

سفیانی کی شکست: اس کے بعد سفیانی نے ایک لشکر مرتب کر کے اپنے بیٹے قاسم کے ہمراہ ابن بیہس کے مقابلہ پر روانہ کیا اس معرکہ میں بھی سفیانی کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی۔ اثناء جنگ میں قاسم کام آ گیا اس کا سر اتار کر امین کی خدمت میں بھیج دیا گیا۔ سفیانی کو اس اطلاع ہوئی تو اس نے پھر لشکر فراہم کر کے بسرکردگی اپنے آزاد غلام معتمر کے میدان جنگ میں بھیجا اس مرتبہ بھی سفیانی کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی اور معتمر مارا گیا۔ ان واقعات سے سفیانی کے کاموں میں ضعف آ گیا قیسیہ نے اس سے فائدہ اٹھانا چاہا بعد ازاں ابن بیہس بیمار ہو گیا رؤسائے نمیر کو جمع کر کے وصیت کی کہ "تم لوگ مسلمہ بن یعقوب بن علی بن محمد بن سعید بن مسلمہ بن عبدالملک کی خلافت کی بیعت کر لو اور اس ذریعہ سے سفیانی پر کامیابی حاصل کرو کیونکہ بغیر اس حیلے کے تم سرسبز نہ ہو سکو گے۔ بنو نمیر نے اس وصیت پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ابن بیہس ان لوگوں سے رخصت ہو کر حوران چلا آیا اور بنو نمیر نے جمع ہو کر مسلمہ بن یعقوب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

سفیانی کا فرار: مسلمہ بن یعقوب بنو نمیر کی بیعت کرنے سے بامراد ہو گیا اپنے خاندان اور موالی کو جمع کر کے سفیانی کے مکان پر آ پڑا اور اس کو مع اور دوسرے بنو امیہ کے قید کر لیا اور قیسیہ کو اپنے مقربین اور مستقل مشیروں میں داخل کر لیا۔ اس اثناء میں ابن بیہس نے شفا پائی اور لشکر مرتب کر کے دمشق کا محاصرہ کر لیا قیسیہ نے محرم ۱۹۸ھ میں دمشق کو ابن بیہس کے حوالے کر دیا۔ مسلمہ و سفیانی عورتوں کا لباس پہن کر مزہ کی جانب بھاگ گئے اسی وقت سے ابن بیہس دمشق پر متصرف اور قابض ہو گیا تا آنکہ عبداللہ بن طاہر دمشق کی طرف آیا مصر گیا پھر مصر سے واپس ہو کر دمشق آیا اور ابن بیہس کو اپنے ہمراہ عراق لے گیا ابن بیہس نے وہیں وفات پائی۔

اسد بن یزید کی شرائط: عبدالرحمن بن جبلہ کے قتل ہونے پر دربار خلافت بغداد میں تہلکہ پڑ گیا فضل بن ربیع نے اسد بن یزید بن مزید کو طلب کر کے جنگ طاہر پر جانے کی استدعا کی اسد حیرت زدہ ہو کر فضل بن ربیع کا منہ تکنے لگا فضل بن ربیع نے تسلی و تشفی دی اور اس کی خدمات اور کارگزاریوں کا ذکر کر کے بہادری، مردانگی اور قربانی داری کی تعریف کی اسد نے کہا

"مجھے جنگ طاہر پر جانے میں کچھ عذر نہیں ہے۔ میں آپ کا اور امیرالمومنین کا مطیع ہوں مگر لڑائی بغیر لشکر کے نہیں ہو سکتی اور لشکر بغیر سامان اور روزینہ کے نہیں لڑ سکتا۔ آپ میرے لشکریوں کے لئے ایک سال کا روزینہ مرحمت فرمایئے۔ ناتوان اور ضعیفوں کو چھانٹ دیجئے تو ان کی جگہ آزمودہ اور بہادر سپاہیوں کو میرے ہمراہ کیجئے علی الخصوص میرے ہمراہیوں میں سے ایک ہزار سپاہیوں کو مال و زر دے کر ان کی بیماری افلاس کو دور کر دیجئے اور ہاں ایک شرط اور ہے کہ جتنے شہر میں فتح کروں ان کا کچھ حساب و کتاب مجھ سے نہ طلب کیجئے گا"۔ فضل بن ربیع بولا "تمہاری شرطیں ناجائز ہیں میں امیرالمومنین کے مشورے کے بغیر ان کا جواب نہیں دے سکتا"۔

اسد بن یزید کی اسیری: فضل بن ربیع اس قدر کہہ کر امین کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حالات عرض کئے امین نے جھلا کر اسد بن یزید کو جیل بھیج دیا اور بعض کا یہ بیان ہے کہ اسد نے مامون کے دونوں لڑکوں کو جو بغداد میں اپنی ماں دختر ہادی کے پاس تھے طلب کیا تھا کہ میں ان کو اپنے ساتھ خراسان لے جاؤں گا اور یہ دھمکی دی تھی کہ اگر تم نے اطاعت کی تو فبہا تمہارے لڑکے تم کو مبارک ورنہ میں ان کو قتل کروا دوں گا"۔ امین نے غضبناک ہو کر قید کر دیا۔ عبداللہ بن حمید بن قحطبہ کو طلب کر کے جنگ طاہر پر جانے کو کہا اس نے بھی اسد کی طرح شرطیں پیش کیں تب احمد بن مزید کو طلب کر کے اسد کے بھیجنے کی معذرت کی اور جنگ طاہر پر روانہ ہونے کا حکم صادر کیا۔

لشکر کی بغیر جنگ واپسی: فضل بن ربیع نے حسب حکم خلیفہ امین بیس ہزار سواروں کی جمعیت کے ساتھ احمد بن مزید کو روانہ کیا۔ روانگی کے وقت احمد نے اسد کی سفارش کی خلیفہ امین نے رہا کر دیا احمد بن مزید کی روانگی کے بعد عبداللہ بن حمید بھی اجازت حاصل کر کے دوسری سمت بڑھا۔ فوج کے ہمراہ لشکر احمد ہی کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ رفتہ رفتہ یہ دونوں حلوان پہنچے اور خانقین میں پڑاؤ ڈال دیا طاہر بھی خبر پا کر ان کے مقابلہ پر آ گیا اور جاسوسوں اور مخبروں کو احمد و عبداللہ کے لشکر میں بھیس بدل کر پھیلا دیا ان لوگوں نے ان کے لشکرگاہ میں داخل ہو کر یہ خبر اڑانا شروع کی کہ "بغداد میں اختلال ہو گیا ہے لشکریوں کی تنخواہیں بند ہو گئیں۔ لشکر پریشان پھر رہے ہیں جہاں جو پاتے ہیں اس پر قبضہ کر لیتے ہیں"۔ اس خبر کے پھیلنے سے احمد و عبداللہ کی لشکرگاہ میں تشویش پھیل گئی کوئی اس خبر کی موافقت کرتا تھا اور کوئی مخالفت غرض رفتہ رفتہ آپس میں اس کی بحث اس درجہ بڑھ گئی کہ آپس ہی میں متصادم ہو گئے اور بلا جدال و قتال بغداد کو واپس گئے۔ پھر کیا تھا طاہر بڑھ کر حلوان پر جا اترا اسی اثناء میں ہرثمہ مع ایک لشکر جرار کے مامون کا فرمان لئے ہوئے آ پہنچا طاہر نے فرمان کو آنکھوں سے لگا کر بوسہ دیا اور اس کے مطابق اپنے کل مفتوحہ بلاد ہرثمہ کے سپرد کر کے اہواز کی طرف چلا گیا۔

عبدالملک بن صالح کی وفات: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ خلیفہ ہارون نے عبدالملک بن صالح کو جیل بھیج دیا تھا چنانچہ یہ اس زمانہ سے جیل ہی میں رہا تا آنکہ خلیفہ ہارون کی وفات ہوئی اور امین تخت خلافت پر رونق افروز ہوا امین نے تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی عبدالملک[2] کو رہا کر دیا جس وقت طاہر کا معاملہ پیش آیا۔ عبدالملک نے دربار میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ "امیرالمومنین اہل شام کو جنگ طاہر پر مامور فرمایئے یہ لوگ اہل عراق سے زیادہ جری اور دشمنان خلافت

---

[1] یہ ہم نے تاریخ کامل صفحہ ۱۰۴ جلد ششم سے مختصراً لکھا ہے۔ ابن خلدون کی عبارت ناقص ہے۔ مترجم

[2] یہ واقعہ ذیقعدہ ۱۹۳ھ کا ہے تاریخ کامل جلد ششم صفحہ ۱۰۲۔

بتانے کے لئے کس قدر تیار ہیں اور یہی ان کی خدمت کا موقع ہے۔ چنانچہ امین نے اس بنا پر عبدالملک کو شام و جزیرہ کی سند گورنری مرحمت فرمائی اور بہت سا مال و اسباب خلعت عنایت کر کے رخصت کیا۔ عبدالملک دربار خلافت سے روانہ ہو کر رقہ پہنچا اور رؤسائے شام سے خط و کتابت شروع کی۔ رؤسائے شام اپنی جمعیتیں لے کر ایک ایک دو دو کر کے عبدالملک کے پاس آنے اور حسب خاطر ترقی خدمت قبول کرتے گئے۔ عبدالملک بھی ان لوگوں کو نہایت عطا اور خلعتیں دیتا جاتا تھا تھوڑے ہی دنوں میں شامیوں کا ایک بہت بڑا لشکر ان کے پاس مرتب ہو گیا۔ اسی زمانہ میں اتفاق سے عبدالملک علیل ہوا اور روز بروز اس کا مرض بڑھتا گیا۔ ادھر اس کے لشکر میں خراسانیوں اور اہل شام کے درمیان ایک سبب سے نزاع پیدا ہوئی کہ جنگ علی بن عیسیٰ میں شامیوں نے ایک خراسانی کا ایک جانور پکڑ لیا تھا۔ اتفاق سے اسی جانور کو ان خراسانیوں میں سے ایک شخص نے کسی شامی کے پاس دیکھ لیا تھا اس نے اس شامی سے جھگڑا شروع کیا اور باتوں باتوں میں جنگ و جدال کی نوبت پہنچ گئی۔ عبدالملک نے یہ خبر سن کر جنگ سے روکا مگر [illegible] آخر اہل شام کے ہاتھ سے بہت سے خراسانی قتل ہوئے [illegible] حسین بن علی خراسانیوں کو لے کر بغداد کی طرف آیا۔ عبدالملک نے رقہ ہی میں انتقال کیا۔

امین کی معزولی و بحالی عبدالملک بن صالح کے مرنے کے بعد حسین بن علی نے لشکر میں بغداد کی طرف کوچ کرنے کی منادی کرا کر کوچ کر دیا اور بغداد پہنچا۔ [illegible] امین نے حسین کو طلب کیا۔ حسین بن علی نے جانے سے انکار کر دیا [illegible] لوگوں کو جمع کر کے امین کی معزولی [illegible] امین کے قصر سے [illegible] کر کے قصر منصور میں قید کر دیا۔ یہ واقعہ ماہ رجب ۱۹۶ھ کا ہے۔

اس واقعہ کے دوسرے روز حسین بن علی نے مامون کی خلافت کی بیعت لی اور امین کو معزول کر کے قصر خلافت پر قبضہ کر لیا اور امین کو قصر منصور میں قید کر دیا۔ ان کے ساتھ ان کی ماں زبیدہ بھی تھی۔ اگلے روز صبح ہوتے ہی لوگوں نے حسین بن علی سے اپنے اپنے روزینے طلب کئے [illegible] نے کھڑے ہو کر کہا کہ حسین نے کس سبب سے مامون کی بیعت کی اور امین کو معزول کر کے قید کیا [illegible] حسین بن علی [illegible] بغداد [illegible] مقابلہ ہوا [illegible] حسین گرفتار ہو کر امین کے سامنے پیش کیا گیا [illegible] امین کو قصر منصور سے نکال کر دوبارہ تخت خلافت پر بٹھایا [illegible] تخت خلافت پر متمکن ہو گیا۔

حسین بن علی کا قتل حسین باریاب دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ امین نے سخت ملامت کی۔ حسین نے اپنی معذرت پیش کی۔ امین نے حسین کو معاف کر کے لشکر مرتب کرنے اور جنگ طاہر پر جانے کا حکم دیا۔ حسین نے ایک

گراں بہا خلعت مرحمت فرما کر اور انعامات کے علاوہ اپنے تمام ملک عرب کا گورنر مقرر کر کے کمال احترام سے رخصت کیا۔ لوگ مبارکباد دیتے ہوئے پل تک آئے جب لوگوں کا مجمع کم ہو گیا تو حسین پل کو عبور کر کے بھاگ کھڑا ہوا امین نے حسین کے تعاقب پر سواروں کا لشکر متعین کیا چنانچہ بغداد سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر یہ لوگ حسین سے جا ملے ایک خفیف سی لڑائی ہوئی حسین مارا گیا اس کا سر اتار کر امین کے پاس لایا گیا۔ اسی واقعہ کے بعد فضل بن ربیع ایسا روپوش ہو گیا کہ اس کی اطلاع کسی کو کانوں کان نہ ہوئی۔

طاہر کی کارگزاریاں: جس وقت مامون کا فرمان والا شان مشہور ہو گیا اہواز طاہر کے پاس صادر ہوا طاہر نے حسین بن عمر رستمی کو اہواز کی جانب روانہ کیا اور خود بھی اس کے بعد ہی اہواز کی طرف کوچ کر دیا۔ اثنائے راہ میں اس کے مخبروں نے آ کر یہ خبر دی کہ خلیفہ امین کی طرف سے محمد بن یزید بن حاتم ایک عظیم الشان لشکر لئے ہوئے طاہر اور اس کے ہمراہیوں کے پیچھے [illegible] سے اہواز کو بچانے کے لئے بڑھا آ رہا ہے۔ طاہر نے اپنے ہمراہیوں میں سے محمد بن طالوت، محمد بن علاء اور عباس بن بخارا کو زبردست فوج کے ساتھ رستمی کی کمک پر مامور کیا اور یہ حکم دیا کہ نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے رستمی کے لشکر سے جا ملو اور پھر ان لوگوں کی معیت میں قریش بن شبل کو بھیجا اور خود بھی کوچ کر کے ان لوگوں کے قریب پہنچ گیا محمد بن یزید کا لشکر عسکر مکرم میں پڑا ہوا تھا طاہر کا لشکر قریب آ جانے سے محمد بن یزید کے ہمراہیوں نے یہ رائے دی کہ کھلے میدان میں لڑنے سے زیادہ مناسب ہے کہ اہواز واپس چلئے اور وہیں سے قلعہ بندی کر کے جنگ کیجئے تاکہ بصرہ سے آپ کی قوم (ازد) آ جائے۔

اہواز پر قبضہ: محمد بن یزید نے اس مشورہ کے مطابق اہواز کی جانب مراجعت کی ادھر طاہر نے قریش بن شبل کو محمد بن یزید کے تعاقب پر مامور کر کے یہ حکم دیا کہ اہواز کی قلعہ بندی سے پیشتر محمد بن یزید کے ہمراہیوں کو مع اس کے ہمراہیوں کے گرفتار کر لو۔ اس میں قریش کو کامیابی نہ ہوئی۔ محمد بن یزید قریش کے پہنچنے سے کئی روز پہلے اہواز پہنچ گیا اور جب قریش اہواز کے قریب پہنچا تو محمد بن یزید لشکر آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا اور نہایت سخت لڑائی ہوئی محمد بن یزید کے ہمراہیوں کے قدم میدان جنگ سے اکھڑ گئے لیکن محمد اور اس کے جان نثار غلاموں نے مرنے پر کمریں باندھ لیں اور داد مردانگی دے کر میدان جنگ پر تلواروں کے سایہ کے نیچے جان بحق تسلیم کر دی۔

واسط، کوفہ اور بصرہ پر قبضہ: جنگ کے خاتمہ پر طاہر نے اہواز پر قبضہ کر کے یمامہ، بحرین اور عمان پر اپنی طرف سے والی مقرر کئے بعد ازاں واسط کا قصد کیا ان دنوں واسط میں سندی بن یحییٰ حرشی اور ہیثم بن شعبہ (خزیمہ بن خازم کا نائب) تھا یہ دونوں طاہر کی آمد کی خبر سن کر بھاگ گئے۔ طاہر نے واسط پر بلا مزاحمت و مقاومت قبضہ کر کے اپنے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو کوفہ کی جانب روانہ کیا کوفہ کی گورنری پر عباس بن ہادی کا تقرر تھا اس نے فوراً خلیفہ امین کی معزولی کا اعلان کر کے مامون کی خلافت کی بیعت کر لی اور طاہر کے پاس ایک اطلاعی تحریر لکھ کر بھیج دیا۔ منصور بن مہدی گورنر بصرہ اور مطلب بن عبداللہ بن مالک گورنر موصل نے بھی بصرہ و موصل میں اسی کا اتباع کیا۔ طاہر نے سب کو ان کے عہدوں پر بحال

۱۔ یہ واقعہ [illegible] ۱۹۶ھ کا ہے۔ [illegible] مطبوعہ مصر۔

۲۔ یہ واقعہ ماہ رجب ۱۹۶ھ کے [illegible] تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ مصر۔

رکھا۔ حرث بن ہشام اور داؤد بن موسیٰ کو قصر ابن ہبیرہ کی جانب روانگی کا حکم دیا اور خود جرجرایا میں خیمہ زن رہا۔

مدائن پر قبضہ: ان واقعات کی خبریں خلیفہ امین کو پہنچیں تو اس نے اپنے نامور سپہ سالار محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد بربری کو قصر ابن ہبیرہ کی طرف روانہ کیا۔ حرث اور داؤد ہم طرح بہ طرح گھمسان جنگ میں لڑنے کو آئے اور نہایت سختی سے لڑ کر محمد بن سلیمان اور محمد بن حماد کو بغداد کی جانب پسپا کر دیا۔ انہیں دنوں خلیفہ امین نے فضل بن موسیٰ کو کوفہ بھیجا تھا۔ طاہر نے اس سے مطلع ہو کر محمد بن علاء کو ایک لشکر جرار کے ساتھ فضل کے مقابلہ پر مامور کیا۔ اثنائے راہ میں محمد و فضل سے ملاقات ہوئی فضل بن موسیٰ نے یہ کہہ دیا کہ "میں مامون کو مطیع ہو کر آیا ہوں تم ناحق میرے اوپر لشکر لے کر آتے ہو"۔ محمد اس چکمہ کو تاڑ گیا۔ جس وقت فضل نے محمد کے لشکر پر شب خون مارا محمد نے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا لڑائی ہوئی بالآخر فضل اور اس کا لشکر بغداد کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد طاہر نے مدائن کا رخ کیا ان دنوں مدائن کا گورنر برمکی تھا اس نے مدائن کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کر رکھا تھا اور دارالخلافت بغداد سے برابر امدادی فوجیں اور رسد آ رہی تھی طاہر نے مدائن کے مضافات میں پہنچ کر قریش بن شبل کو بڑھنے کا حکم دیا جوں ہی قریش حملہ کے ارادہ پر آیا برمکی نے حملہ کی تیاری کر دی اور لشکر کی صفیں درست کرنے میں مصروف ہوا مگر تیراندازی و نقارہ کے شور سے درہم برہم ہو جاتا تھا۔ جب ایک صف درست کر کے دوسری صف کی درستی کی طرف مصروف ہوا تو درست شدہ صف منتشر ہو جاتی آخر کار برمکی نے گھبرا کر ساقہ کو واپس ہونے کا حکم دیا پھر کیا تھا لشکریوں نے بغداد کا راستہ لیا اور طاہر مدائن اور اطراف مدائن پر قبضہ کر کے صرصر پر جا اترا اور وہیں ایک پل بنوایا۔

حجاز میں مامون کی بیعت: جس وقت امین نے بیت اللہ شریف سے خلیفہ ہارون کا عہد نامہ منگوا کر چاک کر ڈالا اور داؤد بن عیسیٰ گورنر حجاز کو مامون کی معزولی کا حکم دیا داؤد بن عیسیٰ نے لوگوں کو جمع کر کے امین کے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر کے کہا: "کیا تم لوگوں کو یاد نہیں ہے کہ خلیفہ ہارون نے اپنے تینوں شہزادوں کی ولی عہدی کی بیعت مسجد حرام میں لی تھی اور کیا تم لوگوں سے یہ اقرار نہیں لیا تھا کہ مظلوم کا ساتھ دینا ظالم سے لڑنا دیکھو محمد امین نے ظلم و ستم کا بیڑہ اٹھایا ہے اور اپنے دونوں بھائیوں (مامون و مؤتمن) کو خلافت سے محروم کر کے اپنے چھوٹے لڑکے کو جو دودھ پی رہا ہے اپنا ولی عہد بنایا ہے اور اس کی بیعت لی ہے اور خلیفہ ہارون کے لکھے ہوئے عہد نامہ کو خانہ کعبہ سے منگوا کر علانیہ چاک کر ڈالا ہے۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ امین کی [illegible] بیعت دو۔ مامون کی بیعت خلافت سے تم پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو گا بلکہ تم لوگوں سے راضی و خوش ہو گا کیونکہ تم اس اقرار و عہد کو پورا کرتے ہو جو اس سے پیشتر خلیفہ ہارون کے ہاتھ پر کر چکے تھے"۔ حاضرین نے بطیب خاطر داؤد بن عیسیٰ کی اس تقریر سے متاثر ہو کر مامون کی خلافت کی بیعت کر لی داؤد نے مکہ معظمہ کے اطراف و جوانب میں اس کی منادی کرا دی خطبہ میں مامون کا نام پڑھا اور اپنے لڑکے سلیمان کو جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا لکھ بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کیا یہ واقعہ رجب ۱۹۶ھ کا ہے۔

اس واقعہ کے بعد داؤد نے مکہ سے براہ بصرہ و فارس و کرمان مرو کی جانب کوچ کر دیا اور مامون کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے۔ مامون نے خوش ہو کر اس کے عہدہ پر اس کو بحال رکھا اور اس کے بیٹے یوسف کو بھی اس کے ہمراہ صوبجات حجاز سے مخصوص کر دیا اور روانگی کے وقت پانچ لاکھ درہم بطور انعام مرحمت فرمائے اور اپنے برادر زادہ عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ بن موسیٰ کو موسم حج کا ناظم مقرر کر کے اس کے ہمراہ روانہ کیا اور یزید بن جریر بن یزید بن خالد قسری کو

ہرثمہ نے ایک لشکر جرار یمن کی سمت کو زید کی حمایت کرنے کے لئے یمن کی جانب روانہ کیا۔ یہ لوگ طاہر کی طرف سے اسی وقت ہوکر گزرے تھے جب کہ طاہر بغداد کا محاصرہ کئے ہوئے تھے طاہر نے ان لوگوں کو بالکل اجازت دی اور ان سے قسم اٹھوانے کے بعد انہیں یزید طاہر سے رخصت ہوکر مکہ پہنچا اور اہل مکہ کو جمع کرکے مامون کی بیعت اور امین کی معزولی کا خطبہ دیا۔ داؤد ضریبا اور تمام اہل مکہ نے مامون کی خلافت کی بیعت کرلی اور قریش نے پوری اطاعت کے لئے گردنیں جھکا دیں۔

معرکۂ صرصر: جس وقت امین کو حسین بن علی بن عیسیٰ کے مارے جانے کی خبر پہنچی اور اس نے اپنی آنکھوں سے طاہر کی فتوحات کا سیلاب بڑھتا ہوا دیکھا اس وقت وہ خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور جنگ کا بار پر کر تعداد لشکر بڑھایا پہلے ماہ شعبان ۱۹۶ھ میں چار سو سپہ سالار اس کے لئے منتخب کئے اور ان سب پر علی بن محمد بن عیسیٰ بن نہیک کو امیر بنا کر ہرثمہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ اس لشکر نے نہروان کے قریب ماہ رمضان کے شروع میں ہرثمہ سے جنگ کی مگر اتفاق ایسا پیش آیا کہ پہلے ہی حملہ میں بھاگ کھڑا ہوا۔ ان کا نامی سپہ سالار علی بن محمد گرفتار کرلیا گیا ہرثمہ نے اس کو مامون کی خدمت میں بھیج دیا اور خود نہروان جا کر مقیم ہوگیا۔ ادھر طاہر صرصر میں مورچہ قائم کئے تھے خلیفہ امین کی طرف سے پے در پے فوجیں آرہی تھیں اور طاہر ان کو شکست دے دیتا تھا خلیفہ امین نے جنگ کا ڈھنگ بدلا اور نیز طاہر کے لشکریوں کو مال و اسباب دے کر سازش شروع کردی قریباً پانچ ہزار فوج طاہر کے لشکر سے نکل کر امین کے پاس چلی گئی امین نے ان لوگوں کو مال و اسباب سے مالا مال کردیا اس میں امین کو ایک گونہ کامیابی ہوئی تو سرداران لشکر کو بلانے لگا رفتہ رفتہ ان کا گروہ کا گروہ بھی امین سے جا ملا امین نے ان لوگوں کو حسب لیاقت و حیثیت انعامات دئے اور اپنے دوستوں اور ہمراہیوں کو خلعت دے کر فوج کے دستوں پر مقرر کرکے جنگ کی ترغیب دی اور چونکہ اس وقت کامیابی کی متوقع امید تھی اور حملے دینے کا عزم کر کے میدان جنگ میں آ پڑا لڑائی ہوئی تمام دن لڑائی ہوتی رہی۔ شام ہوتے ہی امین کے لشکر کو شکست ہوئی طاہر کی فوج نے امین کے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔

جب یہ شکست خوردہ فوج امین کے پاس پہنچی تو امین نے ایک دوسرا لشکر مرتب کرکے لشکریوں کو بہت سا مال و اسباب دیا۔ اس لشکر میں سے ایک شخص کو بھی شریک نہ کیا اور جنگ آزمودہ سپہ سالاروں کو فوج کے جدا جدا دستوں کا افسر مقرر کرکے طاہر کے مقابلے پر روانہ کیا۔ طاہر نے اپنی حکمت عملی سے اس لشکر کو اپنے ساتھ ملا لینے کی تحریک کی جب یہ دوسرے جنگ کرنے کے لئے نکلے ان کی طرف شور و غل پاتے ہوئے بے خوف ہے امین نے اس جدید فوج کو ان سے جنگ کرنے کا حکم دیا بہر حال ان میں تیاریوں اور بناوٹ کے ساتھ یہ مرتب کی گئی تھی۔ طاہر نے ان سے بھی سازش کرلی اور بہت سا مال و اسباب دے کر ان میں سے چھ ہزار آدمیوں کو بطور رشوت کے اپنے پاس لشکر بند کرلیا۔

محاصرۂ بغداد: طاہر نے صرصر سے اپنے ہمراہیوں اور بہت سا مال و اسباب لے کر صرصر سے کوچ کرکے باب الانبار پر جا اترا اور اپنی چالوں اور سازشوں کی بدولت امین کے لشکر سے ایک گروہ کثیر کو توڑ لیا عوام الناس میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ قیدی جیل کے دروازے توڑ توڑ کے نکل آئے بدمعاشوں، بازاریوں اور اوباشوں نے لوٹ مار شروع کردی شریفوں اور بے کسوں پر ٹوٹ پڑے۔ زہیر بن مسیب ضبی نے ایک طرف اپنا مورچہ قائم کیا منجنیقیں کھڑی کیں اور منجنیقیں نصب کیں پتھر برسانے شروع کئے

---

۱ [illegible]

کیا اہتمام و انتظام کیا۔ یہ واقعہ [illegible] تھا۔ ہرثمہ اور طاہر نے باب [illegible] لیا۔ [illegible] محاصرہ کر لیا گیا سے بغداد والوں پر زمین تنگ ہو گئی۔ ماہ ذی الحجہ ۱۹۷ھ تک [illegible] محاصرہ کے طول کھنچ جانے سے مصیبت پر مصیبت نازل ہوئی۔ مجبوراً [illegible] مال و اسباب اور [illegible] سامان [illegible] فروخت کر کے اشیائے [illegible] لینے لگے اور [illegible] طاہر کی طرف [illegible] اور [illegible] جگہ جگہ [illegible] ایک دن [illegible] واقعہ میں [illegible] تمام [illegible] کے پاس چلا آیا۔ طاہر نے [illegible] دریائے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہو جائے اور [illegible] کی [illegible] سے بہت سا اسباب و سامان [illegible] ایک [illegible] کا [illegible] برباد کر دیا۔

قصر صالح کی لڑائی: دوسری طرف سے قصر صالح [illegible] تھے۔ ان لوگوں نے اپنے محاصرہ [illegible] آگ باری سے کام لیا اور منجنیقوں سے [illegible] جو شخص اس قتل میں مزاحمت کرتا تھا اس سے [illegible] لڑائی [illegible] مال و اسباب کو تباہ کر لیا جو [illegible] طاہر کے مقابلہ پر آئے تھے ان سے [illegible] جنگ میں [illegible] کی طرف [illegible] طاہر [illegible] خدمت میں [illegible] قصر صالح کے [illegible] تھا۔ طاہر نے [illegible] قصر صالح [illegible] طاہر [illegible] حاصل [illegible] قصر صالح کی طرف سے [illegible] واقعہ میں [illegible] گیا۔

امین کو شکست: طاہر نے قصر صالح پر قبضہ کرنے کے بعد امین نے [illegible] شروع کی اور [illegible] جب [illegible] ان لوگوں نے [illegible] سب سے پہلے [illegible] بغداد [illegible] امین کے [illegible] طاہر [illegible] امین کے [illegible] طاہر نے قصر [illegible] جانے کا حکم دیا [illegible] بغداد [illegible] آیا۔

نوراں پر روزانہ جنگ ایک قیامت خیز مصیبت تھی جس کو برداشت کرنا انسانی قوت سے باہر تھا مگر بایں ہمہ نہایت استقلال کے ساتھ اہل بغداد لڑ رہے تھے عبداللہ بن وضاح کو اس نوآزمودہ فوج نے شکست دے کر شماسیہ پر قبضہ کر لیا ہرثمہ یہ خبر پا کر ان کی اعانت کو آیا تو اس نے بھی منہ کی کھائی شکست کھا کر بھاگا گرفتار کر لیا گیا۔ یہ خبر طاہر کو ملی اس نے ہمراہیوں سے اپنی شکست کھلی ہے دیکھ کر اٹھا طاہر نے جنگ کا نقشہ بدل دیا، کیونکہ شماسیہ میں ایک پل تھا جو کہ توڑ دیا وہاں کا مال مرد قتل۔ ہرثمہ کے لشکر پہنچ کر اس شدت کا حملہ کیا کہ امین کے لشکر کو شکست دے دی دو مجبوراً پیچھے کو ہٹا عبداللہ بن وضاح پھر اپنے مورچے پر حسب دستور سابق قابض ہو گیا ایک گروہ کثیر اس معرکہ میں کام آیا خلیفہ امین کے مکانات شماسیہ جو خیزرانیہ میں تھے جلا دیے گئے جس کی تیاری میں بیس لاکھ درہم صرف ہوئے تھے۔

عبداللہ بن خازم کا فرار خلیفہ امین کو اپنے قتل کا یقین اور اپنی ناکامی کا وثوق ہو گیا۔ عبداللہ بن خازم بن خزیمہ امین کے خوف سے مدائن بھاگ گیا کیونکہ امین اس کی طرف سے مشتبہ ہو گیا تھا اور اس کی ایذا رسانی پر آمادہ ہو گیا اور کمینوں کو مامور کیا تھا بعض کا یہ بیان ہے کہ طاہر نے اس سے خط و کتابت کی تھی اور بصورت عدم تعمیل مال و اسباب کے ضبط کر لینے کی دھمکی دی تھی اس وجہ سے اس نے خلیفہ امین کی رفاقت ترک کر دی تھی۔ اس کے بعد ہرثمہ نے مع اپنے ہمراہیوں کے بغداد سے نکل کر جزیرہ عباس اور مضافات بغداد کی طرف کوچ کیا طاہر کے لشکریوں نے بڑھ کر تھوڑی لڑائی ہوئی ایک گروہ کثیر دریا میں ڈوب کر مر گیا باقی ماندہ تیغ اجل کی نذر ہو گئے ان واقعات سے خلیفہ امین کو سخت صدمہ پہنچا اس کے تمام کاموں میں ضعف آ گیا۔ اسی اثناء میں موسیٰ بن رشید اپنے بھائی مامون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مامون نے جرجان کی گورنری پر بھیج دیا۔

بغداد پر قبضہ طاہر نے خزیمہ بن خازم اور محمد بن علی بن عیسیٰ بن ماہان کو خفیہ امین کے معزول کرنے پر تیار کر لیا۔ چنانچہ ان دونوں نے آٹھویں محرم ۱۹۸ھ کو دجلہ کے پل کو جلا دیا اور امین کی معزولی کا اعلان کر دیا اور ہرثمہ کو جو ان کے مقابلے پر تھا بلا تجسس ہرثمہ نے بلا مزاحمت و مخالفت مہدی کی لشکرگاہ میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ بعدہ طاہر شہر اور کرخ کی طرف بڑھا اہل شہر و کرخ نے مدافعت کی لڑائی ہوئی طاہر نے ان کو شکست دے کر قبضہ کر لیا وہاں کی منادی کرا دی اور لشکریوں کو بازار کرخ اور قصر وضاح میں ٹھہرا کر مدینۃ المنصور قصر زبیدہ و قصر خلد کا دروازہ پل سے بصرہ کے دروازہ تک اور شط صراۃ سے دجلہ کے اس کنارہ تک جہاں پر دجلہ میں یہ نہر گرتی تھی اپنے لشکر کو پھیلا دیا اور موقع موقع سے منجنیقوں کو نصب کر کے سنگ باری کا حکم دے دیا۔ خلیفہ امین مع اپنی ماں اور لڑکوں کے شہر مدینۃ المنصور میں جا کر پناہ گزیں ہوا اور نہایت استقلال و صبر سے محاصرہ کی سختیوں کو برداشت کرنے لگا اس کے اراکین سلطنت میں سے صرف حاتم بن صقر ہرثمی اس کے ساتھ رہ گئے اور باقی لشکری اور کیا لونڈی غلام اس سے علیحدہ ہو گئے کوئی کسی کا پرسان حال نہ تھا محمد بن حاتم بن صقر اور محمد بن ابراہیم بن اغلب افریقی نے امین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "ہماری بری حالت میں بھی اس وقت سات ہزار سوار ہیں۔ امیر المومنین کے حکم کے منتظر ہیں۔ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان میں سے امرا اور رؤسا اور اراکین دولت کے لڑکوں کو منتخب کر کے ان کا افسر مقرر کریں اور کسی دروازہ سے بحالت غفلت نکل کر جزیرہ و شام کی طرف چلے جائیں اور پھر جدید سلطنت کی بنا ڈالیں عجب نہیں کہ اس سے عوام الناس کا میلان طبع آپ کی جانب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کوئی راستہ پیدا کر دے۔ خلیفہ امین نے اس رائے کو پسند کیا اور بغداد سے جزیرہ و شام کی طرف چلے جانے کا قصد مصمم کر لیا۔

امین کی امان طلبی: طاہر کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے سلیمان بن منصور، محمد بن عیسیٰ بن نہیک اور سندی بن شاہک کو خط لکھا اور دھمکی دی کہ اگر تم لوگ امین کو اس قصد سے باز نہ رکھو گے تو تمہارے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ ان لوگوں نے خلیفہ امین کی خدمت میں حاضر ہو کر جنگ زرگری شروع کر دی اور یہ کہنے لگے کہ امیر المومنین کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ خود کو اپنا قلب اور اپنی حرم کے قبضہ میں دے دیں۔ یہ لوگ خائن اور غیر معتبر ہیں بہتر یہ ہوگا کہ آپ ہرثمہ بن اعین سے امان طلب کیجئے اور اس کے پاس چلے چلئے۔ بعض حرم اس رائے سے مخالفت کر کے بولا "اگر امیر المومنین امان ہی طلب فرما رہے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ طاہر سے امان طلب کیجئے اور اس کے پاس جائیے"۔ امین نے اس سے انکار کیا اور طاہر کے پاس جانے اور امان طلب کرنے کو شگون بد تصور کر کے ہرثمہ کے پاس امان کا پیام بھیجا۔ ہرثمہ نے اس درخواست کو منظور کر کے کہلا بھیجا کہ "میں بالاستقلال آپ کے اور لوگوں سے لڑوں گا اور اگر وہ بھی امان کے خواستگار ہوں گے تو ان کو بھی میں امان دے دوں گا"۔

امین کے محل سرا کا محاصرہ: طاہر کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس کو یہ امر شاق گزرا کہ فتح یابی کا تاج ہرثمہ کے سر پر رکھا جائے اور خلیفہ امین امان حاصل کر کے ہرثمہ کے پاس آ جائے۔ ہرثمہ نے طاہر کے ظاہری طور طریقہ سے اس خیال کو تاڑ کر اپنے ہمراہیوں کو خزیمہ بن خازم کے خیمہ میں جمع کر کے یہ رائے ظاہر کی کہ طاہر سے موجودہ حالات میں شکر رنجی پیدا کرنا مناسب نہیں ہے بہتر یہ ہے کہ طاہر سے اس معاملہ کی صفائی کر لینا چاہئے۔ چنانچہ ہرثمہ مع اپنے ہمراہیوں اور سلیمان، سندی اور ابن نہیک وغیرہ کے طاہر کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ ظاہر کیا کہ خلیفہ امین سوائے ہرثمہ اور کسی کے پاس نہ جائے گا مگر ہاں خاتم خلافت، عصا اور چادر جو حقیقت میں خلافت کی علامت ہیں آپ کے حوالہ کر دے گا۔ طاہر اس امر پر راضی ہو گیا جوں ہی یہ لوگ طاہر سے رخصت ہوئے ہرش پہنچا اور طاہر کے کان میں یہ پھونک دیا کہ یہ لوگ آپ سے دھوکہ کر گئے ہیں خلیفہ امین اپنے ہمراہ خاتم خلافت، عصا اور چادر ہرثمہ کے پاس لے جائے گا۔ طاہر یہ سن کر غصہ سے کانپ اٹھا اسی وقت چند فوجوں کو امین کے محل سرا کے محاصرہ پر متعین کر دیا۔

امین کا فرار: پچیسویں محرم ۱۹۸ھ کو ہرثمہ نے امین کے پاس کہلا بھیجا کہ آج کی شب انتظار فرمائیے کیونکہ آج ہی کنارہ دریا پر چند ایسی باتیں مجھے نظر آئی ہیں جن سے مجھے خطرہ پیدا ہوا ہے۔ امین نے جواب دیا "میرے جس قدر احباب اور ہوا خواہ تھے وہ سب کے سب مجھ سے جدا ہو گئے ہیں میں یہاں اب ایک ساعت بھی قیام نہیں کر سکتا ایسا نہ ہو کہ طاہر کو اطلاع ہو جائے اور وہ مجھے گرفتار کر کے قتل کر ڈالے"۔ اس کے بعد امین نے اپنے دونوں لڑکوں کو گلے لگایا، پیار کیا اور ان دونوں سے رخصت ہو کر سوار ہوا اور دریا کے کنارے پر آیا۔ ہرثمہ ایک حراقہ[1] پر سوار ہو گیا تھا۔ ہرثمہ نے آپ کے ہاتھ و پاؤں کے بوسے لئے اور حراقہ کے کپتان کو یہ حکم دیا کہ جو شخص مزاحمت کرے اس پر بے تامل آتش بازی کرنا۔ جوں ہی حراقہ آگے بڑھا طاہر کی جنگی کشتیوں کا بیڑہ سامنے آ گیا۔ حراقہ کا محاصرہ کر کے لڑائی شروع کر دی اور اس شدت سے تیر باری کی کہ حراقہ

---

[1] حراقہ ان جنگی کشتیوں کو کہتے ہیں جن میں آتش بازی کے سامان ہوتے ہیں جس کے ذریعے سے دشمن پر دور سے آگ پھینکی جاتی ہے۔
ماخوذ از ابن اثیر جلد [illegible]۔

بیکار کر دیا۔ غوطہ زنوں نے حراقہ میں سوراخ کر دیا۔ تھوڑی دیر میں حراقہ پانی سے لبریز ہو کر ڈوب گئی۔

امین کا قتل: احمد بن سلام افسر پولیس بیان کرتا ہے کہ حراقہ کے ڈوبتے ہی امین پانی میں اور میں دونوں کود پڑے ملاح نے میرے سر کے بال پکڑ کر نکال لیا اور جونہی آپ پانی میں گرے تھے امین کے کپڑے پھٹ گئے اور میں تیر کر کنارے پر پہنچا لوگوں نے گرفتار کر لیا طاہر کے پاس لے گئے۔ اس نے میرا حال دریافت کیا میں نے اپنا نام و نسب بتلایا پھر امین کا حال پوچھا میں نے جواب دیا کہ "وہ تو ڈوبتے ہی ڈوب گیا تھا"۔ اس کے بعد طاہر کے حکم سے مجھے ایک مکان میں قید کر دیا گیا قید کی مصیبت مجھ شامت زدہ کے لئے کچھ کم نہ تھی کہ اتفاق سے سننے میں آیا کہ طاہر نے میرے قتل کا حکم صادر کر دیا ہے۔ اس خبر کو سنتے ہی میرے ہوش و حواس جاتے رہے۔ مجبوراً جو کچھ میرے قبضہ میں مال و اسباب تھا اس کو میں نے دے کر اپنی جان بچائی مگر قید سے رہائی نہ پائی۔ تھوڑی رات گزری ہو گی کہ ان لوگوں نے یکایک دروازہ کھولا اور امین کو قید کر کے پھر دروازہ بند کر لیا اس وقت امین صرف ایک پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ سر پر عمامہ اور شانوں پر ایک پھٹا ہوا کپڑا تھا میں انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر رونے لگا۔ امین نے مجھے پہچان کر کہا "تم مجھے اپنے گلے لگا لو میری طبیعت سخت متوحش ہو رہی ہے"۔ میں نے امین کے کہنے کے مطابق ان کو گلے سے لگا لیا اس وقت امین کا قلب اس طرح حرکت کر رہا تھا معلوم ہوتا تھا کہ مارے خوف کے سینہ سے نکلا جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد جب ان کے ذرا ہوش درست ہوئے تو مجھ سے مامون کا حال دریافت کیا میں نے عرض کیا "وہ ابھی زندہ ہے"۔ امین نے کہا اللہ تعالیٰ اس کے وکیل سے سمجھے وہ مجھ سے کہتا تھا کہ مامون مر گیا۔ غالباً اس سے اس کا مقصود یہ تھا کہ میں ان کی جنگ سے غافل ہو جاؤں"۔ میں نے کہا "بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کے وزیروں سے سمجھے کہ انہوں نے آپ کو دھوکا دیا"۔ امین نے سر اٹھا کر کہا "کیوں بھائی کیا وہ لوگ وعدہ امان پورا کریں گے؟"

میں نے کہا "ہاں حضور ان شاء اللہ تعالیٰ"۔

ہم لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ محمد بن حمید طاہری آ پہنچا اور دور سے گھورتا ہوا چلا گیا جب کہ وہ امین کو پہچان کر واپس چلا گیا۔ اس کے بعد تقریباً نصف شب ایک گروہ عجمیوں کا ننگی تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے آیا۔ امین ان لوگوں کو دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگا ان میں سے ایک نے لپک کر امین کو پکڑ کر زمین پر گرا دیا اور ذبح کر کے سر اتار لیا۔ اور طاہر کے روبرو لے جا کر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لاش کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ طاہر نے امین کا سر شہر پناہ پر آویزاں کرا دیا۔ جب لوگوں نے دیکھ لیا تو اپنے ابن عم محمد بن حسن بن مصعب کی معرفت فتح کا اعلان نامہ مامون کی خدمت میں روانہ کیا اور اس کے ساتھ امین کا سر، خاتم خلافت، عصا اور چادر بھی بھیج دی۔ مامون نے ان سب کو دیکھ کر سجدہ شکر ادا کیا۔

باب: ۸

عبداللہ ابوجعفر المامون ۱۹۸ھ تا ۲۱۸ھ

طاہر نے امین کے قتل ہونے کے بعد امان کی منادی کرادی اور جمعہ کے دن شہر بغداد میں اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑتا ہوا جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ مامون کے نام کا خطبہ پڑھا اور امین کی برائیاں بیان کیں۔ شاہی گھرانوں کی حفاظت پر لوگوں کو متعین کیا اور زبیدہ مادر امین اور امین کے دونوں لڑکوں موسیٰ و عبداللہ کو بالائی زاب کے شہروں کی طرف شہر بدر کر کے بھیج دیا۔ چند دنوں کے بعد موسیٰ و عبداللہ کو مامون کے پاس بھیج دیا۔

بغداد میں شورش: امین کے قتل ہو جانے پر بغداد میں لشکر اور خود طاہر کی فوج کو اپنے کئے ہوئے پر پشیمانی ہوئی۔ مگر اس ندامت سے کچھ نہ حاصل تھا۔ طاہر سے روزینہ طلب کیا۔ وہاں کیا تھا حیلے حوالے سے ٹال دیا۔ لشکریوں میں برافروختگی ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ اشتعال اس قدر بڑھا کہ امین کے قتل کے پانچویں روز لشکریوں نے بلوہ کر دیا۔ طاہر مع اپنے ایک گروہ مصاحبان کے عقرقوبا بھاگ گیا اور وہاں سے ان کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر مرتب کر کے بغداد کی طرف واپس ہوا تو انہوں نے معذرت کی اور بغاوت کا بار الزام پولیس والوں اور بازاریوں کے سر منڈھ دیا۔ طاہر نے ان کی خطا کی اس شرط سے کہ وہ حسب دستور سابق مطیع و فرماں بردار ہو جائیں معافی دے دی اور چار مہینے کا روزینہ تقسیم کر دیا۔ رؤسا و مشائخ بغداد نے اہل بغداد کی معافی چاہی اور اپنی خطا سے توبہ کی قسمیں کھائیں۔ تب طاہر کا غصہ فرو ہوا اور لڑائی کا بازار ٹھنڈا ہو گیا۔ مشرق سے مغرب تک کل صوبجات و ممالک میں مامون کی حکومت کا ڈنکا بج گیا۔

حسن ہرش کی بغاوت: اسی ۱۹۸ھ میں حسن ہرش نے علم بغاوت بلند کیا۔ ایک گروہ بازاریوں کا اس کے ساتھ ہو گیا اور بہت سے بدوؤں نے اس کی اتباع کی۔ حسن ہرش یہ کہتا ہوا کہ "لوگو! آل محمد کی اطاعت کرو اور انہیں کی حمایت کرو" نیل کی طرف آیا اور یہاں سے جبراً خراج وصول کیا اور جس نے ذرا سی مخالفت کی اس کو لوٹ لیا۔

خلیفہ مامون نے بغداد کے فتح ہونے کے بعد حسن بن سہل برادر فضل بن سہل کو طاہر کی مفتوحات جبل، عراق، فارس، اہواز، حجاز اور یمن کی سند گورنری مرحمت کی۔ جب حسن نے ۱۹۸ھ میں اپنے صوبجات میں پہنچ کر اپنی طرف سے اپنے عمال کو بھیج دیا تو طاہر کو جزیرہ، موصل، شام اور مغرب کا گورنر مقرر کر کے نصر بن شبث کی جنگ پر جانے کا حکم دیا اور ہرثمہ کو خراسان کی جانب روانہ کیا۔

نصر کی بغاوت نصر بن شبث بنو عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر سے مقام کیسوم شمالی حلب میں رہتا تھا۔ اس کا ابتدا ہی سے امین کی طرف میلان تھا۔ چنانچہ امین کے قتل ہونے کے بعد امین کی بیعت کے ابقا کا اظہار کیا اور اپنے گردونواح کے شہروں پر قبضہ کر کے سمیساط پر بھی متصرف ہو گیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں عرب کے بادیہ نشینوں کا ایک گروہ عظیم اس کے پاس جمع ہو گیا۔ سامان جنگ درست کر کے فرات کی جانب مشرق کی طرف عبور کیا اور حران پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ اسی اثناء میں طالبین کے ہوا خواہوں میں سے چند لوگوں نے نصر سے آل ابی طالب میں سے کسی ایک کی بیعت کرنے کی درخواست کی کیونکہ آئے دن بنو عباس اور ان کے عمال طرح طرح کے ظلم و ستم کر رہے تھے۔ نصر نے جواب دیا "میں سیاہ جھنڈے والوں کی اولاد کی بیعت نہ کروں گا اور نہ یہ کہوں گا کہ میری ذات سے نصرت پر برا دور ہوا ہے"۔ حاضرین بولے "اچھا بنو امیہ میں سے کسی کی بیعت کر لیجئے"۔ جواب دیا "یہ لوگ پامال ہو چکے ہیں اور پامال کردہ ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر مجھے ادنیٰ پامال شخص سلام بھی کرے تو مجھے یہ اندیشہ ہو گا کہ اس کی پامالی سے مجھے بھی نقصان نہ پہنچے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا میلان بنو عباس کی طرف ہے مگر ان سے میں اسی وجہ سے مخالفت کرتا ہوں کہ ان لوگوں نے عجم کو عرب پر مقدم کر دیا ہے"۔ اس کے بعد طاہر نے اس کے مقابلہ پر پیش قدمی کر کے محاصرہ کر لیا اور اس مضمون کا خط لکھا کہ امیر المومنین کی اطاعت قبول کر لو اور باغیانہ حرکتیں چھوڑ کر مطیع بن جاؤ۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اسی اثناء میں طاہر کو اپنے باپ حسین بن زریق بن مصعب کی خراسان میں انتقال کرنے کی خبر پہنچی اور یہ کہ خلیفہ مامون جنازہ پڑھانے گئے تھے اور فضل نے قبر میں اتارا تھا اس کے بعد ہی خلیفہ مامون کا نامہ تعزیت صادر ہوا۔

یمانیہ و فزاریہ میں لڑائی امین کے قتل کے بعد حوف مصر میں یمانیہ و فزاریہ میں لڑائی ہوئی۔ اس وجہ سے کہ علی بن حسن ہمدانی جو حوف پر متصرف تھا اس نے فزاریہ پر جور و ستم شروع کر دیا تھا۔ جس وقت حاتم بن ہرثمہ مصر میں وارد ہوا فزاریہ کے چند لوگ اس کے پاس آئے اور ان کے سردار عثمان نے علی کی تیرہ دستانی اور فزاریہ کی حمایت پر ابھارا چنانچہ تیس ہزار آدمی مصر سے عثمان کے ہمراہ حوف کی جانب روانہ ہوئے۔ علی بن حسن کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے ان لوگوں کو واپس چلے جانے کے لئے کہا مگر عثمان نے کچھ التفات نہ کی۔ مجبوراً علی بن حسن نے بھی چار ہزار فوج مرتب کر کے میدان جنگ کا راستہ لیا۔ متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ آخر فزاریہ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ ہزارہا آدمی کام آئے اور علی اپنے دارالحکومت میں واپس آ گیا۔

ابو السرایا کی بغاوت جس وقت خلیفہ مامون نے حسن بن سہل کو بجائے طاہر کے گورنر مقرر کر کے عراق کی جانب روانہ کیا لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کر دیا کہ فضل بن سہل نے خلیفہ مامون کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ مامون کوئی کام فضل کی مرضی کے خلاف نہیں کر سکتا۔ خود اس نے خلافت پر اپنی حکومت اور سیاہ و سپید کا مالک اپنے بھائی کو کر دیا ہے۔ بنو ہاشم اور امرائے عرب کو اس سے ناراضگی پیدا ہوئی اور حسن بن سہل کی مخالفت کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ ایک فتنہ برپا ہو گیا۔

ابو السرایا سری بن منصور جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ شیبانی اولاد ہانی بن قبیصہ بن ہانی بن مسعود میں سے تھا۔ بنو تمیم کے ایک شخص کو جزیرہ میں قتل کر ڈالا۔ والی جزیرہ نے بدلہ لینے کی غرض سے ابو السرایا کی گرفتاری کا حکم دیا۔ ابو السرایا کو اس کی خبر لگ گئی۔ وہ فرات عبور کر کے شرقی جانب فرات چلا آیا اور رہزنی کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد یحییٰ

سواروں کی جمعیت کے ساتھ یزید بن مزید کے پاس آرمینیہ چلا آیا۔ یزید بن مزید نے اس کو اپنے لشکر کی سپہ سالاری دے دی۔ چنانچہ یزید بن مزید کے ہمراہ رہا۔ جب خرمیہ سے نبرد آزما ہوا تو ان میں سے تقریباً دو سو سواروں کو گرفتار کرا لیا۔ اس کا نام ابو شوک (اس کا غلام تھا) اور جب یزید بن مزید مر گیا تو اس کے لڑکے اسد کے ساتھ رہنے لگا اور جب اسد کو حکومت آرمینیہ سے معزول کر دیا گیا تو وہ احمد بن یزید کے پاس چلا گیا اس اثناء میں ہرثمہ مامون کی جانب سے آیا۔ امین نے احمد بن مزید کو جنگ ہرثمہ پر مامور کیا۔ اس وقت احمد بن مزید نے ابو السرایا کو اپنے لشکر کے ہراول دستے کا سردار مقرر کیا۔ ہرثمہ نے اس سے سازش کرنے کی کوشش کی اور اس سے سازش کر کے اس نے ہرثمہ سے جا ملا۔ خوشیاں منا کر جزیرہ سے عراق روانہ ہو کر آ گئے تھے۔ چند دنوں میں دو ہزار سپاہی جمع ہو گئے۔ ہرثمہ سے کہہ کر ان لوگوں کے بڑے بڑے وظائف اور روزینے مقرر کرا دئے۔ چنانچہ جب امین مارا گیا تو ہرثمہ نے ان کے وظائف دینے سے انکار کر دیا۔ ابو السرایا جل بھن کر علیحدہ ہو گیا حج کی اجازت چاہی ہرثمہ نے اجازت دے دی اور ساتھ ہی اس کے بیس ہزار درہم مقرر کر کے رخصت کیا۔

عین التمر پر حملہ ابو السرایا نے اس رقم کو اپنے ہمراہیوں میں تقسیم کر دیا اور جب وقت رہا تو یہ ہدایت کر دی کہ جو لوگ ہمیں ایک دو روز کے بعد تم میرے پاس چلے آنا ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ تقریباً دو سو آدمی جمع ہو گئے ابو السرایا نے ان لوگوں کو مرتب کر کے عین التمر پر حملہ کیا اور اس کے عامل کو گرفتار کر کے عین التمر کو لوٹ لیا مال غنیمت جو کچھ ہاتھ آیا اپنے ہمراہیوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد اتفاقاً ایک دوسرے عامل سے ملاقات ہوئی جو بہت سا مال و اسباب تین خچروں پر لادے ہوئے تھے یہ مال تھا ابو السرایا نے اس کو بھی لوٹ کر اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔

اس عرصہ میں ہرثمہ کا لشکر پہنچا جس کو ہرثمہ نے اس کی سرکوبی پر مامور کیا تھا ابو السرایا اس لشکر کو شکست دے کر بادیہ میں گھس گیا۔ بعد ازاں اس کے بقیہ ہمراہی بھی آ ملے تو بہت سے لوگوں کی جمعیت ہو گئی۔ دقوقا کی طرف قدم بڑھایا۔ ابو ضرغامہ نے سات سو سواروں کی جمعیت سے مقابلہ کیا۔ مگر پہلے ہی حملہ میں شکست کھا کر قصر میں جا چھپا ابو السرایا نے اس کا بھی مال و اسباب لے کر انبار کا قصد کر دیا۔ انبار میں ابراہیم شروی (خلیفہ منصور کا آزاد غلام) مامور تھا ابو السرایا نے اس کو بھی قتل کر کے انبار کو لوٹ لیا اور اپنے ہمراہیوں میں تقسیم کر کے چل کھڑا ہوا کچھ دور جا کر پھر انبار کی جانب واپس آیا۔

ابن طباطبا کا ظہور بعد ازاں رقہ کا قصد کیا۔ طوق بن مالک تغلبی کی طرف سے گزر ہوا اس نے قیس کے خلاف اس کی امداد کی چار مہینے تک برابر لڑتا رہا بلا معاوضہ قیس سے لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ قیس نے طوق کی اطاعت قبول کر لی اور ابو السرایا رقہ کی جانب چلا گیا اور یہاں پر محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی سے ملاقات ہوئی۔ اس کا باپ ابراہیم طباطبا کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ ابو السرایا نے ابن طباطبا کی بیعت کر لی۔ ابن طباطبا نے ابو السرایا کو دریا کے راستے کوفہ روانہ کیا اور خود خشکی کا راستہ اختیار کیا۔ چنانچہ ایک معین و مقررہ وقت پر ابو السرایا اور ابن طباطبا کوفہ میں داخل ہوئے اور ابن طباطبا نے اہل کوفہ سے آل محمدؐ کی حمایت کرنے کی بیعت لے لی اور ابو السرایا نے قصر عباس بن موسیٰ بن عیسیٰ کو لوٹ لیا اور اس کا مال و اسباب اور غلام وغیرہ سب لے گئے یہ واقعہ چند روز

جمادی الثانی ۱۹۹ھ ہے۔

ابن طباطبا کا انتقال بعض کا یہ بیان ہے کہ ابوالسرایا ہرثمہ کے لشکر کے آدمیوں میں سے تھا مگر تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے ناراض ہو کر کوفہ چلا گیا اور ابن طباطبا کی بیعت کر لی اور جب کوفہ پر متصرف ہو گیا تو اطراف و جوانب کے رہنے والوں نے جوق در جوق آ کر بیعت کی ان دنوں کوفہ کی گورنری پر حسن بن سہل کی جانب سے سلیمان بن منصور تھا حسن بن سہل نے یہ خبر پا کر زہیر بن مسیب کو [illegible] دس ہزار سواروں کے ساتھ روانہ کیا [illegible] ابوالسرایا نے کوفہ سے نکل کر قریہ شاہی میں مقابلہ کیا اور نہایت مردانگی سے لڑ کر زہیر کے لشکر کو بھگا دیا اور لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ اگلے دن یکم رجب کو ابن طباطبا کو مردہ پایا۔ ابوالسرایا نے بجائے اس کے ایک نوعمر لڑکے محمد بن محمد بن زید بن علی بن حسین کو اپنے نام کا امام بنایا اور کل کاموں کا انصرام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ زہیر ناکام شکست کے بعد قصر ابن ہبیرہ میں واپس آیا اور خیمہ زن ہوا۔ حسن بن سہل نے عبدوس بن محمد بن خالد مروزی کو ایک [illegible] فوج کے ساتھ زہیر کی کمک کو روانہ کیا۔ ابوالسرایا نے ان دونوں کو نصف رجب ۱۹۹ھ میں شکست دے کر [illegible] [illegible] ان معرکوں میں کام آئے۔ بہت تھوڑے [illegible] بچ گئے۔

ابوالسرایا کی فتوحات اس واقعہ کے بعد ابوالسرایا نے [illegible] سکہ [illegible] اور متعدد فوجیں [illegible] اور [illegible] کی جانب روانہ کیا۔ بصرہ پر عباس بن محمد بن عیسیٰ بن محمد جعفری کو، مکہ پر حسین بن حسن بن علی بن علی زین العابدین معروف بہ افطس کو، [illegible] ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر الصادق کو، فارس پر اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر الصادق کو اور اہواز پر زید بن موسیٰ بن جعفر الصادق کو مامور کیا۔ چنانچہ عباس نے بصرہ پہنچ کر [illegible] عباس بن محمد [illegible] مدائن کی طرف [illegible] ابوالسرایا نے اس کو یہ حکم دیا کہ بغداد کی جانب شرقی سے [illegible] عباس نے ایسا ہی کیا [illegible] واسط [illegible] حسن بن سہل کی جانب سے [illegible] ابوالسرایا کے سپہ سالار [illegible] حسن بن سہل نے اپنے ہمراہیوں کا یہ حال دیکھ کر ہرثمہ سے جنگ ابوالسرایا کی بابت درخواست کی اور اس سے پہلے ہرثمہ حسن سے ناراض ہو کر خراسان چلا گیا تھا [illegible] واپس آیا اور ایک لشکر آراستہ کر کے [illegible] شعبان میں کوفہ کی طرف روانہ ہوا۔

ابوالسرایا کی پسپائی [illegible] حسن نے مدائن اور واسط کی حفاظت کی غرض سے علی بن ابی سعید کو [illegible] کی جانب روانہ کیا تھا۔ اتفاق یہ کہ ابوالسرایا کو اس کی خبر لگ گئی اس وقت یہ قصر ابن ہبیرہ میں تھا۔ جھٹ پٹ ایک لشکر مرتب کر کے [illegible] نے ماہ رمضان میں مدائن پر قبضہ حاصل کر لیا اور خود قصر ابن ہبیرہ سے [illegible] کر کے نہر صرصر پر آ کر [illegible] ہرثمہ بھی اپنی فوج لئے ہوئے [illegible] مقابلہ [illegible] علی بن ابی سعید نے شوال میں مدائن پہنچ کر ابوالسرایا کے ہمراہیوں کو [illegible] [illegible] [illegible] کی جانب [illegible] ہرثمہ نے اس کی روانگی کے بعد کوچ کر دیا [illegible] ابوالسرایا کے ہمراہیوں کا [illegible] ہرثمہ نے [illegible] نہایت تیزی سے ابوالسرایا کو جا لیا۔ ہرثمہ اور ابوالسرایا سے [illegible] ایک [illegible] ابوالسرایا کے [illegible] کو قتل کر ڈالا۔ بالآخر [illegible] کوفہ کی جانب [illegible] طالبین نے [illegible] [illegible] [illegible]

گیا۔ مکانات ویران ہو گئے۔ اس کے اہل کو نکال دیا اور جو چیزیں ان کی اور لوگوں کے پاس تھیں ان کو چھین لیا۔

مکہ پر قبضہ: مکہ کی گورنری پر داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی تھا۔ جس وقت ابن حسین الافطس کی آمد کی خبر معلوم ہوئی اور اس وقت حج کا زمانہ تھا۔ اتفاق سے ان دنوں مسرور الکبیر وہاں آیا ہوا تھا وہ دو سو سواروں کے ساتھ حج کرنے آیا تھا۔ مسرور الکبیر نے جنگ کی تیاری کی اور داؤد بن عیسیٰ کو ان لوگوں سے جنگ کرنے کی ترغیب دی۔ داؤد نے جواب دیا "میں حرم شریف میں قتال و خونریزی پسند نہیں کرتا اگر وہ لوگ ایک راستہ سے مکہ میں داخل ہوں گے تو میں دوسرے راستے سے نکل جاؤں گا۔" مسرور الکبیر یہ سن کر ناراض ہو گیا۔ داؤد نے مکہ سے عراق کی طرف کوچ کر دیا اس کے بعد ہی مسرور الکبیر بھی عراق کی جانب روانہ ہو گیا۔ اس وقت حسین الافطس اس خوف سے کہ مکہ میں جانے سے لڑائی ہو گی سرف میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ جب اس کو یہ خبر لگی کہ مکہ والوں سے مکہ خالی ہو گیا ہے تو دس آدمیوں کو ہمراہ لے کے مکہ معظمہ میں داخل ہوا طواف کیا۔ صفا و مروہ کی سعی کی عرفہ میں ایک شب قیام کیا اور نماز فجر پڑھ کے حج ادا کیے۔

کوفہ کا محاصرہ: ہرثمہ اطراف کوفہ میں مقیم ہو کر کوفہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھا۔ اس نے اسی اثنا میں منصور بن مہدی کو [illegible] سے تقویت ملی اور علی بن ابی سعید مدائن سے واسط کی طرف آیا اور اس پر قبضہ حاصل کر کے بصرہ کا رخ کیا۔ انہیں واقعات پر ۱۹۹ھ تمام ہو جاتا ہے اور ۲۰۰ھ کا سنہ ہمارے قلم کے نیچے آتا ہے۔ ہرثمہ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کوفہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھا۔ محاصرہ کی شدت روز بروز بڑھتی جاتی تھی تو ابوالسرایا آٹھ سو سواروں کی جمعیت کے ساتھ مع محمد بن محمد کے کوفہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ہرثمہ نے ۱۶ محرم ۲۰۰ھ کو کوفہ میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ غسان کو جو خراسان کی فوج میں سے تھا (ابن ابی الفرج) کوفہ کی امارت دی اور ایک روز قیام کر کے لوٹ گیا۔

ابوالسرایا کا خاتمہ: ابوالسرایا نے کوفہ سے نکل کر قادسیہ کا قصد کیا۔ وہاں سے سوس کی جانب روانہ ہوا۔ مقام خوزستان میں ایک قافلہ مل گیا جو اہواز سے بہت سا مال و اسباب لیے ہوئے تھا۔ ابوالسرایا نے اس کو لوٹ لیا اور اپنے ہمراہیوں پر تقسیم کر دیا۔ ان دنوں حسن بن علی مامونی اہواز کا گورنر تھا۔ یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا لڑائی ہوئی۔ حسن بن علی نے ابوالسرایا کو شکست دے دی۔ ابوالسرایا کے ہمراہی متفرق و منتشر ہو کر بھاگ گئے۔ ابوالسرایا مع محمد اور اپنے غلام ابوالشوک کے ابوالسرایا کی قیام گاہ و مقام راس العین (مضافات جلولا) کی طرف آیا اور چاروں طرف سے گھیر لیا۔ حماد کندغوش نے نہایت مردانگی سے ابوالسرایا کو گرفتار کر لیا اور پابزنجیر حسن بن سہل کے پاس مقام نہروان میں لا کر حاضر کیا۔ حسن بن سہل نے ابوالسرایا کو قتل کر کے اس کا سر مع محمد کے خلیفہ مامون کی خدمت میں بھیج دیا اور دھڑ کو بغداد کے پل پر لٹکا دیا۔ اس کے بعد علی بن ابی سعید بصرہ کی جانب روانہ ہوا اور زید بن موسیٰ بن جعفر صادق کے قبضہ سے نکال لیا۔ زید النار کے نام سے اس وجہ سے مشہور تھے کہ انہوں نے بصرہ میں عباسیوں اور ان کے طرف داروں کے مکانات بصرہ میں جلا دیئے تھے۔ زید نے علی بن ابی سعید سے امان کی درخواست کی۔ علی بن ابی سعید نے امان دے دی۔ مگر ماتحتی اس کے فوج کو گرفتار کر کے نظر بند کر لیا۔

حجاز و یمن: اسی سنہ ۲۰۰ھ میں علی بن ابی سعید نے [illegible] کی طرف طالبین سے جنگ کرنے کے

سے نو جنگیں ہوئیں۔ [illegible] ابراہیم بن [illegible] کی [illegible] جب ان [illegible] ابو السرایا کے قتل ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] بغاوت [illegible] پکڑا گیا اور [illegible] کے [illegible] [illegible] چونکہ اس نے [illegible] کی [illegible] اس کے بعد [illegible] کے [illegible] ایک شخص [illegible] لوگوں [illegible] [illegible] مہدی [illegible] [illegible] معتصم [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] نام [illegible]

اتفاق سے ایک قافلہ [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] معتصم [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible]

محمد بن جعفر کی بیعت: محمد بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی بن زین العابدین [illegible] دیباج [illegible] عالم [illegible] تھے [illegible] جعفر الصادق سے حدیث کی روایت [illegible] تھے [illegible] جب حسین افطس نے [illegible] [illegible] [illegible] ابو السرایا [illegible] [illegible] کے پیچھے پڑ گئے تھے اور لوگوں نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حسین افطس نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے مارے جانے کی خبر پہنچی [illegible] اہل مکہ [illegible] [illegible] اس وقت حسین افطس [illegible] اپنی جان کا [illegible] [illegible] محمد بن جعفر الصادق کی خدمت میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ کی [illegible] محمد بن جعفر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] محمد بن جعفر الصادق [illegible] لوگوں نے [illegible] [illegible] [illegible] ان کی خلافت کی بیعت کی اور امیر المومنین کے لقب سے پکارنے لگے۔

[illegible] کی بغاوت [illegible] [illegible] [illegible] ابراہیم [illegible] نے [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد بن جعفر الصادق کی بیعت برداری [illegible]

[illegible] کی روانگی [illegible]

[illegible]

[illegible] خراسان کی طرف روانہ [illegible]

ہرثمہ کے خلاف شکایت: [illegible] فضل بن سہل [illegible] خلیفہ مامون [illegible]

ہرثمہ کا قتل: خلیفہ مامون نے [illegible]

بغداد میں شورش: [illegible] حسن بن سہل [illegible]

[illegible]

[illegible] ہشام [illegible] اس واقعہ کے بعد [illegible]

محمد بن ابی عمیر [illegible] ہشام [illegible] ہشام [illegible] محمد بن ابی عمیر [illegible] ہشام [illegible] ہشام [illegible]

فضل بن ربیع کا بیان [illegible]

حسن بن محمد کی تحریر [illegible]

حسن بن سہل کی پسپائی: اس واقعہ کے بعد اہل بغداد نے ایک جلسہ کر کے منصور بن مہدی کو مسند خلافت پر بٹھانے کا قصد کیا۔ منصور بن مہدی نے اس سے انکار کر دیا۔ تب ان لوگوں نے حسن بن سہل سے مخالف ہو کر اس کو خلیفہ مامون کا نائب بغداد و عراق مقرر کیا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اہل بغداد نے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد سے حسن سے جنگ کرنے پر موافقت اور سازش کر لی تو حسن یہ خیال کر کے کہ مجھ میں اہل بغداد کی مقاومت ومخالفت کرنے کی طاقت نہیں۔ عیسیٰ بن محمد کو چاپلوسی کی باتیں کرنے لگا۔ رشتہ داری وقرابت کا وعدہ کیا۔ علاوہ ازیں ایک لاکھ دینار دینے اور اس کو نیز اس کے ہمراہیوں اور اہل بغداد کو امان دینے اور صوبجات کی گورنری پر متعین کرنے کا اقرار کر لیا۔ عیسیٰ نے ان سب امور کو منظور کر کے خلیفہ مامون کا تعجیل فرمان طلب کیا اور اہل بغداد کو لکھ بھیجا کہ "تم لوگ تو محض اپنی تنخواہ کی کمی کی وجہ سے لڑ رہے ہو۔ تم لوگ کسی شخص کو جو ہاشم میں سے اپنا سردار بنا لو"۔

منصور بن مہدی: چنانچہ اہل بغداد نے منصور بن مہدی کو اپنا والی مقرر کر لیا۔ اس کے بعد عیسیٰ نے اپنے لشکر کا جائزہ لیا تو تعداد میں ایک لاکھ پچیس ہزار نکلا۔ منصور بن مہدی نے غسان بن عباد بن ابی الفرج کو اطراف کوفہ کی طرف مامور کیا۔ اس نے حمید طوسی سے جو حسن بن سہل کی طرف سے کوفہ پر مامور تھا لڑائی کی۔ حمید نے اس کو شکست دے کر گرفتار کر لیا۔ یہ واقعہ رجب ۲۰۱ھ کا ہے۔ اس کامیابی کے بعد نیل میں پڑاؤ ڈال دیا۔ منصور کو اس کی خبر لگی تو اس نے محمد بن یقطین کو ایک کثیر تعداد فوج کے ساتھ حمید کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ مقام کوثی میں حمید سے مڈبھیڑ ہوئی۔ حمید نے اس کو بھی نیچا دکھایا اور اس کے قیام کیا۔

رضاکار: جس وقت بغداد میں اوباش جرائم پیشہ کی کثرت ہوئی اور چاروں طرف سے بدمعاشوں نے ظلم وستم کے ہاتھ لوگوں پر بڑھانے شروع کر دیئے دن دھاڑے دکانداروں اور مسافروں کو لوٹنے لگے۔ علانیہ اور فخریہ طور پر گناہوں کا ارتکاب کرنے لگے اور حکومت اندرونی جھگڑوں اور عمال دولت کی کمزوری کی وجہ سے ان کے انسداد سے معذور ہو گئی تو اوباش جرائم پیشہ اور بدمعاشوں نے اطراف وجوانب کے قصبات اور دیہات پر ہاتھ بڑھائے جو سامنے آیا مار ڈالا۔ جو پایا لوٹ لیا۔ رعایا ان کے ظلم سے پریشان ہو کر حکام کے پاس آتی مگر یہاں کی بزدلی عذر کرتے تھے۔ اس وقت مصلحین قوم وملت اس کی مدافعت کے خیال سے ایک دوسرے سے ملنے لگے اور آپس میں ان منکرات کے قلع قمع کے تذکرے کرنے لگے اور یہ بیان کرتے کہ محلہ اور شہر میں بہ نسبت اوباشوں اور جرائم پیشوں کے نیکوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اصلاح قوم وملک اور منکرات شرعیہ کی مدافعت کرنے کا قصد کر لیا۔

سب سے پہلے خالد دریوش نامی ایک شخص نے جو بغداد کے ممتاز باشندوں میں سے تھا اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترغیب دی۔ اس طور سے کہ شاہی جبروت وسطوت سے کسی قسم کا تعارض نہ ہونے پائے۔ اہل محلہ نے آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ اس کے محلہ میں جس قدر اوباش اور جرائم پیشہ لوگ تھے سب کو گرفتار کر کے قید کر کے حکام وقت کو اس سے مطلع کیا۔ اس کے بعد دوسرے محلوں کی طرف توجہ کیا۔ اس کی دیکھا دیکھی ایک دوسرے شخص سہل بن سلامہ انصاری نے بھی جو اہل خراسان میں سے تھا اور اس کی کنیت ابو حاتم تھا۔ لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور عمل

۱۔ ابن خلدون نے ۲۰۱ھ میں [illegible] کا ذکر کیا ہے [illegible] ابن اثیر نے [illegible] تاریخ کامل جلد ۶ صفحہ ۳۴۳

کتاب وسنت کی ترغیب دی، مزید برآں اپنے گلے میں قرآن کریم کو لٹکا کر خواص و عوام و اراکین دولت سے ملا اور ان لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ سب نے بطیب خاطر اس کی اس امر پر اور نیز اس پر کہ جو شخص اس کا مخالف ہو گا اس سے ہم لڑیں گے بیعت کر لی۔

رفتہ رفتہ منصور بن مہدی اور عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد تک ان دونوں کی تحریریں پہنچ گئیں۔ منصور اور عیسیٰ کو اس خبر سے بڑی رنج و قلق پیدا ہوئی اس وجہ سے کہ ان کے اکثر رفقاء انہیں چھوڑ چھوڑ کر اور آبرو یافتہ لوگوں سے ملے جلے رہتے تھے مگر چونکہ موقع مناسب نہ تھا خاموش رہے۔ جب کچھ عرصہ بعد حسن بن سہل سے اپنے اور تمام اہل بغداد کے لئے امان حاصل کر کے مصالحت کر لی تب اطمینان کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے اور خلیفہ مامون کے فرمان عالی شان کا انتظار کرنے لگے۔ اہل بغداد کو اس مصالحت سے بے حد مسرت ہوئی اور ان لوگوں کی رضامندی سے خالد دریوش کو سہل کی مہمات میں بہت آسانی ہو گئی۔

علی رضا کی ولی عہدی: جس وقت اہل بغداد کو یہ معلوم ہوا کہ خلیفہ مامون نے علی بن موسیٰ کاظم کی ولی عہدی کی بیعت لی ہے اور الرضا من آل محمد کا ان کو لقب مرحمت فرما کر لشکریوں کو سیاہ وردی پہننے کی ممانعت کر کے سبز وردی پہنائی ہے اور تمام ممالک میں ایک گشتی فرمان مشعر مضمون بالا روانہ کیا ہے اور حسن بن سہل نے بغداد سے مراجعت کر کے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو رمضان ۲۰۱ھ میں اس امر سے مطلع کر کے تحریر کیا کہ تم اپنے کل لشکریوں سے جو تمہارے پاس ہیں اور نیز بنو ہاشم سے علی رضا کی ولی عہدی اور بجائے سیاہ کپڑوں کے سبز جامہ کے استعمال کی بیعت لے لو۔ اس وقت بعض نے تو اس حکم کی تعمیل کی اور بعض نے صاف صاف انکار کر دیا کہ ہم ہرگز اس امر پر راضی نہ ہوں گے کہ بنو عباس سے حکومت و خلافت کا اقتدار نکل کر آل علی میں چلا جائے۔

ابراہیم بن مہدی کی بیعت اس مخالفت و برہمی کے بانی مبانی منصور و ابراہیم پسران مہدی تھے اور جو کچھ ان دونوں میں خامی تھی۔ اس کو مطلب بن عبداللہ بن مالک سعدی، نصر وصیف اور صالح صاحب مصلی نے مزید پختہ کر دیا اور سلخ محرم[2] کے دن خلیفہ مامون کی معزولی اور ابراہیم بن مہدی کی خلافت اور ابراہیم کے بعد اسحاق بن ہادی کے مالک تخت و خلافت ہونے کا اعلان کرنے کو شروع کر دیا۔ مگر چند ہی دنوں بعد محرم ۲۰۲ھ میں تمام بزرگان اور کل اہل بغداد نے ابراہیم بن مہدی کی خلافت کی بیعت کر کے مبارک کے لقب سے ملقب کیا۔ ابراہیم نے مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی لشکریوں کو بطور انعام چھ چھ ماہ کی تنخواہیں دینے کا وعدہ کیا اور نہایت اطمینان سے کوفہ و سواد پر قبضہ حاصل کر کے آگے بڑھا اور مدائن پہنچ کر لشکر کی آراستگی

---

[1] خلیفہ مامون نے ۲۰۱ھ میں علی بن موسیٰ رضا بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کو جلسۂ عام میں اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا۔ تاریخ کامل جلد ۶ صفحہ ۱۲۲

[2] ۲۵ ذی الحجہ ۲۰۱ھ والی روایات سے جس کا ذکر مؤرخ علامہ ابن خلدون نے کیا ہے اہل بغداد نے ابراہیم بن مہدی کی بیعت کر لی اور ایک شخص نے پکار کر کہا کہ کل جمعہ کے دن ہم مامون کو معزول کریں گے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خلیفہ مامون کے لئے دعا کی جائے اور بعد اس کے ابراہیم کے حق میں جو خلیفہ مامون کا دست گرفتہ ہو گا اور دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر تعلیم کر دیا کہ تم یہ لو کہ مامون کی خلافت سے ناراض نہیں ہیں۔ ہم تو معزول کر کے ابراہیم کی خلافت کی بیعت کرتے ہیں اور اس کے بعد اسحاق بن موسیٰ بن ہادی کو ولی عہد بنائیں گے۔ (تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۲۳)

[illegible]

قصر ابن ہبیرہ پر قبضہ [illegible]

[illegible]

کوفہ میں شورش [illegible]

[illegible]

اہل کوفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

حمید بن عبد الحمید نے لشکر آراستہ کر کے ان لوگوں سے لڑنے کے لئے فوراً روانہ کر دیا۔

حسن بن ہبیرہ کا ایسا خوف غالب ہوا کہ لوگوں کو چھوڑ کر بھاگ گیا اور ابراہیم بن مہدی کے حکم سے عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد حسن کا کام ہو گیا تو کہ لیکن کل سے راستے واسط کی جانب روانہ تھا۔ حسن نے ان لوگوں شہر واسط میں مقیم ہو کر قلعہ بندی کر لی تھی مگر عیسیٰ کی آمد سن کر باہر نکل کر لڑنے پر تیار ہو گیا۔ چنانچہ اپنے ہمراہیوں میں سے چند آدمیوں کو چھوڑ کر باقی سپہ سالاروں کو عیسیٰ سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ جنہوں نے کمال مردانگی سے عیسیٰ کو شکست فاش دے کر اس کے لشکر کا خاتمہ کر دیا۔ حسن نے اپنا سامنے سے کر بغداد واپس آیا اور شہر واسط کی قوات دور کرنے کے خیال سے سہل بن سلامہ مطوع سے جھگڑ گیا اور اس کے ہمراہیوں سے مدد حاصل کر کے اس پر فتح یابی حاصل کر لی۔

سہل بن سلامہ: سہل بن سلامہ اپنے مکان کے کسی گوشہ میں چھپ گیا۔ چند راتوں کے بعد گرفتار ہو کر اسحاق کے روبرو پیش کیا گیا۔ ابراہیم ہو گئی۔ اسحاق نے کہا: "ایسا تم مجمع عام میں لوگوں سے کہو کہ تم لوگوں کو اس بات سے منع کرتا ہوں تو چھوڑ دوں گا"۔ سہل بن سلامہ نے اس کا وعدہ کر لیا۔ پھر دوسرے روز اسحاق نے مجمع کر کے کہا سہل نے یہ بات منظور کر لی ہے۔ سہل کو مجمع عام میں لایا گیا۔ سہل نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: "بھائیو! میں نے تم کو کتاب اللہ و سنت پر عمل کرنے کی دعوت دی تھی اور اب تک اسی کی طرف بھی ہدایت کرتا ہوں"۔ اس فقرہ کے تمام ہوتے ہی اسحاق کے ہمراہی سہل بن سلامہ پر ٹوٹ پڑے خوب منہ کھول کر مارا اور قید کر دیا اور دو چار روز کے بعد بیڑی پہنا کر ابراہیم کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ ابراہیم نے بھی اس کو پٹوا کر جیل میں بھجوا دیا اور پھر اس خیال سے کہ ان کے ہواخواہوں میں اشتعال نہ پیدا ہو، یہ ظاہر کر دیا کہ سہل بن سلامہ جیل میں مر گیا۔ مگر در حقیقت اس کو رہا کر دیا اور وہ جان کے خوف سے روپوش ہو گیا تھا تاآنکہ ابراہیم کا دور حکومت ختم ہو گیا۔

حمید بن عبد الحمید: حمید نے قصد جنگ ابراہیم بن مہدی بغداد کا قصد کیا۔ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد ابراہیم بن مہدی کی جانب سے سپہ سالار جنگ تھا۔ حمید نے اس سے مراسلت کر کے انعامات اور عطیے دینے کا وعدہ کیا۔ جس کی وجہ سے عیسیٰ نے حمید کی مخالفت نہ کی اور مقابلہ میں پہلو تہی کرتا تھا۔ عباس بن محمد (جو عیسیٰ کا بھائی تھا) ابراہیم بن مہدی کو اس کی اطلاع کر دی۔ ابراہیم کو یہ خبر سن کر سخت تشویش پیدا ہوئی۔ عیسیٰ نے اپنی فوج میں یہ منادی کرا دی کہ حمید نے ہم سے مصالحت کر لی ہے۔ اس پر ابراہیم نے عیسیٰ کو طلب کر کے سخت سست کلمات کہے۔ عیسیٰ نے اس سے انکار کیا۔ غضب تو ابراہیم نے اس کی ایک نہ سنی اور قید کر دیا اور اس کے چند اور سپہ سالاروں کو قید کر دیا۔ اس کا نائب اسی موقع پر بھاگ کر حمید کے پاس گیا۔

بغداد پر قبضہ: اس واقعہ سے لوگوں کے خیالات تبدیل ہو گئے اور ایک دوسرے سے کٹے جانے لگے اور عیسیٰ کی گرفتاری سے ناراضی ظاہر کرنے لگے۔ بالآخر سب نے عباس کے پاس جمع ہو کر ابراہیم بن مہدی کے معزول کرنے پر اتفاق کر لیا۔ پھر کیا تھا خاقان بے کسی کی طرح ابراہیم کے گورنر کو جسر اور کرخ سے نکال دیا۔ عباس نے حمید کو لکھ بھیجا کہ تم بغداد آ جاؤ، میں تم کو بغداد پر قبضہ دلا دوں گا۔ حمید یہ خبر پا کر صرصر میں آ اترا۔ عباس اور سپہ سالاران بغداد اس سے ملنے آئے۔ حمید نے ابراہیم کو معزول کرنے کا اقرار لیا اور پچاس پچاس درہم دینے جائیں۔ ابراہیم کو یہ خبر پہنچی تو اس نے عیسیٰ اور اس کے بھائیوں کو جیل سے نکلوا کر حمید سے جنگ کرنے کی درخواست کی۔ اس لوگوں

نے انکار کر دیا۔ جمعہ کے روز حمید بغداد میں داخل ہو جانا چاہتا تھا۔ خلیفہ مامون کے نام کا خطبہ پڑھا اور اس سے [illegible] حسب اجر انعام دینے میں مصروف ہوا۔ حمید نے مہر یوں کو بات کو پڑا "ان لوگوں کے انعام میں سے دس دس درہم وضع کر لیا جائے کیونکہ انہوں نے علی بن ہشام کے مقابلہ پر پہنچ کیا تھا"۔ لشکریوں نے کہا۔ یہ واقعہ نہ ہوگی۔ حمید نے کہا "تم لوگ پیچھے بازاروں میں [illegible] دیا جاوے گا"۔

ابراہیم بن مہدی کی شکست ابراہیم نے اس دوران مختلف کوششیں اور [illegible] جب حمید [illegible] درخواست کی اور [illegible] صورت میں [illegible] مخفی رہی۔ عیسیٰ ابراہیم کے [illegible] نے جان کے خوف سے [illegible] [illegible] میدان جنگ میں آئے تھوڑی دیر تک مقابلہ [illegible] [illegible] حمید کے [illegible] لشکر شکست کھا کر ابراہیم کے پاس واپس آیا اور حمید نے [illegible] اپنا [illegible] ابراہیم کے [illegible] جانب [illegible] پیچھے [illegible] [illegible]۔

ابراہیم کی روپوشی [illegible] ابراہیم کے [illegible] اس واقعہ کے بعد حمید سے آملا اور مطلب [illegible] نے [illegible] کہا [illegible] میرے [illegible] ابراہیم [illegible] طرف [illegible] [illegible] علی بن ہشام کو اس عیسیٰ کا خط [illegible] جب ابراہیم کو ان لوگوں کی اس سازش کا حال معلوم ہوا تب [illegible] [illegible] ابراہیم [illegible] روپوش ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد چاروں طرف سے [illegible] حمید علی بن ہشام [illegible] ابراہیم کے مکان [illegible] [illegible] [illegible] علی بن ہشام نے بغداد کی [illegible] حمید نے [illegible] بغداد میں قیام کیا [illegible] [illegible] حمید نے اس کو [illegible] کا [illegible] [illegible]۔

امامون کی بے خبری [illegible] لوگوں کی نفرت [illegible] [illegible] خلیفہ مامون کے [illegible] [illegible] خلیفہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مامون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فضل بن سہل [illegible] [illegible] خلیفہ مامون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بغداد کی طرف [illegible]

فساد برپا ہو رہے تھے۔ سپہ سالاران و سرداران لشکر باہمی فوجوں میں سرگوشیاں کرنے لگے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ فضل بن سہل کا وہ رعب و داب تھا کہ کسی کو مجال نہ تھی کہ ان واقعات کو خلیفہ مامون کے کانوں تک پہنچا سکتا۔

علی رضا کا انکشاف: چند لوگ اپنی جان پر کھیل کر علی رضا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ درخواست کی کہ آپ ان واقعات کو خلافت پناہی کے گوش گزار کر دیجئے۔ آپ ان لوگوں کے کہنے کے مطابق دربار خلافت میں تشریف لے گئے اور ان فتنہ و فسادات سے جو آئے دن عراق میں ہو رہے تھے اور فضل بن سہل ان کو چھپا رہا تھا، منجملہ اس امر کے کہ اہل بغداد نے ابراہیم بن مہدی کی بیعت کر لی ہے خلیفہ مامون کو آگاہ کر دیا۔ خلیفہ مامون بولا "اس کی خلافت کی بیعت نہیں کی گئی بلکہ اہل بغداد نے اس کو اپنا امیر بنا لیا ہے تا کہ ان کے امور دینی اور دنیوی کو انجام دیتا رہے گا"۔ آپ نے جواب دیا "آپ سے جس نے یہ بیان کیا ہے غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ اس وقت تک ابراہیم اور حسن بن سہل میں جنگ ہو رہی ہے اور خواص و عوام آپ سے اس وجہ سے کبیدہ و ناخوش ہو رہے ہیں کہ فضل و حسن اور میں آپ کے ہر کام میں پیش پیش ہو رہے ہیں اور آپ نے میری ولی عہدی کی بیعت بھی لے لی ہے"۔ خلیفہ مامون کہا "آپ کے علاوہ ان امور سے اور کوئی شخص بھی آگاہ ہے؟" جواب دیا "یحییٰ بن معاذ، عبدالعزیز بن عمران اور ان کے علاوہ اور سرداران لشکر"۔

خلیفہ مامون نے اسی وقت ان لوگوں کو طلب کر کے ان واقعات کے متعلق دریافت کیا۔ ان لوگوں نے فضل بن سہل کے خوف سے لاعلمی ظاہر کی مگر جب خلیفہ مامون نے اصرار کے ساتھ پھر دریافت کیا اور ان لوگوں کے جان و مال کی امان دی اور حفاظت کی ذمہ داری لی تب انہوں نے وہی سب واقعات اور حالات بیان کئے جیسے کہ علی رضا نے کہے تھے اور یہ بھی گوش گزار کیا کہ "اہل عراق آپ کو بوجہ ولی عہدی علی رضا، رفض سے متہم کرتے ہیں اور فضل بن سہل نے ہرثمہ بن اعین جیسے کارگزار شخص کو جس کی جاں نثاری اور ہوا خواہی سے امیر المومنین کما حقہ واقف ہیں، رقہ میں بھیج دیا ہے۔ جہاں پر اس کے قوائے حکمرانی کمزور اور ضعیف ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ملک خراسان میں ہر طرف بغاوت و فساد کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اگر اس کا تدارک نہ کیا جائے گا تو تھوڑے ہی دنوں بعد یہ صوبہ بھی ہاتھ سے نکل جائے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ زمام خلافت ہاتھ سے نکل جائے گی"۔ خلیفہ مامون کو ان اراکین سلطنت کے کہنے سے یقین ہو گیا فوراً خراسان پر غسان بن عباد کو (جو فضل بن سہل کا چچا زاد بھائی تھا) اپنا نائب مقرر کر کے کوچ کر دیا۔ فضل بن سہل کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے ان اراکین سلطنت کو جنہوں نے یہ واقعات خلیفہ مامون کے گوش گزار کئے تھے ستانا شروع کر دیا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔

فضل بن سہل کا قتل: جوں ہی خلیفہ مامون سرخس میں وارد ہوا۔ چار شخصوں نے حمام میں فضل بن سہل پر حملہ کر کے مار ڈالا اور بھاگ گئے۔ خلیفہ مامون نے اعلان کر دیا کہ جو شخص فضل بن سہل کے قاتلوں کو گرفتار کر کے لائے گا اس کو (دس ہزار دینار) انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ عباس بن ہیثم دینوری نے قاتلوں کو حاضر کیا۔ بوقت پیشی قاتلوں نے مقدمہ میں یہ بیان کیا کہ "آپ ہی نے تو ہم کو اس کے قتل پر مامور فرمایا تھا" اور بعض کہتے ہیں کہ قاتلوں کے بیانات مختلف ہو گئے تھے۔ بعض نے تو یہ بیان کیا کہ ہم کو فضل بن سہل کے برادرزادہ نے اس کے قتل پر مقرر کیا تھا اور کسی نے کہا "عبدالعزیز بن عمران نے

یہ واقعہ ۲۰۲ھ کا ہے۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۲۰

سالار وغیرہ بھی موجود تھے۔ خلیفہ مامون نے ان دونوں کو طلب کر کے دریافت کیا ان دونوں نے اس کی تائید کی۔ خلیفہ مامون ان کے انکار پر [illegible] کے قتل کا حکم دیا اور ان کے سر [illegible] حسن بن سہل کے پاس [illegible] عراق کی جانب روانہ کیا۔

اس کے بعد ہی خلیفہ مامون تک یہ خبر پہنچی کہ حسن بن سہل [illegible] ہو گیا ہے [illegible] کیا ہے۔ خلیفہ مامون نے اپنے [illegible] کو حسن بن سہل کے پاس بھیج [illegible] اس وقت ابراہیم بن مہدی اور عیسیٰ مدائن میں تھے۔ [illegible] اور ان لوگوں نے [illegible] مطلب بن عبداللہ [illegible] خلیفہ مامون کی خلافت [illegible] ابراہیم بن مہدی [illegible] کے بعد تخت خلافت کا [illegible] اس کے [illegible] مطلب بن عبداللہ [illegible] مطلب [illegible] ابراہیم بن مہدی [illegible] مطلب [illegible] آیام [illegible] ہو گئے۔

علی رضا کا عقد [illegible] خلیفہ مامون [illegible] علی رضا [illegible] اور [illegible] ابراہیم بن موسیٰ کاظم [illegible] مقرر کر کے [illegible] تھی۔ ان لوگوں [illegible] تھی۔

علی رضا کا انتقال جس وقت خلیفہ طوس میں پہنچا [illegible] علی رضا کا انتقال [illegible] ہو گیا۔ خلیفہ مامون نے حسن بن سہل [illegible] اہل بغداد اور اپنے گروہ والوں سے [illegible] ابراہیم بن مہدی [illegible] آ جاؤ۔

مامون کا دارالخلافت بغداد میں ورود اس کے بعد خلیفہ [illegible] جرجان [illegible] ایک ماہ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

غسان بن عباد کو بوجہ قرابت فضل بن سہل کے خراسان، جرجان، طبرستان، سجستان، کرمان اور ماوراء النہر کی گورنری مرحمت فرمائی۔ کچھ عرصہ بعد اس کو معزول کر کے طاہر کو مقرر کیا جیسا کہ آئندہ ہم بیان کریں گے۔ الغرض جرجان سے روانہ ہو کر نہروان میں وارد ہوا۔ اس کے اعزہ و اقارب، ہوا خواہان دولت، سپہ سالاران لشکر اور روساء و قائدین ملنے آئے چونکہ طاہر کو اس سے پیشتر نہروان میں ملنے کا لکھ بھیجا تھا۔ لہٰذا وہ بھی رقہ سے نہروان چلا آیا تھا۔ آٹھ روز قیام کرنے کے بعد بغداد کی طرف کوچ کیا۔

درباری لباس میں تبدیلی چنانچہ وسط صفر ۲۰۴ھ میں بغداد پہنچ کر رصافہ میں قیام کیا۔ پھر رصافہ سے نکل کر اپنے شاہی محل میں جو کنارہ دجلہ پر تھا آ کر اترا اور سپہ سالاران لشکر اپنے لشکر گاہوں میں ٹھہرے رہے۔ فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔ بغاوت کی آگ ان کے آتے ہی سرد ہو گئی۔ مگر ہوا خواہان دولت عباسیہ سبز لباس کے پہننے کے بارے میں برابر چہ میگوئیاں کرتے رہے تا آنکہ خلیفہ مامون نے ایک موقع خاص پر طاہر سے خوش ہو کر فرمایا: "جو تمہاری تمنا ہو اس کو ظاہر کرو میں اس کو ضرور پوری کروں گا"۔ طاہر نے عرض کیا "شعار خلافت کی سیاہ کپڑے پہننے کا حکم دیجئے"۔ خلیفہ مامون نے اسی وقت یہ درخواست منظور کر لی اور ایک دربار عام میں اس کو سیاہ خلعت پہنا کر اور سپہ سالاران لشکر اور اعیان سلطنت کو سیاہ رنگ کی خلعتیں مرحمت فرمائیں۔ اس سے اہل بغداد اور کل اراکین دولت کو بے حد مسرت ہوئی اور بہ صد شکریہ قدم بوسی کی۔ سب نے اطاعت و فرمانبرداری قبول کر لی۔

فتنہ موصل ان واقعات سے پیشتر ۲۰۳ھ میں بنو سامہ اور بنو ثعلبہ کے مابین مقام موصل میں ٹھن گئی۔ بنو ثعلبہ نے محمد بن حسن ہمدانی عامل اور علی بن حسن ہمدانی والی شہر کے دامن عاطفت میں جا کر پناہ لی۔ علی بن حسن ہمدانی نے اپنے بھائی کے پناہ دینے کے لحاظ سے بنو ثعلبہ کو شہر سے نکل کر معرکہ آرائی کا حکم دیا۔ بنو سامہ نے یہ خبر پا کر ایک ہزار سواروں کی جمعیت کے ساتھ بنو ثعلبہ کا تعاقب کیا اور مقام [illegible] میں پہنچ کر بنو ثعلبہ کا محاصرہ کر لیا۔ علی اور محمد پسران حسن ہمدانی کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے بنو ثعلبہ کی کمک پر ایک فوج بھیجی۔ لڑائی ہوئی۔ ایک گروہ کثیر بنو سامہ کا اور کچھ لوگ بنو ثعلبہ کے اس واقعہ میں کام آئے۔ کچھ لوگ بعض بنو سامہ گرفتار کر لئے گئے۔ اس واقعہ کے بعد احمد بن عمر بن خطاب تغلبی علی بن حسن بن ہمدانی کے پاس گیا اور آئندہ جنگ خونریزی نہ ہونے کی ذمہ داری لی۔ علی نے شاہی فوج کو واپس بلا لیا اور فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔

پھر ۲۰۵ھ میں علی بن حسن ہمدانی نے ازدیوں پر جو اس وقت موصل میں تھے ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا اس سبب سے کہ انہوں نے علی بن حسن کے اس ارادہ کو فنا کر دیا تھا کہ جس نے اپنی قوم کو اعراب پر چڑھا کر شہر سے باہر نکلنے کی ہدایت کی تھی۔ ازدی اس ظلم و تعدی سے پریشان ہو کر اپنے سردار قوم سید بن انس کے پاس جمع ہوئے اور اس سے ناقابل برداشت ظلم کی شکایت کی۔ سید بن انس نے ان کو تسلی و تشفی دے کر مستعد ہونے کا حکم دیا اور نہایت مردانگی سے علی بن حسن سے جا بھڑا۔ علی بن حسن نے شکست کھا کر محمد بن طوق [illegible] کے پاس جا کر پناہ لی اور اس کی بیعت کر کے اس کو شہر میں لایا۔ اس کے ساتھ [illegible] نے بھی اس کی پشت گری کی۔ ازدیوں سے لڑنے کو نکلے۔ ازدی سید پر جمع ہو کر مقابلہ پر آئے۔ کمال شدت سے جنگ ہوئی۔ بڑی دیر تک جنگ جاری رہی۔ بالآخر ازد نے علی بن حسن اور اس کے کل ہمراہیوں کو شہر سے نکال باہر کیا اور ان کا تعاقب کرتے ہوئے شہر سے باہر آ گئے۔

اس واقعہ میں علی اور اس کا بھائی احمد اور ایک گروہ اس کے خاندان کا مارا گیا۔ محمد بن حسن بھاگ کر بغداد پہنچا اور

---

۱ یہ واقعات [illegible] تاریخ کامل ابن اثیر [illegible]

و سعید بن انس نے موصل پر قبضہ کر لیا۔ خلیفہ مامون کے روم کا قصہ پڑھا اور جب خلیفہ مامون وارد بغداد ہوا تو سعید بن انس ایک وفد کے ساتھ دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ محمد بن حسن بن صالح ہمدانی نے اس کی اور اس کی قوم ازد کی شکایت کی اور اپنے بھتیجوں اور اہل بیت کے مارے جانے کا استغاثہ پیش کیا۔ خلیفہ مامون نے جواب لینے کی غرض سے سعید بن انس کی طرف رخ کیا اس نے دست بستہ عرض کیا "ہاں اے امیر المومنین! میں نے اور میری قوم نے ایسا کیا ہے لیکن ان لوگوں نے آپ کے عامل کو روکا۔ میں نے رسول کا بدلا لیا تھا اور آپ کے امیر بزرگ کو قتل کیا تھا اور آپ کی خلافت کی توہین کی تھی"۔ خلیفہ مامون نے یہ سن کر ان کی خونریزی کو معاف کر دیا اور سعید کو موصل کی سند گورنری عطا فرمائی۔

طاہر بن حسین کی گورنری خلیفہ مامون نے عراق میں پہنچنے کے بعد طاہر بن حسین کو جزیرہ، رقہ اور شرقی بغداد اور سواد کی حکومت عطا کی۔ کچھ عرصہ بعد ایک روز طاہر بن حسین مامون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خلیفہ نے بیٹھنے کی اجازت دی اور رو پڑا۔ طاہر نے دست بستہ گزارش کیا "اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رکھے آپ کے رونے کا سبب مجھے نہیں معلوم ہوا"۔ خلیفہ مامون نے جواب دیا "میں ایک ایسی وجہ سے رو رہا ہوں کہ اس کا ذکر کرنا ذلت ہے اور چھپانا باعث رنج و ملال ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی شخص رنج و تکلیف سے خالی نہیں"۔ یہ فرما کر چپ ہو گئے۔ طاہر کچھ عرض کرنا چاہتا تھا مگر خاموش ہو کر واپس آیا۔ اس وقت حسین خادم بھی حاضر تھا۔ طاہر نے اپنے مکان پر پہنچ کر حسین کے بطور نذر تحفہ بھیجا اور حسین سے سفارش کی اور ایک لاکھ درہم کی تھیلی دے کر حسین خادم کو قبول کرنے کا وعدہ لیا۔ اس شرط پر کہ خلیفہ سے رونے کا سبب دریافت کر دے۔

اگلے دن خلوت خاص میں حسین خادم نے دست بستہ عرض کیا "اے امیر المومنین! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کل جس وقت حضور کی طاہر سے ملاقات ہوئی تھی آپ کیوں آبدیدہ ہو گئے تھے؟" خلیفہ مامون نے کہا "مجھے یہ خیال آ گیا تھا"۔ عرض کیا "کیا؟" ارشاد ہوا "تم کیوں پوچھتے ہو؟ اچھا تو سنو" ارشاد کیا "اس وقت میرے دل میں ایسے خیالات آ گئے تھے جس سے میرے دل کو تکلیف ہوئی ہے۔ دیکھو خبردار اگر یہ بات کسی اور کی زبان پر آئی تو تمہاری خیر نہ ہوگی"۔ حسین نے دست بستہ عرض کیا "کیا مجال! بھلا میں نے کبھی حضور کے راز کو افشا کیا ہے"۔ خلیفہ مامون نے کہا "اس وقت اپنے بھائی امین کا خیال آ گیا تھا کہ کس طرح اس کو طاہر نے ذلیل کیا اور قتل کیا تھا اور یہی طاہر آج میرے روبرو ہے اگر میں اس کے قتل کا ارتکاب نہیں کرتا تو یہ جاہ و شان خلافت کے خلاف ہو گا مجھے بڑی غیرت ہوئی اور میں رو پڑا"۔ حسین نے طاہر سے یہ واقعہ بیان کیا۔ طاہر نے احمد بن ابی خالد سے کہا "اب میری خیر نہیں ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو مجھے خلیفہ کی آنکھوں سے دور کیجئے"۔

احمد بن ابی خالد کی تجویز احمد بن ابی خالد اسی وقت خلیفہ مامون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خلیفہ مامون نے اس کو گھبرایا ہوا دیکھ کر بے وقت حاضر ہونے کا سبب دریافت کیا۔ عرض کیا "تمام رات مجھ کو اسی فکر میں نیند نہیں آئی کہ خراسان کا کیا انتظام کیا جانا چاہیے کیونکہ امیر المومنین نے غسان بن عباد کو والی مقرر کیا ہے اور وہ اس قابلیت کا مالک نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ اتراک علم بغاوت بلند کریں اور ولایت خراسان معرض زوال میں پڑ جائے"۔ خلیفہ مامون نے کہا "تمہارا کیا خیال ہے؟ اچھا بتلاؤ کون خراسان کے والی ہونے کی قابلیت رکھتا ہے؟" عرض کیا "طاہر بن حسین" ارشاد ہوا

''اس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ وہ بہت جلد بغاوت پر کمر بستہ ہو جاتا ہے''۔ عرض کیا ''میں اس کا ضامن ہوں وہ ہرگز سرتابی نہ کرے گا''۔ خلیفہ مامون نے طاہر کو طلب کر کے مدینۃ السلام (بغداد سے) انتہائے مشرق تک حلوان سے خراسان تک کی سند گورنری مرحمت فرمائی۔ طاہر اسی روز بغداد سے نکل کر ایک میدان میں لشکر اور سامان سفر مرتب کرنے میں مصروف ہوا۔ تقریباً ایک ماہ ٹھہرا رہا اور آخری ذی قعدہ ۲۰۵ھ میں بغداد سے خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت خلیفہ مامون نے دس لاکھ درہم جو والی خراسان کی تنخواہ تھی مرحمت فرمائی اور بجائے اس کے جزیرہ میں اس کے لڑکے عبداللہ کو متعین فرمایا۔ جو سررشتہ پولیس میں اپنے باپ کا نائب تھا۔ مگر طاہر نے اس کو اپنے چچازاد بھائی اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کے پاس نصر بن شبث سے جنگ کرنے کے لئے رقہ بھیج دیا تھا۔

بعض نے طاہر کے گورنر خراسان ہونے کا سبب یہ بھی بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن مطوعی نے نیشاپور میں ایک عظیم الشان فوج خوارج سے جنگ کرنے کے لئے بغیر اجازت والی خراسان غسان بن عباد جمع کی تھی لیکن اس خیال سے کہ یہ کام مبادا خلیفہ مامون کی مرضی کے خلاف ہو رک رہے اور حسن بن سہل سے ان کو ایک خصومت سی پیدا ہو گئی۔ خلیفہ مامون نے اہل خراسان کا بدلا رنگ دیکھ کر طاہر کو سند گورنری مرحمت فرمائی۔ چنانچہ طاہر خراسان گیا اور ۲۰۷ھ ہجری تک ٹھہرا رہا بعد ازاں خلافت سے کی مخالفت کی ہوا دماغ میں آ گئی۔ چنانچہ ایک روز خطبہ دینے کو کھڑا ہوا تو خلیفہ کے لئے دعا نہ کی۔ منبر سے نیچے اتر آیا۔ پرچہ نویس نے خلیفہ مامون کو اس واقعے سے مطلع کیا۔

طاہر بن حسین کی وفات ۔ خلیفہ مامون نے احمد بن ابی خالد کو طلب کر کے فرمایا ''چونکہ تم ہی اس کے ضامن ہوئے تھے اب جاؤ اور اس کو میرے پاس لاؤ''۔ ہنوز احمد بن ابی خالد کی روانگی کی نوبت نہ آئی تھی کہ اس کے اگلے دن طاہر کی موت کی خبر آ گئی۔ خلیفہ مامون نے یہ خبر سن کر ارشاد کیا ((فالحمد للہ الذی قدمہ و اخرنا)) اور بجائے اس کے اس کے بیٹے طلحہ کو مامور فرمایا اور احمد بن ابی خالد کو اس کے پاس اس کے کاموں کے انتظام و انصرام کی غرض روانہ کیا چنانچہ احمد بن ابی خالد نے ماوراء النہر کی جانب عبور کیا۔ اشروسنہ کو فتح کر کے کاؤس بن خارخرہ اور اس کے بیٹے فضل کو قید کر لیا اور دونوں کو مقید کر کے دربار خلافت میں بھیج دیا۔ طلحہ نے تین لاکھ درہم نقد اور تقریباً ایک لاکھ کا اسباب احمد بن ابی خالد کی نذر کیا اور اس کے سیکرٹری کو پانچ لاکھ درہم دیئے۔ اس کے بعد حسین بن حسین بن مصعب نے کرمان میں علم بغاوت بلند کیا۔ احمد بن ابی خالد اس کی سرکوبی کے لئے آیا اور اس کو گرفتار کر کے خلیفہ مامون کی خدمت میں پیش کیا۔ خلیفہ مامون نے اس کی خطا معاف کر دی۔

عبداللہ بن طاہر کی گورنری: ۲۱۳ھ میں یحییٰ بن معاذ عامل جزیرہ کے مرنے کی خبر آئی اور یہ کہ اس نے بوقت وفات اپنے بیٹے احمد کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ چنانچہ خلیفہ مامون نے عبداللہ بن طاہر کو مامور فرمایا اور رقہ و مصر کے مابین قیام کر کے نصر بن شبث سے جنگ کرنے کا حکم دیا اور بوقت روانگی عبداللہ بن طاہر بغداد میں سررشتہ پولیس پر اسحاق بن ابراہیم بن حسین بن مصعب (عبداللہ بن طاہر کے چچازاد بھائی) کو مقرر کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ خلیفہ مامون نے عبداللہ بن طاہر کو ۲۰۶ھ میں مامور کیا تھا اور بعض کی روایت ہے کہ ۲۰۷ھ میں۔ بہرکیف طاہر کو یہ خبر لگی تو ایک خط اپنے بیٹے عبداللہ کے نام لکھا جس میں نصائح آداب و سیاست مکارم اخلاق اور آئین ملک داری تحریر کئے تھے جس کو ہم نے مقدمہ کتاب میں ذکر کیا ہے۔

نصر بن شبث کی بغاوت: الغرض عبداللہ بن طاہر نے رقہ و مصر کے مابین پہنچ کر نصر بن شبث پر محاصرہ ڈالنے کی غرض

سے چاروں طرف اپنی فوج کو پھیلا دیا اور ۲۰۹ھ میں [illegible] خلیفہ مامون کو اس کی اطلاع پہنچی تو اس نے محمد بن جعفر [illegible] نصر بن شبث کے پاس بغرض اطاعت [illegible] بھیجا۔ نصر نے [illegible] ہو کر بھی حاضر دربار نہ ہوں گا۔ خلیفہ مامون [illegible] نصر کی [illegible] کی صورت [illegible] ہے۔

محمد بن جعفر نے دریافت کیا کہ [illegible] کی کیا وجہ ہے تو مامون نے کہا کہ اس نے بہت بڑی [illegible] خلیفہ مامون نے کہا [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] وصیت کی تھی [illegible] سالار [illegible] تھا اور خوب [illegible] کے ہاتھ [illegible] بھی تھے [illegible] کی ابتدا [illegible] کی [illegible] تقسیم کر دیں گے [illegible] نصر نے [illegible] بغاوت [illegible] نصر کو [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ خلیفہ مامون نے کہا [illegible] نصر [illegible] کو دل [illegible]

غرض جب اس بات کی خبر پہنچی تو اس [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] کر دی۔ مجبور ہو کر امان کی درخواست پیش کی۔ عبداللہ بن طاہر نے منظور کر لیا۔ چنانچہ ۲۱۰ھ میں نصر نے قلعہ کے دروازے کھول دیئے اور عبداللہ بن طاہر کے پاس چلا آیا۔ عبداللہ بن طاہر نے اس کو دارالخلافت کی طرف روانہ کر دیا اور قلعہ کیسوم پر قبضہ حاصل کر کے پانچ برس کی کامل [illegible] جنگ کے بعد اس کو منہدم کرا دیا۔

اس فتح کے بعد عبداللہ بن طاہر رقہ کی جانب واپس آیا اور ۲۱۱ھ میں بغداد پہنچا۔ [illegible] مامون [illegible] معتصم اور اراکین دولت نے [illegible] سے ملاقات کی۔

ابن عائشہ کا قتل: ابراہیم بن محمد بن عبدالوہاب بن ابراہیم امام معروف بہ ابن عائشہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بڑی کوشش سے ابراہیم بن مہدی کی بیعت کی تھی۔ اس کے ساتھ [illegible] مالک بن شاہین بھی تھا۔ [illegible] خلیفہ مامون [illegible] اطراف بغداد میں روپوش ہو گئے تھے۔ چنانچہ جس وقت نصر بن شبث بغداد کے قریب پہنچایا جا رہا تھا ان لوگوں نے [illegible] بغداد [illegible] ان لوگوں [illegible] ۲۱۰ھ میں گرفتار کر لیا [illegible] ان لوگوں سے ان کے ارادوں کو دریافت کر لیا [illegible] جیل میں ان لوگوں سے نہایت سختی سے برتاؤ کیا گیا کہ ان لوگوں نے جیل [illegible] کا ارادہ کیا۔ خلیفہ مامون تک یہ خبر پہنچی تو خود [illegible] جیل میں گیا اور ان لوگوں کو قتل کر کے [illegible] دفن کر دیا۔

ابراہیم بن مہدی کی گرفتاری: اسی سنہ میں ابراہیم بن مہدی کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ یہ عورت کا لباس پہنے ہوئے عورتوں میں ملا جلا ہوا تھا۔ باتفاق کسی پولیس افسر کی نظر پڑ گئی چال ڈھال سے تاڑ گیا ایک نے دریافت کیا "ایسے وقت میں کہاں جا رہی ہو؟" ابراہیم یہ سن کر سہم گیا فوراً انگوٹھی یاقوت کی ہاتھ سے اتار کر پیش کر دی۔ افسر پولیس کا شبہ اس سے قوی ہو گیا۔ گرفتار کر کے کوتوال شہر کے پاس لایا۔ کوتوال شہر نے پابزنجیر دربار خلافت میں بھیج دیا۔ خلیفہ مامون نے بنو ہاشم اور اراکین سلطنت کو دکھانے کی غرض سے ابراہیم کو اسی صورت و حالت میں دربار میں پیش کئے جانے کا حکم دیا۔ بعد ازاں زیر نگرانی احمد بن ابی خالد قید کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد جس وقت حسن بن سہل پر سے خوف معاملات دور ہوا۔ اس وقت خلیفہ مامون نے حسن کی سفارش سے اس کو بھی رہا کر دیا۔ اتفاق سے معتصم اس وقت دربار خلافت میں خلیفہ مامون کی خدمت میں تھا یہ خبر معلوم ہوئی تو بلا بھیجا اور جو خطائیں اس سے سرزد ہوئی تھیں ایک ایک کر کے اس کو یاد دلائیں۔

ابراہیم نے اپنے کلام منظوم و منثور سے معذرت کی جو فصیح و بلیغ تھا اور وہ کتب تواریخ میں مذکور ہے ہم اس کو نقل کر کے طول کلام نہیں کرنا چاہتے۔

بغاوت مصر و اسکندریہ: سری محمد بن حکم صوبہ مصر کا والی تھا ۲۰۵ھ میں جب یہ مر گیا تو اس کا لڑکا عبیداللہ متمکن ہوا کچھ عرصہ بعد اس نے علم بغاوت بلند کر دیا اور خلافت مآب کی اطاعت سے منحرف ہو گیا۔ انہی دنوں اندلس سے ایک گروہ اسکندریہ میں آ اترا۔ جس کو خلیفہ حکم بن ہشام نے اطراف قرطبہ سے ممالک مشرقیہ کی جانب جلاوطن کر دیا تھا۔ جب یہ گروہ وارد اسکندریہ ہوا تو اس نے رفتہ رفتہ حالات خلافت دیکھ کر والی اسکندریہ پر حملہ کر کے نکال دیا اور خود اسکندریہ پر قابض ہو کر ابوحفص عمر بلوطی کو اپنا امیر بنا لیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ عبداللہ بن طاہر جنگ نصر بن شبث میں مصروف تھا۔ جس وقت اس مہم سے فارغ ہو کر مصر کی طرف بڑھا اور قریب مصر پہنچ کر اپنے ایک سپہ سالار کو بڑھنے کا حکم دیا۔ عبیداللہ بن سری نے مصر سے نکل کر مقابلہ کیا۔ ہنوز لڑائی کا کوئی آخری فیصلہ ہونے نہ پایا تھا کہ عبداللہ بن طاہر نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے آ پہنچا۔ عبداللہ بن سری کے لشکر پر دوسری جانب سے حملہ کر دیا۔ عبداللہ بن سری کو شکست ہوئی۔ مصر میں جا کر پناہ گزیں ہوا۔ عبداللہ بن طاہر نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ بالآخر عبداللہ بن سری نے شدت محاصرہ سے تنگ آ کر امان طلب کی۔ فریقین میں مصالحت ہو گئی۔ یہ واقعہ ۲۱۱ھ کا ہے۔ اس کے بعد عبداللہ بن طاہر نے اس گروہ کی سرکوبی کی طرف رخ کیا جنہوں نے اسکندریہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان لوگوں نے اس کی آمد کی خبر پا کر امان کی درخواست پیش کی۔ عبداللہ بن طاہر نے اس شرط پر منظور کیا کہ اسکندریہ چھوڑ کر روم کے کسی جزیرہ میں جو اسکندریہ سے متصل ہو چلے جائیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس شرط کے مطابق اسکندریہ خالی کر دیا اور جزیرہ اقریطش پر جا کر قبضہ کر لیا اور وہیں کے ہو رہے۔ غالباً اسی زمانہ سے یہ جزیرہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اسی گروہ کے لوگ اس پر متصرف و قابض رہے۔ تا آنکہ فرنگ (فرانس) نے اس کو ان کے قبضہ سے نکال لیا۔

عمال: جس وقت ۲۰۴ھ میں خلیفہ مامون وارد بغداد ہوا اور فتنہ و بغاوت کی مشتعل آگ خاموش ہو گئی۔ اس وقت خلیفہ مامون نے انتظاماً عمال کا رد و بدل شروع کیا۔ کوفہ پر اپنے بھائی ابو عیسیٰ کو، بصرہ پر اپنے دوسرے بھائی صالح کو، حرمین پر عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب کو، موصل پر سید بن انس ازدی کو اور بغداد کے مرکزی پولیس پر طاہر بن حسین کو مامور فرمایا۔ یہ ان دنوں رقہ میں تھا۔ حسن بن سہل نے اس کو یمن کا والی مقرر کیا تھا مگر خلیفہ مامون نے اس کو رقہ

میں طلب کر کے بغداد کے سر رشتہ پولیس کی افسری مرحمت فرمائی تھی۔ چنانچہ طاہر بن حسین رقہ میں اپنے بیٹے عبداللہ کو اپنا جانشین بنا کر بغداد چلا آیا۔ کچھ عرصہ بعد خلیفہ مامون نے اس کو خراسان اور کل صوبہ جات شرقیہ کی گورنری عنایت کی اور اس کے بیٹے عبداللہ کو طلب کر کے بجائے اس کے سر رشتہ پولیس پر متعین کیا اور یحییٰ بن معاذ کو جزیرہ کی حکومت دی۔ عیسیٰ بن محمد بن ابی خالد کو آرمینیہ آذربائیجان کی گورنری اور جنگ بابک کا انتظام سپرد کیا۔ اسی اثناء میں سری بن محمد بن حکیم والی مصر نے وفات پائی۔ اس کے بیٹے عبداللہ کو جانشین مقرر کیا اور داؤد بن یزید گورنر سندھ کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس کی جگہ بشیر بن داؤد مقرر کیا گیا۔ اس شرط پر کہ دس ہزار درہم سالانہ دارالخلافت میں بھیجا کرے۔ اس کے بعد یحییٰ بن معاذ ۲۰۶ھ میں اپنے بیٹے احمد کو اپنا جانشین بنا کر مر گیا۔ خلیفہ مامون نے اس کو معزول کر کے عبداللہ بن طاہر کو جزیرہ کی سند گورنری مرحمت فرمائی اور نصر بن شبث کے معرکہ کو بھی اسی کی گورنری سے ملحق کر کے جنگ نصر شبث پر جانے کا حکم دیا۔ عیسیٰ بن یزید جلودی کو ۲۰۶ھ میں مہم زط پر مامور فرمایا۔ بعد ازاں ۲۰۶ھ میں معزول کر کے داؤد بن ماسجور کو متعین کیا اور مضافات بصرہ و بطیحہ اور بحرین کو اس کی گورنری میں شامل کر دیا۔ ۲۰۷ھ میں محمد بن حفص کو طبرستان و رویان و دنباوند کی گورنری دی گئی۔ اسی سنہ میں سید بن انس نے عرب کے ایک گروہ بنو شیبان نامی پر خلیفہ مامون کے حکم کے مطابق حملہ کیا۔ اس وجہ سے کہ بنو شیبان آئے دن فتنہ و فساد برپا کرتے تھے۔ مقام دسکرہ میں بنو شیبان سے معرکہ آرائی ہوئی اور نہایت بے دردی سے پامال کئے گئے۔ ۲۰۹ھ میں علی بن صدقہ معروف بہ زریق کو آرمینیہ اور آذربائیجان کی گورنری دی گئی اور جنگ بابک کا حکم دیا گیا۔ اس نے اپنی طرف سے احمد بن جنید اسکافی کو مامور کیا جس کو بابک نے قید کر لیا اور ابراہیم بن لیث بن فضل آذربائیجان کی گورنری پر بھیجا گیا۔ ان دنوں جبال طبرستان میں شہریار بن شروین تھا جس کا ۲۱۰ھ میں انتقال ہوا اور اس کا بیٹا سابور جانشین مقرر کیا گیا۔ مازیار بن قارن نے اس پر فوج کشی کی۔ لڑائی ہوئی سابور گرفتار ہو کر قتل کر ڈالا گیا اور طبرستان وغیرہ پر مازیار بن قارن کا قبضہ ہو گیا۔ ۲۱۱ھ میں زریق نے سید بن انس والی موصل پر چڑھائی کی۔ زریق وہ شخص ہے جس نے جبال پر مابین موصل و آذربائیجان قبضہ کر لیا تھا اور جس کو خلیفہ مامون نے ۲۰۹ھ میں آرمینیہ وغیرہ کی گورنری مرحمت فرمائی تھی۔ چونکہ اس سے اور سید بن انس سے متعدد لڑائیاں ہو چکی تھیں۔ موقع پا کر ایک فوج کثیر جمع کر کے بقصد جنگ سید بن انس موصل پر چڑھائی کر دی۔ سید بن انس نے چار ہزار کی جمعیت سے مقابلہ کیا۔ نہایت شدت سے لڑائی ہوئی۔ اثنائے معرکہ میں سید بن انس کام آ گیا۔ خلیفہ مامون کو اس کی خبر وحشت اثر کے سننے سے سخت رنج پیدا ہوا۔ اوائل ۲۱۲ھ میں محمد بن حمید طوسی کو موصل کی سند گورنری مرحمت فرما کر جنگ زریق و بابک خرمی کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ محمد بن حمید طوسی نے موصل پہنچ کر زریق کو شکست دی۔ موصل پر کامل قوت و استقلال سے قبضہ کر لیا۔ انہیں ایام میں موسیٰ بن حفص گورنر طبرستان نے وفات پائی۔ خلیفہ مامون نے اس کے بیٹے کو بجائے اس کے مقرر کیا اور حاجب بن صالح کو سندھ کی حکومت عنایت کی۔ بشیر بن داؤد سابق والی سندھ نے اس کو چارج دینے سے انکار کر دیا۔ دونوں میں معرکہ آرائی ہوئی۔ آخر کار بشیر نے اس کو شکست دی۔ یہ بھاگ کر کرمان چلا گیا۔[1] ۲۱۴ھ کے دوران محمد بن حمید طوسی بابک خرمی کی لڑائی میں مارا گیا۔ اس کا واقعہ قتل یوں بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے مہم موصل سے فارغ ہو کر اپنے عظیم الشان لشکر کے ساتھ بابک خرمی پر چڑھائی کی اور نہایت مستعدی و ہوشیاری سے اس کو شکست دیتا ہوا اور مضافات کو قبضہ کا انتظام

---

[1] یہ واقعات ۲۱۱ھ کے ہیں۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ششم صفحہ ۱۴۰

کرتا ہوا ایک پہاڑ کے دامن تک پہنچا۔ بابک خرمی دامن کوہ میں تھوڑی دیر تک جنگ کر کے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ محمد بن حمید نے جوش و دلیری میں تعاقب کیا۔ جب تقریباً تین کوس چڑھ گیا تب بابک نے مع اپنے ہمراہیوں کے کمین گاہ سے نکل کر محمد بن حمید پر دفعۃً حملہ کیا ان لوگوں کے حملہ کرتے ہی بابک کی فوج ٹوٹ پڑی۔ محمد بن حمید کے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مگر محمد بن حمید کے قدم جنبش نہ ہوئی۔ ان کے ہمراہ صرف ایک شخص باقی رہ گیا تھا وہ نہایت ثابت قدمی اور استقلال سے لڑتا ہوا پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اتفاق سے بابک کے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ نے محمد بن حمید کو چاروں طرف سے گھیر لیا جو منجملہ خرمیوں کی ایک جماعت کو خاک و خون میں ملا رہا تھا۔ محمد بن حمید زخمی ہو کر گرا اور بات ہی بات میں تڑپ کر دم توڑ دیا۔ خلیفہ مامون کو اس کے قتل سے سخت صدمہ ہوا۔

دیگر بغاوتیں اسی سنہ میں عبداللہ بن طاہر کو خراسان کی گورنری عنایت فرمائی گئی۔ اس کا بھائی طلحہ بن طاہر اپنے بھائی کی طرف سے خراسان کی حکومت پر متمکن تھا۔ عبداللہ بن طاہر دینور میں بقصد جنگ بابک لشکر کی درستی و آراستگی میں مصروف تھا اور خوارج نے میدان خالی دیکھ کر پھر دوبارہ خراسان میں نیشاپور تک بلوہ کر دیا تھا۔ خلیفہ مامون نے یہ خبر پا کر عبداللہ بن طاہر کو خراسان کی سند گورنری مرحمت کر کے فوراً روانہ ہو جانے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن طاہر دینور سے روانہ ہو کر خراسان پہنچا اور اہل نیشاپور سے والی نیشاپور کے خلاف کی شکایات دریافت کی گئیں۔ یہ ٹھیک جواب نہ دے سکا۔ عبداللہ بن طاہر نے اس کو معزول کر دیا اور قید کر دیا۔ ۲۱۲ھ میں احمد بن محمد عمری معروف بہ احمر العین نے یمن میں برخلاف خلافت عباسیہ علم بغاوت بلند کیا۔ خلیفہ مامون نے انتظاماً محمد بن عبدالحمید معروف بہ ابوالرازی کو یمن پر مامور فرمایا۔ ۲۱۳ھ میں اپنے بیٹے عباس کو جزیرہ و ثغور و عواصم پر اور بھائی ابو اسحاق معتصم کو شام و مصر پر مقرر کیا۔ عبداللہ بن طاہر کو خراسان کی جانب روانہ کیا اور ہر ایک کو پانچ پانچ لاکھ درہم بطور انعام مرحمت فرمائے۔

بلاد مصر میں فساد ابو اسحاق معتصم نے اپنی جانب سے عمیر بن ولید باذغیسی کو مصر کا والی مقرر کر کے روانہ کیا۔ قیسیہ اور یمانیہ کے ایک گروہ نے ہنگامہ کر کے ۲۱۴ھ میں اس عمیر کو مار ڈالا۔ پس خود ابو اسحاق معتصم مصر گیا اور بزور تیغ ان لوگوں کو زیر کیا اور چند مقامات پر قبضہ کر کے بلاد مصر پر اپنی جانب سے عمال مقرر کئے۔ تھوڑے دنوں میں تصرف و قبضہ کر کے واپس آیا۔ ۲۱۴ھ میں بلال ضبابی نے خروج کیا اور دارالخلافت سے عراق کو جانا بند کر دیا تھا اور اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا۔ اس وجہ سے خلافت پناہی نے خراسان پر عبداللہ بن طاہر کو گورنری پر مامور فرمایا۔

ابودلف ۲۱۴ھ میں خلیفہ مامون نے ابودلف کو دارالخلافت میں طلب کیا۔ ابودلف خلیفہ محمد امین کے ہمراہیوں میں سے تھا۔ علی بن عیسیٰ بن ماہان کے ہمراہ وہ بھی مامون سے جنگ کرنے کے لئے آیا تھا۔ علی بن عیسیٰ کے مارے جانے کے بعد ہمدان واپس آیا۔ طاہر بن حسین نے اس سے اطاعت و بیعت کی خواہش کی اور خلیفہ مامون کی بیعت کرنے کو کہا۔ ابودلف نے جواب دیا کہ میں بروقت خلیفہ مامون کی بیعت نہیں کروں گا۔ مگر میں ان کے فریقین میں سے کسی کا ساتھ بھی نہ دوں گا۔ طاہر نے اس کی کیفیت بیان کر کے منظور کر لیا اور ابودلف نے کرخ متعلقات ہمدان میں آ کر قیام کیا۔ اس زمانہ سے کرخ ہی میں مقیم رہا۔ جب خلیفہ مامون نے بقصد رے کوچ کیا تو اس کو بلا بھیجا۔ چنانچہ ابودلف حاضر ہوا۔ اس کے ہمراہیوں اور

اگر وہ اقرب سے نکل کر سامان و تحائف دربار خلافت کو روانہ ہوا۔ خلیفہ مامون نے ملاقات کی تو اس کی عزت افزائی کی اور کمال توقیر سے اپنا مہمان بنایا۔ اسی سنہ میں ابو الرازی یمن کو بھیجا گیا اور خلیفہ مامون نے علی بن ہشام کو جبل، قم، اصفہان اور آذربائیجان کی گورنری مرحمت فرمائی۔

اہل قم کی بغاوت: اسی زمانہ میں اہل قم میں بغاوت پھوٹ نکلی۔ اس وجہ سے کہ اہل قم نے خراج میں ایک لاکھ درہم کم کرنے کی درخواست دی تھی اس امید پر کہ خلیفہ مامون نے قیام عراق کے زمانہ میں اہل عراق کا خراج کم کر دیا تھا۔ ان کی درخواست منظور نہ ہوئی تب ان لوگوں نے ادائے خراج سے انکار کر دیا۔ خلیفہ مامون نے ان کی سرکوبی پر علی بن ہشام اور عجیف بن عنبسہ کو مامور فرمایا۔ معرکہ آرائیاں ہوئیں بالآخر ان لوگوں نے باغیوں کو منتشر کر دیا۔ یحییٰ بن عمران مارا گیا۔ شہر پناہ کی فصیلیں منہدم کر دی گئیں اور سات لاکھ درہم ان سے وصول کیا گیا۔

عبدوس کا قتل: ۲۱۶ھ میں عبدوس فہری نامی ایک شخص نے مصر میں سر اٹھایا اور معتصم کے بعض عمال کو قتل کر ڈالا۔ خلیفہ مامون یہ خبر پا کر دمشق سے مصر آیا اس کے آتے ہی بلوہ فرو ہو گیا۔ لوگوں نے عبدوس کو گرفتار کر کے خلیفہ مامون کے روبرو حاضر کیا۔ مامون نے اس کی گردن زدنی کا حکم صادر کر دیا۔

علی بن ہشام کا قتل: اسی سنہ میں خلیفہ مامون کو علی بن ہشام سے ناراضگی پیدا ہو گئی اور یہ ناراضگی اس حد تک بڑھی کہ عجیف اور احمد بن ہشام کو اس کے مال و اسباب اور اسلحہ کے ضبط کر لینے پر مامور کیا۔ علی بن ہشام نے یہ خبر پا کر عجیف کو قتل کر کے بابک کے پاس چلے جانے کا قصد کیا مگر اس میں کامیاب نہ ہونے پایا۔ عجیف نے اس کو گرفتار کر کے دربار خلافت میں پیش کر دیا۔ خلیفہ مامون نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور اس کا سر شام، عراق، خراسان اور مصر میں پھرا کر دریا میں ڈال دیا۔ اسی سنہ میں غسان بن عباد سندھ سے مع جعفر بن داؤد کے دارالخلافہ بغداد آیا اور خلیفہ مامون نے عمران بن موسیٰ برمکی کو سندھ کی گورنری مرحمت فرمائی۔

جعفر بن داؤد کی گرفتاری و قتل: جعفر بن داؤد قمی جس نے مصر سے قم کی جانب بھاگ کر اور قم پہنچ کر علم بغاوت بلند کر دیا۔ یہ اس زمانہ سے قبل مصر میں مقید تھا۔ جب کہ خلیفہ مامون نے اس کو حکومت قم سے معزول کیا تھا تو علی بن عیسیٰ قمی کی حسن تدبیر سے بہت جلد گرفتار ہو کر دارالخلافت میں بھیج دیا گیا۔ خلیفہ مامون نے اس کے قتل کا حکم دے دیا۔

بیرونی مہمات: ۲۰۵ھ میں رومیوں نے اپنے بادشاہ الیون کو جس نے سات برس چھ مہینے حکومت کی تھی قتل کر ڈالا اور میخائیل بن جرجس معزول شدہ بادشاہ کو دوبارہ تخت سلطنت پر بٹھایا۔ نو برس تک اس نے ان پر حکومت کر کے ۲۱۴ھ میں انتقال کیا۔ اس کے مرنے پر اس کا لڑکا توفیل تخت نشین ہوا۔ ۲۱۵ھ میں عبداللہ بن خرداذبہ والی طبرستان نے لارز اور شیرز بلاد دیلم سے اور جبال طبرستان کو فتح کیا اور شہریار بن شروین کو جبال طبرستان سے باہر کر دیا اور مازیار بن قارن بقصد حاضری دربار خلافت بغداد کی طرف روانہ ہوا اور ابو لیلیٰ نے دیلم کو گرفتار کر لیا۔

بابک خرمی کا ظہور: اسی زمانہ میں بابک خرمی جاویدانی بھی ظاہر ہوا۔ یہ جاویدان بن سہل کے ہمراہیوں میں سے تھا۔ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جاویدان کی روح مجھ میں حلول کر گئی ہے۔ جاویدان کے معنی دائم و باقی کے اور خرم کے معنی شادمانی کے ہیں۔ یہ فرقہ محرمات سے نکاح کا معتقد تھا۔

ابوبلال کا خروج: ۲۱۴ھ میں ابوبلال صابی شاری نے خروج کیا۔ خلیفہ مامون نے اپنے بیٹے عباس کو معہ ایک گروہ سپہ سالاروں کے اس کی سرکوبی پر متعین فرمایا۔ لڑائیاں ہوئیں۔ ابوبلال انہیں لڑائیوں میں مارا گیا۔ محرم ۲۱۵ھ میں خلیفہ مامون نے اسحاق بن ابراہیم بن مصعب (طاہر کے چچازاد بھائی) کو بغداد کا قائم مقام بنا کر بقصد جہاد روم کی جانب کوچ کیا۔ [illegible] اس کے [illegible] بھی [illegible] کی اجازت فرمائی۔

محمد بن علی رضا کی آمد: جس وقت خلیفہ مامون مقام تکریت میں پہنچا محمد بن علی رضا ملنے کو آئے۔ خلیفہ مامون نے خوشنودی سے ان کو خلعت مرحمت فرمائی اور اپنی بیٹی ام الفضل سے (نکاح کی تجویز ہو چکی تھی) خلوت کی اجازت دی۔ اس کے بعد محمد بن علی رضا اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ منورہ چلے گئے اور وہیں مقیم رہے۔

بلاد روم پر حملہ: خلیفہ مامون موصل کے راستہ سے [illegible] منبج [illegible] انطاکیہ [illegible] مصیصہ [illegible] طرسوس ہوتا ہوا روم میں داخل ہوا اور قلعہ قرہ کو بزور تیغ فتح کر کے اس کے شہر پناہ کو منہدم کرا دیا۔ بعض کا بیان ہے کہ یہ قلعہ صلح و امان سے فتح کیا گیا۔ پھر قلعہ ماجدہ اسی طرح فتح ہوا۔ [illegible] کی کامیابی دیکھ کر اشناس اور عجیف کو قلعہ سندس کی جانب اور عجیف بن عنبسہ کو قلعہ سنان کی طرف تھوڑی تھوڑی فوجوں کے ساتھ روانہ کیا۔ چنانچہ یہ قلعے فتح ہوئے اور والیان قلعہ نے اطاعت قبول کی اور عباس کا بیٹا عباس شہر ملطیہ میں بقصد جہاد داخل ہوا اور معتصم بہت سے قلعے فتح کر کے [illegible] سے پہلے خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسی میں اس کا بیٹا عباس آ ملا۔ خلیفہ مامون نے بلاد روم سے واپس ہو کر دمشق کی جانب کوچ کیا۔

فتوحات: پھر رومیوں نے خلیفہ مامون کے مراجعت کرنے کے بعد دوبارہ قوت کو مجتمع کیا اور اطراف و جوانب سے فوجیں مرتب و مہیا کر کے طرسوس و مصیصہ پر حملہ کر دیا اور قتل و غارت [illegible] مسلمان [illegible] ہو گئے تھے۔ نہایت بے رحمی سے قتل کیے گئے۔ فرمانروائے روم نے اس جرأت کامیابی پر خلیفہ مامون کی خدمت میں جو خط لکھا اس کے سرنامہ پر اپنا نام لکھا۔ خلیفہ مامون اس خط کو پڑھ کر آگ بگولہ ہو گیا اور غصہ سے آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ پورا خط بھی نہ پڑھا اور خط کا جواب لکھنے کی بجائے فوراً بلاد روم کی طرف بڑی مستعدی سے ایک لشکر جرار لے کر روانہ ہوا۔ متعدد قلعے، شہر اور مقامات [illegible] بزور تیغ فتح [illegible] مقابلہ پر آئے لڑائیاں ہوئیں لیکن آخر میں مجبور ہو کر امان کی درخواست کی۔ [illegible] اور [illegible] کو مع ان کے اہل و عیال کے [illegible] معتصم نے بھی بلاد روم میں [illegible] کی جانب [illegible] تیس قلعہ جات فتح کیے اور [illegible] یحییٰ بن اکثم [illegible] معروف [illegible] اس نے بھی [illegible] جہاد میں بہت بڑا حصہ لیا اور کامیابی حاصل کی۔ روم کے بہت سے شہروں کو

[illegible] کتاب [illegible] سے [illegible] کتاب [illegible] رحمت [illegible]

ایران [illegible] ہزاروں [illegible] بے گناہ قتل کر کے [illegible] قیدی بنا لیا۔ [illegible] روم سے تنگ آ کر [illegible] کی معافی مانگی۔ خلیفہ مامون نے [illegible] کا حکم [illegible] دیا۔ [illegible] معتصم آیا اور [illegible] کے قتل کی جانب [illegible] ہے۔ (یہ واقعات ۲۲۲ھ کے ہیں۔)

رومیوں کی بدعہدی: اس کے بعد ۲۱۵ھ میں رومیوں کی بدعہدی اور تاخت و تاراج [illegible] سے تنگ آ کر مامون نے بلاد روم کی طرف بقصد جہاد قدم بڑھائے اور قلعہ [illegible] پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کے بعد [illegible] واپس آیا [illegible] روم نے [illegible] کر دیا۔ خلیفہ کو اس کی خبر ملی تو اس نے ایک ۲۱۶ھ [illegible] کی طرف [illegible] روانہ کیا [illegible] مامون [illegible] کی درخواست [illegible] کی اور [illegible] انہی لڑائیوں میں تمام ہوا۔ خلیفہ مامون ان دنوں [illegible] میں تھا۔

طوانہ کی تعمیر: ۲۱۸ھ میں [illegible] مامون نے اپنے بیٹے [illegible] طوانہ کو [illegible] کیا۔ [illegible] عباس نے طوانہ کو ایک مربع میل میں آباد کیا، چاروں کی شہر پناہ [illegible] ایک [illegible] کیا اور [illegible] کے بعد لوگوں کو مختلف شہروں سے [illegible] کیا۔

وفات: ۲۱۸ھ میں خلیفہ [illegible] پہنچ کر [illegible] بیمار ہو گیا۔ [illegible] کی حالت میں [illegible] چلا گیا اور مقام طرطوس میں [illegible] ہوئی۔ [illegible] اس کی مدت خلافت [illegible] ہے۔

مامون اور مسئلہ خلق قرآن: خلیفہ مامون [illegible]

[illegible]

باب: ۹

ابو اسحٰق محمد معتصم باللہ ۲۱۸ھ تا ۲۲۷ھ

معتصم باللہ کی بیعت: مامون کا ولی عہد اس کا بھائی معتصم تھا۔ کنیت اس کی ابو اسحاق اور نام محمد تھا۔ خلیفہ مامون کے مرنے پر معتصم کی خلافت کی بیعت کی گئی۔ یہ واقعہ چودہ رجب ۲۱۸ھ کا ہے۔ لشکریوں نے شور و غل مچایا کہ عباس بن مامون کو مسند خلافت پر متمکن کیا جائے۔ خلیفہ معتصم نے عباس بن مامون کو دربار خلافت میں طلب کیا۔ عباس نے حاضر ہو کر بلا تامل بیعت کر لی۔ شور و غل فرو ہو گیا۔ خلیفہ معتصم نے اسی وقت طوانہ کے مسمار و ویران کرنے کا حکم صادر کیا۔ سامان و اسباب جس قدر اٹھا سکے اٹھا لائے۔ باقی کو جلا دیا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس آئے۔

محمد بن قاسم کا خروج: محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن علی زین العابدین بن حسینؓ مدینہ منورہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے۔ عابد، زاہد اور نیک سیرت تھے۔ خراسان کا ایک شیطان بصورت انسان ان کے پاس آ کر رہنے لگا۔ اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ آپ مستحق امامت ہیں اور جو شخص خراسان سے حج کرنے کے لئے آتے وہ اس کی تحریک و ترغیب سے آپ کی بیعت کر لیتے تھے۔ ایک مدت اسی حالت میں گزری۔ جب خراسان کے معتقدین کی کثرت ہو گئی تو محمد بن قاسم ہمراہ اس خراسانی شیطان کے خراسان گئے اور طالقان پہنچ کر روپوش رہے۔ یہ گھر گھر پھر کر لوگوں کو آپ کی بیعت کرنے کی ترغیب دیتا اور روزانہ سالار و امراء کو آپ سے ملاتا رہتا۔ تھوڑے دنوں بعد اس خراسانی شیطان نے محمد بن قاسم کو خروج کرنے کی رائے دی اور لوگوں کو علانیہ رضائے آل محمد کی شیعوں کی طرح دعوت دینے لگا۔

محمد بن قاسم کی گرفتاری و فرار: جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں خراسان کے والی عبداللہ بن طاہر نے اس فتنہ کے روکنے کی طرف توجہ کی۔ طرفین میں طالقان میں متعدد لڑائیاں ہوئیں اور ہر لڑائی میں محمد بن قاسم کو شکست ہی اٹھانا پڑی۔ آخر کار تن تنہا میدان جنگ سے جان بچا کر بھاگے۔ نسا پہنچے تو کسی نے والی نسا سے آپ کے آنے کی خبر کر دی۔ والی نسا نے گرفتار کر کے عبداللہ بن طاہر کے پاس اور عبداللہ بن طاہر نے پندرہ ربیع الاول ۲۱۹ھ کو دارالخلافت میں بغداد خلیفہ معتصم کے پاس بھیج دیا۔ خلیفہ معتصم نے مسرور الکبیر خادم کے زیر نگرانی قید کر دیا۔ سال پورا نہ ہونے پایا تھا کہ اسی سال شب عید الفطر میں جیل سے نکل کر بھاگ گئے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

زط کی شورش: زط ایک گروہ عوام الناس کا تھا جنہوں نے بصرہ پر قبضہ کر لیا اور وہاں بازار میں مسافروں اور حجاج کو لوٹ

لیتے تھے اور قرب بغداد کے قصبات و دیہات کو ویران کر دیتے تھے۔ محمد بن عثمان ان کا سردار اور سماق نامی ایک شخص ان کے کاموں کا منتظم تھا۔ خلیفہ معتصم نے اسی ۲۱۹ھ میں جمادی الآخر میں عجیف بن عنبسہ کو ان سے جنگ پر مامور کیا۔ چنانچہ عجیف واسط سے ایک لشکر عظیم الشان مرتب کر کے زط کے مقابلہ پر پہنچا۔ پہلے ہی معرکہ میں تین سو آدمیوں کو قتل اور پانچ سو کو گرفتار کیا۔ مقتولوں کے سروں کو دارالخلافت بغداد بھیج دیا۔ اس کے بعد سات مہینے تک مسلسل زط کے ساتھ معرکہ آرائیوں میں مصروف رہا۔ زط نے مجبور ہو کر ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور میں امان کی درخواست کی اور سب کے سب جو تعداد میں ستائیس ہزار مع عورتوں اور بچوں کے تھے جن میں بارہ ہزار جنگ آور تھے حاضر ہو گئے۔ عجیف ان سب کو اسی ہیئت و صورت سے جس طرح کہ وہ میدان جنگ میں آتے تھے، کشتیوں پر سوار کرا کے یوم عاشورہ ۲۲۰ھ میں داخل بغداد ہوا۔ خلیفہ معتصم ان کو دیکھنے ایک کشتی پر سوار ہو کر شماسیہ کی جانب آیا اور اس کے بعد عین زربہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔ رومیوں نے موقع پا کر ان پر شب خون مارا۔ ایک بھی ان میں سے جانبر نہ ہوا۔

تعمیر سامرا: خلیفہ معتصم نے اپنے عہد خلافت میں مصر کے ایک گروہ کو جو حوف کے نام سے موسوم تھا اور سمرقند، اشروسنہ اور فرغانہ سے ایک گروہ کو منتخب کر کے فراغنہ کا لقب دیا تھا۔ یہ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر بازاروں اور عام گزرگاہوں میں گھوڑے دوڑاتے ہوئے نکلتے تھے اور کسی کو بچتے بچاتے نہ تھے۔ عورتیں اور بچے ان سے پامال ہو جاتے تھے۔ عام باشندگان بغداد کو اس سے تکلیف ہونے لگی۔ جس وقت ان میں سے کوئی تنہا مل جاتا تو اہل بغداد مار ڈالتے مگر اس پر بھی ان کی گستاخی نہ گئی۔ اور بارہا کا شور مچنے لگے۔ رفتہ رفتہ معتصم کے کانوں تک یہ آواز پہنچی۔ اس نے بغداد سے علیحدہ ایک دوسرا شہر تعمیر کرنے اور ان لوگوں کو وہاں لے جا کر آباد کرنے کا قصد کر لیا تھا۔ یہ وہ شہر ہے جس کی خلیفہ رشید نے بنیاد ڈالی تھی قریب قاطول کے اس کی تعمیر مکمل نہ ہوئی تھی۔ فصیلیں اور شہر پناہ کی دیواریں مسمار ہو گئیں۔ خلیفہ معتصم نے اپنے بیٹے الواثق کو بغداد میں نائب بنا کر قاطول آیا اور دوبارہ تعمیر کی بنا ڈالی۔ چنانچہ ۲۲۱ھ میں سامرا شہر تکمیل کو پہنچا اور سر من رای کے نام سے موسوم کیا۔ عوام الناس اسے کثرت استعمال سے سامرا کہنے لگے۔ اسی زمانہ سے سامرا ان ترکوں کا دارالحکومت قرار پایا۔

فضل بن مروان کا زوال: یحییٰ جرجانی خلیفہ معتصم کا زمانہ ولی عہدی میں سیکرٹری تھا۔ اس کے پاس ایک شخص فضل بن مروان بردانی رہتا تھا۔ چونکہ یہ کاتب صاف تھا یحییٰ جرجانی اس سے تحریر لکھوایا کرتا تھا اور منشی کا کام لیتا تھا۔ اتفاق سے یحییٰ جرجانی مر گیا۔ معتصم نے فضل بن مروان کو اپنے سیکرٹری کا عہدہ عطا کیا اور اپنے ہمراہ شام اور مصر لے گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب معتصم تخت نشین ہوا تو فضل بن مروان کے اختیارات بہت وسیع ہو گئے۔ ہر کام میں پیش پیش رہنے لگا۔ قلمدان وزارت کا مالک تو تھا ہی۔ دیوان خزانہ کا بھی افسر ہو گیا۔ خلافت کی تو اس زبان سے کہ گویا خلیفہ معتصم کی ناک کا بال ہو گیا ہو۔ اکثر احکامات ایسے دیتے جن میں خلیفہ معتصم کے حکم کی تعمیل سے گریز کرتا۔ رفتہ رفتہ حاضرین دربار نے خلیفہ معتصم کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔ رفتہ رفتہ یہ وقت آیا کہ جب موقع ملتا فضل کے حق میں دو چار کلمے برائی کے کہہ گزرتے اور اس امر کو مناسب موقع پر ظاہر کر دیتے کہ فضل آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا۔ معتصم کو اس سے ایک خاص خیال پیدا ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۲۰ھ میں حساب فہمی کے بعد اس کو معزول کر کے اہل دیوان کے ذریعہ سے اس کا [illegible] لے لیا اور بغداد [illegible] کے گاؤں میں جلا وطن کر دیا۔ [illegible] محمد بن عبد الملک بن الزیات کو وزیر قرار دیا۔ [illegible]

کسی گاؤں کی جانب جلاوطن کر دیا۔

بابک خرمی کا استیصال بابک خرمی کے حالات اور ۲۰۱ھ میں اس کے خروج و ظہور کے واقعات اور یہ کہ یہ جاویدان بن سہل کا پیرو ہے۔ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اس نے شہر بذ کو اپنا ملجا و مسکن بنا رکھا تھا۔ خلیفہ مامون نے اپنے عہد خلافت میں جس قدر فوجیں اس کے مقابلہ پر بھیجیں سب کو اس نے نیچا دکھایا۔ بہت سے سپہ سالاران لشکر کو قتل کر ڈالا اور اکثر قلعات کو جو اردبیل اور آذربائیجان کے مابین تھے ویران و مسمار کر دیا۔ جب خلیفہ معتصم تخت خلافت پر متمکن ہوا تو اس مہم پر ابو سعید محمد بن یوسف کو مامور کیا۔ چنانچہ ابو سعید حسب حکم خلیفہ معتصم ان قلعات کو جن کو بابک خرمی نے ویران و مسمار کر دیا تھا از سر نو تعمیر کرایا۔ فوجی آلات حرب اور غلہ کی کافی مقدار ذخیرہ کر کے قلعوں کو مضبوط و مستحکم کیا۔ اسی اثناء میں بابک خرمی کے کسی دستے نے ان بلاد پر شب خون مارا۔ ابو سعید نے اس کا تعاقب کیا اور نہایت مستعدی سے جو کچھ وہ لوٹ کر لے گیا تھا اس سے چھین لیا۔ بہت سے آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور اکثر کو گرفتار کر لیا۔ مقتولوں کے سروں اور قیدیوں کو ایک عرضداشت کے ساتھ دربار خلافت میں خلیفہ معتصم کی خدمت میں بھیج دیا۔ (یہ پہلی شکست تھی جو کہ بابک خرمی کے ہمراہیوں کو نصیب ہوئی)۔

بابکی سالار کی گرفتاری دوسری شکست محمد بن بعیث کے ذریعہ سے ہوئی۔ یہ آذربائیجان کے ایک قلعہ میں جس کو اس نے ابن رواد سے لیا تھا اور بابک خرمی کا معین و مددگار تھا اور اس کی فوجوں کے لئے رسد رسانی کا کام دیتا تھا۔ اتفاق سے واقعہ مذکورہ کے بعد بابک خرمی کا ایک سپہ سالار عصمت نامی اس قلعہ کی طرف سے ہو کر گزرا۔ حسب عادت محمد بن بعیث نے دعوت کی اور عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ رات کے وقت حالت غفلت میں عصمت کو گرفتار کر کے خلیفہ معتصم کی خدمت میں بھیج دیا اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کر ڈالا۔ خلیفہ معتصم نے عصمت سے بابک کے بلاد اور قلعات کے اسرار دریافت کئے۔ عصمت نے رہائی کی امید پر عرض کر دیئے۔ خلیفہ معتصم نے عصمت کو قید کر دیا اور افشین حیدر بن کاؤس کو جبال کی گورنری مرحمت فرما کر جنگ بابک پر روانہ کر دیا۔

افشین کی سالاری افشین نے میدان کارزار میں پہنچ کر پہلے رسد رسانی کا انتظام کیا اور راستوں کو خطرات سے پاک و صاف کرنے کی غرض سے تھوڑی تھوڑی دور چوکیاں بٹھایاں اور کارآزمودہ و تجربہ کار سپہ سالاروں کو چوکی داری پر متعین کیا جو شب و روز اردبیل سے اس کے لشکرگاہ تک گشت کیا کرتے اور رسد و غلہ اور کل سامان کو بحفاظت تمام لشکرگاہ تک پہنچایا کرتے اور جب بابک خرمی کا کوئی جاسوس مل جاتا تو افشین اس سے بابک کے اخلاق برتاؤ اور احسانات کے بارے میں دریافت کرتا اور اس سے دو چند ان لوگوں کو مرحمت کر کے رہا کر دیتا۔

بغا الکبیر کی کمک اس کے بعد خلیفہ معتصم نے بغا الکبیر کو مع کثیر التعداد فوج اور مال و اسباب کے افشین کی کمک پر روانہ کیا۔ بابک یہ سن کر بغا الکبیر پر شب خون مارنے کے لئے تیار ہو گیا۔ جاسوسوں نے افشین تک یہ خبر پہنچا دی۔ افشین نے بغا الکبیر کو لکھ بھیجا کہ تم قافلے کے ساتھ قلعہ نہر تک آؤ اور قافلہ کے روانہ ہو جانے کے بعد مع اپنے ہمراہیوں کے پھر اردبیل واپس چلے جاؤ۔ بغا الکبیر نے ایسا ہی کیا۔ بابک یہ خبر پا کر بغا الکبیر کا قافلہ قلعہ نہر کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ شب خون مارنے کے قصد سے اپنے چنے ہوئے ہمراہیوں کے ہمراہ نکل کھڑا ہوا۔ افشین پیچھے سے جس دن بغا سے ملنے کا وعدہ تھا نکل کر اردبیل کی طرف چلا

گیا اور بعد میں [illegible] کے [illegible] گیا۔

افشین کا محاصرہ اسی دوران میں بابک کا قافلہ پہنچ گیا۔ قافلے کے ہمراہ [illegible] قلعہ کے سامنے [illegible]۔ بابک کے [illegible] لشکر [illegible] قافلے کے ہمراہ [illegible] مال و اسباب [illegible] افشین نے [illegible] ایک [illegible] دیا۔ بابک نے ان کو شکست دے دی [illegible]۔ بابک نے [illegible] افشین بھی اپنا لشکر لے کر [illegible] حملہ [illegible] لشکر [illegible] میں طلب کر لیا۔

بذ کا محاصرہ [illegible] افشین [illegible] لشکر [illegible] لشکریوں [illegible] بابک [illegible] افشین [illegible] افشین [illegible] لشکریوں [illegible] بابک [illegible] افشین [illegible] افشین [illegible] بابک کا [illegible] افشین [illegible] افشین [illegible] لشکر [illegible] افشین [illegible] بابک کا لشکر [illegible] افشین [illegible]۔

شبخون [illegible] افشین [illegible] افشین [illegible] بابک [illegible] افشین [illegible] بابک [illegible]

کو قتل کیا۔ بابک کے ہمراہیوں نے اس کی یہ بات [illegible] تھا۔ نہایت تیزی سے اس [illegible] اور راستہ [illegible] طے کر گئے۔ اس اثنا میں رات ہو گئی۔ بعض [illegible] سامان و اسباب کی حفاظت کے خیال سے [illegible] کو [illegible] کیا اور پیادہ [illegible] لوگوں کو [illegible] سب کے سب [illegible] ہو گئے۔ بابک [illegible] بھاگا [illegible] قلعہ [illegible] اپنے ہمراہیوں کے [illegible] قتل [illegible]

طرخان کا قتل طرخان بابک کا ایک [illegible] سردار تھا۔ [illegible] ہمراہ [illegible] افشین نے [illegible] طرخان کی گرفتاری [illegible] اس کو گرفتار کر لیا اور قتل کر کے اس کا سر افشین کے پاس بھیج دیا۔

جعفر خیاط کی کمک انہیں واقعات پر ۲۲۲ھ شروع ہو گیا۔ خلیفہ معتصم نے جعفر خیاط کو [illegible] ایک عظیم [illegible] افشین کی کمک [illegible] روانہ کیا [illegible] کے مصارف کے لئے بھیجے۔ [illegible] افشین کی قوت [illegible] بابک [illegible] پہاڑی قلعہ [illegible] ہے۔

آذین کی پسپائی افشین نے اپنے سپہ سالاروں [illegible] آذین [illegible] کو بھیج دیا۔ [illegible] افشین [illegible] آذین [illegible] افشین [illegible] آذین [illegible]

افشین کی مشکلات اس واقعہ کے بعد افشین [illegible] بابک [illegible] افشین [illegible]

تو درودز کو وہ پر ایک لشکر متعین کر جاتا جو اس قدرتی قلعہ کی حفاظت کرتا جس کو اس نے اپنی ضرورت کے لئے بنا لیا تھا اور بابک یہ انتظام کرتا کہ جس وقت افشین حملہ آور ہوتا وہ چند آدمیوں کو اسی گھاٹی کے نیچے کمین گاہ میں بٹھا دیتا۔ افشین نے ہر چند ان کی تلاش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔

اکثر اوقات ابوسعید جعفر خیاط اور احمد بن خلیل بن ہشام تین تین دستوں فوج کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے روانہ کرتا اور یکے بعد دیگرے میدان کارزار میں جاتیں اور خود ایک بلند مقام پر بیٹھا ہوا لڑائی کا منظر دیکھتا رہتا۔ اس مقام سے بابک کا قلعہ اور محل سرائے بھی دکھائی دیتا تھا۔ ہمیشہ بابک ان کے مقدمہ میں معدودے چند آدمیوں کو لے کر آتا اور باقی فوج کمین گاہ میں رہتی۔ ہر وقت ان کے لشکر میں شراب پیتے، گلچھرے اڑاتے، گاتے اور بانسری بجاتے۔ ظہر تک افشین یہ منظر دیکھتا رہتا بعد ازاں ظہر اپنی خندق میں واپس آتا اس کے واپس آ جانے کے بعد دیگرے ان کی فوجیں بھی میدان جنگ سے ترتیب وار واپس آ جاتی تھیں۔

جعفر خیاط کا حملہ: بابک کا گروہ اس طویل جنگ سے گھبرا گیا۔ ایک روز حسب دستور افشین کا لشکر واپس ہوا۔ اتفاق سے جعفر پیچھے رہ گیا۔ بابک کا لشکر میدان خالی دیکھ کر قلعہ سے نکل پڑا۔ جعفر نے بڑھ کر حملہ کیا اور بلند آواز سے اپنے ہمراہیوں کو پکارا۔ افشین کا لشکر لوٹ پڑا۔ لڑائی پھر دوبارہ چھڑ گئی۔ جعفر کے ہمراہیوں میں سے ابودلف کے ساتھ ایک گروہ رضا کار (والنٹیرز) کا تھا ان لوگوں نے بلا حکم افشین بابک پر اس زور شور سے حملہ کیا کہ دیکھنے والے یہ سمجھے تھے کہ یہ لوگ کمند ڈال کر قلعہ پر چڑھ جائیں گے۔ جعفر نے میدان کارزار میں افشین سے پانچ ہزار تیر اندازوں کی امداد طلب کی۔ افشین نے کہلا بھیجا کہ تم امدادی فوج کا انتظار نہ کرو جہاں تک ممکن ہو آہستہ آہستہ بہ حکمت عملی واپس چلے جاؤ۔ جنگ کا نقشہ تبدیل ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں رضا کار جو حملہ کرتے ہوئے بڑھ گئے تھے، ان کی تکبیروں کے شور و غل سے میدان گونج رہا تھا۔ بابک کے ان لشکریوں نے جو کمین گاہ میں تھے یہ سمجھ کر کہ قلعہ تک فریق مخالف پہنچ گیا ہے، کمین گاہ سے نکل آئے۔ افشین پر اس قلعہ کا راز اور کمین گاہ کا حال منکشف ہو گیا۔ لڑائی طویل ہو گئی تھی۔ فریقین لڑتے لڑتے تھک گئے تھے اور آفتاب بھی گوشہ مغرب میں پہنچ گیا تھا۔ جعفر لڑتے لڑتے آہستہ آہستہ اپنے مورچے کی طرف واپس ہوا۔ مغرب کے وقت تک لڑائی بند ہو گئی اور دونوں حریف اپنی اپنی قیام گاہ پر آ کر کمریں کھولیں۔ جعفر ناراض ہو کر افشین کے پاس گیا۔ افشین نے عدول حکمی اور خلاف مرضی جنگ کرنے پر ناراضگی ظاہر کی۔ جعفر نے افشین کے امداد نہ بھیجنے پر اظہار ملال کیا۔ غرض دونوں نے معقول وجوہات بتا کر باہم صفائی ہو گئی۔

افشین اور رضا کاروں میں مصالحت: اس کے بعد رضا کاروں نے خرچ کی کمی و رسد کی شکایت کی۔ افشین نے جواب دیا "جو شخص اس کی مصارف اور تنگی کی تکالیف برداشت کر سکے وہ رہے۔ جب تک دشمنوں کے مقابلہ پر ہے ورنہ اپنا راستہ لے۔ امیر المومنین کے لشکر میں بفضلہ تعالیٰ جنگ آوروں کی کمی نہیں ہے"۔ رضا کار یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ "ہم تو قلعہ بذ کو بات کی بات میں فتح کر لیتے مگر امیر لشکر ہی ہم لوگوں کو ثواب جہاد سے محروم کرتا ہے۔ اب بھی اگر ہم کو حملہ کرنے کا حکم دے تو ہم اپنی قوت کا نتیجہ دکھلا دیں"۔ افشین کے کان تک یہ باتیں پہنچ گئیں۔ رضا کاروں کو طلب کر کے تسلی دی۔ جنگ کا حکم دیا اور جس وقت ان لوگوں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا اسی وقت خود بھی حملہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔ بابک

[illegible] آگے پانی اور آلات [illegible] لوگوں [illegible] جنگ سے [illegible] اور جعفر [illegible] کی طرف بڑھنے لگے جہاں [illegible] تھا۔

جعفر و بابک خرمی میں معرکہ: افشین نے تیر اندازوں [illegible] بابک [illegible] مرتب کر کے ایک لشکر مرتب کیا اور [illegible] لے کر میدان جنگ میں آیا۔ بابک نے لشکر نے قلعہ سے تیر [illegible] کی۔ لشکر کے [illegible] بابک کے قلعوں سے پانی [illegible] افشین [illegible] کا انتقال [illegible] افشین نے سب [illegible] ان لوگوں نے [illegible] اور پانی [illegible] فیصلہ [illegible] لوگوں نے جعفر [illegible] ان لوگوں میں بابک کا لشکر [illegible] زخمی [illegible] آیا اور [illegible] لشکر [illegible] بابک کا لشکر [illegible] سے [illegible] تھا اور [illegible] کے لشکر [illegible] آخر [illegible] تمام دن [illegible] رات [illegible] آفتاب غروب ہو گیا۔ افشین نے اپنے لشکر کو میدان جنگ سے واپسی کا حکم دیا۔ آخر دونوں [illegible] اپنی اپنی قیام گاہ [illegible] [illegible] نکلنے [illegible] اپنے مورچوں [illegible] گئے۔

آذین کی پسپائی: بعد ازاں افشین نے [illegible] بابک کی پہاڑی کے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک [illegible] تھا [illegible] رات [illegible] اس پہاڑی کی جانب [illegible] کے قریب تھی اور [illegible] کے دامن میں بابک کا [illegible] آذین [illegible] جعفر [illegible] کی جانب [illegible] ہوئے دیکھا [illegible] بابک نے لشکر [illegible] بابک [illegible] آذین [illegible] جعفر خیاط چند [illegible] سپہ سالاروں کے ہمراہ اس پہاڑی کی طرف [illegible] آذین سپہ سالار بابک نے [illegible] آذین نے جعفر [illegible] جعفر کے [illegible] جواب دیا۔ [illegible] اس پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آذین [illegible] ہمراہ [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] والوں نے [illegible] سے [illegible] ہے۔

قلعہ بذ پر قبضہ: بابک نے [illegible] افشین سے [illegible] تھا [illegible] جنگ سے [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] قلعہ بذ [illegible] افشین [illegible] تھا [illegible] افشین [illegible] اور بابک [illegible]

میں آگ لگا دی۔ جس قدر اس کے لشکری ساتھ آئے قتل کر ڈالے گئے۔ [illegible] بچے قید کر لیے گئے اور مال و اسباب جو کچھ پایا لوٹ لیا۔ قریب مغرب افشین لشکر گاہ میں واپس آیا۔ اس کی مراجعت کے بعد بابک نے اپنے اہل و عیال کو دوسرے مقام پر منتقل کر دیا اور خود [illegible] رہا۔ [illegible] بابک [illegible] لے گیا۔ اس کے دوسرے دن صبح افشین قلعہ پر [illegible] کے لیے آیا۔ پہلے دن کی آخری [illegible] سے جو مکانات شاہی بچ گئے تھے ان کو آگ لگا دی اور لوگ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کی گرفتاری کی [illegible] اس کے بعد کسی [illegible] بابک [illegible] ایک ہی وقت [illegible] میں سے جس کو جہاں پایا [illegible] افشین نے اسی وقت چند آدمیوں کو اس کی گرفتاری پر متعین کیا کہ جنگلوں، درختوں اور پہاڑوں سے اس کی تلاش کریں [illegible] بابک کو پکڑ لیا۔

بابک کا فرار اس اثناء میں خلیفہ معتصم نے بابک کا امان نامہ بھیجا تھا۔ افشین نے اس امان نامہ کو بابک کے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کو جو اسی کی امان [illegible] بابک کے پاس بھیجا۔ بابک نے اس امان نامہ کو [illegible] کیا [illegible] میں آ کر [illegible] آدمیوں کو جو افشین کے لشکر کے [illegible] قتل کر ڈالا اور اس وادی سے مع اپنے بھائی [illegible] اتفاق سے [illegible] افشین [illegible] کی طرف [illegible] جو اس کی گرفتاری پر متعین کیے گئے تھے اس نے اپنے [illegible] بابک [illegible] ایک [illegible] لوگوں نے [illegible] بابک [illegible] بھاگ گیا [illegible] اور اس کا بھائی [illegible] افشین کے پاس [illegible] دیے گئے۔

بابک کی گرفتاری اس واقعہ کے بعد بابک جنگل [illegible] لوگ اس کے پیچھے پیچھے تھے [illegible] ختم ہو گیا تھا۔ ایک شخص [illegible] سے کھانا [illegible] بابک [illegible] کی [illegible] کی [illegible] گیا [illegible] ایک شخص [illegible] آیا [illegible] بابک کے ہمراہیوں میں سے [illegible] اس شخص کے ساتھ ساتھ بابک کے پاس [illegible] بابک کا [illegible] سہل بن سنباط [illegible] بابک [illegible] افشین [illegible] افشین نے [illegible] بابک کے [illegible] کے وقت [illegible] ان سہل بن سنباط [illegible] کی تعظیم [illegible] سہل نے ان لوگوں [illegible] ایک جانب [illegible] بابک کو [illegible] کے [illegible] بابک [illegible] افشین کے پاس لائے [illegible] بابک [illegible] سہل [illegible] افشین [illegible] اور اس [illegible] کے صلے میں [illegible] ایک [illegible] اس کے بعد افشین [illegible] سہل [illegible] ایک [illegible] افشین [illegible] بابک کے ساتھ [illegible] اطلاع [illegible] خلیفہ معتصم کی خدمت میں روانہ کی۔

افشین کی واپسی خلیفہ معتصم نے [illegible] کے [illegible] خلیفہ معتصم کے حکم کے مطابق افشین کی [illegible]

لڑتے ہوئے آخر [illegible] نے استقلال [illegible] علی [illegible] ایک قاصد [illegible] خلیفہ کو فتح کی خبر [illegible] اور [illegible] سے [illegible] خلیفہ معتصم [illegible] افشین نے [illegible] خلیفہ معتصم کے حکم سے افشین کے [illegible] ۲۲۳ھ [illegible] ہے۔

بابک کا قتل: اس زمانہ میں [illegible] بابک [illegible] کے [illegible] خلیفہ معتصم [illegible] خلیفہ معتصم [illegible] خلیفہ معتصم نے حکم [illegible] کے ساتھ بھی [illegible] جائے۔

افشین کی [illegible] بابک کے [illegible] معتصم نے [illegible] میدان جنگ میں [illegible] افشین نے بابک کے [illegible]

رومیوں سے جنگ: ۲۲۳ھ میں توفیل [illegible] روم نے [illegible] خلیفہ معتصم [illegible] معتصم [illegible]

توفیل کا شکست [illegible] [illegible]

[illegible]

ایک ہاشمی خاتون کی فریاد [illegible] وا معتصماہ [illegible]

فتح عموریہ کا قصہ [illegible]

انقرہ کی فتح [illegible]

لشکر میں چلا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک جماعت رومیوں کی عمر فرغانی کی خدمت میں حاضر کی گئی جن میں سے بعض لشکر روم کے ملازم تھے اور بعض انقرہ کے قرب و جوار کے رہنے والے تھے ان لوگوں نے بیان کیا کہ والی روم ایک مہینہ سے مقدمۃ الجیش کے انتظار میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ تیسرے دن کا ذکر ہے کہ رومی بادشاہ نے خبر پائی کہ عساکر اسلامیہ (یعنی افشین کا لشکر) بلاد ارمینیہ کی جانب سے ممالک محروسہ روم میں داخل ہو گیا ہے اپنے ماموں زاد بھائی کو اپنے لشکر پر مقرر کر کے آرمینیہ کی جانب کوچ کر گیا۔ عمر فرغانی ان لوگوں کو اشناس کے پاس لے آیا اور اشناس نے بلاتوقف خلیفہ معتصم کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ خلیفہ معتصم نے ایک خط افشین کے نام اس مضمون کا لکھا:

"تم حکم ثانی تک قیام کرو بادشاہ روم تم پر حملہ کرنے کی غرض سے تمہاری طرف بڑھ رہا ہے۔ اور افشین تک اس خط کے پہنچانے کا دس ہزار درہم صلہ مقرر کیا۔

رومیوں کی گرفتاری: اتفاق یہ کہ افشین تک یہ خط نہ پہنچ سکا۔ اس وجہ سے کہ قبل اس کے بلاد روم میں افشین داخل ہو گیا تھا دوسرا فرمان خلیفہ معتصم نے اشناس کے نام حملہ کرنے کی ہدایت کے لئے روانہ کیا۔ اشناس نے اس حکم کی فوراً تعمیل کی خلیفہ معتصم نے اپنا لشکر ظفر پیکر لئے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے تھا جس وقت انقرہ تک تین منزل باقی رہ گئیں اشناس نے رومیوں کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے قتل کرنا شروع کر دیا ان میں سے ایک بڈھے عیسائی نے دست بستہ عرض کیا "تم میرے قتل سے کیا فائدہ اٹھاؤ گے؟ اس وقت تم اور تمہارا لشکر رسد و غلہ کے نہ پہنچنے سے نہایت مصیبت میں گرفتار ہے تم مجھے رہا کر دو تو میں تم کو ایک ایسے گروہ کا پتہ بتلا دوں جو کہ انقرہ سے بخوف جنگ بھاگ گیا ہے اور اس کے پاس غلہ کی کافی مقدار ہے" اشناس نے مالک بن کردر کو پانچ سو سواروں کی جمعیت سے اس بڈھے عیسائی کے ہمراہ کر دیا اور یہ ہدایت کر دی کہ جب یہ بڈھا عیسائی اہل انقرہ کا پتہ صحیح صحیح بتا دے تو رہا کر دینا۔ بڈھے عیسائی نے جا کر اہل انقرہ کے سر پر لے جا کر مالک بن کردر کو کھڑا کر دیا۔ مالک بن کردر نے حملہ کر کے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا غلہ اسباب جو کچھ ان کے پاس تھا لوٹ لیا۔

رومیوں کا بیان: ان لوگوں کے ساتھ دو مجروحین بھی تھے جو بادشاہ روم کے ہمراہ جنگ افشین میں شریک تھے۔ ان مجروحوں نے پوچھنے پر بیان کیا کہ ہم لوگ بادشاہ روم کی رکاب میں تھے جس وقت یہ خبر پہنچی کہ عساکر اسلامیہ اطراف ارمینیہ سے بلاد روم میں داخل ہو گئے ہیں بادشاہ روم نے اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص کو اپنے لشکر کا سردار بنا کر ارمینیہ کی طرف کوچ کر دیا۔ ہم لوگ بھی بادشاہ کے رکاب میں تھے۔ اتفاق سے ہم لوگوں نے مسلمانوں کو اس وقت جا کر گھیر لیا جب کہ وہ نماز صبح ادا کرنے میں مشغول تھے ہم لوگوں نے ان کو لڑا کر بسپا کر دیا ان کے پیدل آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور باقی ماندہ نے تعاقب میں ہماری فوج منتشر کر دی ظہر کے وقت وہ لوگ پھر واپس آئے۔ لڑائی ہوئی وہ لوگ ہم پر غالب آ گئے ہمارے مورچے توڑ ڈالے تھے۔ ہمارے زخمیوں کو جلا دیا۔ ہمارا بادشاہ ہم سے جدا ہو گیا ہم لوگ میدان جنگ سے شکست کھا کر بھوک کے مارے روتے اور ٹھوکریں کھاتے ہوئے اس کیمپ کی طرف آئے جس پر بادشاہ روم نے اپنے ایک عزیز کو مقرر کیا تھا۔

یہاں یہ گل کھلا ہوا تھا کہ کل لشکر اپنے سردار سے بگڑ گیا تھا کیمپ میں چاروں طرف ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا اگلے دن ہمارا بادشاہ بھی آ پہنچا اور بگڑا ہوا لشکر درست ہو گیا بادشاہ نے بالزام بغاوت اپنے نائب کی گردن مار دی اور اپنے تمام ممالک محروسہ میں ایک گشتی فرمان اس مضمون کا بھیج دیا کہ جس طرف معتصم جا رہے ہیں ان اطراف کے لوگ اپنے مقاموں سے

لڑنے کی غرض سے جمع کر رکھا تھا اپنے ایک سردار کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے انقرہ کو بچانے پر مامور کیا یہ سردار انقرہ اس وقت پہنچا جبکہ اہل انقرہ مسلمانوں کے خوف سے جلا وطن ہو گئے تھے بادشاہ روم نے اس سردار کو عموریہ کی طرف چلے جانے کا حکم دے دیا۔ مالک بن کیدر یہ حالات سن کر باغی ہو گیا اور مال غنیمت اور قیدیوں کو لئے ہوئے افشین کے پاس آ گیا افشین نے اس بوڑھے عیسائی کو رہا کر دیا اور خلیفہ معتصم کی خدمت میں ان واقعات کی اطلاع کر دی۔ اس کے بعد افشین کی عرض داشت سلامتی و عافیت آ گئی۔

معتصم کی روانگی یہ واقعہ جس کا تذکرہ اوپر کیا گیا شعبان کی چھبیس تاریخ کا ہے عرض داشت پہنچنے کے دوسرے دن افشین بمقام انقرہ میں خلیفہ معتصم کی خدمت میں حاضر ہوا تیسرے دن خلیفہ معتصم نے تعبیہ جنگ کی۔ میمنہ پر افشین میسرہ پر اشناس مقرر کئے اور خود بہ نفس نفیس قلب میں رہا۔ ہر لشکر کو دوسرے لشکر سے دو دو کوس کے فاصلہ پر رکھا گیا اور مختلف راستوں سے عموریہ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا گیا۔ ساتھ اس کے یہ بھی ہدایت کر دی گئی کہ راہ میں انقرہ و عموریہ کے جس قدر قصبات و دیہات ملیں ان کو ویران و مسمار کرتے جاؤ۔

عموریہ کا محاصرہ چنانچہ سب سے پہلے عموریہ پر افشین پہنچا بعد ازاں خلیفہ معتصم بعد ازاں اشناس۔ خلیفہ معتصم نے عموریہ کو غور و خوض کی نظروں سے دیکھ کر ہر ایک سمت کو اپنے سپہ سالاروں میں تقسیم کر دیا۔

ابھی لڑائی شروع ہوئی تھی کہ ایک شخص نے جس کو عیسائیوں نے عیسائی بنا لیا تھا خلیفہ معتصم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خفیہ راستے کا پتہ بتایا جس پر بظاہر پتھر کی دیوار بنی ہوئی تھی اور درحقیقت وہ راہ خالی تھی۔ خلیفہ معتصم نے اسی سمت میں اپنا مورچہ قائم کیا۔ منجنیقیں نصب کرائیں دو ہی چار پتھر دیوار پر پڑنے پائے تھے کہ دیوار میں ایک بڑا سا روزن ہو گیا۔

سنگ باری: بطریق یاطس اور والی قلعہ عموریہ نے ایک عرضی بادشاہ روم کی خدمت میں روانہ کی اتفاق سے یہ عرضی مسلمانوں کے ہاتھ پڑ گئی۔ عرضی میں لکھا ہوا تھا کہ ”چونکہ شہر پناہ کی دیوار شق کر دی گئی ہے اور عساکر اسلامیہ عنقریب عموریہ میں داخل ہوا چاہتا ہے اس وجہ سے بطریق یاطس اور والی قلعہ آج شب کے وقت نکل کر مسلمانوں کے لشکر سے لڑتے بھڑتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے“۔ خلیفہ معتصم نے سرداران لشکر کو اس سے مطلع کر کے حفاظت کی سخت تاکید کی بعد ازاں دونوں منجنیقوں کی درمیانی دیوار پر سنگ باری کی گئی دیوار ٹوٹ کر خندق پر آ رہی شہر پناہ کی دیوار کی بنیاد تک جو خندق تھی اس کو عساکر اسلامیہ نے جانوروں کی کھالوں سے جس میں مٹی بھری ہوئی تھی پاٹ دیا اور بڑے بڑے متعدد دبابے تیار کرائے ہر ایک میں دس دس آدمیوں کو ٹھہرایا اہل عموریہ نے دبابوں پر آتش باری شروع کی اور اسلامی فوج بھی حملہ کرتی ہوئی قلعہ کی طرف بڑھیں۔ اہل دبابہ بڑی جدوجہد سے خندق عبور کر کے دیوار تک پہنچ گئے۔ دونوں حریف لڑتے رہے تمام رات ایک دوسرے پر آگ اور پتھر برساتے رہے اسلامی لشکر نے منجنیقوں کو آگے بڑھا دیا اور پتھروں نے گرا کر دیوار قصر کی طرف بڑھا دیا راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے باوجود جوش اور جنگ ہونے کے مسلمانوں کو کامیابی نہ ہوئی۔

بطریق واندوا کی امان طلبی: دوسرے دن پھر اشناس نے لڑائی شروع کی منجنیقوں سے سنگ باری ہونے لگی افشین اور خلیفہ معتصم نے بھی دوسری طرف سے حملہ کیا تمام دن لڑتے رہے اور شام تک جنگ ہوتی رہی تو اہل قلعہ نا امید ہو کر اسلامیہ کے پیچھے

[illegible]

عموریہ کی فتح: [illegible]

[illegible]

عباس بن مامون کا انجام: [illegible]

میں سے ایک شخص سمرقندی نامی کو جو عبداللہ بن وضاح کا قرابت دار تھا اس امر پر مقرر کیا کہ امراء و روسائے لشکر کو در پردہ خلیفہ معتصم سے بدظن اور عباس بن مامون کی طرف مائل کیا کرے تھوڑے دنوں میں سپہ سالاران لشکر اور مقربین بارگاہ خلافت کا ایک گروہ عباس بن مامون کی جانب مائل ہو گیا اور ان کی خلافت کی بیعت کر لی اور باہم یہ عہد و پیمان ہو گیا کہ ہر شخص اپنے عہدی سپہ سالار کو خواہ وہ خلیفہ معتصم کے اشراف کا ہو یا افشین و اشناس کے ہمراہیوں میں سے ہو قتل کر ڈالے۔

عجیف کا غیر التفاتہ رویہ عجیف نے حدود بلاد روم میں داخل ہوتے وقت عباس بن مامون سے کہا "یہ موقع اچھا ہے آؤ ہم لوگ اپنے عہد و اقرار کو پورا کر کے بغداد کو واپس چلے جائیں"۔ عباس بن مامون نے انکاری جواب دیا مگر جب عموریہ مفتوح ہوا اس وقت عجیف نے لوگوں کو مال غنیمت لوٹ لینے کا اشارہ کر دیا اور یہ ہدایت کر دی کہ جس وقت خلیفہ معتصم سوار ہو کر تمہاری طرف آئے دفعتہ حملہ کر دینا چنانچہ لوگوں نے عجیف کی پہلی رائے پر عمل کیا مگر اس رائے کی دوسری شق پر عمل درآمد کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ فرغانی کا ایک لڑکا عزیز خلیفہ معتصم کے ندیموں میں سے تھا۔ اتفاق سے اسی شب کو یہ لڑکا فرغانی کے ہم نشینوں کے ساتھ بیٹھا ہوا یہ سب دیکھ رہا تھا جو کچھ کہ لوگوں کے مال غنیمت کے لوٹنے اور خلیفہ معتصم کے سوار ہو کر آنے کا منصوبہ بیان کرنے لگے فرغانی نے روک کر کہا "صاحبزادہ تم آج اپنے خیمہ میں رہنا اور امیر المومنین کی خدمت میں کو حاضر نہ ہونا اگر کسی وقت شور و غل سننا تو دیکھو گھبرا کر نکل نہ آنا کیونکہ تم ابھی صاحبزادہ اور سادہ لوح ہو"۔

سازش کا انکشاف ان واقعات کے بعد خلیفہ معتصم نے اپنے سرحدی بلاد کی جانب کوچ کیا اثنائے راہ میں اشناس اور عمر فرغانی اور احمد بن خلیل سے ان بن ہو گئی اشناس نے ان دونوں کو سخت و سست کلمات سے مخاطب کیا اور بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر ان دونوں کی شکایتیں جڑ دیں خلیفہ معتصم نے عمر فرغانی اور احمد بن خلیل کو طلب کر کے بطور حبس اشناس کے حوالہ کر دیا اشناس نے ان دونوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا جس وقت خلیفہ معتصم صفصاف میں وارد ہوا اس لڑکے نے جو فرغانی کا عزیز تھا خلیفہ معتصم سے اس شب کا قصہ بیان کیا خلیفہ معتصم نے بغا کو اشناس کے پاس بھیجا کہ فرغانی کو گرفتار کر لاؤ تاکہ اس سے اس شب کا واقعہ دریافت کیا جائے۔ فرغانی نے بے خبری کا بہانہ کر کے واقعہ بیان کرنے سے انکار کیا خلیفہ معتصم نے فرغانی کو ایتاخ کے اور احمد بن خلیل کو پھر اشناس کے حوالے کر دیا احمد بن خلیل نے اشناس سے عباس بن مامون کے حالات اور سپہ سالاروں کی بیعت کرنے اور حارث سمرقندی کے حالات بیان کئے۔

عباس بن مامون کا خاتمہ اشناس نے حارث کو گرفتار کر کے خلیفہ معتصم کی خدمت میں بھیج دیا۔ (حارث اس وقت مقدمۃ الجیش میں تھا) حارث نے کل واقعات از اول تا آخر عرض کر دیئے۔ خلیفہ معتصم نے اسے معاف و آزاد کر دیا اور اس وقت سپہ سالاران لشکر سے بوجہ کثرت جماعت معترض نہ ہوا البتہ عباس بن مامون کو طلب کر کے اس واقعہ کو دریافت کیا۔ عباس بن مامون نے تمام واقعات عرض کر دیئے۔ خلیفہ معتصم نے اسے افشین کے زیر نگرانی قید کر دیا۔ اس کے بعد چن چن کر ان سپہ سالاروں کے پیچھے پڑ گیا کسی کو قید کیا، کسی کو قتل کیا منجملہ ان لوگوں کے سب سے پہلے شاہ بن سہل کو سزائے موت دی گئی منبج پہنچ کر عباس بن مامون نے کھانا طلب کیا کھانا دیا گیا مگر پانی سے ملاقات نہ ہونے پائی کھانا کھانے کے بعد پیاسا ہو کر منبج میں عمر کی بازی ہار کر دم توڑ گیا۔ نصیبین میں پہنچ کر خلیفہ معتصم نے ایک گڑھا کھدوا کر عمر فرغانی کو زندہ دفن کر دیا۔ عجیف بھی

[illegible]

مازیار کی بغاوت [illegible]

حسن بن حسین کی لشکر کشی [illegible]

[illegible] کی گرفتاری و قتل [illegible]

سوار ہو پڑا اور سرخاستان اس وقت حمام میں تھا۔ یہ سن کر کہ حسن بن حسین کا لشکر خندق عبور کر کے لشکرگاہ میں گھس آیا ہے گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حسن بن حسین کے لشکریوں نے سرخاستان کی لشکرگاہ پر اطمینان سے قبضہ کر لیا اور اس کے بھائی شہریار کو گرفتار کر کے حسن بن حسین کے روبرو پیش کر دیا۔ حسن بن حسین نے اس کے قتل کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد پانچ کوس کے فاصلہ پر سرخاستان کو لے جا کر گرفتار کیا اور پابہ زنجیر حسن بن حسین کے پاس لائے حسن بن حسین نے اس کی زندگی کا بھی خاتمہ کر دیا۔

مازیار کے رفقاء کی گرفتاری: اس واقعہ کے بعد حیان بن جبلہ نے قارن بن شہریار برادرزادہ مازیار کو خط و کتابت کر کے ملا لیا اور اس سے یہ وعدہ کر لیا کہ تم بلا جنگ و خونریزی شہر ساریہ کو حدود جرجان تک ہمارے حوالے کر دو ہم تم کو اس کے معاوضہ میں وہ بلاد دیں گے جو تمہارے آباؤ اجداد کے تھے۔ قارن اس پر راضی ہو گیا۔ حیان نے عبداللہ بن طاہر کو اس سے مطلع کیا عبداللہ بن طاہر نے منظور کر لیا۔ حیان نے قارن کو اس منظوری کی اطلاع دی چونکہ قارن تنہا اس مصالحت کو بغیر موافقت اپنے سپہ سالاروں کے نہ کر سکتا تھا دعوت کے بہانہ سے سب کو اپنے خیمہ میں بلایا انہیں لوگوں میں قارن کا چچا عبداللہ بن قارن بھی تھا جب سب نے اطمینان سے بے خوف و خطر اپنے اپنے ہتھیاروں کو کھول کر رکھ دیا اور کھانے میں مشغول ہو گئے تو قارن نے سب کو گرفتار کر کے حیان کے پاس بھیج دیا حیان نے ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد لشکر کو تیاری کا حکم دیا سوار ہو کر جبال قارن میں گیا اور بلا جنگ و جدال قبضہ کر لیا مازیار کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا یوں بغاوت فرو ہو گئی انھوں کے حوصلے ٹوٹ گئے کوئی نہ پوچھتا تھا اس کے بھائی قوہیار نے رائے دی کہ تم اپنے ہمراہیوں کو رخصت کر دو وہ اپنے اپنے وطنوں کو چلے جائیں۔ لڑائی تو بگڑ ہی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ ان کی جانب سے بھی کوئی حادثہ پیدا ہو جائے مازیار نے اس رائے کے مطابق سب کو اپنے اپنے وطن چلے جانے کا اختیار دے دیا۔ چنانچہ افسر پولیس افسر مال اور سکریٹری مازیار کے لشکرگاہ سے اپنے اپنے شہر واپس آ گئے۔

ساریہ پر قبضہ: اہل ساریہ کو ان واقعات کی خبر لگی تو انہوں نے حاکم ساریہ مہرستان بن شہریار پر جو مازیار کی طرف سے مامور تھا حملہ کر دیا مہرستان شہر چھوڑ کر بھاگ گیا لوگوں نے جیل کے دروازے توڑ ڈالے جس قدر قیدی تھے نکل پڑے اسی اثناء میں حیان شہر ساریہ میں پہنچ گیا قوہیار برادر مازیار نے یہ واقعہ سن کر محمد بن موسیٰ بن حفص والی طبرستان کی معرفت جو ایک زمانہ سے اس کے پاس قید تھا حیان کی خدمت میں یہ پیام بھیجا کہ تم مجھے امان دے دو اور میرے آباؤ اجداد کے مقبوضہ جبال پر میری حکومت تسلیم کر لو میں مازیار کو تمہارے حوالے کر دوں؟ حیان نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ قوہیار کے بعض ہمراہیوں نے قوہیار کو اس مخالفت رائے پر کہ وہ بجائے حسن کے حیان سے امان کا خواستگار ہوا نصیحت و ملامت کی قوہیار ان لوگوں کے کہنے سننے میں آ گیا۔ پھر ان لوگوں نے حسن کو یہ پیام دیا کہ یہ خط دیکھتے ہی آپ چلے آئیے ہم قوہیار کے بھائی مازیار کو آپ کے حوالے کر دیں گے چنانچہ حسن بھی لشکرگاہ طمیس سے روانہ ہو کر تین دن کی مسافت طے کر کے یوم مقررہ پر ساریہ کے قریب پہنچ گیا حیان نے حسن کا ایک کوس سے استقبال کیا۔ حسن نے حیان کو جبال شروین سے چلے آنے پر زجر و توبیخ کی اور اسی وقت جبال شروین کی طرف روانہ ہو جانے کا حکم دیا حیان نے جبال شروین کی جانب روانہ ہونے کی غرض سے ساریہ کی طرف مراجعت کی اتفاق سے قضا آ گئی مر گیا۔

عبداللہ بن طاہر نے بجائے اس کے محمد بن حسین بن مصعب کو مامور کیا اور یہ ہدایت کر دی کہ قارن کے کسی کام میں دست اندازی نہ کرنا۔ الغرض حیان کی واپسی کے بعد حسن خرماباد وسط جبال مازیار میں پہنچا حسب وعدہ قوہیار ملنے کو آیا

[illegible]

نزار کی گرفتاری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تعاقب کیا اور گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد حسن نے مازیار سے افشین کے خطوط طلب کئے۔ مازیار نے پیش کر دیئے۔ عبداللہ بن طاہر نے اس کو ان خطوط کے ساتھ خلیفہ معتصم کے پاس بھیج دیا خلیفہ معتصم نے اس قدر درے لگوائے کہ مر گیا۔ بابک خرمی کے پہلو میں صلیب پر چڑھا دیا (یہ واقعہ ۲۲۵ھ کا ہے)۔

موصل میں بغاوت: ۲۲۴ھ میں سرداران اکراد سے ایک شخص جعفر بن فہرجس نامی نے اطراف موصل میں برخلاف خلافت اسلامیہ علم بغاوت بلند کیا اکراد وغیرہ کا ایک گروہ کثیر اس کا مطیع ہو گیا پھر کیا تھا جعفر نے لوٹ مار شروع کر دی خلیفہ معتصم نے اس کی تنبیہ اور ہوش میں لانے کے لئے عبداللہ بن سید بن انس کو متعین فرمایا اور موصل کی سند گورنری مرحمت کی۔ چنانچہ عبداللہ بن سید نے اطراف موصل میں پہنچ کر جعفر سے صف آرائی کی اور کمال مردانگی سے لڑ کر ماتعیس پر قبضہ کر لیا۔ جعفر ماتعیس سے نکل کر کوہ داسن کی چوٹی پر چلا گیا کوہ داسن کے دشوار گزار گھاٹیاں تھیں اس کی بلندی آسمان سے باتیں کر رہی تھیں۔ راستہ نہایت تنگ تھا عبداللہ بن سید نے تعاقب کیا اور بہ ہزار دقت و خرابی بسیار ان دشوار گزار گھاٹیوں کو طے کر کے جعفر سے جا بھڑا دونوں حریف جی توڑ کر لڑنے لگے۔ جعفر کے بہت سے ہمراہی اس معرکہ میں کام آ گئے لشکر اسلام کے سرداروں میں سے اسحاق بن انس (عبداللہ بن سید کا چچا) شہید ہوا بعض واقعات پر ۲۲۷ھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے مگر ہنگامہ کارزار بدستور گرم رہتا ہے تاہم فیصلہ نہیں ہوتا خلیفہ معتصم نے اپنے خادم خاص ایتاخ کو ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ موصل کی جانب عبداللہ بن سید کی کمک کو روانہ فرمایا ایتاخ سیدھا جبل داسن پر چڑھ گیا اور پہلے ہی معرکہ میں جعفر کو نیچا دکھا کر میدان معرکہ میں قتل کر ڈالا۔ جعفر کے ہمراہی منتشر ہو کر عرب کی جانب بھاگ گئے باقی جو بھاگنے سے بچ گئے گرفتار کر لئے گئے ان کا قتل عام کر دیا گیا۔

افشین حیدر بن کاؤس: افشین اشروسنہ میں پیدا ہوا اور بغداد میں زیر سایہ عاطفت خلیفہ معتصم نشوونما پائی خلیفہ معتصم کی نظروں میں اس کی بڑی عزت و وقعت تھی جن دنوں یہ بابک خرمی کا محاصرہ کئے ہوئے تھا جو مال و اسباب ان معرکوں میں لشکر اسلام کے ہاتھ آتا تھا وہ سب کا سب اشروسنہ بھیج دیا جاتا تھا عبداللہ بن طاہر نے بارگاہ خلافت میں اس کی ایک خفیہ رپورٹ بھیج دی خلیفہ معتصم نے جاسوسوں اور مخبروں کے مقرر کرنے کا حکم صادر فرمایا ایک مرتبہ افشین نے بہت سا مال و اسباب میدان کارزار سے اشروسنہ روانہ کیا عبداللہ بن طاہر کو خبر ہو گئی سب مال و اسباب چھین لیا مال و اسباب لانے والوں نے بیان کیا کہ مال افشین کا ہے عبداللہ بن طاہر نے بہ تجاہل عارفانہ ڈانٹ کر کہا اگر یہ مال ہمارے بھائی افشین کا ہوتا تو وہ مجھے ضرور اس سے مطلع کرتے۔ یقیناً تم لوگ چور ہو وہ لوگ اس کا کچھ جواب نہ دے سکے عبداللہ بن طاہر نے ان لوگوں کو جیل بھیج دیا مال و اسباب کو لشکر اسلام میں تقسیم کر دیا اور افشین کو ایک خط اس مضمون کا لکھ بھیجا کہ "اس قدر مال و اسباب فلاں فلاں اشخاص لائے تھے اور وہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ یہ مال و اسباب آپ کا ہے۔ مجھے ان کے کہنے کا یقین نہیں ہوا میں نے وہ مال و اسباب ضبط کر کے لشکر اسلام میں تقسیم کر دیا کیونکہ میں اس کو ترکوں کے مقابلہ پر بھیجنے والا ہوں اور ان کو چور سمجھ کر میں نے جیل میں ڈال دیا ہے"۔ افشین نے رفع ندامت کی غرض سے تحریر کیا "بھائی جان! میرا مال اور امیر المومنین کا مال ایک ہے وہ لوگ چور نہیں ہیں آپ ان کو رہا کر دیجئے۔ والسلام"۔

عبداللہ نے افشین کے لکھنے پر ان لوگوں کو رہا تو کر دیا مگر دونوں دلوں کی کدورتیں مزید مستحکم ہو گئیں۔

افشین کے زوال کے اسباب: ادھر عبداللہ بن طاہر نے بارگاہ خلافت میں اس کی شکایت بھیج دی ادھر افشین اس

ہے یہ کہ خراسان کی گورنری مجھ کو مل جائے۔ مازیار کو آپ نے اس بغاوت و مخالفت پر ابھارا۔ بالآخر جب خلیفہ معتصم کے عہد [illegible] گورنری خراسان اور [illegible]، مازیار نے [illegible] افشین کی [illegible] مازیار کی مخالفت و بغاوت کا جو نتیجہ ہوا وہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ وہ گرفتار ہو کر بغداد لایا گیا اور قتل ہوا۔ اس کے بعد خلیفہ معتصم نے افشین کو آذربائیجان کا والی مقرر فرمایا۔ افشین نے اپنے اعزہ و اقارب سے منکجور نامی ایک شخص کو آذربائیجان میں اپنا قائم مقام بنایا۔ اتفاق سے آذربائیجان کے کسی قصبہ میں بابک کا بہت سا مال و اسباب منکجور کے ہاتھ پڑ گیا جس کی خبر خلیفہ معتصم و افشین کو [illegible] افشین کو یہ چغلیوں کے اثر سے دربار خلافت میں اس کی تحریری منکجور سے جواب طلبی ہوئی۔ منکجور نے اس واقعہ کی تکذیب کی اور یہ چغل خوروں کے اثر سے قتل کے درپے ہوئے۔

اہل اردبیل نے منکجور کو اس ارادہ سے روکا۔ منکجور اہل اردبیل سے مقابلہ پر آمادہ ہوا تو خلیفہ معتصم تک اس کی خبر پہنچی۔ خلیفہ معتصم نے افشین کے پاس منکجور کی معزولی کا فرمان بھیجا اور ایک سپہ سالار بغا کبیر کو منکجور کے واسطے روانہ کیا۔ منکجور معزولی کی خبر پا کر مقابلہ پر اردبیل سے نکلا۔ مقابلہ ہوا اور لڑائی [illegible] منکجور کو شکست ہوئی وہ بھاگ کر آذربائیجان کے ایک قلعہ میں پناہ گزیں ہوا۔ بغا کبیر نے جا کر اس کا محاصرہ کر کے پانچ ماہ تک [illegible] آخر ایک ماہ تک محصور رہا۔ بعد ازاں اس کے ہمراہیوں میں سے ایک شخص نے بحالت غفلت گرفتار کر کے بغا کے پاس پہنچا دیا۔ بغا اس کو لے کر بارگاہ خلافت سے مقرر ہوا تو وہ سپہ سالار [illegible] سامرا پہنچا۔ خلیفہ معتصم نے اس کو قید [illegible]۔ خلیفہ معتصم کے دل میں افشین سے شبہ اور بدگمانی پیدا ہو گئی یا [illegible] جاتی رہی یہ اتفاقات [illegible]۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب مازیار [illegible] افشین کے [illegible] تھے پاس [illegible] کے حاضر ہوا تھا۔

افشین کی گرفتاری: اس وقت افشین کو خلیفہ معتصم کی [illegible] ناراضی کا احساس ہوا [illegible] تو اس کو یہ خیال آیا کہ کسی طرح یہاں سے بھاگ کر ارمینیہ چلا جاؤں اور ارمینیہ سے خزر کی طرف نکل جاؤں اور وہاں سے [illegible] آ [illegible] کر چونکہ خلیفہ معتصم خود [illegible] افشین [illegible] ہاتھ میں نہ [illegible] اس ارادہ میں کامیابی نہ ہوئی تو اس نے یہ قصد کیا کہ خلیفہ معتصم کی دعوت کرے اور دعوت کے وقت [illegible] تمام سرداروں کو کھانے پینے میں مشغول رکھے [illegible] سب تنگ آ جائیں گے اور میں موقع پا کر تمام [illegible] کا۔ افشین اسی خیال میں تھا [illegible] مستقل [illegible] اس کا ایک ذاتی خادم خاص [illegible] اس کے ان تمام خیالات سے واقف تھا [illegible] افشین [illegible] کے پاس گیا اور [illegible] نے اس کو خلیفہ معتصم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ خادم نے افشین کے تمام حالات و خیالات کا حال کہہ سنایا۔ خلیفہ معتصم نے اسی وقت افشین کی گرفتاری کا حکم صادر فرمایا اور [illegible] قید کر دیا۔

حسن بن افشین کی گرفتاری: حسن بن افشین اور اس کے بعض ہمراہی [illegible] تھا۔ خلیفہ معتصم نے عبداللہ بن طاہر والی خراسان کو لکھا کہ اس کو گرفتار کر کے دربار خلافت میں بھیج دو۔ چونکہ حسن بن افشین نوح بن اسد سامانی [illegible] کی شکایت کیا کرتا تھا۔ عبداللہ بن طاہر نے حسن بن افشین کے پاس بخارا کی حکومت کی سند لکھ کر بھیج دی اور ادھر نوح کو لکھ بھیجا کہ

وقت حسن بن افشین تمہارے پاس سند حکومت لے کر پہنچے گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دینا۔ نوح بن اسد نے ایسا ہی کیا اور عبداللہ بن طاہر نے حسن کو خلیفہ معتصم کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ اس کے بعد خلیفہ معتصم نے افشین کے مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا اور کمیشن کے روبرو افشین کے حاضر کئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔

افشین کے خلاف الزامات: اس کمیشن میں وزیر السلطنت محمد بن عبدالملک بن الزیات، قاضی احمد بن ابی داؤد، اسحاق بن ابراہیم اور دیگر ارکان دولت و سپہ سالاران لشکر کی ایک جماعت شریک تھی۔ علاوہ ان لوگوں کے مازیار قید خانہ سے طلب کیا گیا نیز موبد، مرزبان بن ترکش بادشاہ سغد اور سغد کے دو شخص جن کو یہ دعویٰ تھا کہ افشین نے ان کو مارا ہے اور یہ دونوں مسجد کے امام و موذن تھے بلائے گئے۔ وزیر السلطنت کے روبرو مقدمہ پیش ہوا۔

وزیر السلطنت: (مدعیوں سے مخاطب ہو کر) کہو تمہارا کیا دعویٰ ہے؟

دونوں سغدی: (کپڑے اتار کر اور زخم دکھا کر) ملاحظہ فرمائیے۔ افشین نے ہم لوگوں کو بے جرم و گناہ کوڑوں سے اس قدر پٹوایا کہ ہمارے بدن میں گوشت باقی نہیں رہا۔

محمد بن عبدالملک: (افشین سے) کیوں افشین تم ان کو پہچانتے ہو؟

افشین: ہاں حضور میں ان کو جانتا ہوں (ایک کی طرف اشارہ کر کے) یہ اشروسنہ کا موذن ہے (دوسرے کی طرف اشارہ کر کے) یہ مسجد کا امام ہے۔

محمد بن عبدالملک: تم نے ان دونوں کو اس قدر کیوں پٹوایا؟

افشین: اس سبب سے کہ مجھ سے اور بادشاہ سغد سے یہ معاہدہ تھا کہ کسی قوم کے مذہب سے تعرض نہ کیا جائے ہر شخص اپنے مذہب و ملت پر چھوڑ دیا جائے گا۔ ان دونوں نے اس معاہدہ کے برخلاف اہل سغد کے بت خانہ میں گھس کر بتوں کو توڑ ڈالا اور بت خانہ کو مسجد بنا لیا تھا اس لئے ان کو اس جرم کی سزا دی۔

محمد بن عبدالملک: تم اپنے اس بیان کی تائید میں شہادت پیش کر سکتے ہو؟

افشین نے اس کا جواب کچھ نہ دیا اور ندامت سے سر جھکا لیا۔

محمد بن عبدالملک: وہ کتاب کس کیفیت پر ہے جو مطلا و مذہب تمہارے پاس ہے اور اس میں جواہر بھی لگے ہوئے ہیں میں نے سنا ہے کہ اس میں کلمات کفریہ بھی ہیں۔

افشین: وہ ایک کتاب ہے جو میرے آباؤ اجداد سے مجھ تک وراثتاً پہنچی ہے اس میں عجم کے آداب لکھے ہیں میرے بزرگ باپ نے اس کے آداب سیکھنے کی مجھے وصیت فرمائی تھی میں اس کے آداب سیکھ چکا ہوں اور کفریات چھوڑ دیتا ہوں۔

محمد بن عبدالملک: اس کتاب کی اس قدر عزت کیوں کرتے ہو؟

افشین: ہاں مجھے اس کتاب پر سے سونا چاندی اور جواہرات اتار لینے کی ضرورت نہیں پڑی اور میں یہ سمجھتا تھا کہ ان باتوں سے میرے اسلام میں کوئی نقصان نہ پیدا ہوگا۔ وزیر السلطنت افشین کے اس حقانی جواب کو سن کر نظر غضب سے دیکھنے لگا اس کے چہرہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کے دل میں اس جواب کی کچھ وقعت نہیں پیدا ہوئی تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد موبد کی طرف اشارہ کیا۔ موبد نے دست بستہ کھڑے ہو کر افشین کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا "سرکار! یہ مروڑے ہوئے جانوروں

وہ گوشت کھاتا ہے۔ مجھ کو بھی ایسے گوشت کے کھانے پر مجبور کرتا جا رہا تھا۔ کہ گلا گھونٹ کر مارے ہوئے جانوروں کا گوشت ذبح کیے ہوئے جانوروں کے گوشت سے زیادہ لذیذ اور مزے دار ہوتا ہے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ اپنی محفل میں بیٹھا ہوا [illegible] کہنے لگا کہ اس مذہب میں داخل ہو کر مجھے ہر وہ کام کرنا پڑا جس سے مجھے [illegible] میں نے کھایا، اونٹ کی سواری کی اور جوتا پہنا مگر اس وقت تک میں نے [illegible] ایک بال بھی اپنے بدن سے جدا کیا ہے!

افشین: [illegible] یہ کون ہے [illegible]

محمد بن عبدالملک: نہیں۔

افشین: پھر ایسے شخص کی شہادت کیوں قبول کی جاتی ہے۔ (موبد کی طرف مخاطب ہو کر) کیوں موبد تم نے یہ بیان دیا ہے کہ میں تم سے اپنے راز بیان کیا کرتا تھا۔ جب تم نے [illegible] تم اپنے دین کے اعتبار سے ثقہ، امانت دار اور صادق القول [illegible] پھر تیری شہادت میرے مقابلہ میں کیوں قبول کی جا سکتی ہے۔

محمد بن عبدالملک: [illegible] بہت بڑی بات [illegible] خاموش ہو جاؤ۔ [illegible] دربار سے ختم ہونے کے بعد بحث [illegible] (مرزبان سے مخاطب ہو کر) کیوں مرزبان! افشین کے [illegible] کیا جانتے ہو؟

مرزبان: کیوں افشین! تمہارے ملک کے لوگ تمہیں خط میں کیا لکھتے ہیں؟

افشین: مجھے اس وقت خیال نہیں ہے۔

مرزبان: کیا تم کو وہ لوگ اپنی تحریروں میں ایسے خطاب سے مخاطب نہیں کرتے جس کے معنی عربی میں الی الہ الالہ من عبدہ فلان (یعنی معبودوں کے معبود کی طرف اس کے بندے فلاں کی جانب سے)۔

افشین: ہاں اب خیال آیا ہے ایسا ہی لکھتے ہیں۔

محمد بن عبدالملک: پھر تجھ میں اور فرعون میں کیا فرق رہا؟

افشین: حضور! یہ ایک قدیم رسم ہے میرے آباؤ اجداد اور میرے [illegible] سے قبل مجھ کو بھی اسی القاب سے اپنی تحریروں میں مخاطب کیا کرتے تھے اگر اسلام لانے کے بعد میں ان کو ایسے القاب کی تحریر سے منع کر دیتا تو [illegible] لوگ میری اطاعت سے منحرف اور مجھ سے باغی اور سرکش ہو جاتے۔

محمد بن عبدالملک: (مازیار کی طرف اشارہ کر کے) کیا تم نے اس سے بھی کبھی خط و کتابت کی ہے؟

افشین: میں نے اس سے کبھی کوئی خط و کتابت نہیں کی۔

محمد بن عبدالملک: کیوں مازیار! (افشین کی طرف اشارہ کر کے) اس نے تم کو کوئی خط لکھا تھا؟

مازیار: [illegible] افشین کے بھائی نے میرے بھائی [illegible] خط لکھا تھا جس کا مضمون یہ ہے کہ "اس دین کا کوئی مددگار [illegible] میرے یا تمہارے اور بابک کے سوا کوئی نہیں ہے مگر بابک نے اپنی حماقت کی وجہ سے [illegible] میں چاہتا تھا کہ [illegible] اس مصیبت میں [illegible] اپنی حماقت سے [illegible] اس حالت میں [illegible] مقابلہ پر [illegible] اس وقت [illegible] عرب [illegible]

لشکروں کے اور کوئی نہ آنے کا عذر ہوا۔ کی کیفیت ہے کہ وہ ہیبت کے بندے ہیں۔ کتوں کی طرح ایک لقمہ دے دو اور اطمینان سے ان کے سروں کو پتھروں سے کچلو۔ عربی تو بس ایک قوم خوش قسمت ہیں جن کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے۔ دوسرے ان کی گوشمالی کے لئے ہماری فوج کا ایک دستہ کافی ہے۔ باقی رہے ترکی ان کا جوش و زور کا سا ابال ہے اٹھا اور فرو ہو گیا۔ تھوڑے سے استقلال سے ان کا قلع قمع ہو جانے کا اور دین و مذہب جیسا کہ ملوک عجم کے عہد حکومت میں تھا ویسا ہی پھر ہو جائے گا دیکھو اس موقع کو غنیمت جانو ہاتھ سے نہ دو"۔

افشین: (قطع کلام کر کے) مازیار کا قریبی دلاوری ہے لیکن میرے بھائی کو اس مضمون کا خط لکھا تھا اس میں مجھ پر کیا الزام عائد ہوا بفرض تقدیر اگر میں اس قسم کا خط اس کو لکھتا تو ضرور اپنے کسی معتمد کی معرفت اس کے پاس روانہ کرتا اور یہ امر امیر المومنین سے پوشیدہ رہتا۔ عبداللہ بن طاہر تو خراسان میں موجود ہی تھا" قاضی احمد بن ابی داؤد نے اس کے جواب پر افشین کو ایک ڈانٹ بتائی۔ وزیر السلطنت محمد بن عبدالملک نے غصہ کی تیز نگاہوں سے دیکھ کر اشارہ سے خاموشی کا حکم دیا۔ مگر افشین سے خاموش نہ رہا گیا۔ قاضی احمد بن ابی داؤد سے مخاطب ہو کر بولا" کیوں حضرت جب آپ عبا و قبا پہن کر گھر سے برآمد ہوتے ہیں تو ایک جماعت کو بغرض قتل کئے ہوئے گھر میں جاتے ہیں اور عبا و قبا اتار دیتے ہیں۔ آپ بھی عجیب چیز ہیں"۔

محمد بن عبدالملک: ابھی ابھی بہت تیزی و گرمی دکھا رہے تھے تم تمام مذہبی و ذاتی مذہب سے پابند ہو تو یہ بتاؤ کہ تم ختنہ کئے ہوئے ہیں یا نہیں؟

افشین نے انکاری جواب دیا۔ محمد بن عبدالملک نے کہا یہ کیسی بات ہو گئی" کیوں ہے اس کا تو تمہارے مذہب نے ختنہ کرانے سے روکا ہے حالانکہ یہ تو شعار اسلام سے ہے۔

افشین: (دھیمی آواز سے) میں نے جان کے خوف سے ختنہ نہیں کرایا۔

محمد بن عبدالملک: کیا خوب جواب بہت معقول ہے بے تقدیر و قامت اور بے خوف۔ (طنز سے) کیوں افشین لڑائیوں میں تو نیزہ بازی کرتا ہے شمشیر بکف صف الاعداء میں گھس جاتا ہے۔ اس وقت تجھے اپنی جان کا خطرہ نہیں پیدا ہوتا؟ عجب ہے کہ ایک انگلی کھال کے کٹانے سے اس قدر خائف ہوا۔

افشین: لڑائی میں ضرورت مجبور کرتی ہے اور میں مجبوری سے اس کو برداشت کرتا ہوں۔ ختنہ کو اس پر قیاس نہ کیجئے اپنے ہاتھوں سے کوئی اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہیں مارتا۔

افشین کا قتل۔ محمد بن عبدالملک نے باستفسار صدور حکم قاضی احمد بن ابی داؤد کی طرف دیکھا۔ قاضی احمد بن ابی داؤد نے کہا۔ اس پر جرم ثابت ہے۔ محمد بن عبدالملک نے بغا کبیر کو اشارہ کر دیا۔ بغا کبیر افشین کو ہاتھ ڈال کر جیل میں لے گیا۔ اس کے بعد محمد بن عبدالملک نے مازیار کو چار سو درے مارنے کا حکم دیا جس کے صدمہ سے مازیار مر گیا۔ کچھ عرصہ بعد افشین نے خلیفہ معتصم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ میرے پاس آپ اپنے کسی معتمد خاص کو بھیج دیجئے میں کچھ عرض کیا چاہتا ہوں۔ خلیفہ معتصم نے حمدون بن اسماعیل کو افشین کے پاس بھیج دیا۔ افشین نے ان الزامات کی جو اس کے ذمہ عائد کئے گئے تھے معذرت کی اور معافی کا خواستگار ہوا۔ حمدون بن اسماعیل نے ہنوز خلیفہ معتصم تک یہ پیام نہیں پہنچایا تھا کہ افشین کو اتاخ کے مکان میں لے جانے کا حکم صادر ہوا۔ تمام مال و دولت افشین کو اتاخ کے مکان میں لے گئے اور خلیفہ معتصم کے حکم کے مطابق

کرنے کے باب عامہ پر سولی دے دی گئی۔ جب [illegible] تو لاش کو سولی سے اتار کر جلا دیا گیا یہ واقعہ شعبان ۲۲۶ھ کا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قید میں افشین کا کھانا پانی بند کر دیا گیا تھا اسی سے مر گیا۔

مبرقع کا خروج: مبرقع معروف بہ ابو حرب یمانی فلسطین کا رہنے والا تھا اس کی عدم موجودگی کے زمانہ میں کسی لشکری نے اس کے مکان میں اترنے کا قصد کیا۔ عورتوں نے مخالفت کی لشکری نے ان کو مارا۔ جب مبرقع آیا تو ان عورتوں نے اس لشکری کی شکایت کی۔ مبرقع لشکری کے اس فعل ناروا سے مشتعل ہو کر اسی لشکری کے پاس گیا اور اس کو قتل کر کے اردن کے پہاڑوں کی طرف بھاگ گیا۔ اس غرض سے کہ کوئی پہچان نہ سکے اپنے منہ پر برقع ڈال لیا جو اس سے ملنے آتا اس کو امر بالمعروف کرنے اور اس سے بچنے کی ہدایت و نصیحت کرتا اور خلفاء کے عیوب بیان کرتا۔ یہ اپنے اموی ہونے کا بھی مدعی تھا اردن کے اطراف و جوانب سے کاشتکاروں اور زمینداروں کا ایک گروہ جمع ہو گیا اور اس کو سفیانی کے لقب سے موسوم کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد سرداران یمن کی ایک جماعت بھی اس گروہ میں شامل ہو گئی منجملہ ان کے ابن بیہس تھا جو اپنی قوم اور دیگر دوسرے قبائل میں عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا اور خواص و عوام اس کی اطاعت کرتے تھے رفتہ رفتہ اس کی جماعت کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی۔ خلیفہ معتصم نے اس کی سرکوبی پر ایک ہزار فوج کے ساتھ رجاء بن ایوب کو متعین کیا۔ رجاء بن ایوب نے مبرقع کی کثرت جماعت سے ڈر کر حملہ کرنے میں تاخیر کی اور انتظار کرتا رہا تا آنکہ کاشتکاری و زراعت کا زمانہ آ گیا۔ مبرقع کے ہمراہی جو اکثر زراعت پیشہ تھے کاشتکاری کی غرض سے اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے اسی دوران میں خلیفہ معتصم نے وفات پائی اور خلیفہ واثق مسند خلافت پر رونق افروز ہوا۔ اتفاق سے انہی دنوں دمشق میں فتنہ و فساد برپا ہو گیا۔ خلیفہ واثق نے رجاء کو ان مفسدوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ ادھر مبرقع نے معرکہ آرائی کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ رجاء بن ایوب نے اس طرف توجہ کی نہایت مستعدی سے مقابلہ کیا اور مبرقع کو میدان جنگ سے گرفتار کر کے سامرا روانہ کر دیا۔ اس معرکہ میں مبرقع کے ہمراہیوں میں سے تقریباً بیس ہزار آدمی کام آئے یہ واقعہ ۲۲۷ھ کا ہے۔

وفات خلیفہ معتصم: ابو اسحاق محمد بن ہارون الرشید نے ۱۸ ربیع الاول ۲۲۷ھ کو آٹھ برس آٹھ مہینے خلافت کر کے اس دار فانی سے انتقال کیا۔

---

[1] [illegible]

باب: ۱۰

ابو جعفر واثق باللہ ۲۲۷ھ تا ۲۳۲ھ

معتصم کے فوت ہوتے ہی اس کا بیٹا [illegible] واثق باللہ [illegible] مسند خلافت پر رونق افروز ہوا۔ [illegible] اس کی کنیت ابو جعفر تھی۔

دمشق میں شورش: خلیفہ واثق کے تخت نشین ہوتے ہی اہل دمشق نے [illegible] اپنے امیر کو چاروں طرف سے گھیر لیا [illegible]

ترک نوازی: ہنگامۂ دمشق کے فرو ہونے پر خلیفہ واثق نے اشناس ترکی پر اپنی نظر عنایت مبذول کی [illegible]

لیے گئے تو محمد بن داؤد تک معتصم کی حکومت پر بدستور قائم رہا گیا۔ ۲۳۰ھ میں عبداللہ بن طاہر والی صوبجات خراسان و کرمان، طبرستان اور رے کے انتقال کر جانے سے بارگاہ خلافت کے حکم کے مطابق اس کے بیٹے طاہر کو صوبجات مذکورہ کی سند گورنری مرحمت کی گئی۔

حجاز کی شورش: بنو سلیم کا ایک بہت بڑا گروہ اطراف مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ خلافت عباسیہ کی کمزوری سے ان لوگوں کے دل بڑھ گئے، جرأت ہوئی۔ رہزنی اور لوٹ مار کرنے لگے، مسافروں اور نیز اہل شہر کو ستانے لگے۔ ایک مرتبہ بنو کنانہ کے ایک گروہ پر بحالت غفلت چھاپہ مارا اور مال و اسباب چھین کر لے گئے۔ محمد بن صالح والی مدینہ نے ایک دستہ فوج جس میں قریش و انصار کے رضاکار بھی تھے، بنو سلیم کو ہوش میں لانے کے لئے روانہ کیا۔ بنو سلیم نے ان کو ایک سخت شکست دی۔ بہت سے آدمیوں کو مار ڈالا۔ مال و اسباب لوٹ لیا۔ گھوڑوں کو چھین لیا۔ آلات حرب چھین لے گئے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جس قدر قصبات اور بستیاں تھیں سب لوٹ لیں۔ آمد و رفت قطعی بند ہو گئی۔ خلیفہ واثق نے اس طوفان بے تمیزی کے فرو کرنے پر بغا کبیر کو مامور فرمایا۔ بغا کبیر ماہ شعبان ۲۳۰ھ میں مدینہ منورہ پہنچا، بنو سلیم مقابلہ پر آئے، لڑائیاں ہوئیں، بغا کبیر نے ان کو شکست دے دی اور ان کے پچاس آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور اسی قدر کو قید کر لیا۔ باقی ماندوں نے بغا سے امان کی درخواست کی، خلیفہ واثق کے حکم کے مطابق امان دے دی گئی۔ ہنگامہ فرو ہونے کے بعد ایک ہزار بنو سلیم اور مفسدہ پردازوں کو بغاوت و فساد انگیزی کے جرم میں گرفتار کر کے مدینہ منورہ کے جیل میں قید کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۳۰ھ کا ہے۔

اس ہنگامہ بغاوت کو فرو کر کے بغا کبیر نے فریضہ حج ادا کیا اور ذات عرق کی جانب گیا۔ وہاں بنو ہلال کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا جو بنو سلیم کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ان میں سے تین سو مفسدہ پردازوں کو گرفتار کر کے مدینہ منورہ کے جیل میں بھیج دیا اور پھر بنو مرہ کی جانب چلا گیا۔ ان مفسدہ پرداز قیدیوں نے جیل میں نقب لگائی اور محافظین جیل کو قتل کر کے نکل گئے۔ اہل مدینہ نے ان کا تعاقب کیا۔ رات کے وقت سے صبح ہونے تک قیدیوں سے لڑائی ہوتی رہی۔ بالآخر اہل مدینہ غالب آئے اور قیدیوں کو آب حیات سے محروم کر دیا۔ بغا کبیر کو اس خبر کے سننے سے سخت صدمہ ہوا۔

بنو مرہ کی طرف بغا کبیر کے جانے کی وجہ یہ تھی کہ فزارہ اور بنو مرہ نے فدک پر ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ بغا کبیر نے یہ خبر پا کر بنو مرہ پر حملہ کیا اور اپنے سپہ سالاروں میں سے ایک سپہ سالار کو بنو مرہ کے پاس سمجھانے کے لئے روانہ کیا۔ بنو مرہ اس سے ڈر کر شام کی طرف بھاگ گئے۔ بغا کبیر کے سپہ سالار نے مدینہ میں قیام کیا۔ بغا کبیر چالیس روز تک فدک میں ٹھہرا رہا۔ بعد ازاں ماہ ذی الحجہ ۲۳۰ھ میں مدینہ منورہ واپس آیا۔ یہاں بنو مرہ، فزارہ، غطفان اور ثعلبہ کے رؤسا اور سرداروں نے حاضر ہو کر اطاعت و فرمانبرداری کی قسمیں کھائیں۔ بعد ازاں ان لوگوں کی جانب سے ایک گروہ بغا کبیر کی طرف متوجہ ہوا اور تین ہزار گرفتار کئے گئے۔ ان میں سے ایک ہزار تین سو کو الزام فساد میں مدینہ منورہ کے جیل میں ڈال دیا اور باقی لوگوں کو رہا کر دیا۔

یمامہ کی شورش: ماہ محرم ۲۳۲ھ میں خلیفہ واثق کے حکم کے مطابق بغا کبیر بنو نمیر کی سرکوبی کے لئے یمامہ گیا۔ شریف بن نمیر کے ایک گروہ سے مقابلہ ہوا۔ دونوں فریق نے ایک دوسرے پر حملہ کیا۔ بغا نے ان میں سے پچاس آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور چالیس کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد اس نے یمامہ کا قصد کیا اور اطاعت قبول کر لینے کی شرط پر معافی دینے کا وعدہ کیا مگر ان لوگوں نے

بعد بیعت منظور بن قیس اور جہاں سے حدی طرف روانہ ہو گئے۔ بغا کبیر نے یمامہ کا ایک چکر لگا کر اپنی فوج کو مختلف دستوں حصوں میں تقسیم کیا اور لشکر کے بچے کو بنا کے خود آگے مستقل قیام کر دیا۔ اطراف یمامہ میں پھیل جانے کا حکم دیا اس سے چند روز بعد قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔ جس طرف نظر اٹھتی تھی سوائے کشت و خون اور مقتولوں کی نعشوں کے کچھ نظر نہ آتا تھا اتفاق کے قریب بعد بھی یمامہ سے بغا کبیر نے ایک ہزار کی جمعیت کے ساتھ حملہ کیا اتفاق سے اس معرکہ میں اس کے مقدمۃ الجیش اور میمنہ کو شکست ہوئی قتل و غارت کا قیامت خیز ہنگامہ اس کی لشکر گاہ میں برپا ہو گیا۔ شام تک اہل یمامہ غارت گری میں مصروف رہے۔ رات ہوتے ہی کامیابی کے بعد بھاگ کھڑے ہوئے۔

یمامہ کی فتح بغا کبیر نے ان کا تعاقب کیا مگر اطاعت قبول کرنے کی شرط پر امان دیئے جانے کا وعدہ کر رہا تھا۔ تھوڑی دور تعاقب کر اپنے مرکب کی فوج سے ایک دستہ اہل یمامہ کے پاس سمجھانے کو بھیجا۔ اہل یمامہ نے اس کی فوج کا اندازہ کر گئے ہوتے ہی حملہ کر دیا۔ بغا کبیر شکست کھا کر اپنے لشکر گاہ میں واپس آیا اس اثناء میں بغا کبیر کے لشکر کا دوسرا حصہ اہل یمامہ کے پیچھے سے آ گیا جو یمامہ کے اطراف و جوانب میں شب خون مارنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ اہل یمامہ ان فوجوں کے دستوں کو اپنی پشت پر سے آتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے قتل و خون ریزی سے تو دست بردار ہو گئے۔ تین سو سواران اہل یمامہ اپنے پیادوں کی پلٹنوں کو بغا کبیر کی فوج کے حوالے کر کے بھاگ گئے۔ بغا کبیر کی فوج نے اہل یمامہ کے پیادوں کی پلٹنوں کو بات کی بات میں کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ کر ڈال دیا ان میں سے ایک بھی جان بر نہ ہوا مقتولوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار تھی۔ جنگ کے خاتمہ کے بعد بغا کبیر ایک روز میدان جنگ میں ٹھہرا رہا اگلے دن مظفر و منصور یمامہ میں داخل ہوا امراء یمامہ نے امان کی درخواست کی بغا کبیر نے ان لوگوں کو بہ شرکت مخلصین قید کر کے اندر جنگل میں پہنچ کر اس کے بعد جس قدر وحشی اور افسری مدت سے فوج کے بغا کبیر کی کمک پہنچ گئی بغا کبیر نے اس دوسرے دستہ کو سواران اہل یمامہ سے تعاقب پر متعین کیا۔ مقابلہ کی نوبت نہ آئی اس نے ان کا تعاقب کیا۔ بغا کبیر نے ان قیدیوں کے جو ان معرکوں میں گرفتار کئے گئے اور جن کی تعداد ڈھائی سو کی تعداد کی جانب مراجعت کی اور محمد بن صالح والی مدینہ کو سواران و قیدیوں کے جو اس کے زیر حراست قید تھے بغداد ہی میں ملنے کے لئے لکھ بھیجا۔ چنانچہ محمد بن صالح حسب تحریر بغا کبیر مع قیدیوں کے بغداد میں آیا اور ان قیدیوں کو بغا کبیر کے حوالہ کر دیا۔

واقعہ قتل احمد بن نصر: احمد بن نصر بن مالک بن ہیثم خزاعی کو دادا مالک بن ہیثم خزاعی خلافت عباسیہ کے نقیبوں میں سے تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں احمد بن نصر کا شمار محدثین میں تھا اس کی نشست و برخاست اصحاب حدیث کی صحبت میں اکثر رہا کرتی تھی ان میں سے ایک گروہ نے جس میں ابن معین، ابن دورقی اور ابو زہیر وغیرہ تھے احمد بن نصر کو مجبور کر دیا کہ وہ واثق سے جو خلیفہ واثق بخلق القرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بغض اختیار کرے اور بعض تحقیق کرنے کا خود وہ بعض مشائخ نے کہا اس سے مخالفانہ صورت اختیار کریں۔ چنانچہ وہ خروج کر گئے اور عوام الناس میں اس کی شہرت ہو گئی اس کے ہمراہیوں میں سے دو شخص ابو ہارون سراج اور طالب نے لوگوں کو اس کی بیعت کی ترغیب دی ایک شخص نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر اس کی بیعت کر لی ابو ہارون اور طالب نے ایک لشکر مرتب کر کے لشکریوں پر اشرفیاں اور دینار تقسیم کئے اور شب پنجشنبہ شعبان ۲۳۱ھ کو طبل بجا کر اٹھنے کی رات خروج کرنے کا عہد و پیمان کیا مگر ان لوگوں کے جنہوں نے احمد بن نصر کی بیعت

کی تھی۔ خراسان کا ایک شخص قتل ہو گیا تھا۔ وعدہ وقت آنے سے پہلے ہی طبل بجا دیا گیا۔ اسحاق بن ابراہیم افسر پولیس اس وقت موجود نہ تھا اس کا قائم مقام اور بھائی محمد بن ابراہیم تھا۔ طبل کی آواز سن کر گھبرا گیا۔ ایک آدمی کو دریافت حال کی غرض سے روانہ کیا لیکن کسی کو نہ پایا۔ اتفاق سے ایک اعور (یعنی کانا) شخص عیسیٰ نامی حمام میں ملا۔ اس نے خواہش احمد بن نصر، ابو ہارون اور طالب کا پتہ بتا دیا۔ اس کے بعد احمد بن نصر کا ایک غلام گرفتار کیا گیا۔ اس نے تمام واقعہ کے بیان کیا۔ چنانچہ محمد بن ابراہیم نے اسی وقت ایک دستہ فوج احمد بن نصر وغیرہ کی گرفتاری کے لئے بھیج دیا۔ سب کے سب گرفتار ہو گئے۔ محمد بن ابراہیم نے ان لوگوں کو سامرا بھیج دیا۔

خلیفہ واثق نے دربار عام منعقد کیا جس میں قاضی احمد بن ابی داؤد بھی تھے۔ خلیفہ واثق نے احمد بن نصر سے بغاوت اور خروج کی وجہ دریافت نہ کی بلکہ قرآن کا مسئلہ پوچھا۔ احمد بن نصر نے عرض کیا "وہ کلام الٰہی ہے"۔ پھر خلیفہ واثق نے اللہ تعالیٰ کی رویت کا مسئلہ دریافت کیا۔ احمد بن نصر نے کہا "اللہ تعالیٰ کی رویت احادیث سے ثابت ہے اور میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ حدیث شریف کی مخالفت نہ کیجئے"۔ خلیفہ واثق نے علماء کی طرف دیکھ کر احمد بن نصر کی بابت دریافت کیا۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق قاضی بغداد نے کھڑے ہو کر عرض کیا "امیر المومنین اس شخص کا خون مباح ہے"۔ قاضی احمد بن ابی داؤد بولا "یہ شخص کافر ہو گیا ہے توبہ کرائی جائے"۔ خلیفہ واثق نے صمصامہ (یہ عمرو بن معدیکرب زبیدی کی تلوار تھی) منگوائی اور نیام سے کھینچ کر احمد بن نصر کی طرف چلا۔ احمد بن نصر نے گردن جھکائی۔ خلیفہ واثق نے ایک تلوار گردن پر ماری، دوسری سر پر، پھر پیٹ میں تلوار بھونک کر ناف سے سینہ تک چاک کر دیا۔ اس کے بعد سیما الدمشقی نے بڑھ کر سر اتار کر بغداد بھیج دیا جو جسر بغداد پر آویزاں کر دیا گیا اور لاش کو سامرا میں صلیب پر چڑھا دیا۔

مختلف واقعات: ۲۳۱ھ کے ختم ہونے پر خلیفہ واثق نے احمد بن سعید بن مسلم بن قتیبہ کو خاقان خادم کے ساتھ رومیوں کی سرحد پر فدیہ کی غرض سے روانہ کیا اور یہ ہدایت کی کہ عیسائی قیدیوں کو مسلمان قیدیوں کے بدلے میں آزاد کر دینا اور مسلمان قیدیوں سے قرآن کی مخلوق ہونے اور رویت اللہ کا مسئلہ دریافت کرتے جانا۔ جو شخص قرآن کو مخلوق کا قائل ہو اور رویت اللہ کا منکر ہو اس کا معاوضہ کر لینا ورنہ انہیں کی قید میں چھوڑ دینا۔ الغرض جو شخص قرآن کا منکر اور رویت اللہ کا قائل ہوتا اس کے معاوضہ میں عیسائی قیدی نہ رہا کرتا وہ اسی کی رہائی کی فکر نہ کرتے۔ رومی اور مسلمان اپنے اپنے قیدیوں کو لئے ہوئے دریا کے دونوں طرف سے ایک ہی پل پر آئے۔ مسلمانوں نے عیسائی قیدیوں کو رہا کر دیا اور عیسائیوں نے مسلمان قیدیوں کو۔ مسلمان قیدی جن کو عیسائیوں نے رہا کیا تھا ان کی تعداد چار ہزار چھ سو تھی، آٹھ سو عورتیں اور ایک سو ذمی تھے۔

احمد بن سعید بن مسلم فدیہ سے فارغ ہو کر ایک لشکر مرتب کر کے رومیوں کے علاقہ پر جہاد کی غرض سے بڑھا۔ اثنائے راہ میں روم کے ایک بطریق سے ملاقات ہوئی۔ بطریق نے مقابلہ کیا۔ احمد بن سعید نے اس سے بچنے کی کوشش کی۔ برف اور کثرت بارش سے بے حد نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ تقریباً دو سو آدمی برف و بارش کی نذر ہو گئے اور کچھ کو بطریق نے گرفتار کر لیا اور ایک گروہ غرق ہو گیا۔ چنانچہ اس میں زیادہ اب مر گئے۔ مجبوراً بے نیل مرام واپس ہوا۔ خلیفہ واثق نے احمد بن سعید کو اس نا عاقبت اندیشی پر نصیحت و فضیحت کی اور معزول کر کے بجائے اس

رومی اور مسلمان اپنے اپنے قیدیوں کو لینے کے لیے نہر لامس پر آئے دو طرفوں سے ایک ایک پل بنایا گیا۔ مسلمانوں نے عیسائی قیدیوں کو رہا کر دیا اور عیسائیوں نے مسلمان قیدیوں کو۔ مسلمان قیدی جن کو عیسائیوں کے پنجۂ غضب سے نجات ملی ان کی تعداد میں چار ہزار چھ سو مرد، آٹھ سو لڑکے، [illegible] عورتیں اور ایک سو ذمی تھے۔

احمد بن سعید باہلی نے اس سے فارغ ہو کر ایام سرما آتے ہی ایک لشکر مرتب کر کے سرحدی روم پر جہاد کیا اثنائے راہ میں روم کے ایک بطریق سے ملاقات ہوئی۔ بطریق نے موسم سرما [illegible] احمد بن سعید نے اس کے کہنے پر [illegible] برف اور [illegible] نقصان کا [illegible] دو ہزار آدمی [illegible] گرفتار کر لیا اور [illegible] خلیفہ واثق نے احمد بن سعید کو اس ناعاقبت اندیشی پر [illegible] معزول کر کے اس کے عہدہ پر [illegible] مقرر فرمایا۔

وفات: خلیفہ واثق باللہ ابو جعفر ہارون بن معتصم [illegible] خلافت کر کے [illegible] الحجہ [illegible] وفات پائی۔ [illegible] ایک دن پہلے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] محسوس ہوئی [illegible] دوسرے دن [illegible] سے [illegible] میں [illegible] کہتے ہیں [illegible] واثق کی موت کے بعد [illegible] کی موت کا احساس ہوا۔

[illegible]

[illegible]

باب: (۱۱)

جعفر المتوکل علی اللہ ۲۳۲ھ تا ۲۴۷ھ

تخت نشینی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کر خلیفہ واثق باللہ کا دل متوکل کی طرف سے صاف ہو گیا۔

ابن الزیات کا خاتمہ: ابن الزیات نے بوقت ملاقات متوکل سے جو بے رخی و بد اخلاقی کا برتاؤ کیا تھا اس کو یاد رکھ کر [illegible] طرح ادا کیا کہ خلیفہ واثق باللہ کی خدمت میں ایک رپورٹ اس مضمون کی بھیج دی کہ جعفر میرے پاس مخنثوں کے لباس میں آیا تھا اور مجھ سے امیر المؤمنین کو راضی کرنے کی التجا کی تھی۔ خلیفہ واثق نے رپورٹ پڑھ کر آپ کو بلوا لیا۔ اسی وقت [illegible] کے پاس خط پہنچا [illegible] بال پکڑ کر کھینچتے ہوئے [illegible] حاضر ہوا۔ ابن الزیات نے اس حکم کی پیروی [illegible] متوکل کو بلا بھیجا۔ متوکل اس خیال سے کہ امیر المؤمنین مجھ سے راضی ہو گئے ہیں۔ دل ہی دل میں خوش ہوتا دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ خلیفہ واثق نے ایک حجام طلب فرمایا۔ حجام نے [illegible] متوکل کے بال پکڑ لیے [illegible] دے کر [illegible] متوکل کو ابن الزیات کے اس [illegible] سے سخت رنج ہوا اور یہی [illegible] کر رکھا تھا۔ جو موقع پا [illegible] جس وقت مسند خلافت پر متمکن ہوا ایک ہفتے کے بعد ایتاخ کو حکم دیا کہ ابن الزیات کو گرفتار کر کے [illegible] کال کوٹھری میں قید کر دو اور ایک تحریری فرمان تمام ممالک محروسہ میں ابن الزیات کے مال و اسباب کو ضبط کر لینے کے لئے بھیج دیا۔ یہ واقعہ ماہ صفر ۲۳۳ھ کا ہے۔ ایتاخ نے اس فرمان کے مطابق جہاں جہاں ابن الزیات کا مال و اسباب تھا ضبط کر کے دار الخلافت میں منگوا لیا اور خلیفہ متوکل کے اشارہ سے ابن الزیات کو روز بروز طرح طرح کی تکلیف دینے لگا۔ جب ان مصیبتوں اور مصائب سے بھی ابن الزیات کا کام تمام نہ ہوا تو ایک تنور میں جس کے چاروں طرف لوہے کی میخیں لگی ہوئی تھیں [illegible] اس قدر تنگ تھا کہ آدمی پورے طور سے اس میں بیٹھ نہ سکتا تھا اور [illegible] بند کر دیا [illegible] چند روز تک زندہ رہ کر نصف ربیع الاول ۲۳۳ھ میں جاں بحق تسلیم ہوا۔ [illegible] ابن الزیات کی گرفتاری کے بعد متوکل نے اس قدر [illegible] چھوڑا تھا کہ وہ [illegible] سے اسی وقت [illegible] اللہ کے ایک بار [illegible] نکلا۔

عمر بن فرج کا ادبار: عمر بن فرج رخجی نے بھی متوکل کے ساتھ خلیفہ واثق کے زمانے میں ابن الزیات کا سا برتاؤ کیا تھا جس کی پاداش میں خلیفہ متوکل نے تخت نشینی کے بعد ماہ رمضان میں گرفتار کر کے قید کر دیا تھا اور مال و اسباب ضبط کر لیا تھا۔ پھر [illegible] کو [illegible] وصول کر کے رہا کر دیا۔

ایتاخ کی گستاخی: ایتاخ ابتداً سلام ابرش کا غلام اور اس کا باورچی تھا چونکہ قد و قامت کا اچھا، ہاتھ پاؤں کا مضبوط اور قوی تھا خلیفہ معتصم کی نظر [illegible] ۱۹۹ھ میں خرید لیا۔ [illegible] خلیفہ معتصم و واثق کے عہد خلافت میں اس کی بڑی عزت افزائی ہوئی۔ [illegible] اسی کے [illegible] میں رکھا [illegible] اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کا بھی [illegible] اسی کے ہاتھوں ہوا کرتی تھی [illegible] اسی کے [illegible] میں اور اسی کی نگرانی میں [illegible] ابن الزیات، صالح بن عجیف، عمر بن فرج اور ابن عید وغیرہ قید کئے گئے تھے۔ [illegible] کا مالک تھا [illegible] خراسانی [illegible] اسی کے [illegible] تھیں [illegible] سب اسی کے [illegible] تھے۔

ایک روز شب کے وقت خلیفہ متوکل کے ساتھ بیٹھا ہوا پی رہا تھا۔ [illegible] خلیفہ متوکل نے [illegible] ایتاخ [illegible] سے [illegible] دار الخلافت

[illegible]

حجاج کا [illegible] [illegible]

حجاج کا خاتمہ [illegible]

محمد بن قاسم پر عتاب [illegible]

محمد بن قاسم کا خاتمہ [illegible]

چکر لگایا اور دل ہی دل میں یہ رائے قائم کی کہ شکست کھلی اور دھوکے کے بغیر یہ قلعہ بزور جنگ فتح نہیں ہو سکتا۔ شام ہوگئی محمد بن بعیث کے ہمراہی قلعہ میں اور محاصرہ اپنے مورچوں میں واپس آئے اگلے دن بغا الشرابی نے جنگ کے چھڑنے سے پہلے عیسیٰ بن شیخ بن شلیل کو محمد بن بعیث کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ "میں تم کو اور تمہارے کل سرداروں کو امان دیتا ہوں۔ تم لوگ خلیفہ متوکل کے حکم سے قلعہ کا دروازہ کھول دو" محمد بن بعیث کچھ جواب نہ دینے پایا تھا کہ اس کے ہمراہیوں کا ایک گروہ قلعہ کا دروازہ کھول کر بغا الشرابی کے پاس چلا آیا۔ محمد بن بعیث کے مکانات کو لوٹ لیا اس کی عورتیں اور لڑکیاں گرفتار کر لی گئیں۔ اس کے بعد وہ خود بھی مع اپنے بھائیوں صقر و خالد اور بیٹوں جیش، صقر اور بعیث کے اثنائے راہ سے گرفتار ہوا۔ بغا الشرابی ان قیدیوں کو لئے ہوئے بغداد کی طرف روانہ ہوا بغداد کے قریب پہنچ کر لوگوں کو دکھانے کی غرض سے محمد بن بعیث کو مع اس کے ہمراہیوں کے اونٹوں پر سوار کرایا۔ خلیفہ متوکل نے ان لوگوں کو جیل میں ڈال دیا۔ محمد بن بعیث جیل خانہ میں پہنچ کر ایک ماہ بعد ۲۳۵ھ میں مر گیا۔ خلیفہ متوکل نے اس کے لڑکوں کو عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کے ساتھ شاکریہ میں بھرتی کر دیا۔

ولی عہدی کی بیعت: ۲۳۵ھ میں خلیفہ متوکل نے اپنے تینوں بیٹوں محمد، طلحہ اور ابراہیم کی ولی عہدی کی بیعت لی۔ بعض مورخین نے بجائے طلحہ کے زبیر کا نام لکھا ہے۔ بیعت لینے کے وقت یہ قرار دیا کہ پہلے میرے بعد محمد تاج و تخت کا مالک ہوگا اور اس کو المنتصر کا لقب دے کر افریقہ، مغرب، مصر، قنسرین، ثغور شامیہ، جزیرہ، دیار مضر، دیار ربیعہ، ہیت، موصل، عانہ، خابور، کور دجلہ، سواد، بحرین، یمامہ، حضرموت، حرمین، سندھ، مکران، قندابیل، کور اہواز، ماہ کوفہ، ماہ بصرہ اور سامرا کے مستغلات کو جاگیر میں دیا اور بعد المنتصر کے اپنے دوسرے بیٹے طلحہ کو مسند خلافت کا وارث ٹھہرایا اور اس کو المعتز کا لقب مرحمت فرما کر صوبجات خراسان، طبرستان، رے، آرمینیہ، آذربائیجان اور صوبجات فارس کو عنایت کیا اور کچھ عرصہ بعد ۲۴۰ھ میں اپنے کل ممالک محروسہ کے خزائن اور دار الضرب کو اس کی جاگیر میں اضافہ کیا اور یہ حکم صادر فرمایا کہ المعتز کا نام سکہ پر مسکوک کیا جائے۔ ان دونوں ولی عہدان تاج و تخت کے بعد ابراہیم کی ولی عہدی کی بیعت لی اور اس کو حمص، دمشق، فلسطین اور صوبجات شامیہ عنایت کئے۔

اسی سنہ میں خلیفہ متوکل نے عیسائیوں کو تبدیلی وضع و لباس کا حکم دیا چنانچہ عیسائیوں نے کمروں کے بجائے پٹکے کے کمر ڈوریوں سے باندھی اور خدام کے لباس میں جھالریں لگوائیں۔ پٹی باندھنے کی ممانعت کی اور ذمیوں کی عبادت گاہوں کو جو جدید تعمیر ہوئی تھیں منہدم کر دینے کا قطعی فرمان جاری فرمایا اور اس امر کی ممانعت کی کہ ممالک محروسہ میں کوئی شخص کسی حاکم کی دیوانی نہ دے اور ذمی اپنے جلسوں میں صلیب نہ نکالیں اور ان کے دروازوں پر علامت کی غرض سے شیاطین کی صورتیں لکڑی کی جڑ دی جائیں۔

محمد بن ابراہیم کی موت: محمد بن ابراہیم بن حسن بن مصعب برادر زادہ طاہر بلاد فارس کا والی تھا اور اس کا بھائی اسحاق بن ابراہیم بغداد کا افسر پولیس تھا عہد خلافت مامون، معتصم، واثق اور متوکل میں تھا اور اس کا بھتیجا محمد بن اسحاق سامرہ میں دار الخلافہ کے دروازہ پر اس کی نیابت کرتا تھا۔ ۲۳۵ھ میں اسحاق بن ابراہیم کی وفات پر خلیفہ متوکل نے اس کو (یعنی محمد بن اسحاق کو) محکمہ پولیس پر متعین کیا اور تمام صوبجات جو اس کے باپ کے متعلق تھے مرحمت فرمائے اور معتز نے اپنی جانب سے یمامہ، بحرین اور [illegible] کی نیابت عطا کی۔ محمد بن اسحاق نے تمام قیمتی قیمتی اسباب اور جواہرات جو اس کے باپ کے تھے خلیفہ متوکل اور اس کی اولاد کی خدمت میں بھیج دیئے۔ محمد بن ابراہیم تک یہ خبر پہنچی۔ خلیفہ متوکل اور نیز اپنے بھتیجے سے سخت ناراض ہوا

محمد بن اسحاق نے خلیفہ متوکل سے [illegible] پایا خلیفہ متوکل نے محمد بن اسحاق کو فارس کی سند گورنری عنایت فرما کر روانہ کیا۔ محمد بن ابراہیم کے [illegible] پہنچا! محمد بن اسحاق نے [illegible] اپنے چچا محمد بن ابراہیم کو معزول کر کے اپنے چچازاد بھائی حسین بن اسمٰعیل بن مصعب کو گورنری اور ساتھ ہی ان کو محمد بن ابراہیم کے قتل کا بھی اشارہ کر دیا حسین بن اسمٰعیل نے ان کے [illegible] بھوکا پیاسا رکھا جس کی وجہ سے محمد بن ابراہیم کا انتقال ہو گیا۔

آرمینیہ کی بغاوت سنہ ۲۳۷ھ آرمینیہ کی گورنری پر یوسف بن محمد مامور تھا، بطریق بقراط بن اشوط [illegible] بطریقوں کا سردار تھا۔ امان کا خواستگار ہو کر دارالامارت میں حاضر ہوا یوسف بن محمد نے اس کو اور اس کے بیٹے کو گرفتار کر کے خلیفہ متوکل کی خدمت میں بھیج دیا۔ یوسف کے اس فعل سے آرمینیہ کے بطریقوں کو سخت اشتعال پیدا ہوا بقراط کے داماد موسیٰ بن زرارہ نے تمام بطریقوں کو اپنے پاس جمع [illegible] باتفاق ان سب کے یوسف بن محمد پر [illegible] میں جا کر رمضان [illegible] مقام [illegible] میں یوسف بن محمد کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یوسف بن محمد [illegible] ایک [illegible] معرکہ میں یوسف بن محمد [illegible] مارا گیا ان کے ہمراہیوں میں سے اکثر قتل کر ڈالے گئے۔ علاوہ ازیں [illegible] جب خلیفہ متوکل [illegible] بغا کبیر کو [illegible] روانہ کیا [illegible] ان پر [illegible] کر کے [illegible] گرفتار [illegible] خلیفہ متوکل کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

تفلیس کا محاصرہ اس معرکہ میں موسیٰ بن زرارہ کے ہمراہیوں میں سے [illegible] مارے گئے اور ایک گروہ کثیر گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد بغا نے شہر دبیل میں جا کر ایک مہینہ تک قیام کیا اور پھر شہر دبیل سے روانہ ہو کر تفلیس پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا [illegible] ایک دستہ فوج کے ساتھ [illegible] تفلیس پر حملہ کرنے کا حکم دیا [illegible] اسحاق نے [illegible] تفلیس سے نکل کر [illegible] شہر تفلیس کے مکانات اور [illegible] بغا کے حکم سے نفاطین نے [illegible] دوپہر [illegible] آگ [illegible] جل کر [illegible] زندہ [illegible] باقی [illegible] ترکی اور مغاربہ بطریقوں نے اسحاق بن اسمٰعیل کو گرفتار کر کے بغا کے پاس لے آئے اسی وقت [illegible] قتل کر ڈالا۔

بغا کبیر کی مزید فتوحات اسحاق کے قتل ہونے کے بعد بغا نے اپنی [illegible] تفلیس کے بالمقابل دریا کے مشرقی جانب [illegible] اسحاق نے [illegible] پہلے ہی [illegible] کر کے اس کو محفوظ کر رکھا تھا [illegible] بغا کبیر کے پہنچنے [illegible] اس کے بعد بغا کبیر نے [illegible] دوسرے [illegible] کی جانب [illegible] فتح کر لیا اور [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] سے فارغ ہو کر [illegible] بطریق [illegible] کی سرزمین میں تھا [illegible] بن یوسف نے بہت ہاتھ پاؤں مارے [illegible] ہو گیا [illegible] بغا کبیر [illegible] بطریقوں کے [illegible] کی طرف روانہ [illegible] ۲۳۸ھ کا ہے۔

[illegible] پر عتاب سنہ ۲۳۷ھ [illegible] خلیفہ متوکل [illegible]

برطرفی: خلیفہ متوکل نے قاضی احمد کو فالج ہو جانے کے سبب [illegible] بطور سزا اس سے [illegible] وصول کیے۔ قاضی احمد کے لڑکوں میں سے ابوالولید نے ایک لاکھ بیس ہزار دینار اور بیش قیمت جواہرات پیش کیے۔ اس پر خلیفہ متوکل کا غیظ و غضب فرو ہوا۔ [illegible] ایک [illegible] ابوالولید نے [illegible] سے اپنا مال [illegible] فروخت کر کے یہ رقم حاضر کی ہے۔ قاضی احمد ابن ابی دؤاد فالج میں مبتلا تھا۔ خلیفہ متوکل نے یحییٰ بن اکثم کو بلا کے قاضی القضاۃ کے عہدہ پر [illegible] اور ابوالولید بن ابی دؤاد کو [illegible] کے اختیارات [illegible] کچھ عرصہ بعد ان کو معزول کر کے [illegible] قاضی [illegible] کے اختیارات قاضی القضاۃ یحییٰ بن اکثم کو دے دیے۔ پھر ۲۴۰ھ میں یحییٰ بن اکثم کی [illegible] کو [illegible] معزول کر دیا گیا [illegible] میں قاضی یحییٰ بن اکثم کی کل [illegible] ضبط کر لی گئی۔ اس کے بعد جعفر بن عبدالواحد بن جعفر بن سلیمان ہاشمی [illegible] مقرر ہوا۔

اسی سنہ میں قاضی احمد بن ابی دؤاد نے اپنے بیٹے ابوالولید کے مرنے کے بیس دن بعد وفات پائی۔ قاضی احمد نے بشر مریسی سے اس مذہب کی تعلیم پائی تھی اور بشر مریسی نے جہم بن صفوان سے، اور جہم بن صفوان نے جعد بن درہم معلم مروان سے ان خیالات اور عقائد کو حاصل کیا تھا۔

حمص کی بغاوت: چونکہ ابوالمغیث موسیٰ [illegible] والی حمص نے [illegible] اہل حمص کو [illegible] کے جرم پر قتل کرا دیا تھا۔ اس وجہ سے ۲۴۰ھ میں اہل حمص نے مجتمع ہو کر بغاوت اختیار کی اور اس کو حمص سے نکال کر اس کے ہمراہیوں میں سے چند آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ خلیفہ متوکل نے بجائے اس کے محمد بن عبدویہ انباری کو حمص کا عامل بنایا۔ اس نے بھی اہل حمص سے [illegible] ظلم و تعدی کے ساتھ [illegible] پیش آیا۔ اہل حمص اس سے بھی منحرف اور باغی ہو گئے۔ خلیفہ نے دمشق اور رملہ کی فوجیں اس ہنگامے کے فرو کرنے پر متعین کیں۔ چنانچہ اہل حمص پر محمد کو کامیابی حاصل ہوئی [illegible] حمص والوں کی سرکشی کا [illegible] آ گیا۔ عیسائی بھی [illegible] تھے اور ان ہی سے [illegible] ان کے [illegible] مسجد میں شامل کر لیے گئے۔

بجاۃ کی بدعہدی: جس وقت سے اسلامی حکومت کا سیلاب مصر تک پہنچا تھا [illegible] سے [illegible] معاہدے کے مطابق [illegible] والی مصر کو دیا کرتے تھے۔ عہد خلافت متوکل میں [illegible] اور [illegible] جو معادن میں کام کرتے تھے [illegible] سے قتل کر ڈالا [illegible] خلیفہ متوکل سے [illegible] کے متعلق [illegible] ان کے پاس [illegible] بہت [illegible] اسلامی لشکر [illegible] جدال و قتال [illegible]

---

[1] [illegible]

ہو جائے گا"۔ خلیفہ متوکل یہ سن کر بہت بار گیا اس سے بجاۃ کا تو حوصلہ بڑھ گیا اور اہل صعید کو بجاۃ کی شرارت اور آئے دن کے فساد سے خوف پیدا ہوا بارگاہ خلافت میں ایک درخواست بھیج دی۔

محمد بن عبداللہ قمی کا تقرر: خلیفہ متوکل نے محمد بن عبداللہ قمی کو اسوان، قفط، اقصر، اسنا اور ارمنت کی سند گورنری مرحمت فرما کر بجاۃ سے جنگ کرنے کا حکم صادر کیا اور عنبسہ بن اسحاق ضبی والی مصر کے نام محمد بن عبداللہ قمی کی مالی اور فوجی امداد کرنے کا فرمان بھیج دیا چنانچہ محمد بن عبداللہ قمی بیس ہزار فوج کے ساتھ جس میں شاکری بخشیں اور رضا کاروں کی فوج بھی شامل تھی۔ بلاد بجاۃ کی طرف خشکی کی راہ سے روانہ ہوا اور براہ قلزم متعدد کشتیاں آٹا ستو کھجوروں اور روغن زیتون سے بار کرا کے بلاد بجاۃ کی جانب روانہ کر دیں رفتہ رفتہ محمد بن عبداللہ قمی ان کے قلعوں تک پہنچ گیا۔ بادشاہ بجاۃ علی بابا نامی محمد بن عبداللہ قمی سے دو چند لشکر مرتب کر کے مقابلہ پر آیا اور نہایت دھیمی رفتار سے لڑائی شروع کی اس امید پر کہ تھوڑے دنوں میں ان کا رسد و غلہ ختم ہو جائے گا اس وقت ہم ان کو بغیر جدال و قتال کے گرفتار کر لیں گے اسی اثناء میں وہ کشتیاں ساحل پر پہنچ گئیں جنہیں اس نے اپنی روانگی کے وقت مصر سے براہ قلزم روانہ کیا تھا تو محمد بن عبداللہ قمی نے اپنے لشکریوں کو حسب ضرورت اور خاطر خواہ اشیاء خوردنی تقسیم کر دیں۔

علی بابا کی اطاعت: علی بابا اور اس کا ہمراہی گروہ اس کو دیکھ کر دنگ ہو گیا۔ اگلے دن خم ٹھونک کر میدان میں آیا اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کی چونکہ ان کے اونٹوں میں وحشت زیادہ تھی ہر چیز کو دیکھ کر بدک اٹھتے تھے خلاف توقع کامیابی نہ ہوئی۔ دوسرے دن محمد بن عبداللہ قمی نے گھوڑوں کی گردنوں میں گھنٹیاں بندھوا کر حملہ کرنے کا حکم دیا علی بابا کی فوج کے اونٹ گھنٹیوں کی آواز سن کر بدک کر بھاگے شتر سواروں نے ہر چند سنبھالا نہ سنبھلے۔ مجبور ہو کر علی بابا بھی میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا محمد بن عبداللہ قمی نے تعاقب اور قتل و غارت کا حکم دے دیا ہزارہا آدمی مارے گئے اور قید کئے گئے تا آنکہ علی بابا نے امان و مصالحت کی درخواست کی محمد بن عبداللہ قمی نے یہ شرط کی کہ تم بقایا اور حال خراج ادا کرو ہم تم کو تمہارا ملک جس کو ہم فتح کر چکے ہیں واپس دے دیں گے علی بابا نے بطیب خاطر ان شرائط کو منظور کر لیا اور بعد تحریر و تکمیل عہد نامہ محمد بن عبداللہ قمی کے ہمراہ بقصد حاضری دربار خلافت کو روانہ ہوا اور بجاۃ پر اپنے بیٹے (نعیس) کو مقرر کر گیا۔ خلیفہ متوکل نے علی بابا کو کمال احترام و عزت سے ٹھہرایا خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا اس کے اونٹوں کو دیباج کی جھولیں اڑھائیں اور بنظر حفاظت قوافل مصر سے مکہ تک کی راہ کی حکومت عنایت کی اور اس کے بلاد پر سعد ایتاخی خادم کو بطور نیابت کے مقرر فرمایا سعد نے اپنی طرف سے محمد قمی کو مامور کیا چنانچہ محمد قمی اس کے ساتھ واپس آیا اور بجاۃ کی طرف چلا اور بلاد بجاۃ میں امن و امان قائم ہو گیا۔

بیرونی مہمات: ۲۳۸ھ میں رومیوں کا ایک بیڑہ جس میں سو کشتیاں تھیں۔ ساحل دمیاط پر پہنچا۔ اتفاق یہ کہ اس وقت دمیاط کی فوج کو عنبسہ بن اسحاق ضبی والی مصر نے کسی ضرورت سے مصر طلب کر لیا تھا صرف چند سپاہی ساحل دمیاط پر موجود تھے۔ رومیوں نے موقع مناسب پا کر شہر دمیاط کو لوٹا۔ جامع مسجد کو جلایا اور کشتیوں کو مال و اسباب اور قیدیوں سے بھر کر تنیس کی طرف کوچ کر دیا۔ تنیس میں پہنچ کر رومیوں نے بھی بربادی کی اور کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

رومیوں کی بدعہدی: اسی سنہ میں علی بن یحییٰ ارمنی افسر صوائف نے لشکر صائفہ کے ساتھ جہاد کیا اور ۲۴۱ھ میں تدورہ ملکہ روم نے مسلمان قیدیوں کو جبر و تعدی سے عیسائی بنایا جس نے ذرا بھی چون و چرا کیا اس کو قتل کیا ایک گروہ کثیر نے عیسائیت

قبول کر لی کہ ہر قیدی کے بدلے [illegible] کی ضمانت کی [illegible] خلیفہ متوکل نے سیف خادم کو [illegible] قاضی بغداد [illegible] کے ہمراہ واسطے تبادلات کی غرض سے روانہ کیا۔ بغداد میں عبد القاضی ابن ابی الشوارب کو مامور فرمایا۔ چنانچہ نہر لامس پر دونوں [illegible] مسلمانوں نے اپنے اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر لیا۔ دوسرے [illegible] تھے۔ [illegible] کے [illegible] نے [illegible] میں ربط پیدا [illegible] سب [illegible] نے گرفتار کیا [illegible] کی [illegible] کے [illegible] جانب [illegible] جائے [illegible] قتل و غارت کرتے ہوئے چلے گئے۔ سیکڑوں مسلمانوں کو [illegible] ہزار [illegible] لوٹ لئے [illegible] سرحدی [illegible] گرفتار کر کے ساتھ لے گئے۔ [illegible] شامی عرب [illegible] تیغ [illegible] اور ایک [illegible] نے تعاقب کیا [illegible] ہاتھ نہ آئے۔

[illegible] کا بلاد روم پر حملہ [illegible] خلیفہ متوکل نے علی بن یحییٰ کو صائفہ کے ساتھ بلاد روم میں جہاد کرنے کے لیے روانہ کیا۔ ۲۴۴ھ میں [illegible] دمشق [illegible] اس کے ساتھ [illegible] ارکان دولت [illegible] دمشق [illegible] آ گئے۔ [illegible] دمشق میں [illegible] کے بعد [illegible] واپس آیا [illegible] بلاد روم میں جہاد کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ اس نے [illegible] بلاد روم [illegible] کر دیا۔ [illegible] لوگوں میں [illegible] قصبات اور شہر ویران کر دیے گئے۔ [illegible] مال [illegible] کی طرف مراجعت کی۔

[illegible] کی اسیری [illegible] میں [illegible] کو [illegible] کر [illegible] نے [illegible] خلیفہ متوکل کے غلام [illegible] ہوئے [illegible] دوم نے [illegible] مسلمان قیدیوں [illegible] کی طرح [illegible] ۲۴۶ھ میں [illegible] کے ساتھ بلاد روم پر چڑھائی کی [illegible] ہزار [illegible] کو آزاد [illegible] کشتیاں [illegible] کیا [illegible] ہاتھ آیا [illegible] گرفتار کر لئے [illegible] ہزار [illegible] گرفتار [illegible] قیدی [illegible] ہزار [illegible] قیدی [illegible]

[illegible] ۲۳۷ھ میں خلیفہ متوکل نے [illegible] اور [illegible] کی حکومت پر [illegible] قائم تھا۔ [illegible] خلافت [illegible] عبد اللہ بن [illegible] طاہر [illegible] خراسان [illegible] کی [illegible] اپنے بیٹے منتصر کو [illegible] حکومت [illegible] ۲۴۸ھ [illegible] کی [illegible] بغداد کی پولیس پر مامور کیا۔ اس کی [illegible]

وفات ایک ہی دن میں واقع ہوئی۔

۲۳۶ھ میں عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان عہدہ منشی گری سے اور بعد ازاں وزارت سے سرفراز کیا گیا اور صوبہ آرمینیہ و آذربائیجان کے سپہ سالار یوسف بن ابی سعید محمد بن یوسف مروزی کو اس کے باپ کی وفات کے بعد مقرر کیا چنانچہ اس نے آرمینیہ و آذربائیجان میں پہنچ کر بطارقہ کے ساتھ کج ادائی کی، بگڑ اٹھے اہل آرمینیہ و آذربائیجان نے بغاوت کر دی اور اس کو مار ڈالا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں ان لوگوں کی سرکوبی پر خلیفہ متوکل نے ایک لشکر جرار کے ساتھ بغا کبیر کو مامور کیا چنانچہ اس نے ان لوگوں سے یوسف کے خون کا معاوضہ لیا اور معاونت سواد پر عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم کو مامور کیا۔

قاضی ابن ابی داؤد کی معزولی: ۲۳۷ھ میں قاضی احمد بن ابی داؤد عہدہ قضاء سے معزول کیا گیا اور بجائے اس کے یحییٰ بن اکثم قاضی القضاۃ کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوا۔ اسی سنہ میں محمد بن عبداللہ بن طاہر خراسان سے دارالخلافت بغداد میں آیا خلیفہ متوکل نے پولیس بغداد کی افسری اور جزیرہ و سواد کی حکومت عنایت کی۔

علی بن عیسیٰ: ان دنوں مکہ معظمہ کی گورنری پر علی بن عیسیٰ بن جعفر بن منصور تھا یہی امیر الحجاج تھا اس نے لوگوں کے ساتھ اس سال حج ادا کیا۔ بعد ازاں سال آئندہ میں بجائے اس کے عبداللہ بن محمد بن داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ مامور کیا گیا۔ اس زمانہ میں جعفر بن دینار مکہ معظمہ، کوفہ اور حجاز کے راستوں کی حفاظت پر متعین ہوا۔

موسیٰ بن ابراہیم: حمص میں ابو المغیث موسیٰ بن ابراہیم رافقی مامور تھا اسی ۲۳۷ھ میں اہل حمص نے اس سے سرکشی کی تب بجائے اس کے محمد بن عبدویہ کو حمص کی گورنری عطا کی اور اسی سنہ میں یحییٰ بن اکثم عہدہ قضاء سے معزول کیا گیا اور بجائے اس کے جعفر بن عبدالواحد بن جعفر بن سلیمان مقرر کیا گیا۔ ۲۳۸ھ میں مکہ معظمہ کی گورنری عبدالصمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم امام کو مرحمت ہوئی۔ دیوان النفقات پر ابراہیم بن عباس صولی کی وفات کے بعد حسن بن مخلد جراح مقرر ہوا۔ اس سے پیشتر حسن اسی محکمہ میں ابراہیم کی نیابت میں تھا۔

جعفریہ کی تعمیر: ۲۴۵ھ میں خلیفہ متوکل نے ایک جدید شہر جو جعفریہ کے نام سے موسوم ہوا تعمیر کرایا سپہ سالاران لشکر اور ارکان دولت کو اس میں آباد کیا دو لاکھ دینار اس کی تعمیر میں صرف ہوئے اس شہر میں ایک بہت بڑا محل بنام لؤلؤہ بنوایا جس کی بلندی تمام عمارتوں کی بلندیوں سے زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ صاف و شفاف پانی کی ایک نہر جاری کی گئی جو پہاڑ سے کاٹ کر لائی گئی تھی اس شہر کے متعدد نام تھے کوئی متوکلیہ کہتا تھا کوئی جعفریہ اور کوئی ماحوزہ۔

نجاح بن سلمہ کا قتل: اسی سنہ میں جعفر بن دینار کے مرنے پر مکہ معظمہ اور حجاز کے راستہ پر ابو الساج اور دیوان ضیاع و توقیع پر نجاح بن سلمہ مامور ہوا۔ نجاح بن سلمہ بڑے رعب و داب کا آدمی تھا اراکین سلطنت اور وزراء اس کا پاس کرتے تھے۔ خلیفہ متوکل بھی اس کی عزت کرتا تھا حسن بن مخلد اس کے دیوان ضیاع میں تھا اور موسیٰ بن عبدالملک دیوان الخراج کا افسر تھا نجاح بن سلمہ نے ان دونوں کی خلیفہ متوکل سے چغلی کھائی اور یہ ظاہر کیا کہ یہ دونوں چالیس ہزار غبن کر گئے ہیں۔

خلیفہ متوکل یہ سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔ نجاح کو حسن و موسیٰ کو سزا دینے کی اجازت دے دی۔ حسن و موسیٰ کو اس کی خبر لگی تو وہ گھبرائے ہوئے عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان وزیر السلطنت کی خدمت میں گئے اور ان حالات سے مطلع کیا۔ وزیر

السلطنت نے نجاح سے ان لوگوں کی سفارش کی اور جب وہ کچھ نقد و جنس لے کر قصور معاف کرنے پر آمادہ ہوا تو ان لوگوں سے معذرت کا خط لکھوا کر نجاح کے پاس بھیج دیا۔ نجاح نے بے سوچے سمجھے خط کی پشت پر یہ لکھ کر واپس کر دیا کہ ایک لاکھ چالیس ہزار دینار علاوہ فرش و سامان آرائش اور اسباب کے حاضر کرو تو میں تمہاری تقصیر سے درگزر کروں۔ وزیر السلطنت نے اس دستاویز کو جس سے نجاح کے کاموں کی قلعی کھلتی تھی خلیفہ متوکل کی خدمت میں پیش کر دیا۔ خلیفہ متوکل نے اسی وقت نجاح کو بلوا کر اس قدر پٹوایا کہ وہ مر گیا اور اس کے لڑکوں اور وکلاء سے جو مختلف بلاد میں پھیلے ہوئے تھے بطور جرمانہ کے مال کثیر وصول کر لیا۔

متوکل اور منتصر میں کشیدگی: اگرچہ خلیفہ متوکل نے ارکان سلطنت سے اپنے بیٹے منتصر کی ولی عہدی کی بیعت لے لی تھی۔ مگر اس وجہ سے کہ منتصر کی طرف سے اس کے دماغ میں یہ خیالات قائم ہو گئے تھے کہ یہ جلد باز، ناعاقبت اندیش ہے خود کردہ پشیمان اور نادم تھا۔ خلیفہ متوکل اسی وجہ سے کہ منتصر میں عجلت کا مادہ زیادہ تھا منتصر کو مستعجل کے لقب سے اکثر یاد کرتا تھا اور منتصر کو متوکل سے اس وجہ سے کشیدگی پیدا ہو گئی تھی کہ اس نے اپنے اسلاف کا مذہب (اعتزال اور تشیع) چھوڑ دیا تھا اس اوقات مجلس میں اس کے مصاحبین علی بن ابی طالب پر چوٹ کرتے تھے اور متوکل بیٹھا ہوا سنتا رہتا منتصر کو یہ حرکات ناگوار گزرتی تھیں۔ مصاحبین کو موقع و محل دیکھ کر دھمکی دے دیتا تھا اور کبھی کبھی جب ضبط نہ کر سکتا تو خلیفہ متوکل سے یہ کہہ دیتا تھا "یہ بات اچھی نہیں ہے علی ہم لوگوں کے بزرگ سردار اور بنو ہاشم کے شیخ ہیں اگر آپ کے نزدیک وہ (العیاذ باللہ) برے ہیں تو آپ جو چاہئے کہہ لیجئے مگر ان کمینوں اور ذلیلوں کو روک دیجئے"۔

منتصر کی تذلیل: خلیفہ متوکل اس کے کہنے پر منتصر کی تحقیر و تذلیل کرتا، گالیاں دیتا، معزولی و قتل کی دھمکی دیتا اور اکثر وزیر السلطنت عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو حکم دے دیتا کہ اس کو گردنی دے کر نکال دو۔ کبھی کبھی اپنے بیٹے منتصر کو نماز و خطبہ پر مامور کرتا اور کبھی اسے معزول کر دیتا۔ یہی وجہ باعث تھیں جن سے لوگوں کو اس سے ناراضگی اور کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ انہی دنوں متوکل نے بغا وصیف کبیر، وصیف صغیر اور دواجن کو بھی اپنی حکومت عراقی سے بیدخل کر دیا اور ان لوگوں نے موالی (آزاد غلاموں) کو خلافت عباسی کی مخالفت پر ابھار دیا۔ اسی زمانہ میں بغا کبیر بحکم خلیفہ متوکل سمیساط کی طرف بہ انتظام صوائف کوچ کر گیا اور بجائے اس کے اس کا بیٹا موسیٰ جو خلیفہ متوکل کی خالہ کا لڑکا تھا محل سرائے شاہی کی حفاظت پر مامور ہوا اور سرا پردۂ خلافت پر بغا شرابی صغیر متعین کیا گیا۔ اس کے بعد خلیفہ متوکل نے وصیف سے ناراض ہو کر مال و اسباب اور جاگیر جو اصفہان اور جبل وغیرہ میں تھی ضبط کر کے فتح بن خاقان کو دے دی۔ وصیف کو اس سے سخت برہمی پیدا ہوئی منتصر سے جا ملا تھوڑی دیر تک دونوں اپنے اپنے دل کا غبار نکالتے رہے۔ بالآخر یہ رائے قائم کی کہ خلیفہ متوکل کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔

متوکل کے قتل کی سازش: چنانچہ اس مقصود کو حاصل کرنے کے لئے خدام کی ایک جماعت کو مامور کیا اور اپنے لڑکے صالح اور احمد، عبداللہ اور نصر کو ان کے ہمراہ کر دیا۔ جس رات کو خلیفہ متوکل کو قتل کرنے کا عہد و پیمان ہوا تھا اسی رات کو یہ سب محل سرائے شاہی میں خفیہ طور سے داخل ہو گئے حسب عادت منتصر بھی حاضر ہوا۔ چند لمحے بیٹھ کر بدستور قدیم اپنے خادم زرافہ کو لئے ہوئے واپس آیا منتصر کی واپسی کے بعد بغا شرابی نے دیگر مصاحبین اور حاضرین کو برخاست کا اشارہ کیا۔ وہ

ایک ایک دو دو کر کے رخصت ہو گئے خلیفہ متوکل اور فتح بن خاقان مع چار خصوصی مصاحبین کے باقی رہ گئے تمام دروازے بند تھے صرف باب دجلہ کھلا ہوا تھا اسی راستے سے وہ لوگ جب یہ ڈاکہ اس کمرہ میں آئے جس میں خلیفہ متوکل رونق افروز تھا تو خلیفہ متوکل اور اس کے مصاحبوں کو جو اس وقت موجود تھے ان لوگوں کے آنے کا احساس ہو گیا سر اٹھا کر دریافت کیا۔

"بغا شرابی یہ کیا معاملہ ہے؟"

عرض کیا "یہ وہ لوگ ہیں آج انہیں لوگوں کے پہرہ کی باری ہے" خلیفہ متوکل یہ سن کر خاموش ہو گیا۔

متوکل کا قتل ان لوگوں نے یہ خیال کر کے خلیفہ متوکل ہمارے اس وقت آنے کی غرض سمجھ گیا اب صبح ہوتے ہی ہم میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا۔ مرنے اور مر جانے کی قسمیں کھائیں اور سب کے سب شمشیر بکف خلیفہ متوکل پر ٹوٹ پڑے۔ فتح بن خاقان بچانے کے قصد سے خلیفہ متوکل پر جھکا ان لوگوں نے اسے بھی قتل کر ڈالا اور خون آلود تلواریں لئے ہوئے منتصر کے پاس آئے اس وقت منتصر زرافہ کے مکان میں موجود تھا ان لوگوں کے گھر [illegible] ان لوگوں نے آداب خلافت کے مطابق منتصر کو سلام کیا شاہزادہ نے ہاتھ بڑھا کر بیعت کر لی۔ اس کے بعد خلیفہ منتصر سوار ہو کر محل سرائے شاہی میں داخل ہوا۔ معتز کے [illegible] اور یوسف [illegible] بھیجا گیا تھا [illegible] جو پہلے قتل کیا تھا قتل کر ڈالا۔ یوسف اس خبر سے مطلع ہو کر حاضر ہوا اور بیعت کی۔

منتصر باللہ کی بیعت: اسی وقت خلیفہ منتصر نے اپنے دونوں بھائیوں معتز اور مؤید کو بھی طلب کر کے اپنی خلافت کی ان سے بیعت لے لی۔ [illegible] عبید اللہ بن یحییٰ [illegible] وزارت [illegible] معتز کے مکان پر آیا مگر ملاقات نہ ہوئی بات بات میں اس کے پاس بہت سے آدمی جمع ہو گئے [illegible] تھے ان لوگوں نے مشتعل ہو کر عرض کیا "آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم منتصر کا مع اس کے ہمراہیوں کے خاتمہ کر دیں" عبید اللہ بن یحییٰ نے ان لوگوں کو اس فعل سے روکا اور خود بھی اپنے خیالات پریشان اور منتشر کو جمع کر کے جو قصد رکھتا تھا باز آیا۔ صبح ہوئی تو خلیفہ منتصر نے خلیفہ متوکل اور فتح کے دفن کئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ واقعہ ۴ شوال ۲۴۷ھ کا ہے۔

لشکریوں میں شورش: خلیفہ متوکل کے مارے جانے کی خبر مشہور ہونے پر لشکریوں میں ایک شورش سی پیدا ہو گئی اور اوباش ان کے پیچھے شور و غوغا کرتے ہوئے محل سرائے شاہی کے دروازہ پر پہنچے۔ لیکن حلقات میں سے ایک شخص باہر آیا اور ان لوگوں کی تشفی کر دی [illegible] بعد ازاں خلیفہ منتصر [illegible] محل سرائے شاہی سے برآمد ہوا اس کے گرد و پیش فوج [illegible] تھا ان کا ایک دستہ تھا ان لوگوں نے ان کو مارنا شروع کر دیا سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد ان میں سے چھ آدمی کام آ گئے۔

---

۱ خلیفہ متوکل کی کنیت ابو الفضل [illegible] معتصم [illegible] شجاع [illegible] ۲۰۶ھ [illegible] خلافت [illegible] تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۴۸ ملخصاً۔

باب: ۱۲

زوالِ بنو عباس

اکثر خلفائے عباسیہ جنہوں نے عہد خلافت مختصر سے زمانہ حکومت مستقل تک خلافت و حکمرانی کی جنبہ آتش فتنہ ہر طرف بھڑک رہی تھی اور ارکین سلطنت ممالک محروسہ کو دبائے جاتے تھے اور بعد خود سری و خود مختاری کو رازان صوبجات قوائے دولت مضمحل اور کمزور ہو رہے تھے

عبد الرحمن بن معاویہ کی اندلس میں حکومت [illegible] ہاشم بن عبد المطلب [illegible]

مغرب اقصیٰ میں ادریس بن عبد اللہ کی حکومت [illegible]

گھبرا کر وہاں سے بھاگ کر ادریس بن عبد اللہ بن حسن مغرب اقصیٰ کی جانب چلے گئے اور وہاں بربر میں اپنی امامت کی دعوت شروع کر دی۔ چنانچہ اس طرح سے مغرب کا علاقہ عباسی حکومت سے باہر ہو گیا اور وہاں ان کی حکومت مستقل قائم ہو گئی۔

افریقیہ میں عبید اللہ المہدی کی خلافت متوکل کے بعد جب خلیفہ متوکل مارا گیا اس وقت سے خلافت عباسیہ اور ضعیف ہو گئی چاروں طرف سے کمزوری نمودار ہوئی۔ سلطنت اسلامیہ کی خود مختاری کی صدائیں آنے لگیں خراسان کی سلطنت کے ٹکڑے ایک دوسرے سے جدا ہو کر بجائے خود ایک سلطنت کے قائم ہو گئے۔ بغداد میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ علویوں نے دیار اسلامیہ میں اپنی اپنی حکومت کا آغاز کر دیا۔ چنانچہ عبید اللہ مہدی نے ۲۹۶ھ میں افریقیہ پہنچ کر قاسم محمد بن عبید اللہ المہدی بن محمد بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق کی خلافت کی دعوت دی اور ان لوگوں سے عبید اللہ المہدی کی خلافت کی بیعت لے لی اور افریقیہ کو بنو اغلب کے قبضے سے نکال کر اس پر اور مغرب اقصیٰ مصر اور شام پر متصرف ہو گئے یہ دولت عباسیہ کے قبضہ سے نکل کر ایک جدا دولت کی صورت اختیار کر گئی اور دوسری جگہ قائم رہی جیسا کہ ان کے حالات دولت اخبار میں بیان کیا جائے گا۔

طبرستان میں بنو حسین کی امارت پھر اس کے بعد ۲۵۰ھ میں خلافت عباسیہ میں سے حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن حسن سبط معروف بہ داعی نے طبرستان میں خروج کیا اور دیلم میں گئے وہ لوگ ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور انہوں نے طبرستان اور اطراف طبرستان پر قبضہ حاصل کر لیا۔ ان کے بعد ان کے مقام پر ایک اور حکومت کی بنیاد ۳۱۶ھ میں بنو حسین سے اطروش نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ یہ حکومت ایک مدت تک قائم رہی۔ زمانہ متقدم میں ختم ہو گئی جیسا کہ آپ آئندہ پڑھیں گے۔

بلاد یمن میں زیدیہ حکومت اس طرح یحییٰ بن حسین بن قاسم رسی جو بلاد یمن پر متصرف ہو گئے تھے ایک دوسری حکومت کی بنیاد ڈالی۔ یمن کی ریاست ابی طالب بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ کا ظہور ہوا انہوں نے امامت زیدیہ کا آغاز کیا۔ صعدہ بلاد یمن پر متصرف ہو گئے اور یہاں ان کی ایک علیحدہ حکومت قائم ہوئی جو ایک مدت تک قائم رہی۔

یحییٰ بن حسین کا خروج سب سے پہلے ان میں سے جن کا ظہور ہوا وہ یحییٰ بن حسین بن قاسم تھے انہوں نے ۲۸۰ھ میں خروج کیا۔ زمانہ معتضد کی وفات تک یہ صاحب زمانہ رہے کیونکہ ان کی اولاد سے یحییٰ بن زید شہید نے ۱۲۲ھ بعہد خلافت ہشام میں ظاہر ہوا لوگوں نے ان کے نسب میں طعن و تشنیع کی اس لیے کہ یحییٰ بن زید شہید یہاں کی طرف منسوب کر دیے جاتے تھے جن کے نسب کا علم بن حسین بن علی کی جانب منسوب ہے اس لحاظ سے ان کا نسب یحییٰ بن علی بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے چنانچہ ان کا اس طرف ایک مدت تک سلسلہ زیدیہ قائم رہا جس کا آخری خاتمہ خلیفہ معتضد کے ہاتھوں ہوا۔

بحرین و عمان میں قرامطہ کا ظہور پھر عراق بحرین اور عمان میں قرامطہ کا ظہور ہوا یہ سب ۲۸۶ھ بعہد خلافت معتضد

میں داعی بحرین ہوا اور اپنے کو محمد بن اسماعیل امام جعفر صادق کی طرف [illegible] سے منسوب کیا۔ [illegible] زکرویہ [illegible] ان کے [illegible] قرامطہ [illegible] عبید اللہ مہدی کی خلافت امارت کی دعوت دینے [illegible] بعد ازاں ان سے منحرف ہو کر بحرین اور عمان میں [illegible] ایک خود مختار حکومت قائم کر لی جس کا [illegible] عرب کے [illegible] کے ہاتھوں آخری چوتھی صدی میں ہوا۔

مصر و شام: [illegible] فاطمیوں نے [illegible] کا آخری [illegible] اعلان کر کے دعوت خلافت [illegible] عباسی خلفاء کے [illegible] ان کی حکومت آخری چوتھی صدی [illegible] [illegible] صدی تک ان سے [illegible] [illegible] مصر و شام میں [illegible] کی وجہ سے آخری چھٹی صدی ہجری تک [illegible] ان کے بعد [illegible] [illegible] عباسیہ [illegible] ان کی حکومت کا [illegible] [illegible] یہاں تک کہ ان کے [illegible] صلاح الدین ایوبی [illegible] نے قبضہ و تصرف کیا۔

دولت دیلم: بعد ازاں ایک دوسری حکومت [illegible] قائم ہوئی جس نے [illegible] اسلامیہ پر قبضہ حاصل [illegible] بغداد کا قصد کیا اور [illegible] ۳۳۴ھ [illegible] خلافت [illegible] [illegible] قائم ہوئی تھی [illegible] [illegible] آخری [illegible] صدی [illegible] حکومت قائم [illegible] [illegible] سے چھوٹی چھوٹی سلطنتوں [illegible] قائم رہے۔

خلیفہ مستعصم کا قتل: اس کمزوری کی حالت میں [illegible] [illegible] وقت [illegible] مستعصم کو قتل [illegible] اور خلافت اسلامیہ کے [illegible] ۶۵۶ھ [illegible] چھوٹی چھوٹی سلطنتیں [illegible] [illegible] پر بیان کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باب : ۱۴

مستنصر باللہ

معتز و مؤید کی معزولی: خلیفہ منتصر نے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں بیعت خلافت لینے کے بعد دیوان مظالم پر ابو عمر اور احمد بن سعید کو دمشق پر عیسیٰ بن محمد نوشری کو مامور فرمایا تھا ان دنوں وزارت احمد بن خصیب کے سپرد تھا ممالک محروسہ میں کسی قسم کی بدنظمی نہیں واقع ہوئی چونکہ وصیف بغا اور احمد بن خصیب کو خلیفہ متوکل کے قتل کی وجہ سے معتز اور مؤید کی طرف سے آئندہ خطرہ لگا ہوا تھا خلیفہ منتصر کو تخت نشینی کے چالیسویں روز ان دونوں کو معزول کرنے پر آمادہ کر دیا خلیفہ منتصر نے ان دونوں کے پاس معزولی کا پیغام کہلا بھیجا مؤید نے منظور کر لیا اور معتز نے انکار کر دیا وصیف وغیرہ کی رائے ہوئی کہ طرح طرح کی اس پر سختی کی اور قتل کی بھی دھمکی دی۔ مؤید نے یہ دیکھ کر معتز سے تنہائی میں ملاقات اور ملاطفت سے اونچ نیچ سمجھائی۔ یہاں تک کہ معتز بھی اس کی رائے سے متفق ہو گیا اور خود کو معزول کر دیا۔

معزولی کا محضر: اس کے بعد دونوں نے اپنے قلم خاص سے اپنی معزولی کا محضر لکھ کر دربار خلافت میں حاضر ہوئے خلیفہ منتصر نے کمال احترام سے اپنے پاس بٹھا لیا اور اطاعت شعاری کا نتیجہ دیکھ کر معذرت کرنے لگا کہ میں نے امراء دولت کے کہنے سننے سے تم لوگوں کو معزول کرنے کا اس وجہ سے قصد کیا تھا کہ مبادا یہ لوگ تم کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچائیں اب چونکہ تم لوگوں نے اپنی معزولی اپنے قلم خاص سے لکھ دی ہے وہ مطمئن ہو جائیں گے۔ ان دونوں نے دست بوسی کی شکریہ ادا کیا تھا' سرداران بنو ہاشم سپہ سالاران لشکر اراکین دولت اور روساء ہاشمیہ نے اس محضر پر اپنی اپنی گواہی لکھی۔ خلیفہ منتصر نے اسی مضمون کا ایک گشتی فرمان اپنے تمام ممالک محروسہ اور نیز بغداد میں محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دیا۔

وصیف کی روانگی: احمد بن خصیب کو جب ان دونوں کی طرف سے اطمینان ہو گیا اور ان کی معزولی میں پوری پوری کامیابی ہو گئی تو وصیف کے در پے ہو گیا کہ جس طرح ممکن ہو خلیفہ کی نظروں سے دور پھینک دینا چاہئے کیونکہ ان دونوں میں ایک مدت سے ان بن ہو رہی تھی۔ خلیفہ منتصر نے احمد بن خصیب کے اشارہ سے وصیف کو بلا بھیجا تھوڑی دیر کے بعد وصیف نے حاضر ہو کر دست بوسی کی۔ خلیفہ منتصر نے اس سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا "وصیف! ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رومی حکمرانوں نے سرحدی ممالک میں داخل ہو کر بڑی گڑبڑ پھیلا دی ہے۔ اس حالت میں ان کی سرکوبی کے لئے تم کو یا بغا اکبر کے

ہم بھجوا دینا چاہئے۔ وصیف نے عرض کیا "امیر المومنین" غلام کے ہوتے ہوئے امیر المومنین کو تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خلیفہ منتصر نے احمد بن خصیب کو وصیف کی روانگی کا سامان مہیا کرنے کا حکم دیا۔ لشکر پورا ہو کر حسب حالات آلات جنگ اور رسد وغیرہ مرتب فرما کر روانہ کیا اور وصیف کو ہدایت کی کہ لشکر اسلام سے حدود مملکت میں جا ملے۔ ان کے مقدمۃ الجیش پر مزاحم بن خاقان (فتح کا بھائی) اور [illegible] اور مال غنیمت کے تقسیم کرنے پر ابو الولید قیروانی کا [illegible] مقرر کیا۔

وفات۔ خلیفہ منتصر نے اپنی تخت نشینی کے چھٹے مہینے پانچ ربیع الاول ۲۴۸ھ میں بعارضہ خناق وفات پائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی طبیب نے زہر آلود نشتر لگا دیا تھا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔

مستعین باللہ کی خلافت۔ خلیفہ منتصر کے مرنے پر ارکان سلطنت اور خدام خلافت محل سرائے شاہی میں جمع ہوئے۔ ان میں بوغا صغیر، بوغا کبیر اور اتامش ترکی بھی تھے۔ خلیفہ متوکل کے بیٹوں کی بیعت سے انکار کرنے کے [illegible] اور سرداران مغاربہ اور اشروسنیہ نے [illegible] اور بوغا صغیر نے [illegible] شخص خلیفہ مقرر کریں گے اسی کو ہم لوگ بھی [illegible] سردار اور امیر تسلیم کریں گے۔ چنانچہ باہم مشورہ کیا گیا۔ [illegible] ان میں احمد بن خصیب [illegible] سلطنت تھی۔ تھوڑی بحث و تکرار کے بعد یہ خیال سب کو پیدا ہوا کہ خلیفہ متوکل کی اولاد [illegible] لہٰذا [illegible] کے خاندان خلیفہ معتصم کی طرف نظر انتخاب [illegible] پہنچی۔ بالآخر احمد بن محمد بن معتصم کو طلب کر کے اس کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت اور مستعین باللہ کا لقب دیا۔ احمد بن خصیب کو بدستور قلمدان [illegible] عطا ہوا (آنریری سیکرٹری شپ) اور اتامش کو [illegible] وزارت یا [illegible] کا عہدہ دیا گیا۔

محمد بن عبداللہ کی مخالفت۔ اگلے دن [illegible] خلیفہ مستعین خلافت کی غرض سے دار العوام [illegible] گزرے تھے [illegible] سرداران بنو ہاشم [illegible] حسب مراتب موجود تھے یکایک شور و غل کی آواز آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد [illegible] کی ایک جماعت نے دار العوام کے دروازہ پر پہنچ کر ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ محمد بن عبداللہ بن طاہر کے ہمراہی ہیں اور معتز کو مسند خلافت پر بٹھانے کے خواہاں ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ بازاریوں اور تماشائیوں کا بھی ایک گروہ تھا۔ [illegible] کے ہمراہیوں کے ہاتھ [illegible] پڑ گئے [illegible] سرداران مغاربہ اور اشروسنیہ نے حملہ کر دیا اور [illegible] اور دار العوام سے [illegible] بوغا صغیر نے [illegible] اور [illegible] بازاروں کو لوٹا [illegible]

---

[1] خلیفہ منتصر [illegible]

[2] [illegible]

[3] ابن اثیر جلد [illegible]

دیکھ کر قتل کر ڈالا اسی ہنگامے کے اثنا میں قیدیوں نے جیل کو توڑ دیا اور قیدی نکل آئے۔ اسی دوران میں ترکوں نے خلیفہ مستعین کی بیعت کر لی۔ بیعت کرنے والوں کو تنخواہیں اور جوائز ملنے لگے۔ اس کے بعد محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس بیعت کا پیام بھیجا۔ اس نے اور سب نے جو بغداد میں تھے خلیفہ مستعین کی بیعت کر لی۔

عمال کا تقرر: تکمیل بیعت کے بعد یہ خبر آئی کہ طاہر بن عبداللہ بن طاہر والی خراسان کا ماہ رجب میں اور اس کے چچا حسین بن طاہر کا مرو میں انتقال ہو گیا۔ خلیفہ مستعین نے ۲۴۸ھ میں محمد بن طاہر کو بجائے طاہر بن عبداللہ کے مرو پر اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کو خراسان پر مامور کیا اور اس کے چچا طلحہ کو نیشاپور کی جس کے بیٹے منصور بن طلحہ کو مرو، سرخس اور خوارزم کی امارت دی۔ اس کے چچا حسین بن عبداللہ کو صوبجات ہرات دی۔ اس کے چچا سلیمان بن عبداللہ کو طبرستان کی اور اس کے بیٹے محمد کو رے اور جبال اور ماوراء النہر کی حکومت عنایت فرمائی۔ بغا کبیر کے مرنے پر اس کے بیٹے موسیٰ کو اس کے تمام صوبجات پر متعین کیا۔

عبیداللہ بن یحییٰ کی جلاوطنی: ترکی سرداروں میں سے اوتامش اور بغا صغیر ایک گروہ کے ساتھ عبیداللہ کی جانب روانہ کیا۔ چنانچہ اس نے قتل کرنا چاہا اسی ۲۴۸ھ میں عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان نے حج کی اجازت چاہی۔ خلیفہ مستعین نے اجازت دے دی مگر اس کے روانہ ہونے کے بعد ہی ایک شخص کو پیچھے روانہ کیا جس نے عبیداللہ بن یحییٰ کو جلاوطن کر دینے پر مامور کیا تھا۔ اس نے اس کو برقہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔ پھر وہاں سے بغداد میں احمد بن خصیب نے ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا۔ خلیفہ مستعین نے احمد بن خصیب کو بغداد میں نظر بند کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد احمد بن خصیب سے مستعین خلاف ہو گیا اور ترکوں نے اس کا مال ضبط کر لیا اور اس کو جزیرہ اقریطش کی جانب جلاوطن کر دیا۔

اتامش کا تقرر: ۲۴۸ھ میں اتامش عہدۂ وزارت پر متمکن کیا گیا۔ مصر و مغرب کی حکومت حوالہ کی گئی اور بغا شرابی کو حلوان، ماسبذان اور مہرجانقذق پر متعین کیا۔ عوام کو قتل کرانے شام کی طرف روانہ کیا اور اہل حمص کو بعد ازاں سلطنت پر مامور کر دیا۔ علی بن یحییٰ ارمنی کو آرمینیہ اور آذربائیجان کی گورنری پر تبدیل کر دیا۔ حمص میں ناتی ایک شخص تھا اہل حمص نے بلوہ کر کے اس کو نکال باہر کیا اور خلافت سے قتل کی اجازت چاہی۔ موسیٰ بن بغا نے اہل حمص کا خون مباح کر دیا اور ان کے سرداروں کو سامرا میں گرفتار کر لایا۔ بعض لوگ جو تخت شاہی میں تھا سامرا سے ساتھ جہاد کرنے کا حکم بھیجا گیا چنانچہ یوسف نے اس حکم کے مطابق حمص میں داخل ہو کر قتل عام کر دیا۔

عمر بن عبیداللہ کی شہادت: ۲۴۹ھ میں عمر بن عبیداللہ اقطع نے جہاد کے لئے رومیوں پر فوج کشی کی۔ عمر بن عبیداللہ اقطع نے جعفر بن دینار کے ساتھ رومیوں پر جہاد کرنے کی غرض سے کوچ کیا۔ ملطیہ سے ایک جماعت کے ساتھ بلاد روم پر فوج کشی کی۔ رومی پچاس ہزار فوجوں سے مقابلہ پر آئے اور چاروں طرف سے گھیر لیا۔ عمر بن عبیداللہ اقطع دو ہزار مسلمانوں کے ساتھ شہید ہو گئے۔

علی بن یحییٰ کی شہادت: اس واقعہ سے مسلمانوں کے دوست بہت رنجیدہ ہوئے۔ علی بن یحییٰ ارمنی کو جس وقت یہ خبر پہنچی تو وہ آرمینیہ سے واپس آ رہا تھا۔ فوراً لوٹا اور ایک ہزار فوج کے ساتھ مقابلہ پر آیا۔

کے شہید ہو گئے۔

بغداد و سامرا میں شورش: جس وقت ان دونوں نامی سپہ سالاروں کی شہادت کی خبر بغداد تک پہنچی اہل بغداد کی آنکھوں سے خون ٹپک پڑا اس وجہ سے کہ یہ دونوں شہید جہاد کے حق میں اسلام اور اسلامیوں کے دلی دوست تھے ملک و قوم کو ان کی ذات سے بڑی تقویت تھی ترکوں پر غفلت اور لاپرواہی کا الزام لگایا خلیفہ متوکل کے مارے جانے اور امور سلطنت پر ترکوں کے متصرف و غالب ہو جانے کا تذکرہ کرتے تھے سب جوش انتقام سے بھرا گئے۔ عوام الناس نے جمع ہو کر جہاد جہاد کا شور برپا کر دیا۔ فوج تھی کہ اس منادی کو سن کر ان لوگوں سے جا ملی۔ دربار خلافت سے اپنی تنخواہیں طلب کیں اور جیل کے دروازے توڑ کر قیدیوں کو نکال لیا۔ بغداد کا پل توڑ ڈالا۔ محمد بن عبداللہ بن طاہر کے کاتبوں کے مکانات لوٹ لئے گئے۔

اہل بغداد نے بہت سا مال و اسباب مجاہدین کو دیا جبال، فارس اور اہواز سے مجاہدین کا گروہ دل بادل کی طرح امنڈ آیا، مرتب و مسلح ہو کر جہاد کی غرض سے نکل کھڑے ہوئے خلیفہ مستعین اور ارکان دولت نے دم تک نہ مارا۔ ان کے بعد عوام الناس نے سامرہ میں آ کر فساد برپا کر دیا جیل کے دروازے توڑ کر قیدیوں کو نکال لیا۔ غلامان دولت کی ایک جماعت اس طوفان کی روک تھام کو آئی عوام الناس ان پر ٹوٹ پڑے غلامان دولت کو شکست ہوئی۔ بغا وصیف اور اتامش سوار ہو کر ترکوں کی فوج لے کر آ پہنچے ایک گروہ کثیر عوام الناس کا مارا گیا اور ان کے مکانات لوٹ لئے گئے بمشکل فساد فرو ہو گیا۔

اتامش کا قتل: خلیفہ مستعین نے مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد اتامش اور اپنی ماں اور شاہک خادم کو اس قدر آزادی دی کہ یہ لوگ بلا اختصار بیت المال اور خزانہ شاہی سے جس قدر چاہتے تھے جو چاہتے کر گزرتے جو ہدایا اور تحائف اطراف و جوانب سے آتے بے تکلف تصرف کر ڈالتے اور جو ان لوگوں کی دست برد سے بچتا اس کو اتامش عباس بن مستعین کے صرف کے بہانہ سے لے لیتا کیونکہ یہ اس کی نگرانی میں پرورش پا رہا تھا اس سے بغا اور وصیف کو ناراضگی پیدا ہوئی اتراک اور فراعنہ کا حال پتلا ہو گیا بغا اور وصیف کو اس امر کا احساس ہو گیا اور انھوں نے ان لوگوں سے سازش کر کے ابھار دیا چنانچہ ان میں سے اہل شہر اور محل سرائے شاہی کے محافظین اٹھ کھڑے ہوئے جوسق کا قصد کیا جہاں پر اتامش نے خلیفہ مستعین کے پاس پناہ گزین ہونے کا ارادہ کیا خلیفہ مستعین نے پناہ نہ دی دو روز تک محاصرہ میں رہا تیسرے روز بلوائیوں نے جوسق کا دروازہ توڑ ڈالا گھس پڑے اتامش کو اور اس کے نائب شجاع بن قاسم کو قتل کر کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔

خلیفہ مستعین نے اس کے بجائے ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد کو عہدہ وزارت سے ممتاز کیا وصیف کو اہواز کی اور بغا صغیر کو فلسطین کی سند حکومت عطا کی کچھ عرصہ بعد بغا صغیر اور وزیر السلطنت ابو صالح سے ان بن ہو گئی ابو صالح بخوف بغا صغیر بغداد بھاگ گیا تب مستعین نے قلمدان وزارت محمد بن فضل جرجانی کے سپرد کر دیا اور دیوان رسائل پر سعید بن حمید کو مامور فرمایا۔

ابو الحسین کا ظہور: یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید کوفہ میں رہتے تھے کنیت ابو الحسین تھی ان کی ماں عبداللہ بن جعفر کی نسل میں سے تھیں یہ آل ابو طالب کے مشاہیر بزرگوں میں سے تھے غربت اور کم ہمتی کی وجہ سے افلاس اور تنگی کی

نے کیا تھا یہ ان دنوں خلیفہ الواثق کے عہد میں تھے انہیں دنوں عمر بن فرج الرخجی عہدہ حکومت پر متمکن تھے۔ آل ابو طالب کا معاملہ انہی کے سپرد تھا خراسان سے آیا ابوالحسین ان سے ملنے گئے اپنی فقر و فاقہ افلاس کی ذلت اور حاجات کا حال بیان کر کے ہمدردی اور صلہ رحم کے خواستگار ہوئے عمر بن فرج نے سخت درشت الفاظ سے مخاطب کر کے قید کر دیا جب لوگوں نے ضمانت دی تو رہا کیا گیا۔

ابوالحسین قید سے رہا ہو کر بغداد پہنچے پھر بغداد سے سامرا آئے وصیف سے ملاقات کی اپنی بے کسی اور محتاجی کو بیان کر کے کچھ وظیفہ مقرر کیے جانے کی بابت عرض و معروض کی۔ وصیف نے کچھ بدمزاجی سے جواب دیا۔ ذلت و ملامت اٹھا کر نکلوا دیا۔ مجبوراً نہایت پریشان کوفہ واپس آئے ان دنوں کوفہ میں محمد بن عبداللہ بن طاہر کی جانب سے ایوب بن حسین بن موسیٰ بن جعفر بن سلیمان بن علی والی تھے۔ ابوالحسین نے کوفہ میں پہنچ کر بادیہ نشینان عرب اور اعرابیوں کو جمع کر کے قصبہ میں جمع کیا اور آل محمد کی محبت اور ان سے راضی ہونے کی دعوت دی۔ سب نے بخوشی اس دعوت کو منظور و قبول کیا جیل کے دروازے توڑ کر قیدیوں کو نکال لیا عامل شہر کو شہر سے نکال دیا۔ دفاتر کو جلا دیا بیت المال سے دو ہزار دینار اور ستر ہزار درہم اور ہتھیار دستیاب ہوئے۔

ابوالحسین کی فتوحات: چنانچہ پولیس نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کو اس سے مطلع کیا محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن محمود سرخسی کو ایوب بن حسین کے ساتھ جنگ یحییٰ بن عمر پر بھیجا۔ چنانچہ عبداللہ بن محمود اور ایوب نے ابوالحسین سے صف آرائی کی ابوالحسین نے پہلے ہی حملے میں ان کو شکست دے دی۔ ... کے ساتھ مقابلہ کر کے کوفہ کی جانب قدم بڑھائے زیدیہ اطراف سے ... کر کے ... تک پہنچے ... لشکر تیار کیا محمد بن عبداللہ نے پھر حسین بن اسماعیل بن ابراہیم بن مصعب کو اس پر ... دولت تمام ... حسین بن اسماعیل اپنا لشکر مرتب کر کے ابوالحسین کی طرف روانہ ہوا اور ابوالحسین نے کوفہ کی طرف مراجعت کی عبدالرحمن بن خطاب معروف بہ وجہ الفلس سے مڈبھیڑ ہوئی ابوالحسین اس کو شکست دے کر کوفہ چلے گئے اور عبدالرحمن بن خطاب نے میدان جنگ سے بھاگ کر لشکر شاہی میں دم لیا۔

ابوالحسین کا قتل: اہل بغداد اور عراق کے عوام و خواص نے زیدیہ کی امداد پر کمر باندھی ابوالحسین کے پاس جوق در جوق آ کر جمع ہونے لگے اسی اثناء میں حسین بن اسماعیل کوفہ کے قریب آ پہنچا عبدالرحمن بن خطاب بھی پیچھے سے آ ملا ابوالحسین نے کوفہ سے نکل کر صف آرائی کی تمام رات ترتیب لشکر میں مصروف رہے صبح ہوتے ہی حملہ کر دیا۔ حسین بن اسماعیل کے ہمراہیوں نے سنبھل کر ایسا پر زور حملہ کیا کہ ابوالحسین کے رکاب کی فوج میدان جنگ سے بھاگ گئی۔ ... ایک گروہ ... حسین نے ... کو گرفتار کر لیا ... یحییٰ بن عمر (یعنی ابوالحسین) کے مارے جانے پر لڑائی کا خاتمہ ہوا سر اتار کر نامہ بشارت فتح کے ساتھ محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دیا گیا اور محمد بن عبداللہ بن طاہر نے اس کو خلیفہ مستعین کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ خلیفہ مستعین نے ایک صندوق میں بند کرا کے سلاح خانہ میں رکھوا دیا اور قیدیوں کو جیل میں ڈال دیا (یہ واقعہ ماہ رجب ۲۵۰ھ کا ہے)

طبرستان میں حکومت علویہ کا قیام: جس وقت محمد بن عبداللہ بن طاہر کو یحییٰ بن عمر پر فتح یابی حاصل ہوئی جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں، خلیفہ مستعین نے اس کی خدمت کے صلہ میں طبرستان میں جاگیریں مرحمت فرمائیں، ان میں ایک جاگیر صوبہ دیلم کے قریب اور سرحد پر واقع تھی۔ اس جاگیر کے متعلق ایک قطعہ زمین بھی تھی جس کو لوگ مویشی چرانے اور لکڑیاں کاٹنے کے کام میں لاتے تھے۔ [illegible] محمد بن عبداللہ بن طاہر کی جانب سے اس کا چچا سلیمان بن عبداللہ [illegible] (محمد بن عبداللہ بن طاہر کا چچا) طبرستان کا عامل تھا۔ محمد بن اوس نامی ایک شخص سلیمان کا عامل طبرستان میں [illegible] تھا۔ [illegible] محمد بن اوس نے اپنے لڑکوں کو طبرستان کے شہروں میں مختلف عہدوں پر مقرر کر رکھا تھا۔ ان لوگوں کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اہل دیلم میں داخل ہو کر [illegible] قتل و غارت کیا۔ [illegible] اہل طبرستان والوں سے مصالحت کی اس سے ان لوگوں کو بھی [illegible] ناگوار گزرا۔

اہل طبرستان کی مزاحمت: اس اثناء میں محمد بن اوس نے [illegible] جاگیرات پر قبضہ کرنے کو روانہ طبرستان ہوا اور آمد [illegible] پر قابض و متصرف ہونے کا قصد کیا [illegible] کے [illegible] مزاحمت کی اور دونوں بھائیوں [illegible] سے [illegible] لوگوں سے اتفاق کر کے [illegible] طبرستان کے پاس [illegible] آئے۔ رستم نے اپنے دونوں بیٹوں [illegible] دیلم [illegible] سلیمان والی طبرستان کا مقابلہ [illegible] کے لئے طبرستان میں [illegible] کی خدمت میں [illegible] امامت کا دعویٰ کیجئے [illegible] ہم [illegible] تمام [illegible] کے [illegible] نے اس سے [illegible] [illegible] کے [illegible] خدمت میں [illegible] ہیں۔

حسن بن زید کی بیعت: رستم نے اپنے ایک خاص آدمی [illegible] محمد بن ابراہیم کے خط کے ساتھ حسن بن زید کی خدمت میں روانہ کیا۔ حسن بن زید [illegible] رے سے طبرستان آ پہنچے [illegible] اہل [illegible] اور دیلم کو ایک [illegible] ہو گیا۔ [illegible] ان کے سردار [illegible] ان سے لوگوں نے [illegible] حسن بن زید کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلیمان [illegible] کے عاملوں کو طبرستان سے نکال دیا گیا۔ سلیمان [illegible] ان کے مقابلہ [illegible] طبرستان [illegible] ایک [illegible] ہو گیا۔

آمد پر جنگ: حسن [illegible] [illegible] آمد پر [illegible] محمد بن اوس [illegible] پہنچتے ہی [illegible] [illegible] سلیمان [illegible] [illegible] ان کا [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] کیا۔ چنانچہ [illegible] ایک میدان میں [illegible] [illegible] حسن بن زید [illegible] ایک [illegible] میدان جنگ [illegible] لشکر میں [illegible] سلیمان [illegible] بھاگ [illegible]

ہوا۔ حسن بن زید نے کوہستان کے ساتھ ساری پر قبضہ کر لیا۔ سلیمان نے [illegible] ایک کشتی پر سوار ہو کے طبرستان سے راستے جرجان بھاگ گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سلیمان نے [illegible] شکست اختیار کی تھی کیونکہ [illegible] معاملات [illegible] تھا

رے پر قبضہ: [illegible] حاصل کر لینے کے بعد حسن بن زید نے [illegible] جاتا [illegible] کی جانب [illegible] کیا [illegible] حسن [illegible] جو حسن بن زید کے [illegible] طرف سے [illegible]

محمد بن جعفر کی گرفتاری: محمد بن جعفر [illegible] حسن بن زید [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلیمان [illegible] طاہر [illegible] [illegible] چلے گئے اور [illegible] سلیمان نے [illegible] [illegible]

[illegible] کی آمد: اس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چلے گئے [illegible] کے ساتھ قبضہ کر لیا اور [illegible] حسن بن زید کے [illegible] [illegible]

[illegible] کے قتل کی کوشش: [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کرتا تھا۔ باغر کا جوش اس تقرر کے سنتے ہی قدرے فرو ہو گیا۔ لوٹ آیا۔ بغا صغیر نے ایک شخص عمرانی کو ان تمام واقعات سے مطلع کر دیا اور نیز یہ کہلا بھیجا کہ باغر کے تیور اچھے نظر نہیں آتے۔ ذرا ہوشیار رہنا۔ اور باغر سے [illegible] کیا گیا۔ [illegible] کو معزول کر دیا گیا مگر پھر بھی باغر کا غصہ کم نہ ہوا اور دار الخلافت کی آمد و رفت بند کر دی۔

باغر کے خلاف شکایات: ایک روز بغا صغیر حسب عادت قصر [illegible] میں [illegible] نے خلیفہ مستعین کی خدمت میں حاضر ہو۔ خلیفہ مستعین نے وصیف سے [illegible] کے اقبال اور باغر کی کیفیت دریافت کی۔ وصیف نے عرض کیا اے امیر المومنین اس معاملہ کو [illegible] زیادہ [illegible] چاہتے ہیں [illegible] ہمارے نزدیک باغر اچھا آدمی نہیں ہے۔ خلیفہ مستعین [illegible] کر بغا صغیر کی طرف [illegible] کرنے کی غرض سے متوجہ ہوا۔ [illegible] ترکوں کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اپنے [illegible] شروع کیا جنہوں نے خلیفہ متوکل کے قتل کا اس سے عہد و پیمان کیا تھا اور ان لوگوں سے [illegible] خلیفہ مستعین اور وصیف کو مار ڈالنے اور خلیفہ معتصم یا واثق کی اولاد کو مسند خلافت پر بٹھانے کا اقرار لیا۔ اس مشورہ سے [illegible] اس کارروائی کے [illegible] کے بعد انہی کے ہاتھ میں ہوئی۔

سازش کا انکشاف: جب یہ خبر خلیفہ مستعین کے کانوں تک پہنچی۔ بغا صغیر اور وصیف کو بلا بھیجا [illegible] دونوں حاضر ہوئے تو خلیفہ مستعین نے ان سے یہ واقعات بیان کئے۔ بغا اور وصیف نے [illegible] خلیفہ مستعین نے باتفاق رائے بغا اور وصیف باغر کو [illegible] کے گرفتار کر کے قید کر دینے کا حکم دیا۔ جس کی تعمیل حکم کے صادر ہوتے ہی نہایت مستعدی سے کی گئی۔

باغر کا قتل: ترکوں میں اس خبر کا پہنچنا تھا کہ [illegible] ہو گئے اور [illegible] اصطبل کو لوٹ لیا۔ [illegible] کے گھوڑوں پر سوار ہو کر [illegible] شاہی کی طرف آئے [illegible] وصیف نے [illegible] قتل [illegible] باغر کے قتل کا ایک [illegible] مستعین [illegible] بغا اور وصیف [illegible]۔

ترکوں میں ہیجان: باغر کے قتل ہو جانے [illegible] پوچھا کہ بغا اور وصیف [illegible] تو ترکوں کا جوش [illegible] اور [illegible] کے [illegible] بازار میں ترکوں نے [illegible] کر رکھا تھا۔ مجبوراً بغا، وصیف [illegible] خلیفہ مستعین سامرا سے نکل کر بغداد چلے آئے اور [illegible] محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔ ان لوگوں کے پیچھے آنے کے بعد [illegible] آ گئے۔

[illegible] خلیفہ مستعین [illegible] کے امرا [illegible] سے ان کے [illegible] خیال [illegible] واپس [illegible] کے متعلق [illegible] تھے۔

مستعین کا بغداد میں قیام: جس وقت خلیفہ مستعین نے [illegible] بغداد میں [illegible] مستقل [illegible] ترکوں کو [illegible] بغداد میں خلیفہ مستعین کے پاس آ کے [illegible]

[illegible] خلیفہ مستعین [illegible]

معتز کی بیعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

مستعین کا [illegible]

[illegible]

سے خط و کتابت کر رہے تھے اور ہر آن اس کو اپنی طرف بلاتا تھا آخر الامر موسیٰ بن بغا کبیر معتز کی جانب مائل ہو گیا خلیفہ مستعین کی بیعت خلافت توڑ کر معتز کے پاس چلا گیا۔ عبداللہ بن بغا کبیر سامرا سے بغداد آیا خلیفہ مستعین کی دست بوسی کی اور یہ ظاہر کیا کہ میں آپ کے قدموں پر جان نثار کرنے آیا ہوں کچھ عرصہ بعد جب موسیٰ بن بغا کبیر معتز سے جا ملا تو یہ بھی بغداد سے بھاگ کر سامرا پہنچا اور معتز سے یوں بیان کیا کہ میں مستعین کے حالات دریافت کرنے کے لئے بغداد گیا تھا۔ معتز نے اس معذرت کو قبول کر لیا اور اس کے عہدہ پر اس کو بحال رکھا۔ اس کے بعد حسن بن افشین سامرا سے بغداد آ گیا۔ خلیفہ مستعین نے خلعت فاخرہ سے سرفراز فرما کر اشروسیہ کی سرداری عنایت کی۔

بغداد کی طرف پیش قدمی: جس وقت امراء شہر و ارکان دولت جس کو جس طرف ملنا تھا مل گئے اور ایک گونہ کا امن مستعین پر طاری ہوا اسی وقت معتز نے اپنے بھائی ابو احمد بن متوکل ملقب بہ موفق کو جنگ بغداد کا اہتمام عنایت کیا اور ایک بہت بڑا لشکر مرتب کر کے ہمراہ کلباتکین نامی سپہ سالار کلباتکین ترکی موفق کی ماتحتی میں دیا۔ چنانچہ موفق پانچ ہزار کی جمعیت کے ساتھ جس میں اتراک فراغنہ اور مغاربہ تھے بغداد کی جانب بڑھا جب عکبرا پہنچا۔ عکبرا اور بغداد کے جس قدر قصبات و دیہات تھے سب کو لوٹ لیا بغا صغیر کے ہمراہیوں کی ایک جماعت موفق کے پاس چلی آئی۔ موفق کا لشکر بڑھتے بڑھتے باب شماسیہ تک پہنچ گیا۔ خلیفہ مستعین نے حسین بن اسماعیل کو مع ابراہیم بن حسن بن مصعب کو باب شماسیہ پر مامور کیا اور چند نامی سپہ سالاروں کو اس کی ماتحتی میں کام کرنے کا حکم دیا۔ ۹ صفر ۲۵۱ھ کو ترکوں کا ہراول بڑھتا بڑھتا باب شماسیہ کے قریب پہنچا محمد بن عبداللہ بن طاہر نے شماسیہ، دیکال اور بید و قطربل پر حسین بن اسماعیل کی کمک پر روانہ کیا اور اگلے دن ۱۰ ماہ صفر ۲۵۱ھ کو دن کا روتیخ کو محمد بن عبداللہ بن طاہر مع بغا و وصیف اور مجتہد قتالہ کے موفق کے لشکر کے قریب آئے اور پکارا: "کہ تم لوگ خلیفہ وقت سے جہاد کرتے ہو جس طرح اس کے پیشتر تم لوگ اس کی اطاعت میں تھے اسی طرح اب بھی اس کی اطاعت میں آ جاؤ یہ کیا دھوکہ کرتے ہو کہ معتز کو خلیفہ مستعین کے بعد مسند خلافت کا وارث بنائے گئے"۔ موفق کے لشکر والوں نے منظور نہ کیا لوٹ آئے۔

معرکہ شماسیہ: دوسرے دن ان سپہ سالاروں کی جو باب شماسیہ پر متعین تھے اور جن کے سپرد اہتمام جنگ تھا یہ رائے قرار پائی کہ آج جنگ کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ باب شماسیہ سے وہ لوگ بہت قریب آ گئے تھے۔ محمد بن عبداللہ بن طاہر نے پشت دیوار پر لکھ بھیجا کہ کل لڑائی کا ارادہ ہے، یہاں تک کہ دشمن تم پر چڑھ آئے اور وہ حملہ کریں تو تم مدافعت کے علاوہ جنگ نہ کرو اسی روز عبداللہ بن سلیمان نائب بغا صغیر کا معتز سے تین سو آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ آ پہنچا محمد بن عبداللہ بن طاہر نے انعام اور خلعت سے عزت بخشی اس کے دوسرے دن ترکوں نے باب شماسیہ کی طرف پھر پیش قدمی کی حسین بن اسماعیل مع فوج کے مقابلہ پر آیا لڑائی چھڑ گئی دونوں طرف کے بہت سے آدمی کام آئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ بالآخر حسین بن اسماعیل کے لشکر کو شکست ہوئی ترکوں میں سے ایک گروہ نے نہروان کا رخ کیا۔

خراسان پر قبضہ: محمد بن عبداللہ بن طاہر نے اس سے مطلع ہو کر اپنے ایک سپہ سالار کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ترکوں کی

سامرا کا لشکر باب شماسیہ پر آ پہنچا طبری میں بجائے ... تاریخ کامل جلد ۷ صفحہ ۵۰

روک تھام کے لیے روانہ کیا۔ ترکوں نے اس سپہ سالار کو شکست دے کر خراسان کے راستے پر قبضہ کر لیا اور بغداد کو خراسان سے بے تعلق کر دیا۔ اس کے بعد معتز نے ایک دوسرا لشکر بغداد کی جانب روانہ کیا۔ جس کی تعداد چار ہزار تھی اس لشکر نے بغداد کی جانب غربی مورچہ قائم کیا۔

شاہ ابن میکال کی فتح ابن طاہر نے اس کے مقابلہ پر شاہ ابن میکال کو متعین کیا فریقین خم ٹھونک کر میدان میں آئے لڑائی ہوئی شاہ ابن میکال نے معتز کے لشکر کو زک فاش شکست دی مظفر و منصور میدان جنگ سے واپس ہو کر بغداد آیا ابن طاہر نے اس کو اور ان کل سپہ سالاروں کو جو اس معرکہ میں اس کے ہمراہ تھے ہر ایک کو پانچ پانچ خلعتیں طوق اور سونے کے کنگن مرحمت کئے جنگی ضرورتوں کے خیال اور میدان جنگ کے وسیع ہونے کے لحاظ سے باب شماسیہ تک جس قدر مکانات باغات اور دوکانیں تھیں منہدم کرا دیں۔

اہواز کا خراج اس اثناء میں فارس اور اہواز کا خراج منکجور اشروسنی کے ساتھ آ پہنچا ترکوں نے لوٹ لینے کا قصد کیا ابن طاہر کو اس کا خطرہ پہلے ہی سے پیدا ہو گیا تھا ایک جماعت کو اس کی حفاظت پر مامور کر دیا ترکوں کی ایک بھی پیش نہ گئی منکجور مع خراج فارس و اہواز بلا تعرض بغداد میں داخل ہو گیا۔

جب ترکوں کو اس غارت گری میں کامیابی نہ ہوئی تو کھسیانے ہو کے نہروان کی طرف گئے اور پل کی کشتیوں کو جلا دیا۔

محمد بن خالد کی شکست اس سے پیشتر خلیفہ مستعین نے محمد بن خالد بن یزید بن مزید کو ثغور جزیرہ کا والی مقرر کیا تھا چنانچہ محمد بن خالد لشکر کے انتظار و فراہمی مال میں اب تک وہاں ٹھہرا ہوا تھا ترکوں کی بغاوت اور خلیفہ مستعین کے محصور ہو جانے کی خبر لگی جھٹ پٹ کوچ کر دیا اور بغداد آ پہنچا ابن طاہر نے اس کو بھی خلعت فاخرہ سے سرفراز فرمایا اور ایک عظیم الشان لشکر کا افسر اعلیٰ بنا کر ترکوں سے جنگ کرنے کیلئے روانہ کیا ترکوں نے اس کو بھی شکست دے دی۔ بھاگ کر سواد چلا گیا اور وہیں مقیم ہوا۔ ابن طاہر کو اس واقعہ کی خبر ہوئی بے ساختہ بول اٹھا لا یفلح احد من العرب الا ان یکون معہ نبی ینصرہ اللہ بہ

ترکوں کی لوٹ مار: ان واقعات سے ترکوں کی جرأت بڑھ گئی نہایت تیزی سے شہر کی طرف بڑھے نہایت شدت سے لڑائی شروع کر دی۔ لڑتے لڑتے شہر پناہ کی دیوار تک پہنچ گئے گرد و نواح کے بازاروں کو لوٹ لیا۔ اس روز افزوں جنگ و خوں ریزی سے اہل بغداد پر تو عرصہ جہاں تنگ ہو ہی رہا تھا کہ دفعتاً یہ خبر وحشت اثر پہنچی کہ بعض لوگوں سے معتز کی بیعت خلافت لے رہا ہے ارکان سلطنت یہ سن کر گھبرا گئے ابن طاہر بولا "ایسا نہیں ہے۔ غالباً اس کو خلیفہ مستعین کے مرنے کا گمان پیدا ہو گیا ہے"۔ ابن طاہر کا یہ خیال درحقیقت نہایت صحیح تھا چنانچہ جس وقت عام لوگوں کو معلوم ہوا کہ خلیفہ مستعین بخیر و سلامت مسند خلافت پر رونق افروز ہے اسی وقت معتز کی بیعت فسخ کر کے خلیفہ مستعین کی تجدید بیعت کی اور ایک خط عرض داشت مشعر اطاعت و فرمانبرداری دربار خلافت میں بھیج دی۔

موسیٰ بن بغا کا اختلاف موسیٰ بن بغا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں ترکوں کے ہمراہ تھا۔ لیکن کچھ سوچ سمجھ کر خلیفہ مستعین سے ملنے کا قصد کیا ہمراہیوں نے اس رائے سے مخالفت کی مخالفت سے مباحثہ شروع ہو گیا اور پھر مباحثہ سے جنگ کی نوبت پہنچ گئی۔ چند آدمی کام آ گئے۔ موسیٰ بن بغا مجبور ہو کر اپنے ارادہ سے باز آیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے لشکر گاہ اور کل مال و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ منہزموں کا ایک گروہ اسی شب کو بھاگ کر بغداد پہنچا اور سپہ سالاروں کی ایک جماعت اس کے لشکر سے بعد ابو زمعتز سے مل گئی جس میں علی و محمد پسران خلیفہ واثق بھی تھے یہ واقعہ ماہ رجب ۲۵۱ھ کا ہے۔

اہل بغداد اور ترکوں میں جھڑپیں اس واقعہ کے بعد فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں جانبین سے بڑے بہادر کام آئے انہیں لڑائیوں کے اثناء میں ایک مرتبہ ترکوں کا لشکر بغداد میں داخل ہو گیا اور پھر اہل بغداد نے ان کو مار کر نکال باہر کیا۔ بعد ازاں ترکوں نے مدائن کی طرف فوج کشی کر دی۔ ابو الساج سے مدائن میں متعدد لڑائیاں ہوئیں بالآخر ابو الساج ترکوں کی مدافعت نہ کر سکا ترکوں نے مدائن پر قبضہ کر لیا اسی اثناء میں دو ترکی لشکر جو انبار میں تھا بغداد کی غربی جانب سے قتل و غارت کرتا ہوا پہنچا صرصر اور قصر ابن ہبیرہ تک لوٹتے ہوئے بڑھ آئے۔ ماہ ذیقعدہ ۲۵۱ھ تک یہ سلسلہ محاصرہ برابر قائم رہا۔

ماہ ذیقعدہ کی آخری تاریخ میں بہت بڑی خونریز لڑائی ہوئی اس کی نظیر پیشتر کی لڑائیوں میں نظر نہیں آتی۔ ایک روز ابن طاہر نے دیکھا کہ دشمن طویل محاصرہ سے گھبرا کر اپنے تمام سپہ سالاروں اور سرداران لشکر کو جمع کیا۔ دیر تک ایک پر زور تقریر سے ان کو ابھارتا رہا جب ان لوگوں کے چہرے سرخ ہو گئے اور سرخ سرخ آنکھوں سے جوش انتقام کا خون ٹپکنے لگا تو ابن طاہر نے نصر من اللہ و فتح قریب کہہ کر حملہ کا حکم دیا۔ لشکری اس حکم کے صادر ہوتے ہی غراتے ہوئے شیروں کی طرح ڈکارتے ہوئے ترکوں کے لشکر پر جا پڑے ہنگامہ قتل و خونریزی گرم ہو گیا اس واقعہ میں ترکوں کو شکست ہوئی ایک حصہ کثیر ان کی فوج کا کام آ گیا۔ بقیۃ السیف کی رکاب میں جس جگہ کی دستیابی ہوئی اپنی قوم کو چھوڑ کر بھاگے ہوئے ترکوں سے جا ملا جس سے ترکوں کو ایک گونہ قوت ہوئی مرتب ہو کر پھر دوبارہ پلٹ پڑے اہل بغداد کو شکست ہوئی اور بھاگ کھڑے ہوئے۔

مصالحت کی کوشش ماہ ذی الحجہ ۲۵۱ھ میں رشید بن کاؤس برادر افشین فریقین میں مصالحت کرانے کی غرض سے ترکوں کے لشکر میں امان حاصل کر کے گیا ترکوں نے ابن طاہر پر خلیفہ مستعین کے معزول کرنے کی تحریک کی جب رشید ترکوں کے لشکر سے واپس آیا اور اہل بغداد کو معتز اور اس کے بھائی ابو احمد کا سلام پہنچایا اہل بغداد نے یہ سنا اور ابن طاہر کو گالیاں دیں اور سخت و سست کلمات سے مخاطب کیا اور منہ موڑ کر چیخنے کے قصر سے رشید کے مکان کی طرف چلے۔ ابن طاہر خلیفہ مستعین سے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی اجازت حاصل کر کے ان لوگوں کے پاس آیا۔ وہ اس خیال سے جس کو وہ ظاہر کرنا چاہتے تھے وہ کچھ الزامات سے خود کو بری الذمہ ظاہر کیا۔ اہل بغداد کے خیالات اس کے سمجھانے سے درست ہو گئے فتنہ فرو ہو گیا اور سب اپنے اپنے مکانات پر واپس آ گئے۔

بدظنی کی فضا پھر ابن طاہر اور ابو احمد میں خط و کتابت شروع ہوئی عوام الناس اور لشکریوں کو بدظنی کا موقع ملا یہ خیالات فاسدہ جو اس کے طرف سے قبل اس کے پیدا ہو گئے تھے پھر دوبارہ تازہ ہو گئے۔ لشکریوں نے اپنی تنخواہیں اور روزینے طلب کئے ابن طاہر نے ان لوگوں کو فتنہ فرو کرنے کا حکم دیا اور دو مہینہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ کیا لشکریوں نے یک زبان ہو کر

کہا: "ہم اس وقت تک اس محل سے باہر نہیں آئیں گے جب تک ہم کو خلیفہ مستعین کی صحیح رائے معلوم نہ ہو، کیونکہ ایسا ہو رہا ہے کہ ہم کو یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ مبادا ترکی لشکر بغداد پر متصرف و قابض نہ ہو جائے اور ہمارے ساتھ بھی وہی برتاؤ نہ کرے جیسا کہ انھوں نے سامرا والوں کے ساتھ کیا ہے"۔ ابن طاہر نے یہ تمام واقعات خلیفہ مستعین سے مخاطب ہو کر بیان کئے۔ خلیفہ مستعین نے ترکوں کو سمجھانے کی غرض سے دارالامارہ کی چھت پر آیا [illegible] احمد بن [illegible] دوسرے دن بھی [illegible] تو تمام ترکی لشکر کو [illegible] ترک لوگ [illegible] قسم [illegible] محمد بن عبداللہ [illegible] ہے اور دوست [illegible] بغداد کو خلیفہ مستعین کی قسم کھانے سے انکار ہو گیا۔ خیالات فاسدہ دور ہو گئے، سب کے سب لوٹ [illegible] اور فتنہ و فساد کا یکسر خاتمہ ہو گیا۔

ابن طاہر کا قصد مدائن: ابن طاہر بغداد والوں کے دن بہ دن رنگ ڈھنگ دیکھ کر بغداد سے مدائن چلے جانے کا قصد کیا، رعایا نے حاضر ہو کر معذرت کی کہ یہ فعل بازاریوں کا ہے، ہم لوگ اس سے بری ہیں اور اگر ہم ایسا قصور وار سمجھے جاتے ہیں تو معاف فرمایئے۔ ابن طاہر نے ان لوگوں کو کمال شائستگی سے نہایت معقول جواب دے کر واپس کیا۔ اس کے بعد خلیفہ مستعین مع ابن طاہر کے مکان سے منتقل ہو کر رزیق خادم کے مکان پر چلا آیا۔ ترکی سرداران لشکر اور سرداران بنی ہاشم کو ابن طاہر کے ہمراہ رہنے اور ان کے ساتھ ہو کر جنگ کرنے کی ہدایت دی گئی۔

ابن طاہر کا نعرۂ خیر خواہی: ایک روز ابن طاہر بہ قصد جنگ مکان سے باہر آیا [illegible] لشکر [illegible] طرف گیا اور سرداران لشکر کو جمع کر کے کہا کہ "واللہ میں خلیفہ مستعین کے سوا اور کسی کا خیر خواہ نہیں ہوں جب تک میرے دم میں دم ہے اس وقت تک خلافت پناہی کی حمایت اور ہمدردی کا حق ادا کرتا رہوں گا"۔ لوگوں نے اس کے نعرے پر [illegible] مرحبا مرحبا، جزاک اللہ خیراً کہا۔ ابن طاہر ان لوگوں سے رخصت ہو کر خلیفہ مستعین کی طرف چلا۔

مستعین کے خلاف سازش: راستہ میں کسی فتنہ پرداز نے یہ خبر دی کہ "تم کس خیال میں ہو، جس کی ہمدردی اور خیر خواہی میں خود کو ہلاک کر رہے ہو اس نے تو بغداد والوں سے تمہارے قتل پر معاہدہ کیا تھا مگر ان لوگوں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی"۔ یہ خبر سنتے ہی ابن طاہر کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا، اسی تردد اور پریشانی کی حالت میں اپنے مکان پر واپس آیا۔ اس کا [illegible] امرا [illegible] آ گئے۔ ان دونوں نے بھی خلیفہ مستعین کی طرف سے اسی قسم کی خبر بیان کی۔ تب تو ابن طاہر کے ہوش اڑ گئے۔ طرح طرح کے خیالات اس کے دل میں آنے لگے، مگر بڑے استقلال سے ضبط کیا اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ تاآنکہ عید الاضحیٰ کا دن آ گیا۔

صلح نامہ: عید الاضحیٰ کے بعد ابن طاہر خلیفہ مستعین کی خدمت میں سلام کرنے کو حاضر ہوا، اس وقت فقہاء و قضاۃ اور ارکان دولت بھی موجود تھے۔ ابن طاہر نے عرض کی "امیر المومنین کی مرضی ہو تو ابو احمد سے مصالحت کر لی جائے اور صلح نامہ بھی لکھ دیا جائے"۔ خلیفہ مستعین نے کہا "اچھا"۔ ابن طاہر رخصت ہو کر باب شماسیہ کی جانب آیا اور [illegible] خلیفہ مستعین کی خدمت میں پھر واپس آیا اور عرض کی کہ صلح نامہ مکمل طور پر مرتب ہو گیا ہے اور شرائط صلح یہ ہیں (۱) آپ خود

خلافت سے معزول کیجئے۔ (٢) پانچ ہزار دینار نقد لشکریوں کو مرحمت کیجئے تین برس کی جاگیر دیجئے۔ (٣) دارالخلافہ چھوڑ کر حجاز میں باامن و امان قیام فرمائیے (٤) بغا کو وزارت حجاز اور وصیف کو حکومت جبل دی جائے (٥) خراج کا تیسرا حصہ ابن طاہر اور لشکر بغداد کو دیا جائے اور باقی دو حصہ موالی اور اتراک کو"۔ خلیفہ مستعین نے اولاً اس زعم فاسد سے کہ وصیف اور بغا میرے ہوا خواہ ہیں ان شرائط کو منظور نہ کیا۔ لیکن جب یہ امر پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا کہ یہ دونوں بھی ابن طاہر کے ہم صفیر ہیں راضی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ابن طاہر نے اس کو اس سے مجبور کیا تھا اور فقہاء و قضاۃ کو طلب کر کے اس امر کا ان کو شاہد بنایا کہ میں نے اپنے تمام امور کو ابن طاہر کے سپرد کر دیا ہے۔ اس کے بعد سپہ سالاران لشکر کو بلا بھیجا جب وہ سب حاضر آئے تو یہ بیان کیا "کہ اس سے میرا مقصود ہے کہ خون ریزی تھم جائے اور تم لوگوں کی جانیں بچ جائیں جو معرض زوال میں پڑ رہی ہیں۔ لہٰذا تم لوگ میری اس تحریر کے ساتھ مع ہمراہی ابن طاہر معتز کے پاس جاؤ اور میرے اقرار کی شہادت دو چنانچہ یہ لوگ ابن طاہر کے خط کے ہمراہ محرم ٢٥٢ھ کی چار راتیں گزر چکی تھیں معتز کے پاس آئے۔

باب: ۱۷

مستعین کی خلافت سے دستبرداری ۲۴۸ھ تا ۲۵۵ھ

جس وقت وہ صلح نامہ جس کو ابن طاہر نے مرتب کیا تھا سپہ سالاران لشکر اور معتز کے دستخطوں کے ساتھ مکمل ہو گیا اہل بغداد نے معتز کی خلافت کی بیعت کر لی جامع مسجد بغداد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا خلیفہ مستعین نے بھی بیعت کی اور اپنی معزولی کا اعلان کیا خلیفہ معتز نے اس کو رصافہ سے قصر حسن بن سہل میں لا کر ٹھہرایا اور اس کے ہمراہ اس کے اہل و عیال بھی تھے۔ چادر، عصا اور خاتم خلافت لے لی مکہ معظمہ جانے کی ممانعت کر دی۔ بصرہ جانے کی درخواست پیش کی یہ بھی نامنظور کی گئی مزید برآں یہ ہوا کہ قصر حسن بن سہل سے کشتی پر سوار کرا کر واسط بھیج دیا۔

امور سلطنت میں تبدیلیاں: ان واقعات کے بعد امور سلطنت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں خلیفہ معتز نے احمد بن ابی اسرائیل کو قلمدان وزارت سپرد کیا۔ ابو احمد (خلیفہ معتز کا بھائی) بغداد سے سامرا واپس آیا۔ آخر محرم ۲۵۲ھ میں ابو الساج دیوداد بن دیودست مزاحمت کر کے وارد بغداد ہوا تو ابن طاہر نے سواد کوفہ کا انتظام اس کے سپرد کیا چاہا تھا اس نے اتراک اور مغاربہ کی مزاحمت پر اپنے نائب کو مقرر کیا اور خود کوفہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد خلیفہ معتز نے ابن طاہر کو لکھ بھیجا کہ بغا، وصیف اور ان لوگوں کے نام جو ان کے ہمراہ جنگ میں ہیں دیوان سے خارج کر دیے جائیں۔

بغا اور وصیف کے خلاف سازش: اسی اثناء میں محمد بن ابی عون نامی ایک شخص نے جو ابن طاہر کے سپہ سالاروں میں تھا ابو احمد کی سازش سے بغا اور وصیف کے قتل کا بیڑا اٹھایا اور بارگاہ خلافت سے اس حسن خدمت کے صلہ میں یمامہ، بحرین اور بصرہ کی سند گورنری مرحمت کی گئی اتفاق سے بغا اور وصیف تک یہ خبر پہنچ گئی سوار ہو کر ابن طاہر کی خدمت میں آئے تمام حالات سے مطلع کیا لوگوں کی بد عہدی اور پیمان شکنی کی شکایت کی۔ ابن طاہر نے ان کو تسلی دے کر واپس کر دیا۔ اس کے بعد وصیف نے اپنی بہن سعاد کو مؤید کے پاس بھیجا مؤید نے اس کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی اس کے کہنے سے خلیفہ معتز کی خدمت میں حاضر ہوا اور وصیف کی سفارش کر کے خطا معاف کرائی۔

ایسے ہی ابو احمد بن متوکل نے بغا کے ساتھ ہمدردی کی خلیفہ معتز نے عفو تقصیر کر کے ایک فرمان مشعر خوشنودی مزاج ان دونوں کے نام بھیج دیا۔ اس کے بعد ترکوں نے خلیفہ معتز سے کہہ سن کر بغا اور وصیف کے نام سامرا میں حاضری کا فرمان بھجوایا اور ادھر ابن طاہر کو لکھ بھیجا کہ بغا اور وصیف اگر سامرا آنے کا قصد کریں گے تو ہرگز نہ آنے دینا۔ بغا اور وصیف نے خلافت مآبی کا فرمان پاتے ہی سامرا کی تیاری کر دی۔ ابن طاہر نے روکنا چاہا۔ لیکن وہ منع کے بغداد سے روانہ ہو کر

سامرا پہنچے خلیفہ معتز نے ان دونوں کو خلعت فاخرہ سے سرفراز فرما کر ان کی گورنریوں پر ان کو بحال رکھا اور موسیٰ بن بغا کبیر کے پاس کے وکیل کو واپس کر دیا۔

لشکر بغداد کی سرکشی: ماہ رمضان ۲۵۲ھ میں باشندگان لشکر بغداد اور ابن طاہر کے ایک فتنہ برپا ہو گیا۔ یہ لوگ اپنے وظائف اور روزینے طلب کرنے کے لئے ابن طاہر کے پاس آئے تھے ابن طاہر نے جواب دیا "میں نے بارگاہ خلافت میں تمہارے وظائف اور روزینے کے متعلق ایک عرضی داشت بھیجی تھی خلافت پناہی نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر تم نے لشکر بغداد کو اپنے لئے رکھا ہے تو اس کے مصارف تم برداشت کرو اور اگر ہمارے لئے رکھا ہے تو ہم کو اس کی حاجت نہیں ہے موقوف کر دو"۔ لشکر بغداد یہ سن کر شور و غل مچانے لگا ابن طاہر نے مجبور ہو کر دو ہزار دینار دے دیئے۔ ہنگامہ فرو ہو گیا۔ اپنی فرودگاہ پر واپس آیا۔ اس کے بعد پھر دوبارہ لشکر بغداد نے شورش کی اس مرتبہ ان کے ساتھ بجری۔ ماہ طلبی کی تھی۔ سرداران لشکر کے لئے شماسیہ پر خیمے نصب کئے اور عام سپاہیوں کے لئے سرکنڈے اور لکڑیوں کے مکانات بنائے۔ محمد بن ابراہیم نے بھی اپنے ہمراہیوں کو جمع کیا اور ان مکانوں کو جنگ آوروں سے پُر کر لیا۔ ان ہنگامائیوں کا یہ ارادہ ہوا کہ جمعہ کے روز خطیب کو معتز کے حق میں دعا کرنے سے روک دیں۔ خطیب یہ خبر پا کر گھر بیٹھ رہا اور علالت طبیعت کا بہانہ کر دیا۔ لشکر بغداد پل توڑنے کی غرض سے پل کی طرف بڑھا۔ ابن طاہر کی فوج نے مدافعت کے خیال سے مقابلہ کیا لڑائی ہوئی بالآخر ابن طاہر کی فوج کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہوئی۔

بعد ازاں لشکر بغداد نے جانب شرقی لشکر کی مدد سے ابن طاہر کی فوج کو شکست فاش دی۔ ہنگامائیوں نے پل پر قبضہ کر لیا۔ ابن طاہر نے اس ہنگامہ ہوش ربا کو دیکھ کر ان دوکانوں کے جلا دینے کا حکم دیا جو دروازہ پل پر تھیں ان دکانوں میں آگ کا لگنا تھا کہ لشکر بغداد کا آگے بڑھنا موقوف ہو گیا۔ فریقین میں آگ حائل ہو گئی۔ ابن طاہر کی فوج نے پامال ہونے سے نجات پائی اور پیچھے منہ کر کے اپنے کیمپ میں واپس آئی۔ ابن طاہر نے پھر اسی وقت سے فوراً اس لشکر کی طرف توجہ کی اپنے نئے نئے سپہ سالاروں اور جنگ آوروں کو جمع کیا۔ کار آزمودہ سپاہیوں سے ایک تازہ دم فوج مرتب کی۔ اسی اثناء میں لشکر بغداد سے دو شخص ابن طاہر کے پاس آئے اور لشکر بغداد کا ایک پوشیدہ راستہ بتلا دیا۔ ابن طاہر نے شاہ بن میکال کو چند سپہ سالاروں اور تھوڑی سی فوج کے ساتھ اس راستہ کی طرف سے حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ یہ معرکہ بہت جاں گداز اور روح فرسا تھا۔ لشکر بغداد کا نامی سپہ سالار ابن خلیل اسی لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے دوسرے سردار ابوالقاسم عبدون بن موفق نے ابن طاہر پر حملہ کیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی یہ بھی انہیں لڑائیوں کے اثناء میں مر گیا۔

مؤید کی معزولی کا حکم: ماہ رجب ۲۵۳ھ میں خلیفہ معتز نے اپنے بھائی مؤید کو ولی عہدی سے معزول کیا اس وجہ سے کہ علاء بن احمد عامل آرمینیہ نے مؤید کے پاس پانچ ہزار دینار کسی ضرورت سے بھیجے۔ عیسیٰ بن فرخان شاہ کو خبر لگ گئی۔ تاوان دینے سے لئے مؤید نے اتراک اور مغاربہ کو عیسیٰ بن فرخان شاہ کی مخالفت پر ابھار دیا۔ عیسیٰ نے بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر مؤید کی شکایت کی۔ معتز نے مؤید اور ابو احمد کو اسی وقت گرفتار کرا کے قید کر دیا۔ اسی زمانہ میں مؤید سے اس کی معزولی کا حکم نامہ لکھوایا۔

مؤید کا قتل: اس کے بعد خلیفہ معتز تک کسی نے یہ خبر پہنچائی کہ اتراک مؤید کو جیل سے نکال لانے کا ارادہ رکھتے ہیں خلیفہ معتز نے موسیٰ بن بغا سے استفسار کیا موسیٰ بن بغا نے لاعلمی ظاہر کی خلیفہ معتز نے اگلے دن مؤید کو جیل سے باہر لانے کا حکم

وہاں پہنچا تو موید کو باہر نکالا گیا تو مرا ہوا تھا اس کی ماں نے اس کی تجہیز و تکفین کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی ناک اور منہ بند کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے دم گھٹ کر مر گیا۔ بعض کا بیان ہے کہ برف میں ٹھونس دیا گیا تھا اور ایک بہت بڑا نمدا اس پر رکھ دیا تھا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ غرض موید کے مر جانے کے بعد اس کا بھائی ابو احمد محمد جیل میں جو پاس تھا کو معتز نے اس کے لئے بھیج دیا گیا۔

سابق خلیفہ مستعین کا خاتمہ خلیفہ معتز نے موید کے قتل کے بعد معزول خلیفہ مستعین کے قتل کا ارادہ کیا۔ محمد بن عبداللہ بن طاہر کو لکھ بھیجا کہ ”بہ تعجیل معزول خلیفہ مستعین کو سعید حاجب کے حوالے کر دو“۔ ابن طاہر نے سیما خادم کی معرفت ایک خط حسب مضمون مذکورہ بالا ان دو شخصوں کے نام لکھ بھیجا کہ جو مستعین کی نگرانی پر واسط میں مامور تھے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کام احمد بن طولون کی معرفت پورا ہوا کیا گیا تھا۔ پھر احمد بن طولون معزول خلیفہ کو واسط سے لے کر قاطول آیا اور سعید بن صالح کے حوالے کر دیا سعید بن صالح نے اسی وقت معزول خلیفہ مستعین کو قتل کر دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ مستعین کے پاؤں میں پتھر باندھ کر دجلہ میں ڈال دیا۔ بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ مستعین کے مر جانے کے بعد اس کی سواری پر ... اور پھر مستعین کا سر اتار کر دربار خلافت میں بھیج دیا اور اپنا حق ظاہر کیا کہ مرض سے مر گیا ہے اور اس حسن خدمت کے صلہ میں سعید بن صالح کو پچاس ہزار درہم اور بصرہ کی سند گورنری مرحمت کی گئی۔

مغاربہ اور ترکوں میں جنگ ماہ رجب ۲۵۲ھ میں اتراک اور مغاربہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور خوب چلی۔ ترکوں نے سعید کے اشارہ سے ایک روز عیسیٰ بن فرخان شاہ کو گرفتار کر کے مارا گھوڑا چھین لیا۔ مغاربہ کو اس سے اشتعال پیدا ہوا تو باہم مشورہ کیا اور موقع پا کر ترکوں پر حملہ کر دیا ترکوں کو اس کی خبر نہ تھی مغلوب ہو گئے ان کے گھوڑوں کو لوٹ لیا اور اس پر سوار ہو کر بیت المال کی طرف گئے اسے قبضہ کر لیا۔ ترکوں نے اس شکست کے بعد اور لوگوں کو اپنی جماعت میں ملا کر صف آرائی کی چونکہ ان میں سے کرخ اور ... کے مکانات میں تھے بازاروں اور شاہراہوں پر مل گئے اس سے ترکوں کی قوت گھٹ گئی اور انہیں مقابلہ کا زور مرکز کرنے کی جرأت نہ ہوئی جعفر بن عبدالواحد دونوں فریقوں میں مصالحت کی کوشش کرنے لگا۔ فریقین نے چند روز جنگ و جدال بند رکھا۔ بعد ازاں جس وقت مغاربہ منتشر ہو گئے ترکوں نے پھر حملہ کیا۔ محمد بن راشد اور نصر بن سعید مغربی بھاگ کر محمد بن عزون کے مکان میں جا چھپے۔ ترکوں کو پتہ لگ گیا شور و غل مچاتے ہوئے محمد بن عزون کے مکان پر چڑھ گئے اور ان دونوں کو گرفتار کر کے اسی مکان میں مار ڈالا۔ خلیفہ معتز نے یہ سن کر محمد بن عزون کو اس جرم میں کہ اس نے دونوں کی جان بچانے میں مخالفت کی قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر لوگوں کی سفارش سے قتل نہ کیا مگر جلاوطن کر دیا۔

مساور خارجی موصل کی گورنری پر عقبہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن اشعث بن یحییٰ خزاعی تھا اور حسن ... موصل کی پولیس افسر حسین بن بکیر کی ماتحتی میں ... مساور بن عبدالحمید بن مساور بجلی بوازیج میں رہتا تھا ایک روز حسین بن بکیر افسر پولیس نے مساور کے چھوٹے لڑکے کو حوثرہ موصل میں گرفتار کرا لیا حوثرہ ایک حسین لڑکا تھا حوثرہ نے اپنے باپ مساور کو لکھ بھیجا کہ حسین

خلیفہ مستعین باللہ ابو العباس احمد بن معتصم ... ۲۲۱ھ میں پیدا ہوا اس کی ماں ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

بن بکیر افسر پولیس نے مجھے جبراً گرفتار کر لیا ہے۔ دن کو تو قید و تنہائی کی مصیبت جھیلتا ہوں اور شب کے وقت وہ مجھ سے مزدوری کا کام لیتا ہے۔ مساور کو اس خط کے دیکھنے سے سخت اشتعال پیدا ہوا۔ قرب و جوار کے لوگوں کو جمع کر کے حدیثہ موصل کا ارادہ کیا۔ حسین بن بکیر یہ خبر پا کر روپوش ہو گیا۔ مساور نے اپنے بیٹے حوثرہ کو جیل سے نکال لیا۔ رفتہ رفتہ اکراد اور اعراب کے کانوں تک یہ خبر پہنچی ان میں بھی فوری جوش پیدا ہو گیا اور مستعد و آمادہ ہو کر مساور کے پاس آ گئے۔

مساور کی موصل کی جانب پیش قدمی: ان لوگوں کے آ ملنے سے مساور کی جمعیت بڑھ گئی فوجی صورت میں مرتب کر کے موصل کا رخ کیا اور جانب شرقی میں پہنچ کر لڑائی کا نعرہ لگا دیا چند دنوں تک عقبہ بن محمد والی موصل سے لڑتا رہا پھر وہاں سے مراجعت کر کے خراسان کے راستہ پر آ ٹھہرا۔ خراسان کی راہ کی حفاظت پر بندار و مظفر بن سیسل مامور تھے۔ بندار طبری تین سو کی جمعیت کے ساتھ مقابلہ پر آیا مساور کے ہمراہ سات سو خوارج تھے لڑائی ہوئی مساور نے بندار کے ہمراہیوں کو شکست دے کر سب کو مار ڈالا اور بندار بھی مارا گیا تھا۔ صرف پچاس آدمی جان بچا کے مظفر بن سیسل کے پاس بھاگ کر بغداد پہنچے۔

اہل جلولہ سے لڑائیاں: خوارج جلولاء کی جانب چلے آئے اہل جلولا اور مساور سے متعدد لڑائیاں ہوئیں جن میں فریقین کے ہزاروں آدمی کام آ گئے بعد ازاں بارگاہ خلافت سے خطرمش مامور کیا گیا ایک عظیم الشان لشکر لے کر مقابلہ پر آیا مساور نے اس کو بھی شکست دے دی اور اکثر اعمال موصل پر قابض ہو گیا۔

حسن بن ایوب کی شکست: پھر ۲۵۴ھ میں ایوب بن احمد بن عمر بن خطاب تغلبی کو موصل کی حکومت دی گئی اس نے اپنی طرف سے اپنے بیٹے حسن کو بطور نائب کے موصل پر متعین کیا۔ اس نے ایک بہت بڑا لشکر فراہم کیا جس میں حمدان بن حمدون بن حارث بن لقمان (امرائے بنی حمدان کا دادا) اور محمد بن عبداللہ بن سید بن انس بھی تھا حسن نے لشکر مرتب کرنے کے بعد جنگ مساور کو کوچ کر دیا اور نہر زاب کو عبور کر کے مساور کے سر پر جا پہنچا۔ مساور اپنا کیمپ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ حسن نے بڑھ کر وادی ذیاب میں سخت جنگ ہوا لڑائی کا بازار گرم ہو گیا لشکر موصل کو شکست ہوئی محمد بن سید ازدی مارا گیا حسن بن ایوب مضافات اربل کی جانب بھاگ گیا۔

مساور کا موصل پر قبضہ: اس واقعہ کے بعد ۲۵۵ھ میں ایک خلیفہ (معتز) کی معزولی اور دوسرے خلیفہ (مہتدی) کی خلافت اور گورنر موصل کی تبدیلی سے خوارج نے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ عبداللہ بن سلیمان ایک ناتجربہ کار شخص موصل کی گورنری پر مقرر کیا گیا۔ مساور نے موقع پا کر موصل پر چڑھائی کر دی۔ عبداللہ بن سلیمان والی موصل خوف جنگ سے چھپ رہا۔ مساور نے شہر میں پہنچ کر بلا مزاحمت و جنگ قبضہ کر لیا اہل موصل میں سے کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی اس اثناء میں جمعہ کا دن آ گیا جامع مسجد میں اپنے ہمراہیوں کے نماز ادا کرنے کو گیا خطبہ دیا نماز پڑھی اور بعد ادائے نماز جمعہ حدیثہ موصل کی طرف چلا گیا جو اس کا دار الہجرت تھا۔

مساور اور عبیدہ کی جنگ: ۲۵۶ھ میں خوارج میں سے ایک شخص عبیدہ بن زہیر عمری نامی نے مساور کی مخالفت کا علم

۔ جلولا موصل کے قریب اطراف میں ہے۔ یہ لڑائی مساور کی مخالفت ۲۵۲ھ میں پیدا ہوئی اور جنگ ماہ جمادی الاول ۲۵۳ھ میں ہوئی۔

(تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۸۹)

بلند کیا عبیدہ اور مساور سے توبہ خاطی (گنہگار) کے بابت بہت بڑا مباحثہ ہوا عبیدہ کہتا تھا کہ غلطی کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور مساور اس کے خلاف تھا خوارج کا ایک گروہ عبیدہ کے ساتھ ہو گیا۔ مساور نے حدیثہ موصل سے عبیدہ کی طرف جنگ کے ارادہ سے خروج کیا۔ بہت سخت لڑائی ہوئی عبیدہ مارا گیا اور اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

بلاد عراق پر قبضہ: تھوڑے دنوں بعد بنی زہیر سے ایک دوسرا شخص طوق نامی مساور کی مخالفت پر اٹھا حسن بن ایوب بن احمد عدوی نے اس کے لئے ایک عظیم الشان لشکر فراہم کیا طوق نے ۲۵۳ھ؛ ۲۵۴ھ میں مساور سے صف آرائی کی لیکن ناکامی کے ساتھ پسپا ہو گیا۔ مساور نے عراق کے اکثر بلاد پر قبضہ کر لیا اور خراج بھیجنا بند کر دیا۔ موسیٰ بن بغا اور بکیال نے بسر داری ایک عظیم الشان لشکر کے مساور پر فوج کشی کی [illegible] تک بڑھ آئے۔ ابھی لڑائی نہ چھڑنے پائی تھی کہ یہ خبر پا کر کہ ترکوں نے خلیفہ مہتدی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے اور مسند خلافت سے اس کو اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں سامرا واپس چلے آئے۔

مفلح کا تقرر: چنانچہ جس وقت خلیفہ معتمد رونق افروز مسند خلافت ہوا تو اس نے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ مفلح کو جنگ مساور پر روانہ کیا۔ مساور نے حدیثہ سے نکل کر ان دو پہاڑوں کا ارادہ کیا جو اس کے متصل ہی تھے۔ مفلح یہ خبر پا کر مساور کے لشکر کے پچھلے حصہ پر جا پڑا اور نہایت تیزی سے معرکہ کارزار گرم کر دیا۔ مساور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور مفلح اس کا محاصرہ کئے ہوئے دامن کوہ میں ٹھہر گیا اور ایک مدت تک دونوں فریقوں میں متعدد لڑائیاں ہوتی رہیں چونکہ مساور کے ہمراہیوں میں زمانہ جنگ عبیدہ سے اس لڑائی تک زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تھی اس وجہ سے موقع پا کر قلعہ کوہ سے اتر آیا صبح ہوئی تو میدان جنگ میں صرف مفلح کا لشکر نظر آیا مفلح نے اپنے حریف سے میدان کو خالی دیکھ کر موصل کا رستہ لیا۔ پھر موصل سے دیار ربیعہ کو دیار ربیعہ سے سنجار، نصیبین ہوتا ہوا خابور پہنچا اور وہاں کا انتظام کر کے موصل واپس آیا دو ایک روز قیام کر کے حدیثہ کی طرف کوچ کر دیا۔

مفلح کی مراجعت بغداد: جوں ہی مفلح نے موصل کو چھوڑا مساور لوٹ پڑا اور اس کے لشکر کے پچھلے حصہ پر حملہ کر کے غارت کا ہاتھ صاف کرتا ہوا حدیثہ تک پہنچا۔ مفلح کے ہمراہی روزانہ جنگ اور سفر سے تھک گئے تھے اور زندگی سے جان چرانے لگے تھے مفلح نے چند روز حدیثہ میں قیام کر کے ماہ رمضان ۲۵۶ھ میں بغداد کی جانب مراجعت کر دی اور مساور نے دوبارہ ان شہروں پر قبضہ کر لیا ان واقعات سے اس کا رعب داب بڑھ گیا۔ اس کے بعد ۲۵۹ھ میں مسرور بلخی نے حدیثہ پر چڑھائی کی دو سپہ سالار ان ترکوں میں سے [illegible] نامی سپہ سالار کو ایک فوج کثیر کے ساتھ حدیثہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر ۲۶۱ھ میں حکمرانان خراسان سے یحییٰ بن جعفر مساور کی فوج پر لڑائی کے لئے روانہ ہوا۔ مسرور نے اس کا تعاقب کیا۔ موفق نے بھی اس کا تعاقب کیا مسرور کا ساتھ دیا مگر ان دونوں نے اس کو نہ پایا۔

وصیف کا قتل: ۲۵۳ھ عہد خلافت معتز میں ترک فراعنہ اور اشروسنیہ کی فوجیں جمع ہو کر چار مہینے کے روزینہ کی

---

۱ پانچ سو۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ [illegible] سے لکھا جا رہا ہے [illegible]

باب ۱۵:

صفاریہ سلطنت کا قیام ۲۵۱ھ تا ۲۵۵ھ

یعقوب بن لیث اور اس کا بھائی عمرو سجستان میں تانبے پیتل کی دکانداری کرتے تھے انہی کے زمانہ میں ایک شخص ہوا خواہان اہل بیت سے صالح بن نضر کنانی نامی اس اطراف میں ظاہر ہوا اور خوارج سے معرکہ آرائی میں مصروف ہو گیا چونکہ یہ لوگ اس کی امداد رضاکارانہ کرتے تھے اس لیے مطوعہ کے نام سے موسوم ہوئے اسی وجہ سے لوگ اس وقت مطوعی کہے گئے امراء و رؤسا اور عوام الناس کا ایک گروہ اس کے معتقدوں میں داخل ہو گیا تا آنکہ درہم بن حسن اور صالح نے سجستان پر قبضہ کر کے طاہر بن عبداللہ والی خراسان کو نکال دیا اتفاق یہ کہ اس کے بعد صالح کی باحوصلہ زندگی کا خاتمہ ہو گیا اور درہم بن حسن اس کے بجائے اس کے رضاکاروں پر حکومت کرنے لگا اس کے زمانہ میں معتقدین کی بہت کثرت ہوئی مگر چونکہ درہم کا جوش اور صالح جیسا نہ تھا والی خراسان نے حیلہ سے اس کو گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا۔ رضاکاروں نے جمع ہو کر یعقوب بن لیث کو اپنا امیر بنا لیا۔

یعقوب بن لیث کی فتوحات: یعقوب بن لیث بڑا شجاع و بہادر شخص تھا اس نے خوارج سے جنگ چھیڑ دی اور کمال مردانگی سے لڑ کر ان کو زیر کیا ان کے قصبات اور گاؤں کو ویران کر دیا۔ آدمی ہوشیار اور چالاک تھا۔ دربار خلافت میں ایک عرضی اس مضمون کی بھیج دی کہ "میں نے خلافت عباسیہ کے مخالفین (خوارج) کو لڑ کے زیر کر دیا ہے اور میں ہر طرح خلیفۃ المسلمین کا مطیع و فرمانبردار ہوں"۔ اور آہستہ آہستہ کل ملک سجستان پر قبضہ کر کے اس کے راستوں کی حفاظت کا انتظام کر دیا۔ لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا وعظ و پند کرنے لگا۔ اس سے اس کی وجاہت ظاہر میں ترقی ہوئی اور اراکین دولت بھی اس کی عزت کرنے لگے۔

ہرات پر قبضہ: کچھ عرصہ بعد یعقوب بن لیث نے سجستان سے اطراف خراسان کی جانب کوچ کیا ان دنوں خراسان کی حکومت پر محمد بن عبداللہ بن طاہر تھا اور اس کی جانب سے ہرات پر محمد بن اوس انباری حکمران تھا یعقوب کی خبر سن کر ایک لشکر مرتب کر کے مقابلہ پر آیا۔ یعقوب سے لڑائی ہوئی میدان جنگ یعقوب کے ہاتھ رہا۔ محمد بن اوس بھاگ کھڑا ہوا۔ یعقوب نے ہرات اور بوشنج پر بھی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا اس واقعہ سے والی خراسان اور اطراف و جوانب کے امراء کے ہوش و حواس جاتے رہے ان کے دلوں پر اس کی ہیبت اور رعب کا سکہ بیٹھ گیا۔

کرمان پر قبضہ: اسی زمانہ میں علی بن حسین بن شبل نامی ایک شخص فارس کا گورنر تھا باوجودیکہ اس نے خراج

دربار خلافت میں ایک مدت سے نذر بھیجا تھا۔ لیکن سجستان پر یعقوب کے تصرف و قبضہ کو گوارا نہ کر کے کرمان کی گورنری کی درخواست خلیفہ معتز کی خدمت میں بھیج دی۔ چونکہ خلیفہ معتز ان دونوں علی بن حسین اور یعقوب بن لیث کی حقیقت حال سے بخوبی واقف تھا دونوں کے پاس سند گورنری کرمان بھیج دی تا کہ دونوں لڑ بھڑ کے ختم ہو جائیں اور کم از کم یہ کہ ان دو میں سے ایک ضرور فنا ہو جائے۔ ادھر علی بن حسین نے فارس سے طوق بن مغلس کو اپنا نائب مقرر کر کے کرمان بھیج دیا ادھر سجستان سے خلافت مآبی کا فرمان پاتے ہی یعقوب صفار بھی کرمان کی طرف روانہ ہو گیا مگر اس کے پہنچنے سے پہلے طوق نے کرمان میں پہنچ کر قبضہ کر لیا۔

یعقوب نے قریب کرمان پہنچ کر قیام کیا پھر دو مہینے تک طوق کے انتظار میں ٹھہرا رہا۔ جب طوق نے کرمان سے قدم باہر نہ نکالا تو یعقوب نے سجستان کی طرف کوچ کر دیا طوق نے اس کی مراجعت کے بعد بجائے آراستگی لشکر اور تیاری جنگ کے لہو و لعب کی مجلس منعقد کر دی۔ ابھی یعقوب سجستان ہی کے راستے میں تھا کہ جاسوسوں نے اس کی اطلاع کر دی لوٹ پڑا دو دن کی مسافت کو ایک دن میں طے کر کے طوق کے سر پر آ پہنچا اور چاروں طرف سے گھیر کر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ طوق اور اس کے مصاحبین کا نشہ ہرن ہو گیا۔ حواس باختہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یعقوب نے کرمان پر قبضہ حاصل کر لیا اور طوق کو پابہ زنجیر جیل میں ڈال دیا۔

شیراز پر قبضہ: علی بن حسین کو اس کی خبر لگی جس وقت کہ یہ شیراز میں تھا سنتے کے ساتھ بدن میں آگ سی لگ گئی۔ یہ سمجھ کر کہ اب شیراز کی بھی خیر نہیں ہے۔ یعقوب اس طرف ضرور آئے گا۔ فوراً ایک لشکر مرتب کر کے شیراز کے باہر ایک ایسے مقام پر اتر پڑا جس کے ایک جانب تو سربفلک پہاڑوں کا سلسلہ تھا اور دوسری طرف نہر تھی۔ راستہ ایسا تنگ تھا کہ دو آدمی ایک ساتھ نہ چل سکتے تھے۔ یعقوب بھی انتظام کرمان سے فارغ ہو کر شیراز کی طرف بڑھا اور علی بن حسین کے مقابلہ پر پہنچ کر پڑاؤ کر دیا۔ راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے آگے بڑھنے کی ہمت نہ پڑی۔ دوسرے دن یعقوب نے اپنے رکاب کی فوج کے سواروں کو مرتب کر کے ایک پر جوش خطبہ دیا اور گھوڑے کو مہمیز لگا کر نہر میں ڈال دیا اس کے پیچھے پیچھے فوج کے سواروں نے بھی تیزی سے آگے بڑھ کر گھوڑوں کو نہر میں ڈال دیا رکاب سے رکاب ملائے باتیں کرتے ہوئے بات کی بات میں نہر عبور کر کے علی بن حسین سے جا لڑے گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ بالآخر علی بن حسین کا لشکر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا اور علی بن حسین گرفتار کر لیا گیا۔ یعقوب نے اس کی لشکرگاہ کو لوٹ کر شہر کا رخ کیا اور شیراز پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر کے سجستان کی طرف واپس آیا (یہ واقعہ ۲۵۵ھ کا ہے)

فارس پر قبضہ: بیان کیا جاتا ہے کہ نہر عبور کرنے کے بعد علی بن حسین اور یعقوب سے سخت لڑائی ہوئی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ علی بن حسین کو شکست ہوئی اس کا لشکر تقریباً پندرہ ہزار تھا جس میں موالی (آزاد غلام) اور اکراد تھے۔ علی بن حسین کا لشکر شکست کھا کر غروب آفتاب کے وقت شیراز کی طرف لوٹا شہر پناہ کے دروازہ پر شکست خوردوں کا ایک جمگھٹا تھا ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو سب سے پہلے میں شیراز میں داخل ہو جاؤں کچھ لوگ اطراف فارس میں منتشر ہو کر اہواز تک پہنچ گئے۔ اس معرکہ میں علی بن حسین کے ہمراہیوں میں سے پانچ ہزار آدمی کام آئے۔ یعقوب نے فارس پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد علی بن حسین کو طرح طرح کی ایذائیں دیں اور جبر و ظلم سے ایک ہزار تھان جواہرات گھوڑے آلات حرب اور دیگر قیمتی

قیمتی اسباب جس کی کوئی انتہا نہ تھی وصول کئے۔

یعقوب کا اظہار اطاعت: دربار خلافت میں اپنی اطاعت و فرماں برداری کی ایک عرض داشت بھیج دی اور اس کے ساتھ ہی بیش بہا تحائف اور قیمتی قیمتی تحائف بھی بھیجے ازاں جملہ ان بڑے بت بھی تھے۔ یہ اصل چاندی اور سونے کے منقش تھے۔ روانگی تحائف اور عرض داشت کے بعد یعقوب نے کرمان کی جانب کوچ کر دیا اس کے ساتھ علی بن حسین اور طوق بھی تھا۔ خلیفہ معتز نے اس کے بعد فارس کو اپنے ممالک محروسہ میں شامل کرنے کی غرض سے اپنے گورنروں کو روانہ کر دیا۔

مصر میں ابن طولون کی حکومت کی ابتداء: چونکہ باکیال منجملہ ان امراء و سرداران دولت کے تھا جو بغا وصیف اور بیہ کو بلی کے ساتھ رہتے تھے جس وقت المعتز فتنے برپا کرنے لگا اور گورنران صوبجات کی برطرفی اور تقرری سے قدرے حکومت مستحکم ہو چلی اس وقت اطراف و جوانب کے عمال نے خود مختاری شروع کر دی جیسا تھا اس کو نیا صوبہ ملک مصر دیا گیا جب خلیفہ معتز نے باکیال کو دے دیا اس وقت مصر کی گورنری عنایت کی اس وقت باکیال خود دارالخلافت میں مقیم تھا اس نے اپنی طرف سے احمد بن طولون کو بطور نائب کے مامور کیا۔

طولون ترکی النسل ہے اس کا باپ فرغانہ کی لڑائی میں قید ہو کر آیا تھا۔ اس نے مامون کی خدمت میں پرورش پائی اس کے بیٹے احمد نے بھی اسی میں پرورش پائی۔ ہوش سنبھالا حکمرانی اور انتظام کے طریقے سیکھے۔

باکیال کو جب حکومت مصر ملنے کے بعد ایک بڑی فکر دامن گیر ہوئی کہ کس کو نیابت دی جائے اور کس کو حکومت مصر پر میری جانب سے بھیجا جائے۔ مشیروں نے احمد بن طولون کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ باکیال نے اس کو اپنا نائب بنا کر مصر بھیج دیا۔ اس نے مصر پہنچ کر استقلال سے مضافات مصر اور اسکندریہ پر قبضہ حاصل کر لیا پھر جب خلیفہ مہتدی نے باکیال کو قتل کر کے یارجوج ترکی کو مصر کی گورنری مرحمت فرمائی۔ یارجوج نے احمد بن طولون کو بوجہ اس کے کہ اس سے اس کے مراسم قدیمہ تھے۔ اس کے عہدہ پر بحال رکھا بلکہ کل بلاد مصریہ کا اپنی جانب سے نائب مقرر کیا۔ اس سے حکومت مصر پر اس کے قدم مضبوطی سے جم گئے اور اس کے بعد اس کے بیٹے بطور حق ملک مصر کے حکمران ہوئے اور جب تک وہ رہے ان کی حکومت و دولت کا ڈنکا بجا۔

عبید اللہ بن طاہر کی گورنری و معزولی: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ محمد بن عبداللہ بن طاہر بن حسین عراق و بلاد کی گورنری پر تھا اس کے اور دو قرابت مند محمد بن یحییٰ وغیرہ والی الجزیرہ کر رہے تھے محمد خود بغداد میں مقیم اور خلیفہ مستعین کے ساتھ مرکز و محور تھا بلکہ مستعین اور معتز سے مصالحت ہوئی اور خلیفہ معتز نے مستقل طور سے زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ ۲۵۳ھ میں بعہد خلافت خلیفہ معتز محمد بن عبداللہ بن طاہر کا انتقال ہو گیا۔ وفات کے وقت اس نے حکومت و دولت اور جو کچھ اس کے قبضہ میں تھا اپنے بھائی عبید اللہ بن عبداللہ کے سپرد کیا۔ محمد بن عبداللہ کے مرنے پر اس کے بیٹے طاہر اور عبید اللہ میں امارت و حکومت کی بابت کشیدگی ہوئی۔ عوام الناس کا میلان طاہر کی طرف تھا اور سپہ سالار ابن اشرس حکومت کے خیال سے عبید اللہ کا ساتھ دے رہے تھے۔ دربار خلافت سے بسبب وصیت خلعت گورنری سے عبید اللہ کو سرفراز فرمایا گیا اور خلعت کے ساتھ پچاس ہزار درہم عنایت کئے گئے۔

سلیمان ابن طاہر کی گورنری: اس کے بعد خلیفہ معتز نے سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کو خراسان سے طلب کر کے عراق اور سواد کی حکومت اس کے بھائی محمد بن عبداللہ کی جگہ مرحمت کی اور عبید اللہ کو معزول کر دیا۔ عبید اللہ نے چلتے وقت بیت المال میں جو

بچو تھا ان کو لے کر دار الخلافت ... چلا ہے پھر تا نظر آیا۔ سلیمان مع اپنے سپہ سالار محمد بن اوس بغداد میں داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ خراسان کا ایک عظیم الشان لشکر بھی تھا۔ ان لوگوں نے اہل بغداد کے ساتھ خلاف ... ہو گئے ... زیادتی سے پیش آئے۔ یہ حرکات اہل بغداد کو اس سے ناراضگی اور بے دلی پیدا ہوئی۔ باقی رہا بغداد کا لشکر ان کو اس سے بڑی بے چینی پیدا ہوئی کہ سلیمان بن طاہر نے بیت المال میں جو کچھ باقی رہ گیا تھا اس کو لشکر بغداد اور شاکریہ کی تنخواہ بند کر کے اپنے لشکریوں میں تقسیم کر دیا۔ شاکریوں نے متفق ہو کر بلوا کر دیا جیل کے دروازے توڑ ڈالے محمد بن اوس ... کے جزیرہ کی طرف بھاگا۔ عوام الناس اور لشکریوں نے تعاقب کیا لڑائی ہوئی۔ محمد بن اوس کو شکست فاش ہوئی۔ لشکر بغداد نے باب الشماسیہ سے اس کو نکال باہر کیا اور اس کے مکان سے روپیہ اور اسباب لوٹ کر لشکر ... جب گئے اور اس کو بھی لوٹ لیا۔ سلیمان نے مجبور ہو کر بغاوت دبانے کی غرض سے لشکر خراسان کو خراسان کی جانب واپس کر دیا۔

ابو احمد بن متوکل کی حفاظت: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ خلیفہ معتز اور خلافت عباسیہ میں ایک نیا ... آئندہ بیان کیا جائے گا جبکہ ... جب ۲۵۲ھ میں سلیمان بن عبداللہ کے پاس بغداد میں اپنی خلافت کی بیعت لینے کو پیغام بھیجا۔ اتفاق یہ کہ ان دنوں ابو احمد بن متوکل بھی بغداد میں موجود تھا۔ جس کو خلیفہ معتز نے اس شہر کے بلوائیوں کی روک تھام کو بغداد روانہ کیا تھا۔ سلیمان نے خلعت بھی ... اس کو پہنایا۔ لشکریوں اور عوام الناس نے اس وجہ سے بلوہ کر دیا اور جمع ہو کر سلیمان کے مکان پر آئے۔ سلیمان کے ہمراہیوں نے مقابلہ کیا۔ ... لڑائی ہوتی رہی۔ اگلے دن جامع مسجد میں خلیفہ معتز کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ بلوہ فرو ہو گیا۔ پھر ان لوگوں نے جمع ہو کر ابو احمد کی بیعت کرنے کی ... اور ان کو تخت دلانے اور ان کے ... کی خواہش کی۔ سلیمان نے ابو احمد کو باہر نکال کر ان لوگوں کو دکھایا اور جس چیز کے وہ خواہاں تھے ان کے ... کا وعدہ کیا۔ بلوائیوں کا مجمع منتشر ہو گیا۔ سلیمان نے ابو احمد کی حفاظت پر چند لوگوں کو متعین کر دیا۔ اس کے بعد ماہ ... ۲۵۲ھ شعبان میں معتز کی خلافت کی بیعت لی گئی۔

عبدالعزیز بن ابی دلف کی گورنری: ہم ابو دلف کے حالات عہد خلافت خلیفہ مامون میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو دلف کرخ کا رئیس تھا اور خلیفہ مامون نے اس سے ... اس نے اس کی اطاعت اختیار کر لی تھی معاف کر دیا تھا اور اس نے اس کی مرضی کے مطابق ان اطراف میں قیام کیا تھا۔ اس کے مرنے پر اس کا بیٹا عبدالعزیز جانشین ہوا۔ ان دنوں خلیفہ مستعین اور معتز میں جنگ ہو رہی تھی اس وقت عبدالعزیز نے خلیفہ مستعین کی اطاعت قبول کر لی۔ خلیفہ مستعین نے وصیف کو جبل اور اصفہان کی گورنری مرحمت فرمائی۔ وصیف نے عبدالعزیز کو بلاد مذکورہ کی نیابت کے لیے لکھا اور خلعت نیابت روانہ کی۔ اس کے بعد خلیفہ مستعین کی خلافت کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا۔ خلیفہ معتز مسند خلافت پر متمکن ہوا۔

معتز نے ہمدان ... جب ۲۵۳ھ میں جبل و اصفہان کے فتح کرنے کا حکم دیا اس کے مقدمۃ الجیش پر مفلح تھا عبدالعزیز بن ابی دلف نے بیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ ہمدان کے باہر صف آرائی کی اور ایک نہایت سخت اور خونریز جنگ کے بعد عبدالعزیز کی فوج میدان جنگ سے بھاگ گئی۔ اس کے آخری ... معرکہ کا نام ہے۔

مفلح کا کرج پر قبضہ: مفلح نے کامیابی کے جوش میں کرج کا قصد کیا۔ عبدالعزیز دوبارہ فوج مرتب کر کے دوبارہ میدان جنگ میں آیا مگر بہ سختی ... اس مرتبہ بھی شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا اور مفلح نے اپنی فتح مندی کا جھنڈا کرج

[illegible]

دلف بن عبدالعزیز کا قتل [illegible]

[illegible]

احمد بن عبدالعزیز کا تقرر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انہوں نے رشوت اور سازش سے جو دولت کی سب مال کھا گیا اور ایسا ہی تھا۔ وہ صالح سے برہم ہو گئے [illegible] اپنی تنخواہ مانگنے نکلے اور خلیفہ معتز کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست پیش کی: "ہم کو صالح نے ہم کو بہت بڑی زک دی ہے آپ ہم کو پچاس ہزار دینار مرحمت فرما دیجئے ہم اس کا مقابلہ کریں گے تاکہ ہم کو اور آپ کو کچھ راحت ملے۔"

بے چارہ خلیفہ معتز کے پاس کیا تھا بیت المال تو امراء و ارکان سلطنت نے پہلے ہی سے خالی کر دیا تھا۔ شاہ شطرنج کی طرح نام کا خلیفہ تھا۔ اپنی ماں کی طرف رجوع کیا۔ تمام حالات عرض کئے۔ پچاس ہزار کی درخواست کی ماں نے انکار کیا۔ ترکی چونکہ مزاج آشنا ہو گئے ہیں۔ یہ خبر پا کر کہ امیر المومنین کی جانب سے درخواست نامنظور ہوئی ہے بگڑ گئے اور اس کی معزولی پر متفق ہو کر بلوا کرتے ہوئے [illegible]

معزولی کا محضر نامہ: صالح بن وصیف، محمد بن بغا عرف ابو نصر اور بایکیال ترک مسلح قصر خلافت کے دروازہ پر آئے۔ خلیفہ معتز کو بلا بھیجا۔ خلیفہ معتز نے معذرت کی۔ دوا پی ہے، ان میں سے بعض کو حاضری کی اجازت دے دی۔ سب کے سب گھس گئے۔ خلیفہ معتز کے پاؤں پکڑ کر دروازہ تک کھینچتے ہوئے لائے، مارا، گالیاں دیں، گرمی کا موسم تھا، دھوپ میں کھڑا کیا اور جو شخص گزرتا تھا طمانچہ مارتا تھا۔ الغرض جب کوئی دقیقہ بے توقیری و رسوائی کا باقی نہ رہا، اس وقت قاضی ابن ابی الشوارب کو مع جماعت کے بلایا۔ قاضی ابن ابی الشوارب نے چند ارکان دولت کے آنے پر خلیفہ معتز کی معزولی کا محضر لکھ لیا۔ قاضی ابن ابی الشوارب اور حاضرین جلسہ نے گواہی لکھی۔ صالح بن وصیف اس کی ماں کے گھر کو لوٹ لیا اور خود اس کی ماں کو [illegible] دیا گیا۔ مگر اس کی ماں قبیحہ بذریعہ سرنگ جو اس کے مکان میں تھی بھاگ گئی اور خلیفہ معتز کو اس کے دشمنوں کے حوالے کر گئی۔ ان لوگوں نے اس کو ایک تہ خانہ میں بے آب و دانہ بند کیا، یہاں تک کہ [illegible] دم توڑ دیا۔ پھر اعیان بنی ہاشم اور ارکان دولت نے اس کے مر جانے کی شہادت دی۔ یہ واقعہ آخر ماہ رجب ۲۵۵ھ کا ہے۔

جس وقت خلیفہ معتز نے [illegible] خود کو معزول کیا اور اس امر کا اقرار کیا کہ میں خلافت کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا ہوں اور خوشی و رغبت تمام امور خلافت مہتدی کے سپرد کرتا ہوں اس وقت تمام ارکان دولت امراء شہر رؤسا جمع تھے۔ عوام الناس نے خلیفہ معتز کے چچا زاد بھائی محمد بن واثق[1] کو مسند خلافت پر بٹھایا اور اس کے ہاتھ پر اطاعت و خلافت کی بیعت کی اور مہتدی باللہ کا لقب دیا۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ قبیحہ اپنے بیٹے خلیفہ معتز کو دشمنوں کے حوالے کر کے [illegible] بھاگ گئی۔ خلیفہ معتز کے بعد لوگوں نے اس کو مخفی مقامات پایا۔ بھاگنے کا سبب تھا کہ جس وقت صالح نے وزراء کے ساتھ بے عزتی کی ہے تو قبیحہ نے سمجھ لیا [illegible] اور ان لوگوں سے تیرا روپیہ وصول کر کے رہا کیا اس وقت یہ [illegible] نہیں وہ [illegible] ایک [illegible] بدل [illegible] گئے۔ اتفاق سے [illegible] کی اطلاع ہو گئی صالح نے [illegible] کر کے [illegible] کی طرف [illegible]

---

[1] خلیفہ مہتدی باللہ ابو عبداللہ محمد بن واثق [illegible]

[2] [illegible]

ایک سرنگ کھدوائی اور خزانہ شاہی میں جو کچھ مال و اسباب اور جواہرات تھے ان کو برآمد کر کے بطور امانت کسی کے پاس رکھ دیا۔ چنانچہ جب لوگوں نے خلیفہ معتز کو گھیر لیا تب قبیحہ خوف جان سے براہ سرنگ بھاگ گئی۔

اب ظاہر ہونے کا وقت تھا کہ ہنگامہ فرو ہونے کے بعد صالح کے پاس امان کا پیام بھیجا صالح نے ماہ رمضان ۲۵۵ھ میں قبیحہ کو بلا بھیجا۔ قبیحہ نقاب ڈال کر حاضر ہوئی پانچ لاکھ دینار کی تھیلی پیش کی۔ صالح نے دم دلاسا اور تعزیر کی دھمکی دے کر اس خزانہ کا پتہ دریافت کیا جو زمین کے نیچے تھا۔

اس خزانہ میں ایک کروڑ تین لاکھ دینار، ایک مکوک[1] زمرد کا، ایک قدر بڑے بڑے موتی اور ایک کیلجہ یاقوت سرخ تھا جس کی نظیر ملنا مشکل تھی۔ صالح نے ان سب مال و اسباب کو برآمد کر کے اپنے قبضہ میں کیا۔ لوگوں نے قبیحہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا کہ ''اس کم بخت نے پچاس ہزار دینار کے لئے اپنے بیٹے کو قتل کرا دیا باوجودیکہ اس کے پاس اس قدر مال تھا''۔ قبیحہ نقصان مال اور مصیبت کے صدمے نہ برداشت کر سکی تو مکہ معظمہ چلی آئی اور زید بن معتز کو گرفتار کرا کے تکلیفیں دے کر ان کا مال و اسباب بھی ضبط کر لیے اور مارتے رہے تا آنکہ ان کی زندگی کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد ابونوح کو گرفتار کرایا اور اس کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا۔ پھر حسن بن مخلد کو گرفتار کرا لیا۔ یہی برتاؤ اس کے ساتھ بھی کیا گیا مگر حیات مستعار کا کچھ حصہ باقی تھا نہ مرا۔

خلیفہ مہتدی کو جب ان واقعات کی خبر پہنچی تو وہ ناراض ہوا اور غصہ میں پیچ و تاب کھا کر بولا ''ان لوگوں کی سزا دہی کے لئے قید کی مصیبت کیا کم تھی جو قتل کئے گئے''۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

---

[1] مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں تین کیلجے آتے ہیں اور ایک کیلجہ [illegible]
[illegible]

باب : ۱۶

خلیفہ مہتدی ۲۵۵ھ تا ۲۵۶ھ

خلیفہ مہتدی نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ہی لونڈیوں اور مغنیوں کو سامرا سے نکلوا دیا کل سرائے شاہی میں جس قدر درندے تھے ان کے مار ڈالنے اور کتوں کو نکال دینے کا حکم صادر فرمایا۔ عدل و انصاف کرنے کی طرح ڈالی۔ دربار عام کیا۔ حالانکہ ان دنوں چاروں طرف فتنہ و فساد کا جوش زوروں پر تھا اور وصیف عباسیوں کے انتظام اور خود سری کرنے میں مضطرب تھی خلیفہ مہتدی نے اصلاح و انتظام پر کمر ہمت باندھی۔ قلمدان وزارت سلیمان بن وہب کے سپرد کیا مگر صالح بن وصیف نے اپنی حکمت عملی یا خوش انتظامی سے دن دونی کی۔ بچے تختہ مشق کر لیا اور صرف وہب کے ساتھ حکومت و سلطنت کرنے لگا۔

موسیٰ بن بغا عہد خلافت معتز سے اطراف رے اور اصفہان میں نائب تھا اس کے ساتھ مفلح و ابوالساج کا غلام بھی تھا۔ قبیحہ اور معتز نے جس وقت خلیفہ معتز کے قوائے حکمرانی کمزور اور اس کے امور سلطنت میں اضطراب و اختلال واقع ہو رہا تھا قبل اس واقعہ کے کہ خلیفہ معتز کے ہاتھ سے زمام حکومت چھین لی جائے موسیٰ بن بغا کو یہ حالات لکھ بھیجے تھے۔ قبیحہ کا یہ خط موسیٰ کے پاس اس وقت پہنچا جب کہ اس نے مفلح کو حسن بن زید علوی کے مقابلہ پر بھیجا ہوا تھا۔ چنانچہ مفلح نے طبرستان میں حسن بن زید سے معرکہ آرائی کی۔ حسن بن زید کو شکست ہوئی مفلح نے اس کی لشکرگاہ پر قبضہ کر کے ان کے مکانات کو جلوا دیا اور اس کے تعاقب میں دیلم تک چلا گیا موسیٰ بن بغا نے مفلح کی درخواست کے مطابق مراجعت کا حکم دے دیا اسی اثناء میں کہ موسیٰ بن بغا مفلح کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ خلیفہ معتز کی معزولی، قتل اور مہتدی کی بیعت و تخت نشینی کا واقعہ پیش آ گیا۔ رفتہ رفتہ ان واقعات کی اور نیز اس امر کی بھی خبر پہنچی کہ صالح نے نمک حرامی کر کے خلیفہ معتز کا مال و اسباب لے لیا اور اس کے وزراء اور امراء کی تذلیل کی ہے اور امیر المومنین کی والدہ قبیحہ کا مال و اسباب چھین کر نکال دیا ہے۔ موسیٰ بن بغا کے ہمراہیوں کو اس سے اشتعال پیدا ہوا جمع ہو کر موسیٰ بن بغا کے پاس گئے۔ کہہ سن کر سامرا چلنے پر تیار کر لیا۔ اس اثناء میں مفلح بھی بلاد دیلم سے واپس آ گیا ان دنوں موسیٰ بن بغا رے میں تھا۔ موسیٰ بن بغا نے سامرا کی طرف کوچ کیا۔

موسیٰ بن بغا کی مراجعت: خلیفہ مہتدی نے موسیٰ بن بغا کی آمد کی خبر پا کر رے میں قیام کرنے کا اعلان بھیج دیا اور آئے دن علویوں کی بغاوت اور شورش سے ڈرایا مگر موسیٰ بن بغا نے کچھ توجہ نہ کی اس کے امراء قاصدوں کے ساتھ جو خلیفہ مہتدی کا خط لائے تھے سختی سے پیش آئے۔ موسیٰ نے دربار خلافت میں معذرت لکھ بھیجی۔ قاصدوں نے اس کی تصدیق

تھی کہ اگر موسیٰ بن بغا کو جب تم والا [illegible] کی طرف مراجعت کرتا تو اس کے ہمراہی اس کو تنہا چھوڑ دیتے۔ ان لوگوں میں مدروجہ کا اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ خلیفہ مہتدی یہ سن کر خاموش ہو گیا اور صالح بن وصیف کو موسیٰ کی جانب سے خلیفہ مہتدی کو برہم کرنے کا موقع مل گیا۔ وہ وقت بے وقت جب خلیفہ مہتدی کا رجحان کسی قدر کسی طرف سے ذرا ہٹتا پاتا تو موسیٰ کی شکایت کا دفتر کھول دیتا اور بغاوت و سرکشی کے الزامات اس کے سر تھوپتا۔

مہتدی کی نظر بندی: ۱۳ محرم ۲۵۶ھ میں موسیٰ بن بغا معہ اپنے ہمراہیوں کے سامرا پہنچا۔ صالح بن وصیف یہ سن کر چھپ رہا۔ موسیٰ بن بغا سیدھا دار الخلافت کی طرف چلا گیا اور حاضری کی اجازت طلب کی۔ اس وقت خلیفہ مہتدی دربار میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پیغام اور لوگوں کی وساطت باریابی پا کر چند گھڑی سکوت کے عالم میں حاضری کی اجازت دینے کے مسئلہ پر غور کرتا رہا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر بھی متحیر کے عالم میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ صالح بن وصیف کے منتظر ہیں کہ آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد خلیفہ مہتدی سر اٹھا تو ذکر کیا: "اچھا موسیٰ بن بغا کو حاضری کی اجازت دی جائے"۔ اجازت کا دینا تھا کہ موسیٰ معہ اپنے ہمراہیوں کے پہنچ گیا اور خلیفہ مہتدی کو گرفتار کر کے باہر دوسرے محل میں نظر بند کر دیا اور دار الخلافت میں جو کچھ تھا لوٹ لیا۔

تجدید بیعت: مہتدی نے موسیٰ بن بغا سے معذرت کی لطف و محبت کا خواستگار ہوا۔ موسیٰ بن بغا نے خلیفہ مہتدی سے پہلے اس امر کا عہد لے لیا کہ آئندہ صالح کو کسی قسم کا اختیار امور سلطنت میں نہ دیا جائے اور ظاہر و باطن مجھ سے رسم و رابطہ یکساں رکھی جائے۔ بعد ازاں تجدید بیعت کی اور بیعت سے فارغ ہو کر بیٹھے۔ اگلے دن صالح کو ایوان خلافت میں بلا بھیجا۔ وزراء کے قتل اور خلیفہ معتز کے مال و اسباب چھین لینے کا جواب طلب کیا۔ صالح نے دوسرے دن آنے کا وعدہ کیا۔ جوں ہی رات ہوئی سب ہمراہی ایک ایک دو دو کر کے منتشر ہو گئے۔ معدودے چند کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ یہ دیکھ کر صالح بخوف جان چھپ رہا اور موسیٰ بن بغا کے آدمی اس کو تلاش کرنے لگے۔

صالح بن وصیف کا خط: آخری محرم ۲۵۶ھ میں خلیفہ مہتدی نے ایک خط دکھلایا۔ جس کو سیما شرابی نے اس کی خدمت میں پیش کیا تھا اور یہ ظاہر کیا تھا کہ ایک اجنبی عورت مجھے یہ خط دے کر غائب ہو گئی ہے۔ امرائے دولت اور سپہ سالاران لشکر جمع کیے گئے۔ سلیمان بن وہب نے خط کھولا۔ خط کے مضمون سے یہ ثابت ہوا کہ صالح بن وصیف کے ہاتھ کا یہ خط لکھا ہوا ہے۔ اس خط میں وزراء کے قتل کی وجوہات اور خلیفہ معتز اور اس کی ماں کا مال و اسباب چھیننے کے واقعات تحریر کیے تھے اور یہ بھی لکھا تھا کہ "میں بخوف جان اور فتنہ و فساد کے فرو کرنے کے خیال سے سامرا میں چھپا ہوا ہوں"۔ خط کا مضمون سن کر خلیفہ مہتدی کا دل بھر آیا اور امرائے دولت سے مخاطب ہو کر بولا "صالح سے اب تو صلح و اتفاق کر لو تمہارا فرض ہے۔ اگر اس سے کسی قسم کی لغزش ہو گئی ہے تو اس سے درگزر کرو تمہارے ساتھ اس نے بھی بد انتظامی نہیں کی"۔ اس پر ترک یہ کہہ کر کہ "خلیفہ کا میلان پھر صالح کی طرف ہو گیا ہے اور اس نے اس کو پوشیدہ کر لیا ہے اور یہ اسی کا نتیجہ ہے"۔ دربار سے اٹھ کر چلے گئے۔

ترکوں میں اختلاف: اس کے دوسرے دن اہل شورش کے اندر موسیٰ بن بغا کے مکان پر ترکوں نے جمع ہو کر یہ رائے قائم کی کہ خلیفہ مہتدی کو مسند خلافت سے اتار دیا جائے۔ بکیال نے اس رائے کی مخالفت کی اور ان لوگوں کو اس امر کی دھمکی دی کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو گئے دعائیں دینے لگے اور متفق ہو کر یہ رائے قائم کی کہ "آج سے کوئی کام بلا حکم امیر المومنین کے نہ کیا جائے اور نہ کوئی خواص موالی کے کاموں میں دخیل ہونے پائے اور جیسا کہ خلیفہ مستعین کے عہد خلافت کا دستور تھا ویسا ہی پھر جاری ہو کہ ہر دس پر ایک عریف، ہر پچاس پر ایک خلیفہ اور ہر سو پر ایک افسر مقرر کیا جائے۔ عورتوں کی جاگیریں یک قلم ضبط کر لی جائیں۔ ہر دوسرے مہینے وظائف اور تنخواہیں تقسیم کی جائیں۔ ہم لوگ اپنی حاجت روائی اور عرض و معروض کرنے کے لئے امیر المومنین کے دربار میں حاضر ہوا کریں جو شخص ذرا بھی چون و چرا کرے فوراً اس کا سر اتار لیا جائے اور اگر امیر المومنین کا ایک بھی بال بیکا ہو تو اس کے عوض میں موسیٰ بن بغا، بایکیال اور یاجور کا کام فوراً تمام کر دیا جائے"۔ جب یہ فہرست ہو چکی تو اسی مضمون کی عرض داشت ابوالقاسم کی معرفت دربار خلافت میں ارسال کی گئی۔

عرض داشت کی منظوری: یہ عرض داشت خلیفہ مہتدی کے پاس اس وقت پہنچی جب کہ وہ دربار عام میں اجلاس کیا تھا اور خصوصیات کی غرض سے یہ وقت مقرر تھا۔ سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت حسب مراتب کھڑے ہوئے تھے لفافہ کھولا گیا اور عرض داشت ان لوگوں کی موجودگی میں پڑھی گئی سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ کچھ اس بنا پر کہ جن امور کو ان لوگوں نے پیش کیا تھا وہ اول تا آخر سب کی منظوری کا جواب تھا۔ ابوالقاسم نے سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت کو عذرات و معذرت کرنے کے لئے چند سفیروں کے بھیجنے کی رائے دی۔

کرخ اور شاہی محلات کے خدام کے مطالبات: چنانچہ سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت نے اس رائے پر عمل درآمد کیا اور ابوالقاسم معہ فرمان خلافت اور ان لوگوں کے سفیروں کے کرخ اور شاہی محلات کے خدام کے پاس گیا جنہوں نے ان کے عذرات کو کوئی التفات سے نہ سنا۔ فرمان خلافت کو سر اور آنکھوں سے لگا کر پڑھا اور ذیل کی پانچ توقیعات کے صدور کی درخواست کی۔

۱) زیادات کی معطلی کر دی جائے۔
۲) جاگیرات واپس کر دی جائیں۔
۳) بیرونی خدام خاصہ سے نکال دیئے جائیں۔
۴) طریقہ سیاست و ملک داری جیسا کہ خلیفہ مستعین کے عہد خلافت میں تھا ویسا ہی اب اختیار کیا جائے۔
۵) موسیٰ بن بغا و صالح بن وصیف سے حساب فہمی کی جائے۔ ہر دوسرے مہینے تنخواہ تقسیم ہو اور سپہ سالاری کی خدمت پر امیر المومنین کا کوئی بھائی یا عزیز و قریب مقرر فرمایا جائے آزاد غلاموں کے قبضے سے یہ عہدہ نکال لیا جائے۔

مطالبات کی منظوری: اس مضمون کا ایک خط سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت کے نام بھی لکھ کر روانہ کیا۔ خلیفہ مہتدی نے درخواست پر چند توقیعات تحریر کر دیں کے لکھنے اور سب کا حکم دیا اور سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت نے بھی ان تمام باتوں کو منظور کر لیا جن کے وہ خواستگار تھے۔ علاوہ اس کے موسیٰ بن بغا نے ایک علیحدہ خط معرفت صالح بن وصیف کے ظاہر ہونے اور ان سے حساب سمجھنے کا لکھ بھیجا۔ ان لوگوں نے ان خطوط کو پڑھ کر جواب دینے کا وعدہ کر کے جلسہ برخاست کیا۔

صالح بن وصیف کو امان: المہتدی باللہ ابوالقاسم [illegible] ان لوگوں کی طرف جواب لینے کی غرض سے روانہ ہوا موسیٰ بن بغا بھی [illegible] ہزار آدمیوں کی جمعیت سے [illegible] کے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا اور ایک مقام پر ٹھہر کر اس طرف سے ان لوگوں کا راستہ روک لیا۔ ابوالقاسم [illegible] دوسری طرف سے آ گیا اس عرصہ میں جوق جوق لوگ بھی آ کے جمع ہو گئے اپنے قبیلہ وار الگ [illegible] کے مطابق رائے زنی کرنے لگے [illegible] جب وہ لوگ کسی امر پر متفق نہ ہوئے تو ابوالقاسم نے [illegible] کی طرف [illegible] ساتھ موسیٰ بن بغا کو بھی لوٹا دیا۔ تب خلیفہ مہتدی نے محمد بن بغا کو ابوالقاسم کے ساتھ جانے کا حکم دیا اور [illegible] جس میں [illegible] تاکید سے صالح بن وصیف کو امان دی گئی تھی ان لوگوں نے یہ درخواست پیش کی کہ موسیٰ اپنے باپ کا قائم مقام کیا جائے اور صالح کو اس کے باپ کا [illegible] عنایت ہو اور لشکر بدستور سابق [illegible] کے قبضہ میں [illegible] دربار خلافت میں حاضر [illegible] ان کی منظوری [illegible] مگر پھر وہ لوگ [illegible] اور شاہی محلات میں منتشر ہو گئے۔

اس کے بعد صالح بن وصیف نے [illegible] جنگ سے [illegible] لوٹ آیا [illegible] خلیفہ مہتدی نے اپنی لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ اگر ان کے پاس صالح ہو تو اس کو حاضر کریں اس شور و غوغا کا کیا مطلب ہے۔

موسیٰ بن بغا نے یہ حالت [illegible] سپہ سالاران لشکر کو تیاری کا حکم دیا۔ چنانچہ [illegible] سپہ سالاران لشکر مع اپنی اپنی فوج کے تیار ہو گئے۔ موسیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ [illegible] کی طرف چلا اس وقت اس کے ہمراہ [illegible] ہزار فوج تھی بلوائیوں نے موسیٰ کو اس تیاری سے آتے ہوئے دیکھ کر [illegible] چلے پھرتے نظر آئے اور یہ دن ختم [illegible] موسیٰ [illegible] کی طرف [illegible]

صالح بن وصیف کا قتل: موسیٰ بن بغا نے صالح کی جستجو میں [illegible] منادی کرا دی۔ [illegible] ان میں سے کسی نے اس کو کسی صورت سے گرفتار [illegible] کی طرف لے کر چلا [illegible] ایک [illegible] پیچھے پیچھے [illegible] موسیٰ بن بغا کے ہمراہیوں میں سے ایک شخص نے لپک کر صالح پر تلوار [illegible] اتر گیا [illegible] دوسرے نے [illegible] سر اتار لیا اور تشہیر کی غرض سے نیزے پر نصب کر کے شہر میں پھرا دیا۔

اس ہنگامہ کے بعد موسیٰ بن بغا [illegible] سے [illegible] کی طرف روانہ ہوا۔

عہد معتمد سے ایام مہتدی تک کی بیرونی مہمات: ۲۵۳ھ میں عہد خلافت معتمد میں ایک شخص محمد بن عمر شاری نے اطراف موصل میں [illegible] خروج [illegible] خلافت [illegible] مقابلہ پر [illegible] اس نے اس کو مع اس کے [illegible] ہمراہیوں کے گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ اور اسی سنہ میں وصیف [illegible] خلیفہ معتز نے حکم دیا [illegible] موسم بہار [illegible] آرام [illegible] سے نہ بیٹھے [illegible] تمام [illegible] اس حکم کے مطابق وصیف نے [illegible] جنگ کی [illegible] کیا

۲۴۹ھ میں مظفر بن یحییٰ نے لشکر صائفہ کے ساتھ جہاد کیا اور قلعہ مطامیر پر بزور تیغ قبضہ کیا۔ اس کے بعد عمر بن عبداللہ اقطع نے بلاد روم پر فوج کشی کرنے کی اس سے اجازت طلب کی اس نے بھی ملطیہ سے ایک لشکر مرتب کر کے بلاد روم پر حملہ کرنے کی اجازت دے دی۔ بادشاہ روم نے مرج الاسقف میں آ کر جو کہ پچاس ہزار جرار لشکر اس کے ہمراہ تھا اس نے مسلمانوں کو جن کی تعداد دو ہزار تھی گھیر لیا۔ عمر نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا لیکن آخرش اس کو کامیابی نہ ہوئی پھر ایک بہت بڑی لڑائی کے بعد عمر بن عبداللہ اقطع مع اپنے ہمراہیوں کے شہید ہو گیا۔ اس واقعہ سے رومیوں کے دل بڑھ گئے اور وہ جوش میں سرحدی ملک حدود جزیرہ کی طرف بڑھے اور حالت غفلت میں پہنچ کر مسلمانوں کو خوب پامال کیا۔ علی بن یحییٰ ارمنی کو اس کی خبر لگی اس وقت یہ ارمینیہ سے میافارقین کی طرف جا رہا تھا اسی جوش میں رومیوں پر لوٹ پڑا اور بڑی بہادری سے لڑ کر مع چار سو مسلمانوں کے شہید ہو گیا (یہ واقعہ ۲۴۹ھ کا ہے)

۲۵۳ھ میں ایام خلافت معتز باللہ میں محمد بن معاذ نے اطراف ملطیہ سے رومیوں پر حملہ کیا لیکن اتفاق سے شکست کھا کر پسپائی اختیار کیا۔

احمد بن خصیب کی وزارت خلیفہ مستعین نے اس کو وزارت سے سرفراز فرمایا اور امورات مملکت (یعنی تمام انتظام) کو سپرد کر دیا۔ اس کی حکومت و خلافت کی بحالی (۲۴۸ھ میں) خلیفہ مستعین تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوا اسی سنہ میں طاہر بن عبداللہ والی خراسان کا انتقال ہو گیا۔ دربار خلافت سے بجائے اس کے اس کے بیٹے محمد کو خراسان کی اور محمد بن عبداللہ کو عراق کی گورنری مرحمت فرمائی اور عہدہ داران فوج پر بھی تقرر کیا پولیس کی افسری بھی تفویض کی گئی اس نے اپنی طرف سے اپنے بھائی سلیمان بن عبداللہ کو طبرستان پر مقرر کیا۔ بغا کبیر کی وفات پا گیا اس کا بیٹا موسیٰ باپ کے عہدہ پر مامور ہوا ساتھ ہی ان کے تمام فوج رسالہ کی افسری بھی اس کو عنایت ہوئی تھی۔ ترکوں کی سرکشی اور اعمال لوگوں سے بغاوت کرنے پر اتامش بن قارن (مستعین کا بھائی) متعین کیا گیا۔ اس نے ... شیخ ... کا نام ... ایک ... ادا کیا ... اس سے ... کر قدرت ... مار دیئے گئے۔

اتامش کی وزارت اس کے بعد خلیفہ مستعین نے احمد بن خصیب کو عہدہ وزارت سے معزول کر کے قلمدان وزارت اتامش کے سپرد کیا مصر و مغرب کی حکومت عنایت کی۔ احمد بن خصیب کو بعد معزولی اور ضبطی مال و اسباب جزیرہ اقریطش کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اتامش نے بغا شرابی کو ماسبذان و مہرجانقذق کی گورنری مرحمت فرمائی۔ یہ واقعات ۲۴۸ھ کے ہیں۔ اس کے بعد ۲۴۹ھ میں ترکوں نے اتامش کو مار ڈالا تب خلیفہ مستعین نے بجائے اس کے ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد کو عہدہ وزارت سے سرفراز فرمایا اور فضل بن مروان کو دیوان الخراج (یعنی محکمہ مال) سے معزول کر کے عیسیٰ بن فرخان شاہ کو مقرر فرمایا اور ابو ... کو فلسطین پر مامور کیا۔ اس کے بعد بغا صغیر اور ابو صالح میں رنجش ہو گئی ابو صالح خوف کے مارے بھاگ گیا خلیفہ مستعین نے بجائے اس کے عہدہ وزارت پر محمد بن فضل جرجانی کو اور دیوان الرسائل پر سعید بن حمید کو متعین فرمایا۔ جعفر بن عبدالواحد کو عہدہ قضا سے معزول کر کے جعفر بن محمد بن عثمان برجمی کوفی کو مقرر کیا۔ معزول قاضی کو بصرہ کی جانب جلاوطن کر دیا۔ (یہ واقعات ۲۴۹ھ کے ہیں)

جعفر بن فضل محتسب والی مکہ ۲۵۰ھ میں دربار خلافت سے جعفر بن فضل بن عیسیٰ بن موسیٰ معروف بہ بشاشات کو

کی حکومت دی گئی۔ اسی سنہ میں بغاوت پھوٹ نکلی اہل حمص نے اپنے گورنر فضل بن قارن کو مار ڈالا۔ خلیفہ مستعین نے ان کی سرکوبی اور گوشمالی پر موسیٰ بن بغا کو۔ موسیٰ قریب اہل حمص کے پہنچا یہ بھی مقابلہ پر آئے۔ معرکہ آرائیاں ہوئیں بالآخر اہل حمص کو شکست ہوئی اور موسیٰ بن بغا نے حمص کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اسی سنہ میں شاکریہ اور لشکریوں نے فارس میں عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم والی فارس پر دفعتہ حملہ کر دیا اور اس کے مکان کو تاخت و تاراج کر کے محمد بن حسین بن قارن کو مار ڈالا۔ عبداللہ بن اسحاق کسی طرح اپنی جان بچا کر بھاگ گیا۔ اطراف طبرستان میں علویہ کا ظہور بھی اسی ۲۵۰ھ میں ہوا۔

بغا اور وصیف کی بحالی: ۲۵۲ھ میں خلیفہ معتز نے بغا اور وصیف کو ان کے عہدوں پر بحال کیا اور لشکر جزیرہ و مالی کی افسری پر موسیٰ بن بغا کبیر کو بحال فرمایا۔ اسی سنہ میں محمد بن طاہر نے ابوالساج کو رفیقی کی حکومت پر مامور کیا تھا چنانچہ عبدالرحمٰن کے پاس کیا بھیجا کہ ہم اس کو پہچان کر تے ہیں اور یہ فریب کیا گیا ہے عرب سے جنگ کرنے کے لیے آیا ہوں۔ ابواحمد سے جنگ و جدل بپا کر کے مصالحت کی قرار کے بغداد پہنچ آیا۔ یہ واقعہ ۲۵۲ھ کا ہے۔ اسی ۲۵۲ھ میں خلیفہ معتز نے حسین بن ابی الشوارب کو قاضی القضاۃ کا معزز عہدہ عنایت فرمایا اور محمد بن عبداللہ بن طاہر نے ابوالساج کو راہ مکہ پر متعین کیا۔ دو برس بعد وفات سے عیسیٰ بن شیخ بن سلیک شیبانی (یہ عباس بن عمرو بن قیس بن شیبان کی اولاد سے تھا) رملہ کی گورنری پر بھیجا گیا اس نے فلسطین اور دمشق کو مع ان کے مضافات کے دبا لیا۔ مصر کا خراج جو دارالخلافت کو روانہ کیا جاتا تھا ضبط کر لیا۔

باجور بحیثیت والی دمشق و شام: انہیں دنوں ابراہیم بن مدبر مصر کی وزارت پر تھا اس نے سات لاکھ دینار مصر سے دارالخلافت بغداد روانہ کیا اتفاق سے عیسیٰ کو اس کی خبر لگ گئی اثنائے راہ میں قافلہ کو روک کر لوٹ لیا دارالخلافت سے جواب طلب کیا گیا تو اس نے یہ الزام اغلب ترکوں کے سر تھوپ دیا خلیفہ معتمد نے اس کو انتظام مملکت کے خیال سے ارمینیہ کی گورنری پر تبدیل کر دیا اور باجور کو دمشق کی گورنری عنایت فرمائی جس وقت باجور دمشق کے قریب پہنچا عیسیٰ نے اپنے بیٹے منصور کو بیس ہزار جنگ آوروں کی جمعیت سے باجور کو روکنے کی غرض سے روانہ کیا باجور و منصور میں جنگ ہوئی۔ منصور شکست کھا کر بھاگا اور مارا گیا اس واقعہ سے عیسیٰ کے ہاتھ پاؤں کے چھکے چھوٹ گئے مجبوراً قبل آمد باجور بحر ساحل ارمینیہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ واقعہ ۲۵۷ھ کا ہے۔ اسی سنہ میں وصیف نے عبدالعزیز بن ابی دلف کو اصبہان و جبل پر اپنی طرف سے متعین کیا۔

موسیٰ بن بغا کی گورنری: ۲۵۳ھ میں موسیٰ بن بغا جبل کی گورنری پر مامور کیا گیا۔ چنانچہ موسیٰ مع اپنی رکاب کی فوج کے جبل کی طرف روانہ ہوا اس کے مقدمۃ الجیش پر مفلح سردار تھا عبدالعزیز بن ابی دلف نے صف آرائی کی مگر شکست کھا کر اپنے قلعہ میں جا کر پناہ گزیں ہو گیا مفلح نے کرخ پر قبضہ کر کے اس کے اہل و عیال کو گرفتار کر لیا۔ اسی سنہ میں محمد بن عبداللہ بن طاہر نے بغداد میں وفات پائی اس کی وصیت کے مطابق اس کا بھائی عبیداللہ مامور ہوا اس کے بعد خلیفہ معتز نے اس کے دوسرے بھائی سلیمان کو طبرستان سے طلب کر کے بجائے اس کے متعین فرمایا انہی دنوں سلیمان بن عمران ازدی موصل کی گورنری پر تھا اس سے اور ترک سے اطراف موصل میں متعدد لڑائیاں ہوئیں اسی سنہ میں مزاحم بن خاقان کا مصر میں انتقال ہو گیا۔

صفاریہ حکومت کا قیام: یعقوب صفار نے اسی سنہ میں سجستان، فارس اور ہرات پر قبضہ حاصل کر کے اپنی دولت و حکومت کی بنا قائم کی اور بایکیال نے اپنی جانب سے احمد بن طولون کو حکومت مصر پر متعین کیا اسی زمانہ میں طولونیوں کی حکومت کا

ہی وہاں مقرر رکھا گیا بعد ازاں خلیفہ معتمد نے ۲۵۷ھ میں یارجوخ کو مصر کی گورنری مرحمت فرمائی۔ یہیں سے ابن طولون کی حکومت کو ایک گونہ استقلال اور مضبوطی ہو گئی اور ۲۵۵ھ بعہد خلافت مہتدی میں مساور رقہ و موصل پر قابض ہو گیا تھا اور اسی سنہ میں زنگیوں کے سردار کا ظہور و خروج ہوا اور یہی زمانہ اس کے تذکرے کا آغاز ہے۔

زنگیوں کے حالات: اکثر دعاۃ علویہ جنہوں نے بعہد خلافت مستعین یا اس کے بعد عراق میں خروج کیا زیدیہ ہیں۔ انہی کے زمرہ میں سے علی بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید شہید ہیں جو بصرہ میں رہتے تھے۔ چنانچہ جس وقت ان لوگوں نے خلفاء وقت سے منازعت شروع کی اور انہوں نے ان کی جستجو کی جانب توجہ فرمائی اور ان کے ابن عم علی بن محمد بن حسین کا مقام قزوین میں کام تمام کیا گیا۔

بصرہ پر قبضہ: اسی زمانہ میں ایک شخص نے بصرہ میں خروج کیا اس دعوی سے کہ میں علی بن محمد بن فضل ہوں یہ واقعہ عہد خلافت مہتدی میں ۲۵۵ھ ہوا ہے اور جب اس نے بصرہ پر قبضہ حاصل کیا تو علمائے انساب اور مورخین خاندان نے اس کو جس وقت خروج کیا اس وقت اس نے اپنے اس قول سے رجوع کر کے یحییٰ شہید بن زید بن علی کی طرف خود کو منسوب کر دیا۔

علی بن عبدالرحیم: مسعودی نے اس کو طاہر بن حسین کی جانب منسوب کیا ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ یہ حسین بن طاہر بن یحییٰ محدث بن حسین بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی کا بیٹا ہے۔ لیکن ابن حزم نے حسین سے علی تک یہ لکھا ہے کہ ان کا سلسلہ نسب ہوا۔ یحییٰ بن حسین کے اولاد نہ تھی۔ طبری اور اکثر محققین کی یہ رائے ہے کہ یہ عبد القیس کے قبیلہ سے ہے اور اس کا نام علی بن عبدالرحیم ہے اور شہر رے کے کسی گاؤں کا رہنے والا ہے زید کے خواہ مخواہ خروج کرنے سے اس کے دل میں خروج کا ایک ولولہ اور جوش پیدا ہوا اور اسی وجہ سے اس نے خود کو اسی خاندان سے منسوب کر دیا۔ اس دعوی کی اس امر سے پوری پوری تائید ہوتی ہے کہ یہ خوارج ازارقہ کے عقائد کا پابند تھا اور ان عقائد سے اہل بیت منزلوں دور ہیں۔

معرکہ بحرین: بہر کیف اس کے یہ حالات ہیں کہ یہ خلیفہ منتصر کے حاشیہ نشینوں کے ایک گروہ سے تھا اور ان کی تعریف اور مدح میں قصائد لکھے جس سے اس کا رسوخ ان لوگوں کی مجلسوں میں بڑھ گیا بعد ازاں ۲۴۹ھ میں سامرا سے بحرین چلا آیا اور یہ دعوی کیا کہ میں عبداللہ بن محمد بن فضل بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب کی نسل میں سے ہوں اور لوگوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی دعوت دی۔ اہل ہجر کے ایک گروہ نے اس کی اتباع کی اور اسی وجہ سے بادشاہ وقت کے لشکر سے لڑے اور بہت بڑے فتنہ و فساد کے بانی مبانی ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد یہ ان لوگوں سے جدا ہو کر احساء چلا آیا اور قبیلہ سعد بن تمیم شاخ بنی شماس کے ہاں قیام پذیر ہوا۔ بحرین سے چند لوگ یہاں بھی اس کے ساتھ چلے آئے تھے۔ منجملہ یحییٰ بن محمد ازرق بحرانی اور سلیمان بن جامع تھے یہی دونوں اس کے لشکر کے سپہ سالار تھے۔ اس سے اور اہل بحرین سے لڑائی ہوئی میدان جنگ اہل بحرین کے ہاتھ رہا اور یہ شکست کھا کر بھاگا۔

علی کا بغداد میں قیام: اس شکست سے عرب کا گروہ اس سے جدا ہو گیا پھر علی بن ابان کے ساتھ بصرہ پہنچ کر بنی

[illegible]

علی کی مراجعت [illegible]

زنگی غلاموں کی آزادی [illegible]

دجلہ و [illegible] پر قبضہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کی کشتیاں تھیں۔ [illegible] کے کنارہ پر [illegible] ان کو مار ڈالا۔

ابو ہلال ترکی کی شکست اس واقعہ سے زنگی [illegible] جرأت بڑھ گئی۔ [illegible] اسی اثناء میں ان کے [illegible] ابو ہلال ترکی [illegible] جمعیت کے ساتھ [illegible] زنگیوں نے [illegible] آدمی [illegible]

ابو منصور کی شکست اس کے بعد ابو منصور [illegible] زنگیوں [illegible] بلالیہ اور [illegible] شریک تھیں [illegible] مقابلہ [illegible] زنگیوں نے [illegible] زنگیوں نے [illegible] زنگیوں نے ان کے مال و اسباب [illegible] لوٹ لیا [illegible] قتل و غارت [illegible] زنگیوں کو [illegible]

جعلان ترکی کی پسپائی [illegible] جعلان [illegible] زنگیوں [illegible] لشکر [illegible] زنگیوں [illegible]

زنگیوں کا اہواز پر قبضہ اس واقعہ [illegible]

[illegible] کی زنجیوں نے [illegible] اسباب [illegible] تمام تھے۔ [illegible] زنجیوں کے خوف سے بھاگ کر زنجیوں [illegible]

زنجیوں کو [illegible] خلیفہ معتمد نے [illegible] شکست دی اور [illegible] اہواز [illegible] قتل [illegible] اپنے [illegible]

محمد بن [illegible] کا قتل [illegible] خلیفہ مہتدی نے اپنے [illegible] خلیفہ مہتدی نے [illegible] بھائی [illegible] خلیفہ مہتدی [illegible]

باکیال کی گرفتاری [illegible] خلیفہ مہتدی نے [illegible] موسیٰ بن بغا [illegible] باکیال [illegible] خلیفہ مہتدی [illegible] باکیال [illegible] خلیفہ مہتدی [illegible] باکیال [illegible]

مہتدی کی ترکوں کے خلاف [illegible] خلیفہ مہتدی [illegible] خلیفہ مہتدی [illegible] ترکوں [illegible] خلیفہ مہتدی [illegible]

[illegible]

گئی تھا میسرہ میں یارکوج اور خود بدولت اتامش وغیرہ سپہ سالاران لشکر کے قلب میں تھا۔ رعب و داب دکھانے کی غرض سے بابکیال کے قتل کا حکم صادر کیا۔ عتاب بن عتاب نے اس کا سر اتار کر ترکوں کے روبرو پھینک دیا۔ بجائے مرعوب ہونے کے ترکوں کو اس سے صدمہ اور اشتعال پیدا ہوا۔ طرہ اس پر یہ ہوا کہ جس قدر ترکی فوجیں اس کے میمنہ و میسرہ میں تھیں وہ بابکیال کے قتل سے بگڑ کر بلوائیوں سے جا ملیں۔ باقی لشکر وقت مقابلہ شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔

مہتدی کی گرفتاری: تنہا خلیفہ مہتدی کیا کرتا۔ شمشیر بکف رہ گیا۔ بھاگا جاتا تھا اور چیخ چیخ کر پکارتا تھا یا معشر المسلمین انا امیر المومنین قاتلوا عن خلیفتکم "اے گروہ مسلمانان میں امیر المومنین ہوں کہاں بھاگے جاتے ہو اپنے خلیفہ کی طرف سے لڑو" مگر کوئی جواب نہ دیتا تھا۔ جیل پر پہنچا اس خیال سے کہ شاید رہائی پانے کے بعد قیدی میری طرف سے لڑیں۔ جیل کا دروازہ کھول دیا اور ان کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کاٹ دیں۔ قیدیوں میں سے کسی نے اس کے خیال کی تائید نہ کی۔ رہائی پاتے ہی بھاگ گئے۔ مجبور ہو کر احمد بن جمیل افسر پولیس کے مکان میں جا چھپا۔ باغیوں نے پیچھا کر کے دروازے توڑ ڈالے۔ نکال لائے۔ ایک خچر پر سوار کرا کر جوسق میں لائے اور احمد بن خاقان کے پاس نظر بند کر دیا۔

مہتدی کا قتل: اس کے بعد بلوائیوں میں خلیفہ مہتدی کے معزول کرنے کا مشورہ ہونے لگا۔ خلیفہ مہتدی نے اس سے انکار کیا بلکہ بجائے معزولی کے مر جانے پر آمادگی ظاہر کی۔ بلوائیوں نے ایک خط جو موسیٰ بن بغا، بابکیال اور دیگر سپہ سالاران لشکر کے نام تھا، نکالا۔ یہ خط خاص اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔ مضمون خط کا یہ تھا:

"کہ تمام سرداران کے ساتھ کبھی بدعہدی نہ کی جائے گی اور نہ کبھی ان لوگوں کو دھوکہ دیا جائے گا۔ نہ ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی چال چلی جائے گی اور نہ ان لوگوں کے قتل کا ارادہ کیا جائے گا اور جب کوئی فعل اس قسم کا کیا جائے تو یہ لوگ جس کو چاہیں خلیفہ بنا لیں۔ میری بیعت کی پابندی ان پر ضروری نہیں ہے"۔ خلیفہ مہتدی یہ خط دیکھ کر خاموش ہو رہا اور ان لوگوں نے غریب خلیفہ مہتدی کے قتل کو مباح تصور کر کے خلیفہ مہتدی[1] کا کام تمام کر دیا۔

زوال مہتدی کی دوسری روایت: روایت متذکرہ بالا کے علاوہ مورخین نے خلیفہ مہتدی کے معزول ہونے کی یہ روایت بھی کی ہے کہ کرخ اور مکانات شاہی کے ترکوں نے خلیفہ مہتدی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض و معروض کرنے کی اجازت چاہی۔ خلیفہ مہتدی نے حاضری کی اجازت دے دی۔ محمد بن بغا دربار خلافت سے اٹھ کر جوسق کی طرف چلا گیا۔ ترک چار ہزار کی جمعیت کے ساتھ دربار خلافت میں حاضر ہوئے اور یہ درخواست کی کہ موجودہ سپہ سالاران لشکر معزول کر دیئے جائیں اور ان سے حساب فہمی کی جائے اور عہدہ ہائے جلیلہ پر خاندان خلافت کے افراد مقرر کئے جائیں۔ خلیفہ مہتدی نے اس درخواست کی منظوری کا وعدہ کر لیا تو اپنی اپنی قیام گاہ پر واپس آئے۔ صبح ہوئی تو یہ لوگ ایفائے وعدہ کے خواستگار ہوئے۔ خلیفہ مہتدی نے معذرت کی کہ کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی جس کی بنا پر ان وعدوں کا ایفا ہو سکے۔ ہاں آہستہ آہستہ تمہاری خواہش کے مطابق تمام کام انجام دیئے جائیں گے۔ ترکوں نے نہ مانا۔ خلیفہ مہتدی نے ارشاد کیا "اچھا تم لوگ بہ حلف اقرار کرو

---

[1] خلیفہ مہتدی باللہ خلفاء عباسیہ میں نہایت دیندار، منصف مزاج اور بہادر تھا۔ بدعتوں سے آزاد تھا۔ اس نے بنو عباس میں عمر بن عبدالعزیز کی یاد تازہ کر دی تھی۔ شراب کی ممانعت کر دی تھی اور اسے سلطنت و نظم سے دور کر دیا گیا اور جس وقت خلافت پائی اڑتیس برس عمر کے تھے۔

{تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۹۳}

[illegible] کر دیا گیا۔

اس کے بعد [illegible] خلیفہ مہدی [illegible]

[illegible] خلیفہ مہدی [illegible] خراسان [illegible] خلیفہ مہدی [illegible]

[illegible] خلیفہ مہدی [illegible]

باب: ۱۷

احمد بن متوکل معتمد علی اللہ ۲۵۶ھ تا ۲۷۹ھ

تخت نشینی: خلافت مہتدی کے بعد ابو العباس احمد بن متوکل جو کہ جوسق میں قید تھا باہر لایا گیا۔ حاضرین نے خلافت کی بیعت کی۔ [illegible] یہ اتفاقات ہوئے [illegible] الغرض تکمیل بیعت۔ تخت نشینی کے بعد احمد بن متوکل المعتمد علی اللہ کا لقب دیا گیا۔

وزراء کی تبدیلیاں: خلیفہ معتمد نے مسند خلافت پر [illegible] عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو عہدہ وزارت دیا گیا۔ [illegible] خلیفہ معتمد نے [illegible] وزارت [illegible] سلیمان بن وہب [illegible] وزارت سے [illegible] کر دیا گیا۔ یہ واقعہ ۲۶۵ھ کا ہے۔

مصر و موصل کی صوبہ داری: [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

ہمدردی اور حمیت اسلامی کی وجہ سے ان کی شان و شوکت بڑھ گئی اس اطراف میں ان کے متبعین کثرت سے تھے۔ احمد بن طولون نے یہ خبر پا کر ایک لشکر ابو عبدالرحمن کی طرف روانہ کیا۔ ابو عبدالرحمن نے امیر لشکر سے معذرت کی کہ میں نے فتنہ و فساد برپا کرنے کی غرض سے خروج نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کی اذیت اور تکلیف رفع کرنے کے ارادے سے کمر ہمت باندھی ہے ابن طولون میری حالت سے واقف نہیں ہے تم جا کر اس سے میری حالت بیان کرو اگر وہ تم کو واپس بلا لے تو بہتر ہے ورنہ تم لوگ معذور سمجھے جاؤ گے۔ امیر لشکر نے اس معذرت پر توجہ نہ کی صف آرائی کر کے لڑ پڑا۔ ابو عبدالرحمن نے اس کو شکست دے دی وہ بھاگ کر اسوان پہنچا۔ احمد ابن طولون کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو امیر لشکر سے سخت ناراض ہوا اور ابو عبدالرحمن کو اس کی حالت پر چھوڑ دینا چاہتا تھا ابو عبدالرحمن نے دوبارہ تیغ بکف ہو کر جہاد کرنے پر مجبور کر دیا۔

معرکہ اشمونین: مقام اشمونین میں جہاں کہ آپ مشق سیر کر رہے تھے علوی و عمری سپہ سالاروں سے جنگ ہونے والی تھی۔ اپنے اپنے لشکروں کو لئے ہوئے ایک دوسرے کے مقابلہ پر پڑاؤ ڈالا تھا۔ دونوں حریف جنگ کرنے پر تلے ہوئے تھے عمری کی جوانب نشانے میں ایک معروف ہوئے کہ ذکر کو ترتیب دے کر عمری نے حملہ کیا جس سے بعد علوی اور (ابن صوفی) کو شکست دے دی جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔

ابن صوفی بھاگ کر اسوان پہنچا اطراف و جوانب پر قتل و غارت کا ہاتھ بڑھایا۔ احمد ابن طولون نے مصر سے ایک لشکر جرار روانہ کیا۔ ابن صوفی وہاں سے نکل کر عیذاب کی جانب بھاگا اور دریا عبور کر کے مکہ معظمہ پہنچا۔ ہمراہی تتر بتر ہو گئے۔ والی مکہ نے ابن صوفی کو گرفتار کر کے احمد ابن طولون کے پاس بھیج دیا۔ ایک مدت تک جیل میں رہا بعد ازاں رہا کر دیا گیا۔ مدینہ منورہ چلا آیا اور وہاں مرض میں مبتلا ہو کر جان بحق تسلیم کر دی

علی بن زید کی بغاوت: اسی ۲۵۶ھ میں علی بن زید علوی نے کوفہ میں دولت عباسیہ کے خلاف علم امارت بلند کیا اور کوفہ پر قبضہ حاصل کر کے گورنر کوفہ کو نکال دیا خلیفہ معتمد نے شاہ بن میکال کو روانہ کیا علی بن زید نے پہلے ہی معرکہ میں شاہ بن میکال کو شکست دے کر اس کے بہت سے ہمراہیوں کو مار ڈالا تب خلیفہ معتمد نے کیجور ترکی کو بجنگ علی بن زید پر متعین فرمایا علی بن زید یہ خبر پا کر کوفہ سے قادسیہ چلا آیا۔ کیجور نے تیسری شوال ۲۵۷ھ میں کوفہ پر قبضہ کر لیا اور علی بن زید بلاد بنی اسد میں مقیم رہا کچھ عرصہ بعد آخر محرم سنہ مذکور میں کیجور ترکی نے دوبارہ علی بن زید پر چڑھائی کی لڑائی ہوئی۔ علی بن زید کے بہت سے ہمراہی مارے گئے اور قید کر لئے گئے۔ چنانچہ جنگ کے بعد کیجور کوفہ لوٹ آیا۔ پھر کوفہ سے بلا اجازت خلیفہ سرمن رائے چلا گیا اور وہیں ٹھہرا رہا تو خلیفہ معتمد نے ۲۵۸ھ میں ایک لشکر مع چند سپہ سالاروں کے روانہ کیا مقام عکبرا میں ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا جس سے ان کی ساری امیدوں کا خاتمہ ہو گیا۔

زنگیوں کے بقیہ حالات: ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ خلیفہ معتمد نے سعید بن صالح حاجب کو زنگیوں کی گوشمالی پر متعین کیا تھا۔ چنانچہ سعید نے میدان جنگ میں پہنچ کر زنگیوں پر حملہ کیا اور پہلے ہی حملہ میں ان کو میدان جنگ سے بھگا دیا پھر دوبارہ

---

[1] طبری کا بیان ہے کہ یہ بنی کلب کے سردار کے پاس چلا گیا تھا اور اس نے ذی القعدہ ۲۵۹ھ میں قتل کر ڈالا۔

[2] اسی سنہ میں حسن بن زید علوی نے رے پر قبضہ کر لیا تھا اور موسیٰ بن بغا کو اس سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔

اسی حالت [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کا [illegible] کے [illegible] نے [illegible] کیا [illegible] خلیفہ معتمد نے جعفر بن منصور خیاط کو متعین فرمایا۔ جعفر نے پہلے [illegible] زنگیوں سے شکست [illegible] شکست کھا کر [illegible] علی بن ابان [illegible] روانہ کیا۔ [illegible] مقابلہ [illegible] علی بن ابان نے [illegible] پر حملہ کر دیا۔ علی بن ابان [illegible]

علی بن ابان کی فتوحات: [illegible] (زنگیوں) [illegible] علی بن ابان کے تعاقب [illegible] علی بن ابان [illegible] علی بن ابان [illegible] علی بن ابان [illegible] واپس آیا۔

بصرہ پر قبضہ: [illegible] زنگیوں سے شکست [illegible] مقابلہ [illegible] بصرہ کے چاروں طرف [illegible]

بصرہ میں قتل عام: [illegible] اہل بصرہ [illegible] علی بن ابان [illegible]

موفق کی زنگیوں کے خلاف لشکر کشی: [illegible] زنگیوں نے بصرہ میں داخل ہو کر [illegible] خلیفہ معتمد نے [illegible] موفق [illegible] کے ساتھ [illegible]

ہوئی لیکن پھر [illegible] کر کے [illegible] بہت سے اہل [illegible] ان کے پاس آ کر شریک ہو گئے۔ زنگیوں نے [illegible] خلافت کی جانب سے [illegible] زنگیوں پر حملہ کیا [illegible] آئے۔ نتیجہ (زنگیوں کے [illegible]) نے اپنے [illegible] یحییٰ بن محمد کو [illegible] تک [illegible] سے ابو یعقوب [illegible] تک پہنچا اور [illegible] شکست دے کر [illegible] واپس کی۔

مولد کی شکست چنانچہ [illegible] یحییٰ بن محمد نے مولد کے لشکر پر شب خون مارا [illegible] ہوتی رہی۔ مغرب کے وقت مولد کو شکست ہوئی [illegible] زنگیوں نے اس کے لشکر [illegible] یحییٰ نے [illegible] مولد کا تعاقب کیا۔ [illegible] بعد [illegible] کی جانب واپس آئے۔

شہر ابلّہ کا محاصرہ [illegible] اسی وقت زنگیوں [illegible] منصور [illegible] کے بعد [illegible] زنگیوں کی [illegible] منصور نے [illegible] تمام [illegible] زنگیوں کا [illegible] اس کے بعد [illegible] منصور [illegible] کا محاصرہ کر لیا۔

منصور کا خاتمہ منصور [illegible] کے قریب پہنچے [illegible] منصور کے لشکر کو شکست ہوئی۔ زنگیوں نے تعاقب کیا۔ منصور نے [illegible] ڈوب گئے۔

[illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] منصور [illegible] اس کے مارے جانے کے بعد اس کے بھائی خلف بن جعفر [illegible] کیا۔ [illegible] منصور [illegible] دیا۔

موفق کی تقرری ابو احمد موفق (خلیفہ معتمد علی اللہ کا بھائی) مکہ معظمہ کی گورنری پر تھا۔ اسی وقت زنگیوں سے [illegible] صاحب الزنج [illegible] کی جانب سے [illegible] مقرر کیا۔ صاحب الزنج کے [illegible] شکست ہوئی [illegible] منصور [illegible] مار ڈالا۔

موفق اور مفلح کی پیش قدمی: جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ خلیفہ معتمد نے اپنے بھائی ابو احمد موفق کو مصر، قنسرین اور عواصم کی گورنری عنایت فرمائی۔ مفلح کو خلعت فاخرہ دی گئی۔ یہ واقعہ ۲۵۸ھ کا ہے اور ان دونوں کو زنگیوں کے مقابلہ پر جانے کا حکم دیا۔ ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ یہ دونوں [illegible] روانہ ہوئے۔ خلیفہ معتمد نے اپنے بھائی کی مشایعت کی۔

علی بن ابان کی فتح: اس وقت علی بن ابان نہر معقل پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا، یحییٰ بن محمد بحرانی نہر عباس پر پڑا تھا اور ضیعیہ (زنگیوں کا سردار) اپنے چند ہمراہیوں اور معدودے چند سپاہیوں کے لوٹ کا مال و اسباب لانے کی غرض سے بصرہ چلا گیا تھا۔ چنانچہ جس وقت موفق نے نہر معقل پر پہنچ کر پڑاؤ کیا زنگیوں کا لشکر مرعوب ہو کر اپنے سردار کے پاس چلا گیا۔ زنگیوں کے سردار نے علی بن ابان کو موفق کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ مفلح سے مڈبھیڑ ہوگئی جو موفق کے مقدمۃ الجیش پر تھا۔ گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ اثنائے جنگ میں مفلح کو ایک تیر لگا جس کے صدمہ سے اسی دن وہ تڑپ کر مر گیا۔ اس کا مارا جانا تھا کہ لشکر بھاگ کھڑا ہوا، بہت سے ہمراہی گرفتار کر لئے گئے۔

معرکہ نہر ابوالخصیب: اس واقعہ سے موفق کو دوبارہ ترتیب لشکر کی ضرورت محسوس ہوئی، مفلح کے مارے جانے سے مجبوراً میدان جنگ سے ابلہ کی جانب چلا آیا، نہر ابو اسد پر قیام کر کے درستی فوج میں مصروف ہوا۔ اتفاق سے لشکر میں وبا پھوٹ نکلی اور اس کے اکثر ہمراہی بیمار ہو گئے اور بعض مر بھی گئے۔ نہر ابو اسد سے کوچ کر کے باذاورد چلا آیا۔ از سر نو سامان جنگ، درستی ہتھیارات اور ترتیب لشکر میں مشغول ہو گیا۔ جب اس طرف سے ایک گونہ اطمینان اس کو ہو گیا تو ضیعیہ کے لشکر پر جا پڑا۔ لڑائی نہر ابوالخصیب پر ہوئی۔ میدان جنگ نہایت خطرناک اور خونریز تھا۔ اس معرکہ میں زنگیوں کا ایک گروہ کثیر مارا گیا اور بہت سی عورتیں جن کو ان سیہ بختوں نے گرفتار کر لیا تھا چھڑا لی گئیں۔

اختتام جنگ پر ابو احمد اپنے لشکرگاہ باذاورد میں واپس آیا۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ لشکرگاہ میں آگ لگ گئی تو نہر ابو اسد کی جانب کوچ کر دیا۔ واسط پہنچ کر آرام کیا۔ سامان کی غرض سے اس کے اکثر ہمراہی اس سے جدا ہو گئے۔ اس نے بھی واسط میں محمد بن مولد کو چھوڑ کر سامرا کی جانب مراجعت کر دی۔

یحییٰ بن محمد بحرانی کا قتل: جس وقت اصطیخور بعد معتمد، ضیاع کو روانہ ہو کر آیا اور جب کہ موفق زنگیوں کی طرف جنگ کے ارادہ سے جا رہا تھا یہ خبر ملی کہ یحییٰ بن محمد زنگیوں کا نامور سپہ سالار نہر عباس کی جانب روانہ ہوا ہے۔ اسی وقت اصطیخور نے اپنی فوج کو آراستہ کر کے کوچ کر دیا۔ نہر عباس پر یحییٰ بن محمد سے مڈبھیڑ ہوئی۔ یحییٰ نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ کو اصطیخور کے مقابلہ پر چھوڑا اور دوسرے حصے کے ساتھ نہر عبور کر کے ان کشتیوں پر جا پڑا جو اصطیخور کے ساتھ رسد لے کر آ رہی تھیں اور ان کو لوٹ لیا۔ شام کے وقت اپنے ہمراہیوں کو بطیحہ کی جانب روانہ کیا۔ موفق کے لشکر سے جو نہر اسد کی طرف بڑھ رہا تھا دوچار ہو گیا۔ دو دو ہاتھ لڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ موفق کے مقدمۃ الجیش نے تعاقب کیا۔ شکست خوردہ گروہ نے بھاگنے کی گھبراہٹ میں جس طرف یحییٰ تھا عبور نہ کیا بلکہ دوسری جانب عبور کر گیا۔ دریا عبور کر کے وہ جو اس کے تعاقب میں تھا یحییٰ سے آ کر بھڑ گیا۔ اس وقت یحییٰ کے ساتھ معدودے چند آدمی تھے، تھوڑی دیر کے بعد شکست کھا کر بھاگے۔ یحییٰ زخمی ہو کر ایک

کشتی میں بیٹھ کر موفق کے تعاقب سے نکل بھاگا۔ [illegible] نے زنگیوں کے مال غنیمت اور کشتیوں کو لوٹ لیا اور کشتیوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ شعرانی نے شکستہ حالت سے خوف کھا کر کشتی کو ایک کنارے پر جا کر اتار دیا گھاٹ کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ [illegible] حال پریشان اس گاؤں میں بیٹھ رہا اس کی تلاش [illegible] ایک ضرب [illegible] طبیب کو اس کے زخم [illegible] کے ہمراہیوں سے جا کر [illegible] نے اس کو گرفتار کر کے سامنے بھیج دیا۔ پہلے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ بعد ازاں مار ڈالا گیا۔

زنگیوں کا اہواز پر قبضہ: زنگیوں کو اس حادثہ جانکاہ سے سخت صدمہ ہوا۔ ۲۵۶ھ میں خبیث نے اپنے فوجی سرداروں سے علی بن ابان اور سلیمان بن موسیٰ شعرانی کو اہواز کی جانب روانہ کیا اور [illegible] کو ان کی فوج میں شامل کر دیا۔ [illegible] یحییٰ بن محمد بحرانی کی رکاب میں تھا۔ مقام دشت میسان میں [illegible] سے مقابلہ ہوا زنگیوں نے [illegible] ابن مدبر [illegible] شکست ہوئی۔ [illegible] کے ہمراہیوں کا اس واقعہ کی خبر ہوئی۔ حسن بن ہرثمہ [illegible] جعفر [illegible] گرفتار کر لئے گئے اور [illegible] کامیابی کے ساتھ اہواز میں داخل ہو کر ایک مدت تک [illegible] اہواز میں [illegible] تک موسیٰ بن بغا ان سے مقابلہ پر آیا۔

موسیٰ بن بغا کا تقرر: جب زنگیوں نے ۲۵۶ھ میں اہواز پر قبضہ کر لیا اس وقت خلیفہ معتمد نے ان سے جنگ کرنے کے لئے موسیٰ بن بغا کو اہواز کی حکومت عنایت فرما کر متعین کیا۔ موسیٰ بن بغا نے اہواز پر عبدالرحمن بن مفلح کو بصرہ پر اسحاق بن کنداجیق کو باد آورد پر ابراہیم بن سیما کو مقرر کر کے چاروں طرف سے زنگیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

علی بن ابان کو شکست: چنانچہ سب سے پہلے عبدالرحمن بن مفلح نے میدان جنگ میں پہنچ کر علی بن ابان پر حملہ کیا علی بن ابان کا لشکر [illegible] سے مقابلہ ہوا [illegible] عبدالرحمن بن مفلح کی رکاب کی فوج کے ہاتھ [illegible] اور بہت سختی کے ساتھ جنگ [illegible] ہوئی تمام شب جنگ [illegible] ۔ [illegible] دوسرے دن عبدالرحمن بن مفلح نے پھر اپنے لشکر کو مرتب [illegible] سے [illegible] حملہ کیا۔ یہ حملہ اس شدت کا تھا کہ علی بن ابان کا لشکر بے قابو ہو کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا علی بن ابان نے ہر چند اس کو روکنے کی کوشش کی مگر کارگر نہ ہوئی زنگیوں کی ایک تعداد کثیر اس معرکہ میں کام آ گئی [illegible] بہت تیر لئے گئے۔ علی بن ابان خبیث کے پاس واپس آیا اور عبدالرحمن بن مفلح [illegible] لشکر کے [illegible] سے قلعہ مہدی میں چلا آیا۔

علی بن ابان کا قلعہ مہدی پر حملہ: علی بن ابان نے خبیث (اپنے سردار) کے پاس پہنچ کر پھر اپنے لشکر کو مرتب و آراستہ کیا اور خبیث سے اجازت حاصل کر کے قلعہ مہدی پر چڑھائی کی جہاں عبدالرحمن بن مفلح اپنی فوج کی درستی میں مصروف تھا [illegible] دیا۔ چونکہ عبدالرحمن نے نہایت ہوشیاری سے قلعہ بندی کی تھی علی بن ابان کو کسی قسم کی کامیابی نہ ہوئی بے نیل مرام [illegible] پیچھے کی طرف لوٹ پڑا۔

باد آورد پر حملہ: ابراہیم بن سیما [illegible] باد آورد میں تھا پہلے واقعہ میں ابراہیم کو شکست ہوئی [illegible] باد آورد [illegible] نے [illegible]

کراں تھی کا حملہ کیا کہ علی ابن ابان کے لشکریوں پر عرصہ کارزار تنگ ہو گیا۔ میدان جنگ سے منہ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے علی بن ابان نے حیاض کا راستہ اختیار کیا۔ اثناء راہ میں نہر اور نیزہ کا جنگل تھا اس وجہ سے حیاض تک نہ پہنچنے پایا تھا کہ ابراہیم کے ہمراہیوں نے آ گھیرا۔ علی ابن ابان اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ جنگل سے نکل بھاگا ایک جماعت گرفتار کر لی گئی۔ اس کے بعد عبدالرحمن نے یہ خبر پا کر علی بن ابان پر حملہ کر دیا۔

عبدالرحمن اور علی ابن ابان میں جنگ: اس عرصہ میں خبیث کی طرف سے بغرض امداد علی بن ابان کی کمک آ گئی۔ خراقی نے ہنگامہ کارزار گرم کر دیا۔ علی بن ابان نے پیشتر ایک حصہ فوج کو عبدالرحمن پر پیچھے سے حملہ کرنے کو بھیج دیا۔ عبدالرحمن کو اس کی اطلاع ہو گئی ایک حصہ فوج کو مقابلہ پر چھوڑ کر دوسرے حصہ کو لے کر ادھر پلٹ پڑا علی بن ابان کے ہمراہیوں کو مار ڈالا اور دس چھوٹی کشتیاں ان کی ہاتھ آئیں۔ دوسرے دن عبدالرحمن نے علی بن ابان پر حملہ کیا اس کے مقدمۃ الجیش پر بشیر قیسی تھا۔ علی بن ابان نے کمال مردانگی سے مقابلہ کیا مگر بے نتیجہ تھا۔ بالآخر شکست کھا کر بھاگا اور خبیث (زنگیوں کے سردار) کے پاس جا کر دم لیا۔ عبدالرحمن بن مفلح[؎] اور ابراہیم بن سیما نے دو مختلف راستوں سے خبیث پر چڑھائی کی۔ مدتوں دونوں میں معرکہ آرائیاں ہوتی رہیں۔ اسحاق بن کنداجیق والی بصرہ نے زنگیوں کی رسد بند کر دی جس وقت تک خبیث ابراہیم اور عبدالرحمن سے مصروف جدال و قتال رہا اس وقت تک اس نے اسحاق سے کچھ تعرض نہ کیا۔ لیکن جوں ہی ان دونوں کا مقابلہ ختم ہوا اپنے ایک دستہ فوج کو بصرہ کی طرف روانہ کیا جو ہر ماہ تین مرتبہ اہل بصرہ سے لڑتا رہا۔ آخر موسیٰ بن بغا نے زنگیوں کی لڑائی سے معذرت کی درخواست کی ان کے بجائے مسرور بلخی کو اس مہم کی سرداری دی گئی۔

صفار کو بلخ و طخارستان کی سند گورنری: اس سے پیشتر عہد خلافت خلیفہ معتز میں یعقوب بن لیث صفار کے فارس پر قابض و متصرف ہو جانے پر علی بن حسین ابن قریش کے قبضہ سے نکل جانے کے واقعات لکھے جا چکے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد جب فارس پر خلفاء عباسیہ کی حکومت کے بحال ہونے کا زمانہ آیا تو حارث بن سیما کو اس کی گورنری دی گئی ان دنوں فارس میں ایک شخص عرب کا رہنے والا محمد بن واصل بن ابراہیم تمیمی تھا اس نے احمد بن لیث سے راہ و رسم پیدا کر کے ان کردوں سے میل جول پیدا کیا جو ان اطراف میں رہتے تھے اور موقع پا کر حارث بن سیما پر حالت غفلت میں حملہ کر دیا۔ حارث بن سیما اسی واقعہ میں مارا گیا۔ محمد بن واصل نے ۲۵۶ھ میں فارس پر قبضہ کر لیا۔ اسی عرصہ میں خلیفہ معتمد کی خلافت کا دور آ گیا۔ اس نے حسن بن فیاض کو اہواز کی گورنری مقرر کر کے روانہ کیا مگر یعقوب بن لیث نے یہ خبر پا کر عرصہ ۲۵۷ھ میں فارس کا رخ کیا۔ خلیفہ معتمد کو اس کی خبر لگی۔ سخت برہم ہوا موفق نے مصلحتاً بطور خود بلخ و طخارستان کی سند گورنری بھیج دی۔ یعقوب بن لیث نے پیش قدمی روک دی۔ چنانچہ یعقوب بن لیث نے فارس سے واپس ہو کر بلخ و طخارستان پر پہنچ کر قبضہ کر لیا۔

کابل پر قبضہ: بلخ سے روانہ ہو کر کابل پہنچا اور رتبیل کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد ایک قاصد خلیفہ معتمد کی خدمت میں مع

؎ علامہ ابن اثیر کی تاریخ میں یہ نام عبدالرحمن بن مفلح لکھا ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔

تحائف کے روانہ کیے اور مراجعت کر کے بست میں آ کر ٹھہرا سجستان کی جانب واپس آنے کا قصد تھا کہ بعض سپہ سالاروں کی مخالفت سے جھگڑا ایک برس تک ٹھہرا رہا۔ ایک سال کے قیام کے بعد سجستان واپس آیا۔

کرمان، ہرات اور باذغیس پر قبضہ: پھر سجستان سے ہرات چلا آیا اور شہر کرمان کا محاصرہ کر لیا۔ ایک مدت کے محاصرہ کے بعد اہل شہر نے شہر پناہ کے دروازے کھول دیے یعقوب بن لیث نے اس پر قبضہ حاصل کر کے پوشنج پر حملہ کیا اور حسین بن علی بن طاہر بن حسین کو گرفتار کر لیا محمد بن طاہر بن عبداللہ نے سفارش کی تو یعقوب بن لیث نے اس کو رہا کر دیا۔ اس کے بعد ہرات اور باذغیس پر بھی قبضہ حاصل کر کے سجستان کی جانب لوٹا ان دنوں سجستان کی گورنری پر عبداللہ سجزی مامور تھا۔

صفار اور عبداللہ سجزی: ایک زمانہ دراز سے یعقوب بن لیث سے اس کی چشمک چلی آتی تھی جس وقت یعقوب کی مالی اور فوجی قوت بڑھ گئی تو اس نے عبداللہ سجزی کی قوت و حکومت کو ضعیف و کمزور کر دیا۔ اس وقت عبداللہ سجزی سجستان چھوڑ کر خراسان کی طرف چلا گیا اور محمد بن طاہر والی خراسان کے پاس جا کر پناہ گزیں ہو گیا۔ یعقوب نے محمد بن طاہر سے اپنے مخالف و دشمن (عبداللہ سجزی) کو طلب کیا۔ محمد بن طاہر نے عبداللہ سجزی کے دینے سے انکار کیا۔

صفار کا نیشاپور پر قبضہ: اس بنا پر یعقوب نے خراسان پر چڑھائی کر دی اور نیشاپور جا کر گھیر لیا۔ محمد بن طاہر نے ملاقات کی خواہش کی یعقوب نے انکار کر دیا تب محمد بن طاہر نے اپنے اعزہ و اقارب کے معززین کو یعقوب سے ملنے کو روانہ کیا چنانچہ یعقوب ان لوگوں سے بہ عزت و احترام ملا۔ ان کے بعد شوال ۲۵۹ھ میں بزور جبر نیشاپور میں گھس کر محمد بن طاہر کو مع اس کے خاندان والوں کے گرفتار کر لیا اور اپنی جانب سے ایک شخص کو نیشاپور پر مامور کر کے دربار خلافت میں ایک عرضی اس مضمون کی بھیج دی کہ اہل خراسان نے اس وجہ سے کہ محمد بن طاہر اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کوتاہی اور پہلو تہی کرتا تھا اور طبرستان میں علویوں کے غالب و متصرف ہو جانے کا قوی اندیشہ تھا مجھے طلب کیا اس وجہ سے میں نے نیشاپور میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا ہے اور محمد بن طاہر کو مع اس کے اہل و عیال کے گرفتار کر لیا ہے۔ خلیفہ معتمد نے یعقوب کی تحریر کے خلاف تہدید آمیز لکھ بھیجا کہ یہ حرکات اقبال و تمہارے حق میں بہتر ثابت نہ ہوں گی اور ضرورت ہے کہ جس قدر بلاد تمہارے قبضہ و تصرف میں ہیں انہی پر اکتفا کرو ورنہ تمہارے ساتھ مخالفانہ برتاؤ کیا جائے گا اور دولت عباسیہ کے باغیوں میں شمار کیے جاؤ گے۔ یہ واقعہ ۲۵۹ھ کا ہے۔

نیشاپور پر قبضہ کی دوسری روایت: بعض نے یعقوب کے نیشاپور پر قابض و متصرف ہونے کا واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ جب محمد بن طاہر والی خراسان کے قوائے حکومت مختل اور کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس کے بعض عزیزوں اور اقارب نے یعقوب بن لیث صفار کو لکھ بھیجا کہ "مناسب ہے کہ محمد بن طاہر کی قوت و طاقت بالکل سلب ہو گئی ہے نیشاپور پر آ کر قبضہ کر لو"۔ یعقوب نے پہلے اس امر کی تحقیق کی بعد ازاں محمد بن طاہر کو لکھ بھیجا "چونکہ حسن بن زید علوی طبرستان کو لیے ہوئے جاتا ہے اس وجہ سے مجھے دربار خلافت سے اس کی روک تھام کا حکم آیا ہے تم سے کسی قسم کا مجھے سروکار نہیں ہے میں خلافت مآب کے حکم کی تعمیل کرنے کو طبرستان کی جانب جانا چاہتا ہوں تم اپنے دل میں کسی طرح کا خطرہ نہ پیدا کرو۔"

جو یعقوب کے خیال سے اپنے دو سپہ سالاروں کو [illegible] کی غرض سے نیشاپور بھیج دیا تاکہ وہ پہلے ہی محمد بن طاہر کے خیالات تبدیل کرتے رہیں مقابلہ و جنگ کا انتظام نہ کرنے دیں اس کے بعد خود بھی کوچ کر کے نیشاپور کے قریب پہنچ گیا۔ [illegible] نیشاپور میں داخل ہوا۔ محمد بن طاہر یعقوب بن لیث کے پاس گرفتار ہو کر آیا۔ یعقوب نے اس کو اور اس کی [illegible] کے [illegible] کرنے پر [illegible] طلب کیا اور اس کے تمام خاندان کو جو تعداد میں ایک سو [illegible] آدمی تھے گرفتار کر کے سجستان روانہ کر دیا۔ [illegible] محمد بن طاہر [illegible] تمام صوبہ جات خراسان میں [illegible] اور [illegible] یعقوب نے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ محمد بن طاہر کی حکومت کے [illegible] وقوع میں آیا۔

یعقوب کا ساریہ اور آمل پر قبضہ غرض جب یعقوب نے محمد بن طاہر کو گرفتار کر لیا اور خراسان کے تمام صوبہ جات پر اس نے قبضہ کر لیا [illegible] عبداللہ سجزی [illegible] حسن بن زید والی طبرستان کے پاس چلا گیا۔ یعقوب نے حسن بن زید سے عبداللہ سجزی کے [illegible] کے متعلق [illegible] کی [illegible] حسن بن زید نے [illegible] انکار کیا [illegible] یعقوب [illegible] حسن بن زید یعقوب کے [illegible] کے مقابلہ [illegible] نوبت آئی [illegible] حسن بن زید شکست کھا کر [illegible] کی جانب بھاگ گیا اور یعقوب نے کامیابی کے ساتھ ساریہ اور آمل پر قبضہ کر لیا۔

حسن بن زید کا تعاقب [illegible] ساریہ اور آمل پر قبضہ مکمل کرنے کے بعد یعقوب نے [illegible] حسن بن زید کا تعاقب [illegible] روز تک [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] پیش آئی۔

عبداللہ سجزی کی گرفتاری و قتل عبداللہ سجزی شکست کے بعد حسن بن زید کے پاس سے رے کی جانب چلا گیا تو یعقوب نے [illegible] عامل رے [illegible] لکھ بھیجا [illegible] عامل رے نے عبداللہ سجزی کو گرفتار کر کے یعقوب کے پاس بھیج دیا۔ یعقوب نے اس کو قتل کر کے سجستان کی جانب مراجعت کی۔

خراسان پر تسلط جس وقت حسن بن زید [illegible] شکست [illegible] جنگ سے مراجعت کی [illegible] حسن بن زید نے اسی وقت [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] کی جانب [illegible] طاہر والی خراسان نے [illegible] ایک لشکر [illegible] کی حفاظت کی غرض سے روانہ کیا۔ [illegible] حسن بن زید نے [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] محمد بن طاہر کی حکومت [illegible]

تھا۔ تخت نشین ہوا تو لوگ اس سے بگڑ گئے۔ ہر کہیں بدامنی پیدا ہو گئی۔ انہوں نے جس طرف سے موقع پایا خروج کر دیا اور محمد بن طاہر ان کی مدافعت نہ کر سکا جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ محمد بن طاہر کے قبضہ سے خراسان نکل گیا اور آل صفار کی کامیابی کے پھریرے جا بجا اڑنے لگے جن کا ذکر ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔

اذکوتکین کی بدانتظامیاں: خلیفہ معتمد نے صوبہ موصل کی گورنری پر سپہ سالاران ترک سے اساتکین نامی ایک نامور سپہ سالار کو متعین فرمایا تھا۔ اس نے اپنی جانب سے اپنے لڑکے اذکوتکین کو مامور کیا۔ اول ۲۵۹ھ میں روانہ کیا۔ اذکوتکین نے موصل میں پہنچ کر ادھم مچا دیا۔ فسق و فجور، شراب نوشی، زنا، ظلم رسانی کا دور دورہ ہو گیا۔ ایک روز ایک لشکری نے بدمستی کی حالت میں ایک عورت پر ہاتھ ڈالا۔ وہ زور سے چلائی۔ اہل شہر میں سے ایک بزرگ نے غیرت سے پہنچ کر اس عورت کی عزت بچائی۔ لشکری نے اذکوتکین سے اس کی شکایت کی۔ اذکوتکین نے اس بزرگ کو گرفتار کرا کے خوب پٹوایا۔

یحییٰ بن سلیمان کا تقرر: اہل شہر اس سے مشتعل ہو اٹھے اور شورش کرنے کے ارادے پر قرار پائی کہ خلیفہ معتمد کو اس کی اطلاع کر دی جائے۔ اذکوتکین کو اس مشورہ کی خبر لگ گئی۔ لشکر مرتب کر کے چڑھ آیا اور بروز جمعہ لڑائی شروع کر دی۔ اہل شہر بھی جی توڑ کر لڑے تھے۔ آخر الامر اہل شہر نے اذکوتکین کو شہر سے مار کر نکال دیا اور متفق ہو کر یحییٰ بن سلیمان کو حکومت موصل کی کرسی پر بٹھا دیا۔

ہیثم بن عبداللہ کا موصل پر حملہ: اس اثناء میں ۲۶۰ھ آ پہنچا۔ اساتکین نے ہیثم بن عبداللہ بن معمر تغلبی عدوی کو صوبہ موصل کی نیابت عطا کی اور اہل موصل کی گوشمالی کا حکم دیا۔ چنانچہ ہیثم نے موصل پہنچ کر جنگ چھیڑ دی۔ ایک مدت تک اہل موصل سے لڑتا رہا۔ طرفین کے بہت سے آدمی کام آگئے۔ ہیثم مجبور ہو کر واپس آیا۔ اساتکین نے بجائے اس کے اسحاق بن ایوب تغلبی (جو حمدان کے دادا) کو متعین کیا۔ ایک مدت تک اسحاق بھی محاصرہ کئے رہا۔ اثنائے محاصرہ میں یحییٰ بن سلیمان بیمار ہو گیا۔

اسحاق و یحییٰ میں جنگ: اسحاق نے اس کی علالت کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور سرگرمی اور مستعدی سے کام لینے لگا۔ شہر پناہ کی بعض سمت کی دیواریں بھی زمین دوز کر دیں۔ اہل شہر نے یحییٰ بن سلیمان کو اسی حالت میں صف لشکر کے سامنے ڈال دیا۔ اہل شہر کو اس سے بے حد جوش پیدا ہوا۔ نہایت مردانگی سے حملہ آور ہوئے۔ اسحاق کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا۔ ادھر سے ان [illegible] پھر لڑائی شروع ہوئی اور اسی جوش سے شروع ہوئی۔ اسحاق اہل شہر سے برابر خط و کتابت کر رہا تھا اور ان کو طرح طرح کی امیدیں دلاتا تھا۔ کہ اہل شہر نے اس امر پر مصالحت کر لی کہ اسحاق شہر سے باہر ہو کر ربض میں قیام پذیر ہو۔ چنانچہ اسحاق ایک ہفتہ تک ربض میں ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد کسی شہری اور اس کے لشکری سے باب [illegible] (العراق) میں چل گئی جس سے آتش جنگ پھر بھڑک اٹھی۔ اہل شہر نے جمع ہو کر اسحاق کو مار کر شہر سے نکال دیا اور یحییٰ بن سلیمان مستقل طور سے موصل پر حکومت کرنے لگا۔

جنگ ابن مفلح و ابن واصل: اس سے پیشتر ہم تحریر کر آئے ہیں کہ صوبہ فارس پر محمد بن واصل بن ابراہیم تمیمی نے [illegible]

[illegible]

[illegible] بن [illegible] کا قتل [illegible]

ابوالساج کی معزولی [illegible]

[illegible]

فارس پر صفار کا قبضہ [illegible]

تھک گئے تھے اور بہت سے کثرت قتل سے مر چکے تھے باقی ماندہ جو تھے وہ حواس باختہ بے حس و حرکت پڑے تھے لڑائی اور مقابلہ کی طاقت ان میں کہاں تھی ابن واصل اپنے ہمراہیوں کا یہ رنگ دیکھ کر بدحواس و بدحال بھاگ کھڑا ہوا صفار نے اس کے لشکر گاہ میں گھس کر جو کچھ پایا معہ اس مال و اسباب کے جو ابن مفلح کی شکست سے ابن واصل کے ہاتھ آیا تھا لوٹ لیا۔ اس واقعہ سے صفار کے رعب و داب کا سکہ بیٹھ گیا اور کل بلاد فارس پر اس کا قبضہ ہو گیا۔ صوبجات فارس پر اپنی طرف سے عمال مقرر کئے۔

اس مہم سے فارغ ہو کر اہل زم پر اس وجہ سے کہ انہوں نے ابن واصل کی اعانت کی تھی صفار نے چڑھائی کر دی اور جو کچھ ان میں اموال پر قبضہ کر لینے کی بھی غرض دامن گیر ہو گئی۔

باب : ۱۸

سامانی حکومت کا قیام ۲۷۹ھ تا ۳۸۹ھ

اسد بن سامان خراسانی جو سامانیوں کا مورث اعلیٰ ہے سامان خراسان کے مشہور خاندان کا ایک معزز فرد تھا، کہتے ہیں آپ کو اہلِ فارس کی طرف منسوب کرتے ہیں اور کہا ہے سامان بن لوذی بن ... کی جانب۔ اسد کے چار بیٹے تھے نوح، احمد، یحییٰ اور الیاس۔ جس زمانہ میں مامون خراسان کی گورنری پر تھا انہیں ایام میں ان لوگوں نے مامون کی خدمت میں شرف حضوری حاصل کی۔ مامون نے ان لوگوں کو عہدہ ہائے جلیلہ سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ جب مامون نے عراق کی جانب مراجعت کی اور خراسان میں اپنی نیابت پر غسان بن عباد کو (یہ فضل بن سہل کا عزیز تھا) مامور کیا تو اس نے نوح کو سمرقند کی، احمد کو فرغانہ کی، یحییٰ کو شاش و اشروسنہ وغیرہ کی اور الیاس کو ہرات کی حکومت دی۔

طاہر بن حسین: کچھ عرصہ بعد جب غسان کے بعد طاہر بن حسین کو خراسان کی حکومت عطا ہوئی تو اس نے ان لوگوں کو ان کے عہدوں پر بحال رکھا۔ اس کے بعد نوح بن اسد کا انتقال ہو گیا۔ تب طاہر بن حسین نے اس کے صوبہ کو اس کے دو بھائی یحییٰ اور احمد کے صوبجات سے ملحق کر دیا۔ احمد نہایت خوش خلق اور خصائل حمیدہ سے متصف تھا۔ اس کے تھوڑے دنوں بعد الیاس نے ہرات میں وفات پائی۔

عبداللہ بن طاہر: عبداللہ بن طاہر نے اس کے بیٹے ابو اسحاق محمد بن الیاس کو اس کی جگہ پر مقرر کیا۔ احمد بن اسد کے سات بیٹے تھے۔ نصر، یعقوب، یحییٰ، اسماعیل، اسحاق، ابو الاشعث، اسد اور ابو غانم حمید۔ احمد نے انتقال کرتے وقت صوبہ سمرقند میں اپنا بڑا بیٹا نصر اس کا قائم مقام بنایا گیا۔ چنانچہ اس وقت سے تا زمانِ انقراضِ حکومت بنی طاہر اور ان کے بعد بھی سمرقند کی حکومت انہیں کے قبضہ میں رہی۔ سمرقند کی سندِ حکومت ان کو گورنر خراسان کی جانب سے ملتی رہی۔ یہاں تک کہ بنی طاہر کی حکومت درہم برہم ہو گئی۔

یعقوب صفار: دولت صفاریہ کا پھریرا خراسان میں کامیابی کی ہوا میں اڑنے لگا۔ چونکہ خلیفہ معتمد نے اپنی جانب سے نصر کو اس صوبہ کی سندِ گورنری ۲۶۱ھ میں مرحمت فرمائی۔ جب کہ یعقوب صفار نے خراسان پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں تو نصر نے اپنی فوجوں کو شاش بن کی طرف صفار کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کرنے کو روانہ کیا اتفاق سے اس لشکر کا سردار جنگ صفار میں مارا گیا۔ نصر کا لشکر بھاگ کر لوٹ آیا (احمد بن عمر) عراقی ... جان کے خوف سے تجویز کر

بھاگ گیا۔

آل لیث بن نصر: اہل بخارا نے ابو ہاشم محمد بن مبشر بن رافع بن لیث بن نصر بن سیار کو امارت کی کرسی پر بٹھایا، پھر کچھ عرصہ بعد اس کو معزول کر کے احمد بن محمد کو امیر بنایا، تھوڑے دنوں بعد اس کو بھی معزول کر کے حسن بن محمد قریشی کی حکومت پیدا کی، پھر جب اس کو بھی معزول کر دیا تو نصر نے اپنے بھائی اسماعیل کو بخارا کی زمام حکومت عنایت کی۔ اسی اثناء میں رافع بن ہرثمہ (یہ خط برکا داخل تھا) خراسان کا گورنر ہوا اور مستقلاً اس ملک پر غالب و متصرف ہو گئے۔

اسماعیل: اس وقت اسماعیل والی بخارا نے اس سے خط و کتابت شروع کی اور باہم مصالحت و اتحاد کا عہد و پیمان کر کے خوارزم کی حکومت حاصل کر لی۔ تھوڑے دنوں کے بعد اسماعیل و نصر میں کشیدگی پیدا ہوئی، چنانچہ نصر نے ۲۷۲ھ میں اسماعیل پر چڑھائی کر دی۔ اسماعیل نے رافع بن ہرثمہ سے مدد طلب کی، رافع بن ہرثمہ ایک کثیر التعداد فوج لے کر خود اس کی کمک کو بخارا پہنچا، لڑائی کی نوبت نہ آئی، دونوں بھائیوں میں مصالحت ہو گئی، رافع خراسان کو واپس آ گیا۔ اس کے بعد پھر ان دونوں بھائیوں میں رنجش پیدا ہوئی جو رفتہ رفتہ لڑائی کی حد تک پہنچ گئی۔ ۲۷۵ھ میں ایک سخت خونریز جنگ کے بعد اسماعیل کو نصر پر فتح نصیب ہوئی۔ جس وقت نصر اسماعیل کے روبرو حاضر ہوا، اسماعیل نے دوڑ کر دست بوسی کی اور بدستور کرسی امارت سمرقند پر اس کو جلوہ افروز کیا، خود اس کی نیابت میں بخارا کی امارت کرتا رہا۔ اسماعیل نہایت منکسر مزاج تھا اور اہل علم و دین کا قدردان تھا۔

ولی عہدی کی بیعت: جس وقت موسیٰ بن بغا گورنری ولایت شرقیہ سے مستعفی ہوا، خلیفہ معتمد نے اپنے بھائی ابو احمد موفق کے بھیجنے کا قصد کر لیا تھا، چنانچہ اسی غرض کے حاصل کرنے کے لیے شوال ۲۶۱ھ میں دربار عام منعقد کیا، امراء، وزراء اور ارکان سلطنت حسب مدارج حاضر ہوئے، خلیفہ معتمد نے ایک مختصر تقریر کے بعد اپنے بیٹے جعفر کو اپنا ولی عہد بنایا اور مفوض الی اللہ کا مبارک لقب مرحمت فرما کر موسیٰ بن بغا کو اس کی نیابت عنایت کی۔ افریقہ، مصر، شام، جزیرہ، موصل، آرمینیہ، طریق خراسان اور مہرجانقذق کی سند گورنری عطا فرمائی۔ اسی جلسہ میں یہ بھی قرار دیا کہ میرا دوسرا ولی عہد میرا بھائی ابو احمد ہوگا۔ اس کو الناصر لدین اللہ الموفق کا لقب دے کر بلاد مشرقیہ بغداد، سواد کوفہ، طریق مکہ، مدینہ، یمن، کسکر، کور دجلہ، اہواز، فارس، اصفہان، کرج، دینور، ری، زنجان اور سندھ کی حکومت عنایت کی۔ دونوں ولی عہدوں کے لیے دو جھنڈے سفید و سیاہ بنائے اور یہ شرط کی کہ اگر میں مر جاؤں اور اس وقت تک جعفر بالغ نہ ہو تو پہلے موفق مسند خلافت پر متمکن ہو بعد ازاں جعفر، اسی شرط کے ساتھ حاضرین سے بیعت لی گئی۔ جعفر کی جانب سے صوبجات مغرب پر موسیٰ بن بغا مامور کیا گیا۔ قلمدان وزارت صاعد بن مخلد کے سپرد ہوا، بعد ازاں ۲۷۲ھ میں اس کی ابتلا کی گئی جس کے عوض پچھلی معافی کا خواستگار ہوا، بجائے اس کے اسماعیل بن بلبل کو یہ معزز عہدہ عنایت ہوا۔

تقرر ولی عہد کے بعد خلیفہ معتمد نے اپنے بھائی موفق کو زنگیوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا، موفق نے اپنی جانب سے اہواز، بصرہ اور کور دجلہ پر مسرور بلخی کو مقرر کر کے بطور مقدمۃ الجیش کے آگے بڑھنے کی ہدایت کی اور اس کے بعد اپنی روانگی کا عزم کیا۔

یعقوب صفار سے جواب طلبی: جس وقت یعقوب صفار نے فارس کو ابن واصل سے اور خراسان کو ابن طاہر کے قبضہ سے نکال کر اپنے ممالک محروسہ میں شامل کر لیا اور اس کی خبر دربار خلافت تک پہنچی تو خلیفہ معتمد نے بھرے دربار میں کہہ دیا "حاشا وکلا میں نے یعقوب صفار کو فارس و خراسان پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دی اور نہ میں نے اس کو ان افعال کے کرنے کی ہدایت کی جس کا وہ مرتکب ہوا ہے۔ مجھ کو اس کے اس فعل سے سخت ناراضگی پیدا ہوئی ہے"۔ موفق نے گزارش کی "امیر المومنین! ایسے خود سر شخص کی سرکوبی کرنا ضروری ہے۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ پہلے اس سے جواب طلب کیا جائے"۔

خلیفہ معتمد نے اس رائے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھ کر اسماعیل بن اسحاق اور بغراج نامی ایک نامور سپہ سالار ترک کو صفار کے پاس یہ پیام دے کر بھیجا کہ "بدولت و اقبال کو تمہاری یہ دست درازی مطبوع خاطر اقدس نہیں ہوئی۔ بہتر یہ ہے کہ تم انہیں بلاد کی حکومت پر اکتفا کرو جو تم کو دربار خلافت سے مرحمت ہوئے ہیں اور میں ان لوگوں کو جو تمہارے ہمراہ ہیں مجھ سے ہیں اور جن کو تم نے محمد بن طاہر کے ساتھ گرفتار کر رکھا ہے رہا کرانے کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں"۔ اسماعیل تھوڑے دنوں بعد صفار کے پاس سے واپس آیا اور یہ ظاہر کیا کہ صفار کا قصد موصل کی طرف بڑھنے کا ہے۔ موفق ان واقعات سے مطلع ہو کر زنگیوں کی مہم پر جانے سے رک رہا۔ ہاں اسماعیل کے ساتھ صفار کا حاجب درہم آیا جو حکومت طبرستان، خراسان، جرجان، رے، فارس اور افسری پولیس بغداد کی سند حاصل کرنے کو دربار خلافت میں آیا تھا چنانچہ خلیفہ معتمد نے علاوہ صوبجات جرجان اور کرمان کے جو کہ پہلے سے اس کے قبضہ میں تھے۔

یعقوب صفار کی روانگی: ان صوبجات کی سند گورنری بھی عنایت کی جن کی حکومت کی صفار نے استدعا کی تھی۔ درہم مع عمر بن سیما کے صوبجات مذکورۃ الصدر کی گورنری کی سند لئے ہوئے صفار کے پاس واپس آیا۔ صفار نے یہ لکھ کر کہ "میں شکریہ احسان کی غرض سے امیر المومنین کے در دولت پر حاضر ہوا چاہتا ہوں"۔ اپنے لشکر کا کوچ کر دیا۔ ابو الساج والی اہواز چونکہ صفار کے بیعت تھا یہ خبر پا کر استقبال کی غرض سے شہر سے باہر آیا عزت و احترام سے صفار کو شہر میں لے گیا۔ بڑی دعوت کی۔ صفار ایک دو روز قیام کر کے بغداد کی جانب روانہ ہوا۔ یہ حالات تو صفار کے تھے۔

جنگ صفار و موفق: اب دربار خلافت کا رنگ ڈھنگ ملاحظہ کیجئے کہ جس وقت قاصدوں نے واپس ہو کر صفار کی عرضی پیش کی اہل دربار کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ سکتے کے عالم میں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگا۔ کسی نے کہا "اس کی نیت اچھی نہیں ہے"۔ کوئی بولا "یہ نمک حرام ہے"۔ غرض ہر شخص اپنی فہم کے مطابق رائے زنی کر رہا تھا۔ اتنے میں خلافت پناہی اٹھ کھڑے ہوئے اور بغداد سے نکل کر زعفرانیہ میں پہنچ کر لشکر آرائی کی اور اپنے بھائی موفق کو بقصد جنگ صفار کے آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ رجب ۲۶۲ھ میں صفار کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ موفق کے میمنہ پر موسیٰ بن بغا تھا۔ میسرہ میں مسرور بلخی اور قلب لشکر میں خود موفق تھا۔ پہلے صفار کے میمنہ اور موفق کے میسرہ سے لڑائی شروع ہوئی۔ موفق کا میسرہ پہلے ہی حملہ میں بھاگ کھڑا ہوا اور ابراہیم بن سیما وغیرہ نامی نامی سپہ سالار اس معرکہ میں کام آئے۔ موفق نے ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر منہزموں کو آواز دی اور ان کو حکمت عملی سے واپس لا کر دوبارہ صفار کے لشکر پر حملہ کیا۔ صفار کی فوج نے بھی جی توڑ کر مقابلہ کیا۔ جنگ و قتال کی گرم بازاری ہوئی لاشوں کے انبار لگ گئے۔ آخر وقت عصر تک نہایت شدت سے لڑائی جاری رہی۔

یعقوب صفار کی شکست: اس اثناء میں خلیفہ معتمد کی جانب سے محمد بن اوس اور دیرانی ایک بڑی فوج لئے ہوئے موفق کی کمک پر آ گئے۔ دونوں فوجیں بڑی قوت سے معرکہ کے شعلوں میں دونوں طرف سے حملہ آور ہوئیں۔ صفاری فوج اس حملہ کی برداشت نہ کر سکی۔ آخر الامر ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ خلیفہ کی امدادی فوج دیکھ کر صفار کا لشکر بے قابو ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔ صفار بھی مجبوراً اپنے مورچے سے پیچھے ہٹا۔ موفق کی فوج نے تعاقب کیا اور لشکر گاہ کو لوٹ لیا۔ تقریباً دس ہزار گھوڑے، خچر اور چوپائے ہاتھ آئے۔ مال و اسباب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ بار برداری کو جانور نہ ملتے تھے۔ محمد بن طاہر والی خراسان بھی پابہ زنجیر اسی لشکر گاہ میں تھا۔ صفار کی شکست سے اس کی قسمت کھل گئی۔ قید کی تکلیف سے رہائی ملی۔ موفق نے رہا کر کے خلیفہ کی خدمت میں حاضر کیا۔ موفق نے اس کو خلعت فاخرہ سے سرفراز کر کے پولیس بغداد کی افسری عطا کی۔

صفار یہاں سے شکست کھا کر جندیسابور کی طرف چلا گیا اور پھر اہواز پہنچ کر قیام کیا۔ زنگیوں کے سردار نے اس سے خط و کتابت شروع کی اور دوبارہ جنگ کرنے پر ابھارنے لگا۔ اور امداد کا وعدہ کیا۔ صفار نے جواب میں سورہ کافرون کی یہ آیت قل یایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون تا آخر سورۃ لکھ بھیجی۔

ابن واصل کو فارس کی سند گورنری: ان واقعات کے اثناء میں ابن واصل نے صفار کو مصروف جنگ دیکھ کر فارس پر قبضہ کر لیا۔ دربار خلافت میں اطلاع پہنچی۔ خلیفہ معتمد نے خوش ہو کر فارس کی سند گورنری مرحمت فرمائی۔ صفار نے یہ خبر پا کر ایک لشکر بہ افسری عمر بن السری فارس پر بھیج دیا۔ جس نے پہنچنے کے ساتھ ہی ابن واصل کو نکال باہر کر کے قبضہ کر لیا۔ انہیں دنوں صفار نے محمد بن عبیداللہ بن ہزار مرد کردی کو اہواز کی حکومت پر مامور کیا۔

خلیفہ معتمد و موفق کی مراجعت: یعقوب صفار کے فرار پر خلیفہ معتمد نے سامرا کی طرف مراجعت کی اور موفق واسط کی جانب لوٹ آیا۔ قصد تھا صفار کے تعاقب کرنے کو جائے لیکن علالت طبیعت نے روکا۔ بغداد واپس آیا اس کے ساتھ مسرور بلخی بھی تھا جو بعد موسیٰ بن بغا کے زنگیوں کے مقابلہ پر بھیجا گیا تھا۔ چونکہ ابوالساج نے صفار کی میدان داری اور اعانت کی تھی اس لئے اس کی جاگیرات اور مال و اسباب ضبط کر کے مسرور بلخی کو مرحمت ہوا۔ محمد بن طاہر بحکم پولیس بغداد کی افسری کرنے لگا۔

زنگیوں کے حالات: اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مسرور بلخی، موسیٰ بن بغا کے بعد زنگیوں سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا اس کے بعد موفق خود قصد روانگی تھا۔ لیکن صفار کے واقعات پیش آ جانے کی وجہ سے روانہ نہ ہو سکا۔ مسرور بلخی بھی آمد صفار میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ مسرور بلخی خلیفہ معتمد کے حکم کے مطابق دربار خلافت کو واپس آیا زنگیوں کے سردار نے موقع غنیمت سمجھ کر میدان خالی دیکھ کر اپنی فوج کو چاروں طرف لوٹ مار کرنے کو پھیلا دیا۔ چنانچہ سلیمان بن جامع کو ایک فوج کے ساتھ بطیحہ کی جانب روانہ کیا اور سلیمان بن موسیٰ کو رقاسیہ کی طرف بھیجا۔ ابن تکین سپہ سالار واسط ایک بڑی فوج لئے ہوئے زنگیوں کی فوج سے جنگ کرنے کو آ پہنچا۔ سلیمان بن موسیٰ سے مقابلہ ہو گیا تقریباً ایک ہفتہ تک لڑائی ہوتی رہی۔ بالآخر سلیمان بن موسیٰ میدان جنگ سے شکست کھا کر سلیمان بن جامع کی جانب مائل بہ ہزیمت ہوا۔ زنگیوں کے سردار نے اپنے سپہ سالاروں کو قتل اور غارت کا حکم دیا۔

[illegible]

[illegible]

محمد بن عبداللہ اور خلیفہ میں معاہدہ [illegible]

[illegible] اور ترکوں میں جنگ [illegible]

زنگیوں نے پہلے ہی خاصی پامال کر کے [illegible] شکست دے [illegible] دیا۔

ابراہیم کا قتل: اس واقعہ کے بعد بھی صفار نے چند آدمیوں کو ابراہیم کے پیچھے سرخس کی جانب روانہ کیا اور لوگوں نے سرخس میں پہنچ کر ابراہیم کا کام تمام کر دیا۔ ابراہیم کے مارے جانے پر صفار نے ۲۵۷ھ میں بجستان کی جانب مراجعت کی۔ بوقت روانگی نیشاپور پر عزیز بن سری کو اور ہرات پر اپنے بھائی عمرو بن لیث کو متعین کیا اور عمرو بن لیث نے ہرات کی نیابت [illegible] حفص باذغیسی کو مرحمت کی۔

[illegible] بجستان میں [illegible] عرصہ [illegible] اس ملک میں [illegible] اور [illegible] کا قوی [illegible] رہا تھا [illegible] کچھ [illegible] غور و فکر سے ایک یہ بات نکالی کہ اس کے بھائی علی بن لیث کے پاس جا کر [illegible] کہ [illegible] نے یہ کہا [illegible] دونوں بھائی یعقوب صفار اور عمرو بن لیث [illegible] خراسان کو باہم تقسیم کر لیں اور تم جو ایک بالشت زمین کی [illegible] سے تم کو کچھ [illegible] نہیں ہوگی۔ مناسب یہ ہے کہ خراسان میں تمہارے [illegible] کا ایک [illegible] تمہارے حقوق کی نگہداشت [illegible] اگر تم مناسب سمجھو تو مجھے خراسان بھیج دو تاکہ [illegible] کاموں کو [illegible] انجام دوں گا اور تمہارے حقوق کی [illegible] کروں گا۔ علی بن لیث [illegible] آ گیا اپنے بھائی یعقوب صفار سے اس امر کی اجازت طلب کی صفار نے [illegible] دے دی۔ [illegible] بہت سے [illegible] کے ساتھ [illegible]۔

نیشاپور اور بسطام پر قبضہ: [illegible] اپنے بھائی اور [illegible] نے کوچ کیا۔ [illegible] کو [illegible] میں مصروف ہو [illegible] نیشاپور کے ایک [illegible] اور غفلت کی حالت میں [illegible] کر کے اس کے [illegible] بعد ازاں [illegible] کی طرف بڑھا۔ بسطام میں ایک [illegible] جنگ کے بعد اس پر بھی قبضہ حاصل کر لیا۔ یہ واقعات ۲۵۷ھ کے ہیں۔ اس کے بعد اوائل ۲۵۸ھ میں [illegible] مرتب کر کے نیشاپور پر حملہ کیا۔ نیشاپور کی [illegible] [illegible] کو [illegible] بھاگ [illegible] نیشاپور پر [illegible] کامیابی کا جھنڈا [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کے بعد [illegible] جب [illegible]

---

[1] [illegible]

لشکر نے سب ساز و سامان غارت کی۔

ابوحفص عمرو کی گرفتاری: ابوحفص عمرو [illegible] بلخ کا محاصرہ کر کے [illegible] قلعہ پر قبضہ [illegible] آپ متفق ہو کر [illegible] عمرو نے ان کے قول و قسم پر اعتماد کیا اور بلخ کے محاصرہ سے دست کش ہو کر ہرات کی طرف چلا گیا اور طاہر بن [illegible] ابو طلحہ [illegible] منصور [illegible] میں عمرو نے [illegible] خجستانی [illegible] مقابلہ پر پہنچ جانے [illegible] جنگ [illegible] شکست [illegible] ابو طلحہ منصور کے ساتھ [illegible] عمرو کو گرفتار [illegible] ابو طلحہ [illegible] خجستانی [illegible] عمرو کو گرفتار کر لیا [illegible] عمرو کو [illegible] کر دی۔

محمد بن عامل کا نیشاپور سے اخراج: عمرو کے [illegible] ابو طلحہ [illegible] نیشاپور [illegible] قتل کر ڈالا [illegible] نیشاپور [illegible] خجستانی [illegible] اصفہان سے [illegible] خجستانی [illegible] نیشاپور سے نکال کر [illegible]

خجستانی کی مراجعت: [illegible] ہرات سے نیشاپور [illegible] ابو طلحہ [illegible] خجستانی [illegible] ہرات کی جانب [illegible] ہرات [illegible] عباس [illegible] رافع بن ہرثمہ نے عباس [illegible]

رافع بن ہرثمہ کا فریب: [illegible] ابو طلحہ نے [illegible] رافع نے ابو طلحہ کے پاس [illegible] عباس کے حالات [illegible] ابو طلحہ نے [illegible] رافع نے [illegible] اصفہان [illegible] خجستانی کی جانب [illegible] ابو طلحہ نے رافع [illegible] ہرات کے [illegible]

[illegible]

تو وہ [illegible] تھا۔ ابوطلحہ نے یہ خیال کر کے [illegible] سب [illegible] معلوم ہوا کہ یہ واقعہ [illegible] ہے۔ غلطی سے علی بن [illegible] ہاتھ صاف کیا گیا ہے۔

یہ عصر نیشاپور [illegible] ابن طاہر نے اسحاق [illegible] کو [illegible] ایک عظیم الشان لشکر کے [illegible] کی جانب [illegible] سے جنگ کرنے کو روانہ کیا۔ چنانچہ اسحاق [illegible] کے [illegible] بعد فتح مندی [illegible] طاہر سے باغی ہو گیا۔ [illegible] اسحاق [illegible] گیا۔ اسحاق کے [illegible] میں موقع ملا [illegible] ابن طاہر کے [illegible] مارے گئے۔ [illegible] ابن طاہر [illegible] نیشاپور آیا۔ اہل نیشاپور نے ان کو [illegible] سے نکال دیا۔ [illegible] طاہر نے نیشاپور [illegible] لشکر [illegible] اور [illegible] میں مصروف [illegible] نیشاپور سے لڑائی [illegible] اہل نیشاپور کی جانب سے [illegible] اسحاق کے [illegible] مضمون [illegible] ابن طاہر [illegible] اسحاق کی طرف سے اہل نیشاپور [illegible] تمہارے لکھنے کے مطابق [illegible] نیشاپور [illegible] مقابلہ [illegible] لشکر کے ساتھ [illegible] نیشاپور [illegible] گئی۔ اسحاق [illegible] اپنے [illegible] مارا گیا۔ ابوطلحہ نے [illegible] نہایت [illegible] سے نیشاپور کا محاصرہ کیا۔

نیشاپور پر خجستانی کا قبضہ [illegible] نیشاپور نے [illegible] خجستانی سے [illegible] شروع کی اور [illegible] حمایت [illegible] جانا [illegible] سے [illegible] کے [illegible] نیشاپور [illegible] اہل نیشاپور سے [illegible] خجستانی [illegible] داخل ہو کر [illegible] کے [illegible] انتظام [illegible] ابوطلحہ نے [illegible] حسن بن زید سے امداد طلب [illegible] نیشاپور [illegible] کی جانب واپس آیا اور [illegible] ہو گیا ہے۔

[illegible] سے جنگ نیشاپور سے [illegible] خجستانی [illegible] کہ اس نے [illegible] کے مقابلہ پر [illegible] کی۔ اس [illegible] خجستانی نے ان [illegible] کر لیا [illegible] کے [illegible])

خجستانی اور عمرو بن لیث [illegible] یعقوب [illegible] ان کے [illegible] اور خجستانی نے [illegible] سے نیشاپور کی جانب [illegible] یعقوب نے [illegible] کر [illegible] نہایت [illegible] کے بعد [illegible] کے [illegible] اور خجستانی نیشاپور میں [illegible] رہا۔

[illegible] عمرو بن لیث [illegible] کی طرف سے [illegible] حاصل ہو گئی [illegible] نیشاپور [illegible] خجستانی [illegible] ایک دوسرے سے لڑا دیا [illegible] نیشاپور [illegible] چلا آیا۔

عمرو بن لیث کا نیشاپور پر قبضہ: خجستانی [illegible] نیشاپور [illegible] حاصل [illegible]

ابوالعباس بن نوفل کی شکست و قتل: [illegible]

اس کے بعد [illegible] مارا گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible]
فرار ہو گئے۔

قحطانی کا قتل جس وقت قحطانی کے اہل و عیال اور [illegible] گرفتار کر لیے گئے [illegible] میں اس کی خبر [illegible] کی طرف روانہ ہوا تو [illegible] کے ایک غلام نے [illegible] درخواست کی [illegible] قحطانی نے [illegible] پہلے سے خدمت میں رہتا تھا [illegible] قحطانی کے قتل کے درپے ہو گیا اور وقت کا انتظار کرنے لگا [illegible] قحطانی [illegible] قحطانی نے [illegible]۔ چنانچہ ان دونوں قاصدوں نے [illegible] قحطانی کو قتل کر کے اس کی انگلی سے انگشتری نکال لی [illegible] انگشتری دکھا کر [illegible] سے تیار کرائے [illegible] کے لیے روانہ ہو گئے۔

جب قحطانی [illegible] [illegible] ہم آگے چل کر [illegible] بیان کریں گے۔

اہواز پر یعقوب کا قبضہ [illegible] یعقوب نے اہواز [illegible] [illegible] علی بن ابان [illegible] اہواز [illegible] [illegible] کر دیا۔

[illegible] علی بن ابان کے ہمراہیوں سے [illegible] اہواز پر [illegible] [illegible] علی بن ابان نے اہواز میں داخل ہو کر [illegible] [illegible] اہواز [illegible] [illegible] [illegible]

پھیلا ہوا تھا بالآخر رسد و غلہ تھا سب کو دلا دیا۔ فریقین میں مصالحت ہو گئی۔

زنگیوں کا واسط پر قبضہ ابوالخصیب اور سلیمان بن جامع کی لڑائی اور سلیمان بن جامع کی فتح یابی کے حالات آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ پس جب سلیمان بن جامع اپنا دلی مقصود حاصل کر چکا تو چند امور میں مشورہ کرنے کی غرض سے خبیث کی جانب کوچ کیا۔ اتفاق سے تکین بخاری کے لشکر کی طرف ہو کر گزرا تکین ان دنوں بردودہ میں مقیم تھا۔ سلیمان جس وقت بردودہ کے قریب پہنچا جبائی نے رائے دی کہ چونکہ لشکر روزانہ جنگ سے پریشان اور تھک گیا ہے بہتر ہے کہ تم اسی مقام پر سامنے کے ٹیلے کے پیچھے چھپ رہو میں تھوڑی سی فوج لے کر نہر کی طرف سے لشکر مخالف پر حملہ آور ہوتا ہوں اور لڑتا ہوا پیچھے ہٹوں گا۔ جس وقت اس ٹیلہ سے لشکر مخالف جوش مندی میں آگے بڑھے۔ عقب سے تم حملہ کر کے اپنا مطلب حاصل کر لینا سلیمان نے اس رائے کو استحسان کی نظر سے دیکھ کر اسی پر عمل درآمد کیا۔ تکین کا لشکر شکست کھا کر بھاگا اپنے لشکر کو مرتب کر کے تکین کے لشکر پر شب خون مارا۔ تکین کے تمام ان کے تھکے ہوئے سپاہی مقابلہ نہ کر سکے زنگیوں نے جی کھول کر تکین کے لشکرگاہ کو تاخت و تاراج کرنا شروع کر دیا۔

تکین اپنا لشکرگاہ چھوڑ کر دور جا کھڑا ہوا جب اطمینان کامل سے اپنے خاص خاص سپہ سالاروں اور نامداروں کو جمع کر کے سلیمان پر حملہ کر دیا۔ سلیمان کے ہمراہی جو چند گھنٹہ پیشتر سے لوٹنے میں مصروف تھے اپنے کو سنبھال نہ سکے پسپا ہوئے سلیمان کو ان کے ساتھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ اب اس وقت تکین کو ایک گونہ اطمینان ہو چلا تھا۔ سلیمان کے ہمراہی لوٹے ہوئے مال و اسباب کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے جس کو تکین کے لشکری دلجمعی کے ساتھ فراہم کر رہے تھے۔ اسی اثناء میں سلیمان نے اپنے لشکر کو پھر مرتب کیا اور متعدد وجوہ سے بار دیگر جنگی حملہ آور ہوا۔ تکین کے قدم اس حملہ میں اکھڑ گئے اور شکست کھا کر ایسا بھاگا کہ پھر دوبارہ لوٹ کر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ زنگیوں نے خاطر خواہ اس کے لشکرگاہ کو لوٹا۔ ہزاروں کا مال و اسباب ہاتھ آیا۔ سلیمان نے خاتمہ جنگ کے بعد اپنے لشکر کا چارج جبائی کو دیا اور خود اپنے سردار خبیث کی طرف روانہ ہو گیا (یہ واقعات ۲۶۲ھ کے ہیں)

بعد روانگی سلیمان جبائی نے فراہمی رسد و غلہ کی جانب توجہ کی قرب و جوار کے دیہات میں لشکر پھیلنے ہونے لگا۔ اتفاق سے جعلان نامی ایک سپہ سالار ترکی اسی طرف آ نکلا اور ان واقعات کی خبر پا کر جبائی سے بھڑ گیا۔ جبائی جواب ترکی بترکی دینے پر مستعد ہوا لڑائی ہوئی مگر جبائی کو نقصان اٹھا کر میدان جنگ سے واپس آنا پڑا۔ جعلان نے اثناء دارو گیر میں جبائی کی تلوار چھین لی۔ اس کے بعد شاہی لشکر کے نامور سپہ سالاروں [illegible] اور محمد بن علی بن حبیب نے زنگیوں پر حملہ کیا اور [illegible] بڑھتے چلے گئے۔ خبیث کو ان واقعات سے مطلع کیا خبیث نے سلیمان کو اس مہم پر روانہ کیا۔ چنانچہ سلیمان بہ اظہار جنگ جعلان مقام طہثا میں وارد ہوا۔ جبائی نے حاضر ہو کر کل حالات سے مطلع کیا۔ سلیمان نے اسی وقت جبائی کو مقدمۃ الجیش پر متعین کر کے جعلان کے مقابلہ پر [illegible] رہنے کی ہدایت کی اور خود بقیہ فوج لے کر محمد بن علی پر حملہ آور ہوا ایک خونریز جنگ کے بعد محمد بن علی شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا اس کا بھائی اس معرکہ میں کام آ گیا۔ سلیمان نے محمد بن علی کے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ ہزاروں کا مال ہاتھ آیا (یہ واقعہ ماہ رجب ۲۶۳ھ کا ہے)

بعد ازاں ماہ شعبان سنہ مذکور میں قصبہ حسان پر جو [illegible] پر ایک سپہ سالار ترکی تکین رہتا تھا تھوڑی

کی فوج بھی [illegible] اس کے ساتھ رہی تھی۔ سلیمان نے اس کو بھی شکست دے کر حمص کو لوٹ لیا اور بہت سی عمارت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس واقعہ سے سلیمان کی جرأت بڑھ گئی۔ قتل و غارت کی غرض سے اپنے لشکر کو چاروں طرف دوڑا دیا اور شام میں پھیلا دیا۔ بعض دستہ فوج سے [illegible] نے تعرض کیا اور [illegible] کی کامیابی کا سد راہ ہوا۔ اس کے بعد سلیمان نے رصافہ کو فتح کیا اور اس کے سالار پر جو رصافہ میں رہتا تھا۔ شکست کی حالت میں حملہ کر دیا۔ رصافہ کا یہ سالار ایک غیر متوقع حملہ سے گھبرا کر بھاگ گیا۔ سلیمان اور اس کے ہمراہیوں نے رصافہ میں داخل ہو کر جس قدر مال و اسباب ہاتھ لگے لوٹ لیے۔ باقی میں آگ لگا دی۔ قتل و خون ریزی کو عام طور سے مباح کر دیا۔ جب اس کے دوبارہ اپنے لشکریوں کے ہاتھ قتل و غارت سے تھک گئے تھے اس وقت [illegible] کی جانب مراجعت کی۔

سلیمان کی مراجعت پر [illegible] نے [illegible] سعید بن [illegible] کو [illegible] خالی کر دی۔ چونکہ [illegible] میں اس وقت کوئی شخص ایسا نہ تھا جو [illegible] کو لوٹ کر اپنے [illegible] کے [illegible] کر کے قید کر لیا۔ ان میں [illegible] حمدان بھی تھا اس کو گرفتار کر کے [illegible] اس کے بعد [illegible] کی جانب بڑھا [illegible] نے سلیمان بن [illegible] کو یہ حالات لکھ بھیجے۔ چنانچہ [illegible] سلیمان اپنا لشکر لیے ہوئے آ پہنچا [illegible] کو بھی [illegible] نہایت تیزی اور عجلت سے اس [illegible] کی حفاظت کا انتظام کر دیا۔ [illegible] پر فوجیں متعین کر دیں۔ [illegible] نے سلیمان کے لشکر سے [illegible] اور اس کے [illegible] ایک گروہ کو [illegible] جنگ سے [illegible] کے لئے [illegible] کی حد امارت [illegible] کو [illegible] ایک [illegible] تعداد لشکر لیے ہوئے وارد [illegible] ہوا۔ سلیمان [illegible] نے [illegible] سردار [illegible] سے امداد طلب کی [illegible] ہزار [illegible] سلیمان کے [illegible] میں جنگ کرنے کی [illegible] ہو گئے۔ لشکر [illegible] کر کے [illegible] ہزار آدمی مارے گئے [illegible] لوٹ لیے گئے مکانات جلا دیے گئے۔ [illegible] اس وقت [illegible] میں تھا [illegible] دیکھا [illegible] سے شام تک لڑتا رہا [illegible] مغرب کے قریب مارا گیا۔ [illegible] بھی [illegible] نہ رہ گیا۔

واسط نے [illegible] کرنے کے بعد [illegible] سلیمان نے [illegible] کی جانب مراجعت کی اور [illegible] سے [illegible] یہاں تک [illegible]۔

ابن طولون کا شام پر قبضہ: دمشق کی گورنری پر ترکی سرداروں میں سے ماجور نامی ایک سردار بعہد خلافت معتمد مامور تھا۔ [illegible] میں اس نے وفات پائی۔ تب اس کے بیٹے علی نے اپنے باپ کے نام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ احمد بن طولون نے یہ خبر پا کر مصر پر اپنے بیٹے عباس کو نائب مقرر کیا اور بقصد فتح شام [illegible] مصر سے روانہ ہوا اور دمشق کے قریب پہنچ کر [illegible] "مجھے [illegible] خلافت سے شام کی سند حکومت ملی ہے۔ تم لوگ [illegible]

---

[1] [illegible] سلیمان [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible]

[illegible] اطاعت قبول کر لی اور ملک شام [illegible]

[illegible]

انطاکیہ اور طرسوس پر قبضہ [illegible]

[illegible]

حران پر قبضہ [illegible]

[illegible]

محمد بن [illegible] کی گرفتاری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گرفتار کر لئے [illegible] ابراہیم بن [illegible] کو قید کر دیا [illegible] کے [illegible] بچے ہوئے لوگ [illegible] محمد بن عبداللہ کردی کے پاس چلے گئے مسرور نے اس واقعہ سے مطلع ہو کر ان کا تعاقب کیا [illegible] لوٹ آئے۔

یعقوب صفار کا انتقال، عمرو کی حکومت

۹ شوال ۲۶۵ھ کو یعقوب [illegible] (قولنج) [illegible] وفات پائی [illegible] اس کا [illegible] حکومت بہت وسیع تھا اس نے آخری زمانہ میں خلیفہ معتمد کا سفیر [illegible] حکومت فارس دینے کا وعدہ [illegible] اس وقت [illegible] کے پاس [illegible] تھا۔

یعقوب کے مرنے کے بعد عمرو بن لیث اس کا جانشین ہوا اور [illegible] خلافت [illegible] اطاعت و فرماں برداری [illegible] خلیفہ معتمد نے [illegible] کی [illegible] تھی۔

اغرتمش اور زنگیوں میں جنگ

[illegible] اغرتمش [illegible] کے حالات [illegible] اہواز [illegible] کے [illegible] اغرتمش [illegible] ۲۶۵ھ میں [illegible] قتل [illegible] علی بن ابان [illegible] اغرتمش [illegible] پایا [illegible] ایک لڑائی ہوئی [illegible] اغرتمش نے [illegible] علی بن ابان نے [illegible] جانب [illegible] اغرتمش [illegible] علی بن ابان [illegible] اپنے ہمراہیوں [illegible] دوسرے حصے کے ساتھ [illegible] کی طرف کوچ کیا [illegible] اغرتمش کے خوف سے [illegible] چلا آئے علی [illegible] اغرتمش سے [illegible] لڑائی ہوئی [illegible] دونوں حریف نے [illegible] ان کے ہمراہیوں سے [illegible] کے ساتھ [illegible] علی بن ابان [illegible] خلیفہ کے [illegible] روانہ کیا تھا [illegible] اغرتمش نے [illegible] اپنے حریف کے لئے میدان جنگ [illegible] خالی کر دیا۔

محمد بن عبید اللہ اور علی بن ابان میں جنگ

[illegible] محمد بن عبید اللہ [illegible] علی بن ابان [illegible]

مجھے علی بن ابان کی ماتحتی سے نکال کر اپنے حاشیہ نشینوں کے زمرہ میں داخل کر لیجئے۔ مگر محمد کو یہ تدبیر برعکس ہو گئی اتفاق کو اس سے بدظنی پیدا ہوئی۔ اپنے باپ (خبیث) سے محمد سے جنگ کی اور خراج طلب کرنے کی اجازت حاصل کر کے علی بن ابان کو اس خدمت پر مامور کیا۔ محمد بن عبیداللہ نے حیلہ و حوالہ بتانے کی کوشش کی علی بن ابان زنگیوں کی فوج لئے ہوئے رامہرمز کے قریب پہنچ گیا محمد نے یہ خبر پا کر رامہرمز کو خالی کر دیا اطراف مرمد میں جا کر پناہ گزیں ہوا علی اور اس کے لشکریوں نے رامہرمز میں داخل ہو کر خاطر خواہ لوٹا بعد ازاں محمد نے علی سے خط و کتابت کر کے دو لاکھ درہم پر مصالحت کر لی۔ علی نے رامہرمز کو واگزاشت کر دیا۔

اس مصالحت کے چند دنوں بعد محمد نے علی سے مقابلہ ترک کرا دینے اور خبیث کی اس شرط پر کہ کل مال غنیمت کا مالک علی ہوگا۔ علی کو یہ شرط دامن گیر ہوئی۔ محمد بن عبیداللہ سے چند آدمیوں کو بطور ضمانت کے طلب کیا۔ محمد بن عبیداللہ نے اس کو حیلہ و حوالہ میں ٹال کر ایک حلف نامہ تحریر کر کے بھیج دیا علی نے مجبوراً ایک شخص کو جس کا سردار تھا کہ ایک لشکر کثیر التعداد کے ساتھ محمد بن عبیداللہ کے پاس بھیج دیا محمد بن عبیداللہ نے بوارزی اس لشکر کے اکراد پر حملہ کیا جس وقت دونوں فریقوں میں گھمسان کی لڑائی ہونے لگی محمد کے ہمراہیوں نے قصداً مورچہ خالی کر دیا اکراد نے موقع پا کر زنگیوں پر حملہ کیا ایک گروہ کثیر زنگیوں کا کام آ گیا۔ جو نقصان اٹھا کر واپس ہوئے محمد نے بعد شکست فوج کو بظاہر ان لوگوں کے روکنے پر مامور کیا مگر خفیہ طور سے یہ ہدایت کر دی کہ موقع سے تم بھی ان کم بخت سیاہ بختوں (زنگیوں) کا صفایا کر لینا۔ چنانچہ ان کی فوج میں آ کر ان کے لوٹنے سے جو کچھ باقی رہ گیا تھا اس کو محمد کے لشکریوں نے لوٹ لیا علی نے اس واقعہ سے محمد کو ایک شکایت نامہ تحریر کیا۔ محمد نے بڑی لجاجت و عاجزی سے معذرت کی۔ مزید اس کے ان کے بعض ہتھیار اور جانور بھی واپس کر دیئے بعد ازیں محمد کے خائف دل ہو کر اس نے خبیث کے بعض مصاحبوں سے اس معاملہ میں تحریک کی اور مصالحت کرا دینے کے معاوضہ میں بہت سا مال و زر دینے کا وعدہ کیا۔ ان لوگوں نے خبیث اور علی کو کہہ سن کر راضی کر دیا۔ شرط یہ قرار پائی کہ محمد اپنے ممالک مقبوضہ میں خبیث کی حکومت و دولت کے قائم ہونے کی ترغیب دیتا رہے۔ محمد نے بطیب خاطر اس شرط کو منظور کر لیا پھر باہم صلح اور مصالحت ہو گئی۔

علی بن ابان اور مسرور بلخی میں جنگ: اس کے بعد جب علی بن ابان کو محمد کی جانب سے ایک اطمینانی صورت پیدا ہو گئی تو سوس پر چڑھائی کر دی بے شمار آلات حصار ساتھ ہمراہ لے گئے۔ مسرور بلخی ان دنوں سوس پر امور میں تھا۔ یہ خبر پا کر سوس کی حمایت کو اپنا لشکر لئے ہوئے پہنچ گیا علی اور مسرور سے لڑائی ٹھن گئی۔ بالآخر علی کو شکست ہوئی کہ جس قدر اسباب اپنے ہمراہ لایا تھا سب کو چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا ایک گروہ کثیر زنگیوں کا کام آ گیا جو اس شکست سے علی کی شکستگی خاطر دفع نہ ہوئی تھی کہ موفق کے آنے کی خبر اس کے کانوں تک پہنچ گئی۔

باب: ۱۹

ابو العباس اور زنگیوں میں معرکہ

آئے دن زنگیوں کی کامیابی اور واسط میں غلبہ اور قتل و غارت سے متاثر ہو کر موفق نے اپنے بیٹے ابو العباس کو زنگیوں کی مہم پر روانہ کیا۔ (ابو العباس وہ شخص ہے جو آئندہ خلیفہ معتمد کے بعد مسند خلافت پر متمکن ہوگا اور اسلامی دنیا میں المعتضد باللہ کے لقب سے ملقب کیا جائے گا)

ماہ ربیع الثانی ۲۶۷ھ میں دس ہزار فوج پیادہ و سوار کی جمعیت کے ساتھ زنگیوں کی طرف ابو العباس نے کوچ کیا اور دریا کے راستے سے بھی جنگی کشتیوں کا ایک بیڑہ روانہ کیا جس کی افسری پر ابو حمزہ نصیر مامور تھا۔ [illegible] ابو العباس کو یہ اطلاع ملی کہ زنگیوں کے مقدمۃ الجیش پر جبائی ہے۔ اسی وقت وہ جزیرہ تک قریب پہنچ گیا۔ کہ قریب جبائی ہے اور سلیمان بن موسیٰ شعرانی ایک فوج لئے ہوئے ان کی کمک کو صحرا بان میں پڑا ہوا ہے۔ ابو العباس نے یہ خبر پا کر کوچ کر دیا۔ زنگیوں نے اس مہم کے لئے بے حد فوجیں فراہم کی تھیں اور سمجھا تھا کہ ابو العباس ایک نوعمر جوان ہے جس کو معرکہ آرائی میں مطلق دخل نہیں ہے۔ اس سے یہ خیال قائم کر لیا تھا کہ [illegible] فوجی دستے [illegible] مقابلہ کریں گے۔ [illegible] اگر آ بھی گیا تو پہلے ہی حملہ میں دانت ایسے کھٹے ہو جائیں گے کہ پھر کبھی لڑائی کا حوصلہ نہ ہوگا۔

ابو العباس کی زنگیوں پر پہلی فتح: غرض ابو العباس نے مقام صلح پر پہنچ کر جاسوسوں کو فریق مخالف کی خبر لانے پر مامور کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جاسوسوں نے حاضر ہو کر ظاہر کیا کہ زنگیوں کا لشکر بھی آ گیا ہے۔ اول حصہ لشکر کا صلح کے اس کنارے پر ہے اور آخری حصہ لشکر کا واسط تک پھیلا ہوا ہے۔ ابو العباس معمولی راستہ چھوڑ کر غیر متعارف راہ سے [illegible] ابو العباس نے پہلے زور و قوت سے زنگیوں کو پیچھے ہٹا دیا مگر پھر مصلحتاً خود پیچھے ہٹا۔ زنگیوں کے دل اس سے بڑھ گئے اور وہ جم جم کر حملے کرنے لگے۔ ابو العباس نے للکار کر کہا "نصر! کیا دیکھتا ہے۔ ان کتوں کو لے اب آگے نہ بڑھنے پائیں"۔ نصر اس آواز کو سن کر ایک دوسری جانب سے جس طرف زنگیوں کا خیال و وہم بھی نہ گیا تھا، شاہی لشکر لئے ہوئے نکل پڑا۔ زنگیوں کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ [illegible] کی طرف بھاگے۔ ابو العباس نے [illegible] کے کنارے سے جنگی کشتیوں کی فوج کو بھی مدد کرنے کا حکم دیا تاکہ [illegible] نہ جانے پائے۔ [illegible] کا مضمون ہو گیا، چاروں طرف سے حملے سے گھبرا کر جس طرف راستہ پایا بھاگ کھڑے ہوئے۔ چھ کوس تک شاہی لشکر نے تعاقب کیا جو بچ رہے ان کے لشکر گاہ میں [illegible] لوٹ لیا۔ یہ پہلی فتح تھی جو شاہی لشکر کو زنگیوں کے مقابلے میں نصیب ہوئی۔

زنگیوں کی دوسری شکست: اس شکست کے بعد سلیمان بن [illegible] سلیمان بن موسیٰ شعرانی [illegible] کی طرف [illegible] کے واسطے ایک [illegible] اعلان [illegible] میں مصروف ہو [illegible] ایک [illegible] سلیمان اپنے [illegible] کی جانب [illegible] ابوالعباس [illegible] کر دی گئیں۔

[illegible]

[illegible]

موفق کی آمد: اس وقت تک ابو العباس کی زنگیوں سے متعدد بڑی لڑائیاں اور مقابلے پیش آ چکے تھے۔ ہر ایک جنگ میں ابو العباس ان کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرتا جاتا تھا۔ تو موفق لشکر کی روانگی اور [illegible] کی امداد [illegible] نہیں ہوتا تھا بلکہ مختلف مقامات کی حفاظت پر بھی متعین کرنے میں مصروف اور حکومت کی [illegible] اور [illegible] میں مشغول تھا اس اثناء میں علی بن ابان اور سلیمان بن جامع کے لئے جاسوسوں نے خبر پہنچائی کہ [illegible] اب کوئی قوت ہے جو ابو العباس کے مقابلہ پر آنے کے [illegible] ربیع الاول [illegible] موفق [illegible] واسط پہنچا۔ بیٹے ابو العباس نے [illegible] ابو العباس نے تمام حالات [illegible] عرض کئے۔ موفق نے ابو العباس کے سرداران لشکر کو خلعتیں مرحمت فرمائیں۔ لشکریوں کو انعامات دیئے۔ اس کے بعد ابو العباس اپنے لشکر [illegible] واپس [illegible] موفق نے [illegible] کیا اس کا [illegible] دجلہ [illegible] جانا [illegible] منصورہ [illegible] سے ابو العباس نے [illegible] منیعہ [illegible] موفق کی [illegible]

منیعہ پر موفق کا قبضہ: [illegible] ربیع الآخر [illegible] کی طرف سے باپ اور بیٹے نے منیعہ پر حملہ کیا زنگیوں کو موفق کی آمد کی خبر [illegible] ہو [illegible] جماعت [illegible] ابو العباس نے مقابلہ [illegible] اس اثناء میں موفق نے [illegible] کی طرف سے [illegible] زنگی [illegible] منیعہ [illegible] کی طرف مائل [illegible] ابو العباس کے [illegible] کے ساتھ [illegible] زنگیوں کے [illegible] موفق [illegible] منیعہ میں داخل ہو [illegible] لشکریوں [illegible] اور [illegible] منیعہ [illegible] منصورہ [illegible] کر دیا۔

[illegible] شعرانی کی [illegible] خلیفہ [illegible] منصورہ [illegible] موفق [illegible] ابو العباس [illegible] منیعہ [illegible] موفق کے [illegible] کی حفاظت پر [illegible] ابو العباس نے [illegible] رات کے وقت [illegible] کے [illegible] میں سے ایک شخص نے [illegible] کی خدمت میں [illegible] کی درخواست کی۔

شعرانی لشکر کی منصورہ کی طرف پیش قدمی: ابو العباس نے [illegible] سلیمان بن جامع [illegible] شخص نے جواب دیا کہ [illegible] اپنے [illegible] ابو العباس [illegible] اپنے باپ (موفق) کی خدمت میں [illegible] موفق نے اس وقت منصورہ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا [illegible]

[illegible]

شہر پر قبضہ [illegible]

منصورہ کی فتح [illegible]

[illegible]

تھیں۔ راستہ نہایت دشوار گزار تھا۔ فصیلوں پر جا بجا منجنیق کے آلات اس کثرت سے رکھے ہوئے تھے کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں باایں ہمہ فوج کی تعداد بھی کچھ کم نہ تھی۔ موفق شہر کی مضبوطی واستحکام دیکھ کر امید و بیم کی حالت میں واپس آیا۔

اسیر زنگیوں سے حسن سلوک صبح ہوتے ہی ابو احمد جنگی کشتیوں کے مرتب کرنے پر اپنے بیٹے ابو العباس کو [illegible] کیا اور خود فوج مرتب کر کے خشکی کے راستے سے بڑھ کر حملہ کیا۔ ابو العباس نے نہایت تیزی سے کشتیوں کو شہر پناہ کی دیوار سے ملا دیا قریب تھا کہ لشکر خشکی پر اتر پڑے اتفاقی وقت سے زنگیوں نے دیکھ لیا شور و غل مچاتے ہوئے دوڑ پڑے منجنیقوں سے سنگ باری شروع کر دی۔ اوپر سے پتھروں کو مینہ برسانے لگے۔ ابو العباس نہایت استقلال و ثبات سے ان سب مصائب کو برداشت کرتا ہوا خشکی پر اترنے کی کوشش کرتا تھا مگر کسی طرح کامیاب نہ ہوتا تھا موفق نے یہ رنگ دیکھ کر واپس آنے کا اشارہ کیا۔ ابو العباس کی کشتیوں کے ساتھ دو کشتیاں زنگیوں کی بھی چلی آئیں جس میں سردار اور سپاہی تھے ان لوگوں نے موفق سے امان کی درخواست کی موفق نے ان لوگوں کو امان دی اور خلعت بھی دی اور حسب مراتب کچھ انعام دیا۔ یہ حسن سلوک دیکھ کر امان کے چاہنے والوں کی آمد شروع ہوئی۔ خبیث نے یہ رنگ دیکھ کر دہانہ نہر پر چند آدمیوں کو مقرر کر دیا تا کہ جنگی کشتیوں کے بیڑے سے تجاوز نہ کرنے پائیں اور حریف مقابل کے سامنے مخالفت بھی جاری رکھ پائیں۔

زنگیوں کا بحری حملہ بعد ازاں بہبود امیر لشکر خبیث نے بحری لڑائی کی تیاری کا حکم دیا۔ ابو العباس مقابلے پر آیا نہایت سخت خونریز جنگ کے بعد بہبود کو شکست ہوئی بہتیرے مارے گئے یا غرق ہوئے بہبود کو مجبوراً بھاگنا پڑا۔ اس لڑائی کے بعد بھی زنگیوں کی بعض جنگی کشتیوں نے ابو العباس سے امان کی درخواست کی علاوہ ازیں اکثر لشکر کی فوجیں بھی امان کی خواستگار ہوئیں جن کو ابو العباس اور موفق نے سیر چشمی اور فیاضی سے امان دے دی اور [illegible] قتل [illegible]۔

موفق کا عام معافی کا اعلان چودھویں شعبان سنہ ۲۶۷ھ کو موفق نے قصد قتال زنگیان کیا اور لشکر کی تیاری کا حکم دیا۔ پچاس ہزار فوج کی جمعیت کے ساتھ سوار ہوا اور کشتی و خشکی دونوں طرف سیلاب کی طرح بڑھا۔ زنگیوں کی تعداد اس معرکہ میں تین لاکھ سے کم نہ تھی [illegible] کمال خوبی سے [illegible] کے تحت [illegible] منادی کرا دی کہ جس کو اپنی جان عزیز ہو وہ ہم سے امان کا خواستگار ہو اور جس کو اپنی جان و مال عزیز ہو اپنے مال و اسباب کا وارث ہے۔ بچوں کو یتیم کرنا [illegible] اور [illegible] کے مقابلہ پر آنے پر نہایت قابل [illegible] لئے [illegible] اس رعیت سے کوئی [illegible] تھے؟" یہ مضمون کے رقعے بھی لکھوا کر تیروں کے ذریعے سے شہر میں پھینکوا دیے اکثر باشندگان شہر اور لشکریوں نے حاضر ہو کر امان کی درخواست کی۔ [illegible] موفق نے امان دینے کے ساتھ ان کو خلعتیں اور انعامات بھی عطا کیے اس کا اثر [illegible] لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔ بالآخر [illegible] خبیث کا [illegible] کیا۔ اس نے [illegible] موفق کے لشکر میں چلے آئے۔

موفقیہ کی تعمیر اگلے دن صبح موفق اس مقام سے کوچ کر کے شہر خبیث کے قریب ایک مقام پر خیمہ زن ہوا۔ فوج کی بیرکوں اور جنگی کشتیاں بنانے کا حکم دیا شہر آباد کرنے کو بنیادی پتھر اپنے ہاتھ سے رکھا اور اس شہر کو موفقیہ کے نام سے موسوم

زیادہ تھوڑے دنوں میں لشکریوں، مزدوروں، شاگرد پیشوں کے مکانات بن گئے جامع مسجد تیار ہو گئی دارالامارت کی تعمیر بھی مکمل ہو گئی۔ تمام ممالک محروسہ میں تجار کے نام حکمی فرمان بھیجے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کے سامان اور اسباب کی آمد و رفت میں کمی نہ رہی۔ تھوڑے دنوں میں اور ضرورت کی چیزیں بکثرت ملنے لگیں۔

ابو العباس کا حملہ: ایک مہینہ تک اسی انتظام میں مصروف رہا جب اس طرف سے مطمئن ہو گیا تو اپنے ہونہار بیٹے ابو العباس کو یہ حکم دیا "کہ دشمن کے باہر نکلنے کی راہیں بند کر دو اور ان پر حملہ کرو اور اپنے تیز رو کشتیوں سے ان کی رسد اور تجارتی کشتیوں کی آمد و رفت بند کر دو تا کہ ان کو ان کے قلعہ سے نکلنا پڑے"۔ اس تجویز کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ اکثر ان میں سے آ کر امن کی درخواست کرنے لگے اور موفق کے لشکر میں چلے آئے باقی جو رہ گئے قتل کئے گئے جو باقی رہے وہ بدستور محاصرہ میں رہے۔ موفق ان لوگوں کا بھی اپنے حسن سلوک اور احسان کا جال بچھایا۔ یہ خلعت وغیرہ سے بھی سرفراز کئے گئے اس وجہ سے روز بروز زنگی موفق کے لشکر میں چلے آ رہے تھے۔

چار ہزار زنگیوں کی اطاعت: انہیں دنوں اتفاق وقت سے زنگیوں نے موفق کی ایک کشتی گرفتار کر لی جو رسد لئے ہوئے موفق کی طرف آ رہی تھی موفق کو اس سے سخت اشتعال پیدا ہوا جنگی کشتیوں کے بیڑہ کو تیاری کا حکم دے دیا اور اپنے بیٹے ابو العباس کو اس کی حفاظت پر مامور فرمایا اس واقعہ کے بعد زنگیوں نے ایک جماعت کے ساتھ رات میں ایک جانب سے حملہ کیا اتفاق سے اسی وقت نصیر نے بھی زنگیوں پر حملہ کا ارادہ کیا تھا۔ جاسوس نے نصیر کو اس سے مطلع کر دیا نصیر نے قبل اس کے کہ وہ حملہ کریں ان پر حملہ کر دیا اور بہت سے زنگی مارے گئے اور گرفتار ہوئے اور ایک قتل ہوئے۔ باقی ماندہ بھاگ کر بدستور محاصرہ میں رہے۔ اس تجویز پر بھی یاد کریں اور امان کی درخواست کا اعلان کیا گیا تو چار ہزار زنگیوں نے جو ظلم کے نیچے دبے ہوئے تھے اطاعت کی گردنیں جھکا دیں اور امان کے طالب ہوئے۔

بہبود کا شب خون کا منصوبہ: اس خیال سے کہ بہبود نے موفق کے بڑے حصہ لشکر کو اپنی طرف کر لیا ہے پانچ ہزار سواروں کی جمعیت کے ساتھ علی بن ابان موفق کے لشکر پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا اور ارادہ کیا کہ رات کے وقت شب خون مارے۔ اس وقت اتفاق سے دریا اور نہروں میں تیز ہوا چلنے لگی جس سے موفق کی کشتیاں ادھر ادھر ہو گئیں۔ موفق کے لشکر پر شب خون مارنا تھا۔ جاسوس نے موفق کو خبر کر دی اس وقت موفق کی جانب سے بھی مقابلہ ہوا اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ اس حملہ میں ہم ناکام ہوں۔ علی نے اس رات کا انتظار کیا اور پوری تیاری کر لی اور اسی رات کے مطابق نصف شب کے بعد حملہ کر دیا۔

علی بن ابان کی شکست: جاسوسوں نے موفق کو یہ خبر پہنچا دی۔ موفق نے اسی وقت اپنے بیٹے ابو العباس کو حکم دیا کہ شاہی سواروں کی تمام جمعیت کو لے کر جنگی کشتیوں کے ایک بیڑہ کو لے کر تقریباً بیس کشتیاں لے کر اور پانچ سو پیدل فوج اس کی حفاظت پر متعین کی۔ علی بن ابان کے ہمراہی شکست کھا کر بھاگے اور تقریباً ایک ہزار سواروں کی جمعیت نے اس راستے پر جا کر چھپ رہے جس طرف سے علی بن ابان آنے والا تھا علی بن ابان اس راستے

کر رہا ابو العباس نے مقابلہ کر دیا زنگی اس غیر متوقع حملے سے گھبرا کر بھاگے ابو العباس کے سواروں نے تلوار کو نیام سے کھینچ لی تھی۔ پیدل و سوار زنگی کے جوہر دیکھنے لگے زنگی گھبرا کر دریا کی طرف بھاگے لشکری فوج نے تعاقب کرنے سے روکا۔ بہت بڑی خوں ریزی ہوئی اکثر حصہ کام آ گیا۔ کچھ دریا میں ڈوب کر مر گئے کچھ قید کر لئے گئے۔ معدودے چند تیرتے ہوئے بچ کر نکل گئے۔ صبح ہوتے ہی لڑائی کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

زنگیوں کے سروں کی نمائش آفتاب کی سرخی کنارۂ آسمان پر نمایاں ہو رہی تھی قریب طلوع آفتاب ابو العباس نے میدانِ جنگ ہی میں نماز ادا کی بعد ازاں قیدیوں اور مقتولوں کے سروں کو لئے ہوئے اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا موفق نے فرطِ محبت سے گلے لگایا دعائیں دیں۔ لڑائی کے حالات استفسار کئے۔ دوپہر کے قریب حکم دیا کہ قیدیوں اور مقتولوں کے سروں کو کشتیوں میں بار کر کے خبیث کے محل سرا کے سامنے دکھانے کی غرض سے لے جاؤ۔ خبیث اور اس کے ہمراہیوں کو اس واقعہ کی اطلاع دی تھی۔ مسخرے کہنے لگے۔ ''موفق نے یہ شعبدہ اچھا بنایا ہے۔ ہم لوگوں کو ڈرانے اور زنگی دل دادوں کو توڑنے کی غرض سے ان سیاہ بخت زنگیوں و قیدیوں کا یہ جو شامت اعمال سے مارے گئے اس سے امان کے خواہاں ہوئے ہیں اور یہ سر مقتولوں کے نہیں ہیں۔ محض فریب ہیں مگر بہت اچھے بنائے ہیں''۔ جاسوسوں نے خبیث کی اس گفتگو و خیال کی موفق کو خبر کر دی۔ موفق نے ان سروں کو منجنیقوں میں رکھ کر محصوروں کے پاس پھینکوا دیا ایک ہنگامہ و قیامت برپا ہو گئی جو دیکھتا تھا پہچان کر روتا تھا خبیث بھی ان سروں کے دیکھنے کو آیا بے صبر ہو گیا۔ گلا پھاڑ کر رونے لگا۔

مختارہ کے محاصرہ میں سختی اس واقعہ کے بعد ابو العباس اور زنگیوں میں متعدد دریائی لڑائیاں ہوئیں اور سب میں ابو العباس کو فتح نصیب ہوتی رہی۔ زنگیوں کی رسد کی آمد بند ہو گئی۔ غلہ جو شہر کے اندر موجود تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔ نتیجہ قحط ہو گیا۔ محاصرہ کی سختی کی بدولت یہ کیفیت تھی۔ بڑے بڑے سرداران زنگ مردانگی اور شجاعت دکھانے سے گھبرا کر شہر سے نکل آئے۔ امان کی درخواست کی۔ مثلاً محمد بن حارث قمی اور احمد بن موسیٰ وغیرہ۔ محمد بن حارث بہت بڑا سپہ سالار تھا شہر پناہ کی حفاظت اس کے سپرد تھی اور احمد بن موسیٰ زنگیوں کے نامور جنگ آوروں سے تھا موفق نے ان دونوں کو امان دی انعام دیئے۔ خلعت دیئے اور اپنے خاص مصاحبین کے زمرہ میں داخل کر لیا۔

زنگیوں کا ناکام حملہ: خبیث نے یہ دیکھ کر اپنے ہمراہیوں کی ابتری کا احساس کر کے دو سپہ سالاروں (ایک کا نام شبل دوسرے کا نام ابو الندا تھا) کو دس ہزار فوج کی جمعیت کے ساتھ شہر کی ایک جانب سے نکل کر دوسری طرف سے موفق کے لشکر پر حملہ اور رسد و غلہ کی آمد بند کرنے کا حکم دیا۔ جاسوسوں نے موفق کے کان تک یہ خبر پہنچا دی۔ موفق نے ایک فوج مع افسری اپنے آزاد غلام (اس کا نام زیرک تھا) کے تعاقب کی غرض سے روانہ کی جس وقت زنگیوں نے دریا سے نکل کر پار اترنے کا قصد کیا شاہی لشکر نے حملہ کر دیا زنگیوں کو اس کی خبر نہ تھی ہزاروں قتل ہو گئے سینکڑوں دریا میں ڈوب کر مر گئے باقی ماندہ گرفتار ہو گئے یا کسی طرح اپنی جان بچا کر بھاگ گئے چار سو کشتیاں زنگیوں کی گرفتار کر لی گئیں۔ زنگیوں کو اس معرکہ میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ ہر ایک کی ہمت جاتی رہی۔ طرہ اس پر یہ تھا کہ پناہ گزینوں کی تعداد بڑھتی جاتی تھی جس سے محاصرین کی قوت ترقی پذیر ہو

---

[1] تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۱۴۹

[2] تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۱۵۰

رہی تھی اور مسرور کی تعداد گھٹنے کے [illegible] تھوڑی [illegible] بھی [illegible] کم ہوتی جاتی تھی۔

زنگیوں اور مسرور کی کرشانی میں جھڑپیں خبیث نے [illegible] ایک [illegible] کا انتظام کیا [illegible] واسط [illegible] کے تحت [illegible] موفق کے [illegible] ایک طول [illegible] موفق نے اس پیام پر اپنے بیٹے ابو العباس [illegible] کی جانب حملہ کرنے کو روانہ کیا۔ [illegible] علی بن ابان کے [illegible] تھی [illegible] شدت سے [illegible] ان کے [illegible] پیچھے جاتے تھے [illegible] ابو العباس کی فتح مندی اور علی بن ابان کی شکست کے [illegible] قریب تھے علی بن ابان [illegible] خبیث نے اس [illegible] سلیمان بن جامع کو [illegible] فوج کے ساتھ علی بن ابان کی کمک پر روانہ کیا [illegible] سے علی بن ابان نے قدم [illegible] جنگ میں [illegible] ان کی [illegible] ابو العباس کی فتح نصیب ہوئی اور [illegible] جانب بھاگا۔

اس اثنا میں ایک گروہ زنگیوں کا [illegible] جنہوں نے [illegible] حاصل [illegible] تھی [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] کرنے [illegible] ابو العباس [illegible] کے ساتھ [illegible] آیا تھا [illegible] کی طرف [illegible] زنگیوں کی تعداد نہایت قلیل تھی ابو العباس نے [illegible] حاصل کرنے [illegible] سے ان پر حملہ [illegible] شہر [illegible] فصیل پر [illegible] خبیث نے [illegible] ابو العباس [illegible] اپنے حریف [illegible] کے مقابلہ پر فتح مندی حاصل ہوتی۔

ابو العباس کی ناکامی [illegible] ناکامی سے [illegible] سلیمان بن جامع [illegible] کامیابی کا اعلان [illegible] ابو العباس [illegible] سلیمان [illegible] کی مدافعت [illegible] ابو العباس [illegible] موفق [illegible] زنگیوں کے [illegible]

موفق کا مختارہ پر حملہ موفق کو ابو العباس کی ناکامی کا بہت قلق ہوا [illegible] خبیث [illegible] جانب سے [illegible] کے [illegible] کے بعد [illegible] موفق [illegible]

ہاں سے [illegible] ہوا اسلام کی عزت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے [illegible] ارادوں میں کامیاب کرے گا۔ [illegible] تمام [illegible] اپنے اپنے [illegible] میں [illegible] تیاریوں میں مصروف ہوئے صبح ہوتے [illegible] کے [illegible] اللہ [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] ۔

[illegible] طرف [illegible] نہایت [illegible] [illegible] کی [illegible] ۔

جانبین کی تیاریاں [illegible] طارق [illegible] [illegible] ۔

شہر قصطیلہ پر قبضہ [illegible] [illegible] شکست [illegible] آ گئی۔

معرکہ میدان [illegible] [illegible] طارق [illegible] [illegible] ۔

[illegible] کے فاتح [illegible] بھی ہو کر [illegible] ہفتے میں [illegible] کی [illegible] زنجی نے فتح مندانہ حملے [illegible] جو [illegible] کا [illegible] انتظام اپنے [illegible] سے [illegible] تھے موفق نے [illegible] کر دیا تھا۔

ابوالعباس کی فتح مندانہ مراجعت: ابوالعباس کو [illegible] زنجیوں کی [illegible] کی وجہ سے مراجعت میں تاخیر [illegible] پڑی [illegible] چلتے رات ہوئی زنجیوں کو موقع مل گیا اور [illegible] کے سب سے [illegible] کشتی پر حملہ [illegible] کر کے [illegible] کامیابی حاصل کرنا چاہتے تھے [illegible] آ جاتا [illegible] زنجیوں کا امیر البحر [illegible] موفق کے مقابلہ پر تھا [illegible] وقت [illegible] کے ہمراہ [illegible] سے [illegible] فوج کی ایک جماعت کام آ گئی [illegible] ایک [illegible] گرفتار کر لیا گیا [illegible] کے خاتمہ پر زنجیوں کے [illegible] نے امان کی درخواست کی [illegible] موفق نے [illegible] منظور کر لیا [illegible] زنجیوں کا [illegible] سپہ سالار ریحان بن صالح مغربی تھا۔ موفق نے [illegible] کے بعد [illegible] ابوالعباس کے ساتھیوں میں شامل کر دیا [illegible] واقعہ [illegible] ۲۶۹ھ کا ہے۔

زنجی سپہ سالار کی اطاعت: ماہ محرم ۲۶۹ھ میں زنجیوں کے ایک بہت بڑے معتمد علیہ اور نامور سپہ سالار جعفر بن ابراہیم معروف بہ [illegible] نے موفق کے دربار میں حاضر ہو کر [illegible] امان کی درخواست کی [illegible] موفق نے خلعت فاخرہ سے سرفراز فرمایا انعام اور عطیے مرحمت کئے۔ اگلے دن [illegible] نے ایک چھوٹی سی کشتی پر سوار [illegible] زنجیوں کے [illegible] کی طرف روانہ [illegible] سپہ سالار [illegible] اور [illegible] کے مصاحب [illegible] موفق [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کو [illegible] تفصیل بیان کی [illegible] تمام زنجیوں میں [illegible] ہو گئی [illegible] زنجی چھپ چھپ کر [illegible] سے [illegible] سالار [illegible] موفق کے پاس امان حاصل کرنے چلے آئے۔

مختارہ پر حملہ کی تیاریاں: [illegible] ۲۶۹ [illegible] تک [illegible] موفق [illegible] کے [illegible] سے [illegible] تاخیر [illegible] ربیع الاول [illegible] مختارہ [illegible] کے [illegible] ایک سمت [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] نکلنے [illegible] چاروں طرف [illegible] کرنے والوں [illegible] کی [illegible] فصیل پر [illegible] اور [illegible] تیر اندازوں کی فوج [illegible] جو شخص اس [illegible] ضرورت [illegible] سپہ سالار [illegible] زنجیوں کی [illegible] کے [illegible] قدم بھی [illegible] تعمیر کرے۔

مختارہ پر حملہ اور پسپائی: [illegible] موفق نے [illegible] تمام [illegible] اس وقت [illegible] کا حکم دیا [illegible] ایک [illegible] جس کے مقابلہ پر زنجیوں [illegible] بھی [illegible] زنجیوں نے [illegible] کے [illegible] تیر باری [illegible] تیر اندازوں نے [illegible] حملے [illegible] کر دیئے۔ [illegible] طرف سے [illegible] زنجی [illegible] مکانوں میں چھپ کے [illegible] شہر [illegible] دیوار میں [illegible] زنجیوں کی فوج [illegible] مقابلہ [illegible] لشکر نے [illegible] اپنے [illegible] پیچھے [illegible] موفق کو کامیابی [illegible] اس قدم سے بھی

آگے بڑھ گیا یہاں تک جنگ سابق میں پہنچا تھا ایک مقاتل نے جو شکست پر شکست کھاتا ہوا جاتا تھا یہ تمام لوگ مختلف مقامات سے ان زنگیوں نے نکل کر حملہ کیا جو کمین گاہوں میں چھپے ہوئے تھے۔ شاہی لشکر نقصان اٹھا کر جلدی پیچھے ہٹ آیا۔ زنگیوں نے ان لوگوں کو تہ تیغ کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان کا ایک [illegible] تھا یا موفق نے اپنے شہر موفقیہ کی طرف مراجعت کی مراجعت میں لشکر کو بچائے ہوئے آیا۔ پہنچتے ہی مراتب کی اور جو لوگ اس معرکہ میں کام آ گئے تھے ان کے اہل و عیال کی تنخواہیں مقرر کر دیں اور درستی و ترتیب لشکر کا حکم صادر فرمایا۔

بنو تمیم کی سرکوبی۔ اس کے بعد موفق تک یہ خبر پہنچی کہ بطیحہ کے دیہات بنو تمیم زنگیوں کو رسد وغیرہ پہنچاتے ہیں یہ سن کر آگ بگولہ ہو گیا اسی وقت ایک لشکر بنو تمیم کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جس نے پہنچتے ہی ان کا قتل عام شروع کر دیا اکثر قتل کئے گئے اور جو قید ہو کر آئے ان کے قتل کا موفق نے حکم دے دیا۔ [illegible] روک دیا اور رسد کی آمد کا سلسلہ موقوف ہو گیا اور [illegible] سے کام لینے لگے [illegible] کی تعداد بڑھ گئی۔ زنگیوں کی ایک جماعت شدت گرسنگی سے تنگ آ کر امان حاصل کرنے کے لئے بطور [illegible] بہبود سے نکل کر موفق نے ان لوگوں کو کھانے اور پانے پہنانے کو خلعتیں دیں اور یہ حکم دیا کہ جو شخص [illegible] سے انکار کرے اس کو [illegible] سے کسی بڑے بازاری [illegible] کے سامنے [illegible] اور [illegible] کام تمام کر دیا گیا۔

بہبود کا قتل۔ خبیث اور اس کے ہمراہی جب اس حد تک پہنچ گئے تب موفق اور اس [illegible] بہبود [illegible] گرم ہو گیا اور جنگ و خون ریزی سے زنگیوں کی [illegible] فارغ کرنے کے لئے انہیں معرکوں میں زنگیوں کا [illegible] بہبود بن عبدالوہاب مارا گیا جیسا بہبود کا مارا جانا موفق کے حکم [illegible] مقامات کا مقدمہ [illegible] بڑا [illegible] تھا۔ اس کے مارے جانے سے صاحب الزنج کو بہت بڑی رنج و غضب ہوا۔ یہ کم بخت ایک کشتی پر تھوڑی سی فوج لئے ہوئے دریا میں گشت کرتا رہتا تھا۔ کشتی پر [illegible] طرح [illegible] نصب کیا تھا۔ [illegible] جنگی کشتیوں کا یہ [illegible] سے یہ خیال کر کے کہ یہ بھی ایک [illegible] جنگی کشتی ہے [illegible] ہوتا اور یہ موقع پا کر ان کا صاف کر دیتا تھا ایک بار اتفاق سے ابو العباس کے ہاتھ لگ گیا۔ قریب تھا کہ [illegible] گرفتار ہو جاتا مگر [illegible] کشتی سے [illegible] ایک [illegible] کشتی پر چلا گیا۔ اہل کشتی لڑنے لگے جس وقت دونوں کشتیاں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ موفق کے غلام نے لپک کر اس کے پیٹ پر ایسا تیر مارا کہ لگتے ہی جگر کے پار ہو گیا تب [illegible] اس کے ہمراہیوں نے اٹھا کر کشتی میں رکھا اور روانہ ہو گئے۔ خبیث تک پہنچتے پہنچتے اس نے دم توڑ دیا۔ موفق نے اہل کشتی اور تیر انداز کو انعامات دیئے [illegible] ملاحظہ کی حاجت نہیں۔

شہر پناہ کی دیواروں کا انہدام۔ بہبود کے مارے جانے کے بعد خبیث نے [illegible] بہبود کے [illegible] اقارب کو گرفتار کر کے مال و اسباب طلب کیا ان لوگوں نے دینے سے انکار کیا اس پر خبیث نے بعض لوگوں [illegible] بہبود کے بعض مکانات [illegible] کھدوا دیا اس سے عوام اور [illegible] میں [illegible] پیدا ہوئی اکثر بھاگ کر موفق کے پاس چلے آئے موفق نے [illegible] خلعت اور انعامات عطا فرمائے اور [illegible] جنگ [illegible] آخر [illegible]

ہوا کے مخالف کی سمت سے دور [illegible] تھیں [illegible] آتی تھیں اس وجہ سے [illegible] کی جانب [illegible] کا ایک حصہ [illegible] اور [illegible] کی غرض [illegible] قائم کئے اور [illegible] قلعہ [illegible] کی طرح [illegible] کے سبب سے بجائے کامیابی کے نقصان اٹھانا پڑا [illegible] وقت [illegible] پیچھے سے حملہ کر دیتے تھے اور [illegible] نقصان کے [illegible] تو [illegible] لوگوں تک امداد [illegible] بھی پہنچ گئی تھی۔

موفق نے مجبور ہو کر [illegible] اپنی قسمت [illegible] شہر [illegible] کی طرف [illegible] کی اور [illegible] کرنے [illegible] لگا۔ اگرچہ [illegible] موجود [illegible] محاصرہ [illegible] کرتے تھے [illegible] تھا اور [illegible] جنگ [illegible] آخری روز کی لڑائی اور [illegible] کے بعد [illegible] کی جانب [illegible] ہوا [illegible] موفق [illegible] تمام [illegible] ایک [illegible] قسمت کا آخری فیصلہ [illegible] ہو گیا۔

زنگیوں کی مزاحمت

شہر کے شمالی جانب [illegible] تھے [illegible] اس وقت تک [illegible] کا قبضہ [illegible] تک انہوں نے [illegible] چلے جاتے تھے موفق نے [illegible] کی حالت [illegible] لڑائی [illegible] ایک [illegible] دوسری جانب سے شہر پر [illegible] حملہ [illegible] تک [illegible] اور [illegible] ایک بہت بڑی [illegible] جنگ کے [illegible] موفق کے [illegible] فاصلہ [illegible] اس واقعہ نے [illegible] شہر [illegible] کا [illegible] ہو چکا [illegible] پیش قدمی [illegible]۔

موفق کی زخمی حالت میں مزاحمت

اسی اثنا میں اتفاق سے جمادی الاول ۲۶۹ھ کے [illegible] کو [illegible] موفق کے سینہ پر ایک تیر لگا اس وقت تو موفق نے [illegible] اپنے لشکر کا [illegible] موفقیہ میں واپس آیا [illegible] علاج میں مصروف [illegible] زخم [illegible] مستعدی سے [illegible] تو اس سے موفق کی تکلیف [illegible] مصاحبوں نے [illegible] کی طرف مراجعت [illegible] موفق نے [illegible] وقت کے لئے [illegible] موقوف کرنے [illegible] علاج [illegible] اسلامیہ [illegible]

[illegible] سے بٹھائے ہوئے تھے۔

مختارہ کے شہر پناہ کی دوبارہ تعمیر: زنگیوں نے اس موقع کو غنیمت شمار کر کے شہر پناہ کی [illegible] اور مدافعت کی غرض سے جا بجا [illegible] [illegible] زنگیوں کا [illegible] اسلامی فوج کی مدافعت پر [illegible] تھے۔

[illegible]: ایک روز [illegible] موفق [illegible] زنگیوں [illegible] اسلامی فوج [illegible] قیام ہو گیا۔

[illegible] اسلامی فوج [illegible] زنگیوں [illegible] لڑائی ہوتی رہی۔

قصر [illegible]: موفق [illegible] زنگیوں [illegible] موفق [illegible] زنگیوں [illegible] مختارہ [illegible] ہو گئے۔

قصر خبیث کی جانب دجلہ کی طرف سے چڑھائی ہوئی زنگیوں نے آگ برسانی شروع کی مگر بے سود تھا۔ اسلامی کشتیوں کا بیڑہ نہایت تیزی سے آتش باری کرتا ہوا قصر خبیث کے نیچے جا لگا۔ نفاطوں نے گرم تیل کی پچکاریاں بھر بھر کر مارنی شروع کر دیں۔ قصر خبیث کی بیرونی عمارت جل کر خاک سیاہ ہو گئی زنگیوں کا لشکر کل مرا خبیث تک جا پہنچا۔ لشکر اسلام پیش قدمی کرتے [illegible] سے پہنچ گیا۔ جو مکانات تھے سب میں آگ لگا دی [illegible] بڑے بڑے عالی شان مکانات جل رہے تھے کوئی بجھانے والا نہ تھا حتی کہ قیمتی اسباب اور سامان کو آگ نے دم کی دم میں بھسم و نابود کر دیا اور جو کچھ اس عام آتش زنی سے باقی رہ گیا اس کو لشکر اسلام نے جی کھول کر لوٹ لیا اور عورتوں کی ایک جماعت کو ان کے پنجہ غضب سے چھڑا لیا۔ زنگیوں کے نامی نامی سرداروں کے مکانات اور [illegible] خبیث کا محل جل کر ایک تودہ خاک ہو گیا۔ اسی اثناء میں عصر کا وقت آ گیا۔ موفق نے لشکر اسلام کو واپسی کا حکم دیا۔

امیر البحر نصیر کا خاتمہ: [illegible] موفق نے نصیر امیر البحر کو اس پل پر قبضہ کرنے کو روانہ کیا جس کو خبیث نے نہر ابی الخصیب پر سال گزشتہ [illegible] سے تعمیر کرایا تھا جو مختارہ کے شرقی جانب تھا اور سرداران لشکر اسلام کو تھوڑی تھوڑی فوجوں کے ساتھ نہر کے دونوں طرف پھیلا دیا۔ نصیر پیچھے کی جانب سے اپنی جنگی کشتیوں کے پل کے قریب پہنچ گیا اس کے بعد ہی چند اسلامی کشتیاں اور بازجات نصیر کی کشتیوں کے قریب پہنچ گئیں۔ زنگیوں نے پل سے تیر باری شروع کر دی۔ نصیر نے اپنی کشتیوں کو پیچھے ہٹانے کا ارادہ کیا مگر اس پر قادر نہ ہوا کیونکہ کشتیوں کی کثرت نے راستہ بند کر رکھا تھا۔ زنگیوں نے اس امر کا احساس کر کے اپنی کشتیوں کو بڑھایا۔ اسلامی کشتیاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں۔ چند کشتیاں الٹ گئیں۔ گرفتار ہو جانے کے خیال سے ملاح دریا میں کود پڑے۔ نصیر نے بھی انہیں ملاحوں کے ساتھ اپنے کو دریا میں ڈال دیا اور غوطہ کھا کر ڈوب گیا۔ باقی کشتیاں صحیح و سلامت واپس آ گئیں۔ تمام دن بڑے زور و شور سے لڑائی ہوتی رہی۔ سلیمان بن جامع (زنگیوں کے مشہور سردار) نے اس لڑائی میں کمال مردانگی سے کام لیا۔ جس طرف ہو جاتا تھا صفوف لشکر کو الٹ پلٹ دیتا تھا مگر اختتام جنگ کے قریب شکست کھا کر بھاگا اور اتفاق سے ان مقامات سے ہو کر گزرا جہاں پر آگ کے شعلے روشن تھے [illegible] چنگاریوں کا کام دیتے رہتے [illegible] سے نجات پائی۔ [illegible] شام ہو گئی دونوں حریفوں نے اپنے اپنے لشکر کو واپسی کا حکم دیا۔ موفق بھی صحیح و سالم اپنی لشکرگاہ میں واپس آیا۔

شکستہ پلوں کی از سر نو تعمیر: اسی شب میں موفق بیمار ہو گیا [illegible] تک سلسلہ علالت قائم رہا [illegible] زنگیوں کو موقع ملا سب پلوں کو درست کرا لیا۔ علی الخصوص اس پل کو از سر نو تعمیر کرا لیا جہاں پر نصیر امیر البحر ڈوب گیا تھا [illegible] دونوں کناروں پر پتھروں کے بڑے بڑے برج [illegible] کشتیوں کی آمد و رفت روک دی۔

نہر ابی الخصیب کا معرکہ: موفق نے صحت پانے کے بعد حملے کا حکم صادر فرمایا۔ جنگی کشتیوں کے بیڑہ کو دو حصوں پر منقسم کر کے ایک کو نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب اور دوسرے کو غربی جانب سے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ ان دونوں حصوں کے ساتھ [illegible] اور نفاطوں کی ایک ایک جماعت بھی تھی۔ [illegible]

لے کر [illegible] خادم اور ہمراہیوں نے [illegible] کا سامان کثرت سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کر دیا [illegible] [illegible] کو [illegible] اس طرف [illegible] [illegible] ابن خصیب [illegible] ابن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہونے لگی [illegible] [illegible] [illegible] آدمی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وقت تک [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] آخر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے ان کو اپنے [illegible] سلطنت میں جگہ دی۔

مونس کی [illegible]۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] خصیب نے [illegible] جانب [illegible] شروع کر دیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جانب [illegible] کے [illegible] کرنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں مشغول تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہایت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چاروں طرف [illegible] قریب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گرفتار کر لیا۔

خصیب کے ہمراہیوں کو امان۔ خصیب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے نہایت خوشی سے [illegible]۔

قصہ مختصر [illegible] خلافت کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جانب سے شرقی جانب چلا آیا۔ باقی رہے اس کے ہمراہی وہ نہر غربی ہی پر مقیم رہے۔ موفق نے ان حالات سے مطلع ہو کر غربی جانب پر حملہ کیا۔ بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ ہزار ہا آدمی دونوں فریق کے مارے گئے۔ بالآخر موفق نے عمارہ کے شہر پناہ کو نہر قریبی تک جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ اس سمت میں خبیث کے نامی نامی سپہ سالاروں کا محلہ تھا ایک چھوٹے سے قلعہ میں حفاظت کا سامان کئے ہوئے پناہ گزیں تھے موقع جنگ پر جس وقت موفق کا لشکر مصروف جدال وقتال رہتا اس وقت لوگ دائیں بائیں سے نکل کر حملہ آور ہوتے تھے اس سے موفق کو سخت نقصان اٹھانا پڑتا تھا موفق نے اس قلعہ کے سر کرنے کے قصد سے سرداران لشکر کو جمع کیا اور دریا اور خشکی کے راستے سے ایک عام حملہ کا حکم دیا۔ خبیث نے قلعہ کی حفاظت اور موفق کے حملے سے بچانے کو علی اور ابن جامع کو مامور کیا مگر کامیابی نصیب نہ ہوئی خائب وخاسر مجبوراً موفق کے لشکریوں کے حوالے کر کے بھاگ گئے زنگیوں کا ایک گروہ کثیر کھیت رہا۔ قلعہ کے مفتوح ہونے پر عورتوں اور بچوں کے جم غفیر نے قید کی مصیبت سے رہائی پائی اور موفق مظفر ومنصور اپنی لشکرگاہ میں واپس آیا۔

غربی جانب موفق کا قبضہ جس وقت موفق نے خبیث کے کل سرائی فصیلوں کو منہدم کرا دیا اس وقت جنگی ضرورت کے خیال سے راستوں کو وسیع کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اوّل پل کو جو نہر ابی الخصیب پر تھا جلوا دیا اس غرض سے کہ زنگی جو تھے ایک دوسرے کی مدد کو نہ پہنچ سکیں اس پل کے توڑنے اور جلانے میں بہت بڑا معرکہ ہوا طرفین سے آتش باری ہوئی ہزار ہا پیکاری دونوں طرف کی جانیں تلف ہوئیں زنگیوں نے موفق کی ایک کشتی غرق کر دی جس پر پل کے جلانے کا سامان تھا موفق عنوان جنگ بدلا ہوا دیکھ کر خود سوار ہو کر دہانہ نہر ابی الخصیب پر حملہ کرتا ہوا بڑھا اور لشکریوں کو نہر کے شرقی اور غربی جانب سے حملہ کرنے کا حکم دیا تا آنکہ موفق کے لشکری پل تک غربی جانب سے لڑتے بھڑتے پہنچ گئے یہ سمت انکلائی بن خبیث اور ابن جامع کی سپردگی میں تھی ایک سخت خونریز جنگ کے بعد موفق کے لشکریوں نے پل کے جانب غربی میں آگ لگا دی اسی اثناء میں موفق کے لشکر کا دوسرا گروہ شرقی جانب سے پہنچ گیا اور اس نے بھی تیر اندازوں کا خون بہا کر پل کے اس جانب میں بھی آگ لگا دی۔ زنگی فوجیں بھاگ کھڑی ہوئیں پل کھات جہاں پر خبیث کی کشتیاں کھڑی ہوتی تھیں وہ مکان جہاں پر کشتیوں کی مرمت ہوا کرتی تھی اور قید خانہ جلا دیا گیا تھا۔ خبیث معہ اپنے ہمراہیوں کے اس سمت سے دوسری سمت شہر کے شرقی جانب چلا گیا اور موفق نے اپنی کامیابی کا جھنڈا غربی جانب پر گاڑ دیا۔ خبیث کے اکثر سپہ سالاروں نے امان حاصل کر لی اور جو بھاگ سکے بھاگ گئے انہیں فراریوں میں خبیث کا قاضی بھی تھا۔

اس پل کے جل جانے کے بعد امر خبیث نے دوسرے پل کی حفاظت پر نامی نامی سپہ سالاروں کو متعین کیا ادھر موفق نے اس پل کے جلانے کے ارادے سے اپنے ہونہار بیٹے ابو العباس کو بڑھنے کا حکم دیا۔ مشہور مشہور بہادر تیر اندازوں کی ایک فوج مرتب کی گئی۔ بڑے بڑے سورماؤں کو اس کی افسری دی گئی۔ پل توڑنے کے آلات گرم تیل کی پچکاریاں کاریگروں اور مزدوروں کی بہت بڑی جماعت اس فوج کے ہمراہ تھی۔ دونوں فوجیں دو چار ہوتے ہی بھڑ گئیں غربی جانب میں ابو العباس کے مقابلہ پر انکلائی اور ابن جامع تھا اور شرقی جانب میں اسد (یہ موفق کا آزاد غلام تھا) کے مقابلہ پر خبیث اور مہلبی لڑ رہا تھا۔ تین پہر کامل لڑائی ہوتی رہی آخر الامر انکلائی اور ابن جامع کو شکست ہوئی فتح مند گروہ نے پل پر پہنچ کر آگ لگا دی۔ بات کی بات میں آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ پل کے جل جانے سے اس کا معدوم ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

شرقی جانب پر موفق کا قبضہ [illegible]

[illegible]

کشتیوں کا بیڑا بھیجا جو شرقی جانب نہر کی طرف بڑھا۔ ان کشتیوں پر علاوہ ملاحوں کے کئی ہزار فوج تھی۔ زنگی [illegible] اور پیادے [illegible] ایک فوج تھی، [illegible] وہاں تک [illegible] سیاہ بخت زنگی [illegible] سے مزاحمت کریں تو [illegible] چنانچہ [illegible] پیادہ [illegible] آگئی ہوئے ہو کر ذی قعدہ ۲۶۹ھ کو [illegible] تھی خوب [illegible] جنگ آور [illegible] کے لئے [illegible] حملے کے ارادے سے بڑھا ادھر زنگیوں نے تیروں کا مینہ برسانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر [illegible] جواب ترکی بہ ترکی دینے پر تل گئے۔ دوسری طرف سے موفق نے حملہ کیا [illegible] نہایت تیزی سے بڑھا اور زنگی اس کی مدافعت کی کوشش کر رہے تھے بالآخر زنگیوں کو شکست ہوئی ایک گروہ کثیر مارا گیا بہتوں کو گرفتار کر لیے گئے جس کا نتیجہ [illegible] گیا۔

موفق نے خبیث کے مقابلہ پر حملہ کیا خبیث نے اپنے ہمراہیوں [illegible] کی طرف سے محاصرہ باندھ کر [illegible] جانے [illegible] بھاگ کھڑے ہوئے [illegible] حریف مقابل کے [illegible] سے بچانے [illegible] تھے اس کو [illegible] اپنے مقابل حریف سے [illegible] کر گئے۔ [illegible] نے فوراً [illegible] بائیں لشکر [illegible] اور اسے گرفتار کر لئے گئے۔ خبیث بھاگ کر [illegible] کے مکان میں جا چھپا۔ [illegible] لشکر نے تعاقب کیا خبیث نے وہاں کی [illegible] صورت [illegible] بھاگا۔ [illegible] کا مکان [illegible] شام ہو گئی لشکر [illegible] کشتیوں پر [illegible] لڑنے میں مصروف ہوئے زنگیوں [illegible] پھر مقابلہ پر [illegible] اور [illegible] واپس گئے۔ موفق نے مع اپنے لشکر کے [illegible] موفقیہ کی جانب مراجعت کی۔

اس واقعہ کے بعد [illegible] کے تمام [illegible] آ کر [illegible] کی اجازت طلب کی تھی [illegible] نے [illegible] لڑائی موقوف کر دی۔

نہر ابی الخصیب پر قبضہ [illegible] ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ موفق [illegible] موفق نے سب [illegible] لشکر [illegible] اور زنگیوں سے جنگ کرنے کی تیاری کا حکم دیا۔

چونکہ خبیث نے [illegible] نہر ابی الخصیب میں [illegible] دونوں جانب سے [illegible] سے پانی کی روانی [illegible] کشتیوں کی آمد و رفت بند ہو گئی [illegible] موفق [illegible] کوشش [illegible] بالآخر [illegible] موفق نے [illegible] فرمایا، چنانچہ [illegible] ایک [illegible] مکانات [illegible] موفق کا قبضہ [illegible] زنگیوں کا ایک گروہ [illegible] نے اس سمت پر حملہ کر دیا [illegible] کوئی جان [illegible] قبضہ کر لیا اور [illegible]۔

شبل بن سالم کا حملہ خبیث [illegible] مقابلہ [illegible] کے مکان کی طرف بڑھا [illegible] شبل بن سالم [illegible] بن سالم نے [illegible] ایک [illegible] میں چھپا کر

یہ ہدایت کر دی کہ جس وقت تم لوگ قرنا کی آواز سنو یا جب تم اپنے سیاہ پھریرے کو جو کرمانی کے مکان پر نصب ہے جنبش دو اس وقت سب کا سب حملہ کر دینا۔ زنگیوں کو اس کی خبر نہ تھی۔ ابو العباس کے مقابلہ پر بڑی زور و شور سے لڑ رہے تھے خشکی اور دریا میں ہنگامہ کارزار گرم تھا۔ دفعتہً فضل بن سالم نے زنگیوں کے عقب میں پہنچ کر سیاہ جھنڈی کو حرکت دی اور قرنا والے نے قرنا بجایا سارا میدان جنگ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج گیا جنگ کا بازار پہلے سے زیادہ گرم ہو گیا۔ زنگیوں کا لشکر بے قابو ہو کر بھاگ کھڑا ہوا ہزار ہا مارے گئے اور بے شمار ڈوب کر دریا میں مر گئے۔ یہ واقعہ ماہ محرم ۲۷۰ھ یوم دوشنبہ کا ہے۔

شہر پر قبضہ موفق نے شہر پر قبضہ کر لیا قیدیوں کو رہائی نصیب ہوئی۔ قتلی اور ابان معہ اپنے بھائی اور اولاد کے گرفتار کر لیا گیا۔ خبیث معہ اپنے بیٹے انکلائی اور ابن جامع وغیرہ سپہ سالاروں کے نہر سفیانی کی طرف بھاگ گیا جس کو بوقت فرار گاہ و پناہ بنا رکھا تھا۔ موفق نے دریا کے راستہ سے تعاقب کیا اور لولو نے خشکی کا راستہ لیا۔ نہر کے کنارے پر خبیث سے مڈبھیڑ ہوئی۔ خبیث نہایت تیزی سے نہر عبور کر گیا لولو نے اپنے ہمراہ جانے دو چار گھوڑوں کو مار کر پانی میں ڈال دیا اور اس پار پہنچ کر مع اپنے ہمراہیوں کے لیجر کر کے خبیث سے جا لڑا۔ خبیث دو چار ہاتھ لڑ کر پھر بھاگا۔ لولو نے تعاقب کیا خبیث کمال سرعت سے نہر سفیانی عبور کر کے ایک پہاڑی پر چڑھ گیا جو اس کے قریب تھی۔ چونکہ شام کا وقت آ گیا تھا اور راستہ معلوم نہ تھا لولو نے مع اپنے ہمراہیوں کے مراجعت کی۔ موفق نے لولو اور اس کے لشکریوں کو انعام اور صلے مرحمت کیے اور اپنے ہمراہیوں کو لولو کی امداد نہ کرنے پر فہمائش و ملامت کی۔ ان لوگوں نے معذرت کی کہ ہم نے لولو کی امداد میں اس خیال سے کوتاہی کی کہ وہ واپس آ رہا ہے۔ اس مرتبہ ہماری خطا معاف کی جائے۔ آئندہ سے ایسی غلطی نہ ہونے پائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پناہ گزین زنگیوں کی سرفروشی اس واقعہ کے دوسرے دن موفق نے اپنے سرداران لشکر کو جمع کر کے خبیث کے تعاقب کی ترغیب دی سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا ہم لوگ دین محمدیہ کے لئے اپنا خون بہانے سے دریغ نہ کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مہم میں ہم اس کو بغیر گرفتار کیے ہوئے زندہ واپس نہ آئیں گے مناسب یہ ہے کہ ہم لوگوں کے عبور کر جانے کے بعد کشتیاں ہٹا دی جائیں تاکہ حریف مقابل کے مقابلہ سے بچ کر ہم لوگ اس طرف آنے کا قصد نہ کریں۔ موفق نے ان لوگوں کی اس مستعدی اور آمادگی پر شکریہ ادا کیا۔ جلسہ برخاست ہو گیا۔ سرداران لشکر اپنے اپنے خیموں میں آئے موفق فوج کی آراستگی اور حملہ کی تیاری میں مصروف ہوا۔

خبیث زنگی کا قتل ۳ صفر ۲۷۰ھ کو جمعہ کا دن تھا موفق نے لشکر کی روانگی کا حکم دیا اور عبور کرنے کے بعد کشتیوں کو ہٹا دیا۔ حملہ کر دیا۔ اسلامی لشکر نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے خبیث کے سر پر جا پہنچا گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ خبیث کا میمنہ اسلامی فوج کے میسرہ سے شکست کھا کر بھاگا۔ خبیث نے ان کے تعاقب اور روکنے پر چند دستہ فوج کو اپنے میسرہ سے روانہ کیا موفق نے اس امر کا احساس کر کے خبیث کے میسرہ پر یلغار کر دی۔ خبیث نے تاب لشکر کو واپس آنے کا حکم دیا مگر اس تک پہنچنے سے پیشتر میسرہ میں بھگدڑ شروع ہو گئی تھی انہیں کے ساتھ یہ امدادی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی چاروں طرف سے قتل اور گرفتاری کا ہنگامہ برپا ہو گیا۔ خبیث کے ساتھ صرف چند آدمی میدان کارزار میں [illegible]

[illegible] نکلے اور [illegible] جنگ سے بھاگ نکلا۔ [illegible] اھواز سے [illegible] ان کا تعاقب کیا [illegible] ابراہیم بن جعفر ہمدانی [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] ایک کشتی میں [illegible] زنگیوں نے [illegible] زنگیوں کے [illegible] موفق نے [illegible]

[illegible] موفق نے [illegible] زنگیوں [illegible] موفق کی خدمت میں [illegible] موفق نے [illegible] موفق کی خدمت میں [illegible]

[illegible] موفق نے [illegible] زنگیوں [illegible] امان دینے کا [illegible] موفق [illegible] بغداد [illegible] ابو العباس [illegible] بغداد [illegible]

زنگیوں کے سردار نے آخر رمضان ۲۵۵ھ میں خروج کیا تھا۔ اپنی حکومت کے چودہ برس چار مہینے بعد [illegible]
۲۷۰ھ میں مارا گیا۔

اسحاق بن کنداج کی سرگرمیاں

جس وقت احمد بن موسیٰ بن بغا [illegible] کی [illegible] نے اپنی طرف سے موسیٰ بن اتامش کو دیار ربیعہ پر متعین کیا و اسحاق بن کنداج کو غصہ آگیا [illegible] لشکر سے علیحدہ ہو کر [illegible] اور [illegible] ہوا اور [illegible] جب [illegible] سے [illegible] موسیٰ [illegible] آیا تو [illegible] موصل [illegible] کی حکومت [illegible] ابن کنداج کی [illegible] اسحاق بن [illegible] ایوب بن احمد [illegible] کی مدد کو آیا [illegible] ہوئی۔ ابن کنداج بھی [illegible] سے مقابلہ پر آیا لڑائی ہوئی۔ ابن کنداج نے [illegible] ابن کنداج [illegible] وہ دیار ربیعہ کی جانب [illegible] اسحاق بن عمر نے نصیبین میں [illegible] کا محاصرہ کیا۔ چونکہ ابن کنداج اس کے تعاقب میں تھا نصیبین سے نکل کر آمد چلا گیا عیسیٰ بن شیخ شیبانی (آمد کا گورنر) [illegible] جب ابن کنداج [illegible] تو [illegible] ابوالاغر [illegible] امارت [illegible] دیا گیا۔

ابن کنداج کو سند گورنری: اسی اثناء میں دربار خلافت سے اسحاق بن کنداج کے نام سند گورنری موصل آ پہنچی۔ ابن کنداج نے موصل کا رخ کیا۔ علی بن داؤد [illegible] اسحاق بن [illegible] ان کی [illegible] ابن کنداج نے [illegible] ابن کنداج نے [illegible] جنگ [illegible] ابن کنداج نے [illegible] اسحاق بن ایوب [illegible] عیسیٰ بن شیخ اور ابوالاغر [illegible] تغلب [illegible] مقابلہ [illegible] ابن کنداج نے [illegible] شکست دی [illegible] نصیبین [illegible] عیسیٰ بن شیخ اور ابن کنداج سے [illegible]

موصل میں خوارج کی لڑائیاں: مساور خارجی [illegible] میں [illegible] مر گیا تھا۔ اس سے خوارج نے محمد بن [illegible] مساور [illegible] ایوب بن حیان [illegible] کے ہاتھ پر بیعت کر لی [illegible] محمد بن خرزاد [illegible] ان لوگوں کے [illegible] بیعت [illegible] محمد بن خرزاد [illegible] ایوب بن حیان کے مقابلہ [illegible] جنگ [illegible] ایوب بن حیان مارا گیا۔ تب ان لوگوں نے [illegible] ہارون بن عبداللہ بجلی کے ہاتھ پر بیعت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے۔ موفق کی درخواست کو رد کیا۔ اسماعیل نے ایک لشکر جرار سے ان کی مدد کی۔ چنانچہ ابوطلحہ نے مرو میں فتح پا کر محمد بن علی (عمرو بن لیث کے وکیل) کو نکال باہر کیا اور مرو پر محمد بن طاہر کے نام کا خطبہ جاری کیا۔ یہ واقعہ ماہ شعبان ۲۷۱ھ کا ہے۔

اسی ۲۷۱ھ میں موفق نے صوبہ جات خراسان کی گورنری محمد بن طاہر کو مرحمت فرمائی۔ یہ اس وقت بغداد میں تھا صرف گورنری کی سند حاصل کرنے پر قناعت کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے خراسان پر اپنی طرف سے رافع بن ہرثمہ کو بطور نائب کے مقرر کیا اور ماوراءالنہر کی حکومت پر نصر بن احمد سامانی کو قائم رکھا۔ دربار خلافت سے اس انتظام پر رضامندی اور منظوری کا فرمان صادر ہوا۔ اس پر رافع خراسان سے ہرات کی جانب روانہ ہو گیا۔ ان دنوں ہرات پر محمد بن مہتدی (ابوطلحہ کا نائب) حکومت کر رہا تھا۔ یوسف بن معبد نامی ایک شخص نے یورش کر کے محمد بن مہتدی کو مار ڈالا تھا۔ اسی وجہ سے ہرات میں ایک ہنگامہ برپا ہو رہا تھا۔ یوسف نے یہ خبر پا کر کہ رافع آ گیا ہے، رافع کے پاس چلا آیا۔ امان کی درخواست کی۔ رافع نے اس کو امان دی مگر تھوڑے دنوں بعد اپنے نائب سے محمد بن مہتدی کے قصاص میں قتل کرا دیا۔ بعد ازاں رافع نے جرجان پر حملہ کیا۔ ان دنوں جرجان کی حکومت محمد بن زید علوی سے متعلق تھی۔ اسماعیل بن احمد سامانی نے مقابلہ ابوطلحہ کے عمرو کی مدد کی اور اسماعیل نے جرجان سے محمد بن زید کو نکال دیا اور طبرستان کی فوج کو بھی شکست دی۔ اس پر بھی فوج کشی کی مہم سپرد ہوئی تو رافع نے محمد بن زید کو طبرستان کی فوج سے بالکل بے دخل کر دیا اور ایک عظیم الشان لشکر مرتب کر کے ۲۷۵ھ میں ابوطلحہ پر چڑھائی کر دی۔ ان دونوں میں ایک خونریز جنگ ہوئی جس کے بعد ابوطلحہ شکست کھا کر بھاگا۔ ہرات پہنچا، محمد بن محسن بھی ہرات سے محسن رافع سے باغی ہو کر ابوطلحہ سے مل گیا۔ دونوں متفق ہو گئے، فوجیں فراہم کیں اور جنگی سامان درست کر کے رافع سے جنگ کرنے کو نکلے۔ اس وقت رافع کی فوج ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور موفق نے ان دونوں کو گرفتار کیا۔ ابوطلحہ عمرو بن لیث کے پاس جانے کی غرض سے بھاگا۔ محمد بن محسن ۲۷۸ھ میں گرفتار ہو گیا۔ رافع نے اس کو قتل کر ڈالا۔ عمرو بن لیث ہرات سے خوارزم چلا آیا اور خوارزم سے خراسان کو واپس ہوتے ہوئے نیشاپور کی جانب مراجعت کی۔

خلیفہ معتمد اور موفق کی نااتفاقی: چونکہ بعد ازاں موفق کو ابن طولون سے منافرت اور دشمنی پیدا ہو گئی تھی اس وجہ سے موفق نے ابن طولون کی معزولی کے خیال سے موسیٰ بن بغا کو مصر پر ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ ۲۶۲ھ میں ابن طولون کی طرف روانہ کیا۔ رقہ پہنچ کر لشکر نے تنخواہ کا مطالبہ کیا۔ آخر لشکریوں کے باہمی اختلاف اور نااتفاقی کی وجہ سے موسیٰ بن بغا بے نیل مرام واپس آیا۔

خلیفہ معتمد نام کا خلیفہ تھا، مال و دولت کا کوئی حق نہ تھا۔ سیاہ و سپید کا مختار موفق تھا۔ حکومت و سلطنت کی تمام باگ موفق (خلیفہ معتمد کے بھائی) کے قبضہ میں تھی۔ چونکہ موفق میں کمال ہمت اور سخاوت تھی، اس لیے فوجی افسر اور سردار اسی کا دم بھرتے تھے۔ معتمد کو اس سے تکلیف پہنچتی تھی۔ معتمد نے موفق کی بے اعتنائی کو دیکھ کر چپکے چپکے احمد بن طولون کو اس امر کی شکایت لکھی۔ احمد بن طولون نے یہ لکھ بھیجا کہ آپ مصر چلے آئیے میں آپ کی اعانت کروں گا۔ چنانچہ معتمد اس امر پر تیار ہو گیا۔ ابن طولون نے خلیفہ کے استقبال کی غرض سے ایک لشکر رقہ بھیج دیا۔ موفق ان دنوں زنگیوں سے مصروف جنگ تھا۔ خلیفہ معتمد دارالخلافت سے شکار کو جانے کا بہانہ کر کے مع اپنے چند ہمراہیوں کے ۲۶۹ھ میں دارالخلافت سے چل کھڑا ہوا۔ موصل کے قریب پہنچا، موصل

اور جزیرہ کی حکومت پر اسحاق بن کنداج تھا۔ موفق کے وزیر صاعد بن مخلد نے موفق کی جانب سے بوقت روانگی خلیفہ معتمد کو لکھ بھیجا تھا کہ جس طرح ممکن ہو۔ خلیفہ معتمد کو واپس دارالخلافت کو لوٹا دو اور اس کے امرائی سرداروں کو گرفتار کر لو۔ پس جب خلیفہ معتمد نے سرزمین موصل میں قدم رکھا ابن کنداج نے حاضر ہو کر دست بوسی کی عزت دی اور اس کے ساتھ ساتھ چند منزل تک گیا۔ تا آنکہ ابن طولون کی گورنری کے حدود تک پہنچا۔ ایک روز خلیفہ معتمد کی خدمت میں حاضر ہو کر سرداروں سے جو خلیفہ کے ساتھ تھے۔ مخاطب ہو کر کہنے لگا "کیوں حضرات تم کو ابن طولون کے پاس جاتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اس کو کوئی فضیلت تم پر نہیں ہے۔ وہ تم جیسا ایک شخص ہے۔ کیا تم اس کو پسند کرو گے کہ اس کے ماتحت ہو کر رہو"۔ سرداروں نے کچھ جواب نہ دیا۔ ابن کنداج نے اس کو رد و کد کیا۔ بحث و مباحثہ ہونے لگا۔ ابن کنداج بولا "امیر المومنین کے حضور میں ان تحریکات پر بحث کرنا بے ادبی ہے۔ آپ لوگ میرے خیمہ میں چلیں اور جب جی کھول کر بحث کریں۔ اگر مجھے آپ لوگ قائل کر دیں تو میں آپ کا ہم آہنگ ہو جاؤں گا"۔ سرداروں نے اس کو منظور کر لیا خلیفہ معتمد کی خدمت سے اٹھ کر ابن کنداج کے خیمہ میں آئے اندر آتے ہی باجبری گرفتار کر لئے گئے۔ ابن کنداج ان لوگوں کی حفاظت کا انتظام کر کے خلیفہ معتمد کی خدمت میں آیا جو دارالخلافت چھوڑ کر آ رہے تھے۔ حضور نے اپنے بھائی (موفق) سے کچھ خائف ہوئے اور ایسے حال میں اس سے علیحدگی اختیار کرنے پر نصیحت کی جبکہ وہ دشمنانِ خلافت و خاندانِ حکومت سے مصروف جنگ ہے۔ خلیفہ معتمد نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ ابن کنداج نے اس کو مع ان لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے۔ مجبور کر کے سامرا کی جانب واپس کر دیا۔

یہی وجہ تھی جس کا تذکرہ اوپر ہو چکا ابن طولون نے موفق کے نام کو خطبہ سے نکال دیا اور عنوان خطوط سے بھی محو کر دیا۔ اس گستاخی کی خبر موفق کے کان تک پہنچی تو سخت برہم ہوا۔ مگر اس وجہ سے کہ زنگیوں سے مصروف جدال و قتال ہے ابن طولون کی گوشمالی کی جانب متوجہ نہ ہوا۔ رفتہ رفتہ خلیفہ معتمد تک اس کی خبر ہو گئی۔ ابن طولون کو دربار خلافت میں طلب کر کے بہ سلسلہ ملامت کی اور بہ تحریر حکم ثانی معزول کر کے اس کی گورنری پر اسحاق بن کنداج کو متعین فرمایا غرض باب شماسیہ سے افریقیہ تک کے بلاد ابن کنداج کی گورنری میں داخل ہو گئے۔

لؤلؤ (ابن طولون کا آزاد غلام) حمص، حلب، قنسرین اور جزیرہ کے دیار مضر کا ابن طولون کی جانب سے والی تھا۔ رقہ میں اس کا صدر مقام تھا۔ اسی ۲۶۹ھ میں ابن طولون کی بداقبالی اور موفق سے منحرف ہو جانے کا اندازہ کر کے ابن طولون سے باغی ہو گیا۔ رقہ سے نکل کر بالس پہنچا اور اس کو لوٹ لیا۔ موفق سے خط و کتابت شروع کی حاضری کی اجازت طلب کی موفق نے اس کی خواہش کے مطابق جواب بھیجا۔ چنانچہ لؤلؤ بالس سے روانہ ہو کر قرقیسیا میں پہنچا ابن صفوان عقیلی اس شہر کا حاکم تھا۔ اس نے رسد و غلہ کے دینے سے انکار کیا لؤلؤ نے نقارۂ جنگ بجوا دیا اور حملہ کر دیا۔ ابن صفوان کو شکست ہوئی لؤلؤ نے قرقیسیا پر قبضہ حاصل کر کے احمد بن مالک ابن طوق کے سپرد کر دیا اور خود ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ منزل بہ منزل کوچ کرتا ہوا موفق کی خدمت میں جا پہنچا۔ موفق اس وقت خبیث (زنگیوں کے سردار) سے لڑ رہا تھا۔ بڑی عزت سے پیش آیا۔ خلعت اور انعامات مرحمت فرمائے اور زنگیوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لؤلؤ نے ان لڑائیوں میں ناموری اور کامیابی حاصل کی۔

اس کے بعد ابن طولون نے اسی سنہ میں [illegible] اتفاق سے ایک لشکر کو مکہ معظمہ کو موسم حج کے انتظام کی غرض سے

مکہ کی اس دوران ہارون بن محمد والی تھا۔ ابن طولون کے لشکر کے خوف سے مکہ معظمہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ موفق نے ایک لشکر جرار جعفر باغمردی کی ماتحتی میں مکہ کو روانہ کیا۔ اس سے پہلے ہارون کے چو حصے بڑھ گئے۔ ہمراہی کے ساتھ ابن طولون کے لشکر سے مقابلہ ہوا۔ سخت معرکہ ہوا۔ ابن طولون کے لشکر کو شکست ہوئی۔ دو سو سپاہی مارے گئے۔ بقیہ مال ابن لشکر کو ہزار جعفر پیادہ و قید ہوئے کہ ہر مسجد شریف کی ہر مسجد میں موفق کا فرمان پڑھا گیا جس میں ابن طولون پر لعن طعن کی گئی تھی۔ اہل مصر صحیح وسلامت بے خطر ہو کر واپس آئے۔

اس وقت سے طولون نے سعدی اور لوگوں نے موفق کی خدمت میں رہا۔ یہاں تک کہ ۲۸۲ھ میں موفق نے کسی وجہ سے اس کی دولت پر قبضہ کر لیا اور جو مال تھا وصول کر لیا۔ اس کا ہاتھ سے اس کے بارے میں تعداد ہوئی ہے تھوڑے ہی دنوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے بلکہ ان جیسا کوئی تھا جو نظر آتا ہے۔ ہارون بن خمارویہ کے آخری زمانہ میں یہ آیا جیسا کہ آگے بیان ہوگا مصر واپس آتا ہے۔

ابن طولون کی وفات: ۲۷۰ھ میں بازمان خادم نے طرسوس میں بغاوت بلند کی۔ ابن طولون نے نائب کو گرفتار کر لیا۔ ابن طولون اس وقت شہر دمشق میں تھا۔ لشکر جمع کر کے بازمان کی سرکوبی کی غرض سے طرسوس پر چڑھ آیا اور محاصرہ کر لیا۔ بازمان نے شہر پناہ کے دروازے بند کروا لئے مجبور ہو کر ابن طولون نے انطاکیہ کی جانب مراجعت کی۔ انطاکیہ پہنچ کر بیمار ہو گیا۔ اطباء نے بہت علاج کیا لیکن مرض بڑھتا گیا۔ حکومت مصر کے چھبیسویں سال انتقال کر گیا۔

ابن طولون کے انتقال پر اس کا لڑکا خمارویہ مقرر کیا گیا۔ ابن طولون کے نائب نے جو دمشق میں رہتا تھا بغاوت کی۔ خمارویہ نے اس کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر بھیج دیا۔ بڑی خونریزی کے بعد جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

ان دنوں موصل اور جزیرہ کی گورنری پر اسحاق بن کنداج تھا اور دیار ربیعہ اور مضر پر ابن ابی الساج کی حکومت محمد بن ابی الساج کے ہاتھ میں تھی۔ ان دونوں (ابن کنداج اور ابن ابی الساج) نے شام کی جانب قدم بڑھانے کی اجازت طلب کی اور لشکر کی درخواست کی۔ موفق نے اجازت دے دی اور امداد کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ابن کنداج اور ابن ابی الساج نے لشکر مرتب کر کے شام کی طرف کوچ کر دیا۔ قریب ہوا رملہ پر قبضہ کر لیا۔ ابن کنداج نے انطاکیہ، حمص اور حلب پر قبضہ کر لیا۔ دمشق سے نائب خمارویہ بھاگ گیا۔ خمارویہ نے متعدد فوجیں ملک شام کی حفاظت کو روانہ کیں۔ ابن کنداج نے موفق کی امداد کے بغیر ہی دمشق پر قبضہ کر لیا۔ خمارویہ کے لشکر نے دمشق میں پہنچ کر ابن کنداج اور ابن ابی الساج سے جنگ کرنے کے قصد سے شیزر کی طرف کوچ کیا۔ ابن کنداج نہایت جنگی تھا۔ لڑائی شروع کی اور موفق کی امدادی فوج کے انتظار میں اس جنگ کو طول دیتا گیا اور موسم سرما آ گیا اور ابو العباس احمد بن موفق (یعنی معتضد) بغداد سے فوج لے کر آیا۔ ان کے محاصرین اپنے حریف سے بے خبر تھے۔ ابو العباس کے آنے کی خبر نہ ہوئی اور وہاں سے شکست کی حالت میں ان پر حملہ کر دیا۔ خمارویہ کے لشکر کا بیشتر حصہ مارا گیا۔ بقیہ فوجیں دمشق کا راستہ بھاگ گئیں۔ ابو العباس نے ان لوگوں کا تعاقب کیا اور دمشق پر بھی قبضہ کر لیا اور ماہ شعبان ۲۷۱ھ میں رملہ پہنچ کر قیام کیا۔

اس واقعہ کے بعد خمارویہ نے مصر سے ایک لشکر کے ساتھ کوچ کیا۔ ابو العباس نے اس سے جنگ کی اور ابن ابی الساج

ہمت بڑھے ہوئے تھے۔ ابن کنداج نے ابو العباس سے اجازت حاصل کر کے رقہ پر فوج کشی کر دی رقہ طولون اور محمد نے خمارویہ کی جانب سے ابن ابی الساج تھا۔ ابن ابی الساج ابن کنداج کی آمد سے مطلع ہو کر جنگ کی تیاری کی فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں بالآخر ابن کنداج کو فتح یابی حاصل ہوئی۔

ابو العباس المعتضد نے دمشق کے انتظام سے فارغ ہو کر رملہ کا رخ کیا خمارویہ یہ خبر پا کر مصر سے رملہ کی حمایت کو پہنچا دونوں لشکروں کا ایک نہر پر جس کا نام طواحین تھا مقابلہ ہوا۔

چونکہ ابو العباس نے ابن کنداج اور ابن ابی الساج دونوں کو ناراض کر دیا تھا کیونکہ انہوں نے امداد و کمک کے انتظار میں خمارویہ سے جنگ کرنے میں دیر لگائی تھی اس وجہ سے یہ دونوں اس معرکہ میں شریک نہیں ہوئے۔

اگرچہ خمارویہ میدان کارزار میں بڑی فوج لے کر آیا تھا ابو العباس نے بہت ہوشیاری و مردانگی سے اپنے لشکر کو آراستہ کیا لڑائی شروع ہوئی خمارویہ اس معرکہ میں ابن طولون کی طرح ثابت قدم نہ رہ سکا پہلے ہی حملہ میں فرار اختیار کیا اور مصر کی جانب بھاگا تھا۔ تعاقب اپنا ہوا۔ ابو العباس جوش کامیابی میں بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ خمارویہ کے خیمہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ جس وقت اس کے ہمراہی لوٹنے میں مصروف ہوئے تو خمارویہ کی فوج نے میدان جنگ کے ایک گوشہ سے نکل کر حملہ کر دیا۔ ابو العباس اس اچانک حملے سے گھبرا گیا۔ شکست کھا کر دمشق کی طرف بھاگا۔ اہل دمشق نے دروازہ نہ کھولا۔ بہ مجبوری طرطوس جا رہا۔ یہ دونوں فوجیں بلا امیر کے لڑتی رہیں۔ خمارویہ کے لشکر نے شکست کھا کر اس کے بھائی سعد کو اپنا امیر بنایا اور قتل و غارت کرتا ہوا دمشق کی جانب بڑھا اور کل بلاد شامیہ پر نہایت آسانی سے قبضہ حاصل کر لیا کوئی مزاحمت یا مقاومت کرنے والا نہ تھا۔ موفق اور اس کے بیٹے کا نام خطبہ سے نکال دیا گیا۔ خمارویہ نے ان لوگوں کا میابی کی خوشی میں جو مصر سے ساتھ تھے تمام قیدیوں کو جو ان کے ہمراہ تھے رہا کر دیا۔

چند روز بعد اہل طرسوس نے یازمار کی بغاوت کے حالات سے مجتمع ہو کر ابو العباس کو نکال دیا۔ بے چارہ ابو العباس ناکام بغداد واپس ہوا۔ اس کے بعد اہل طرسوس نے یازمار کو حکومت پر متمکن کیا۔ جب اس کی حکومت کو استحکام ہو گیا تو اس نے خمارویہ سے خط و کتابت کر کے اس کے نام کا خطبہ شامل کر دیا۔ نیز اس کے حق میں دعا مانگی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ خمارویہ نے یازمار کو تیس ہزار دینار پانچ سو تھان مختلف قسموں کے پانچ سو گھوڑے مع سامان بے شمار آلات حرب بھیجے تھے۔ اس کے بعد جب دوبارہ خمارویہ کا نام خطبہ میں پڑھا جاتا، پچاس ہزار دینار بھیجے۔

محمد بن زید والی طبرستان ماہ رجب ۲۷۰ھ میں حسن بن زید علوی والی طبرستان نے وفات پائی جس وقت اس کی نسبت رکن کے بعد اس کا بھائی محمد بن زید طبرستان کا والی ہوا۔ ان دنوں خلافت عباسیہ کی جانب سے ابن ہرثمہ ازقومش کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے چند ہزار سواروں کی جمعیت کے ساتھ جرجان پر حملہ کر دیا۔ محمد بن زید یہ خبر پا کر دیلم اور خراسانیوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر مقابلہ پر آیا۔ استرآباد کے میدان میں لڑائی ہوئی بالآخر محمد بن زید کو شکست ہوئی اور بھاگ کر دیلم پہنچا اس کے لشکر کے چھ ہزار سپاہی کام آئے جن میں سے دو ہزار اور گرفتار کر لئے گئے۔ بے شمار مال

---

۱ یہ واقعہ جمادی الاول ۲۷۱ھ کا ہے۔ ابن اثیر صفحہ ۲۶۸ جلد ہفتم۔

اسباب ہاتھ آیا۔ اس نے رے میں داخل ہو کر خلافت عباسیہ کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اہل رے سے ایک لاکھ دینار تاوان جنگ وصول کئے اور اپنے عامل کو صوبہ رے میں چھوڑ کر [illegible] طرف بھیج دیا۔

رافع بن ہرثمہ کی جرجان پر فوج کشی اس واقعہ کے بعد عمرو بن لیث نے دربار خلافت سے خراسان کا فرمان بھیجا اور زمام حکومت خراسان محمد بن طاہر کے سپرد کی گئی۔ اس نے اپنی نیابت پر رافع بن ہرثمہ کو مقرر کیا۔ ۲۷۷ھ میں رافع بن ہرثمہ نے جرجان پر فوج کشی کی۔ محمد بن زید یہ خبر پا کر رات ہی کو استرآباد چلا گیا۔ رافع نے استرآباد پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ دو برس تک محاصرہ کئے رہا۔ محمد بن زید تنگ ہو کر استرآباد سے نکلا اور شب کے وقت بھیس بدل کر ساریہ کی جانب چلا گیا۔ رافع نے تعاقب کیا۔ متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ انجام کار محمد بن زید نے ساریہ اور طبرستان کو چھوڑ دیا۔ (یہ واقعہ ۲۷۹ھ کا ہے)

صالوس کا محاصرہ اسی زمانہ میں (امیر ایران محمد بن زید ...) [illegible] ابن ہارون نے عمرو بن لیث کی [illegible] رافع کی خدمت میں حاضر ہو کر امن کی درخواست کی۔ رافع نے امان دی۔ [illegible] محمد بن ہارون [illegible] کی طرف [illegible] جب [illegible] کر کے [illegible] کیا۔ [illegible] صالوس سے حاضر ہوا۔ علم خلافت کے آگے اپنی اطاعت جتائی۔ محمد بن زید [illegible] ایک لشکر مرتب کر کے صالوس پہنچا اور قلعہ صالوس کا محاصرہ کر لیا۔ [illegible] ناکہ بندی کر لی جس سے رسد رسانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ایک مدت تک رافع [illegible] دونوں کی [illegible] جنگ ہوئی۔ [illegible] ایک جاسوس سے یہ معلوم ہوا کہ [illegible] تمام صالوس میں محصور ہیں اور محمد بن زید ان کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ رافع نے اسی وقت روانگی کا حکم دے دیا۔ محمد بن زید یہ سن کر [illegible] سرزمین دیلم کی جانب لوٹ گیا۔ اس کے بعد رافع نے سرزمین دیلم میں داخل ہو کر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا اور [illegible] حدود قزوین تک چلا گیا۔ پھر وہاں سے [illegible] اسی زمانہ میں خلیفہ معتمد نے ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔

ابن کنداج اور ابن ابی الساج کی مخالفت ۲۷۹ھ میں) ابن ابی الساج قنسرین [illegible] کا [illegible] تھا۔ اس سے اسحاق بن کنداج کی جو جزیرہ کا حاکم تھا کشیدگی پیدا ہوئی جو رفتہ رفتہ عداوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب ابن ابی الساج نے خمارویہ بن احمد بن طولون والی مصر سے خط و کتابت کر کے اطاعت قبول کر لی اور قنسرین میں اس کے نام کا خطبہ پڑھ دیا۔ خمارویہ اطمینان کے لئے فوج بھیجی اور اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] بہت سا مال و اسباب ابن ابی الساج کو [illegible] کیا اور شام کی جانب لوٹ گیا۔ ابن ابی الساج نے مقام [illegible] میں اس سے [illegible] کی اور صلح [illegible] کر کے ابن ابی الساج نے فرات عبور کر کے رقہ کی جانب بڑھا۔ اسحاق مقابلہ پر آیا مگر [illegible] آخر کار شکست کھا کر اسحاق کی فوج میدان جنگ سے بھاگ گئی۔ ابن ابی الساج نے اس کے مقبوضات پر قبضہ حاصل کر لیا۔ اس کے بعد ابن ابی الساج فرات کو عبور کر کے رقہ پہنچا۔ اسحاق [illegible] قلعہ ماردین میں جا کر پناہ گزیں ہوا۔ ابن ابی الساج نے قلعہ ماردین کا محاصرہ کیا۔ تھوڑے ہی دنوں بعد ابن ابی الساج کو بعض قبائل عرب کے زیر کرنے کی غرض سے موصل جانے کی ضرورت پیش آگئی۔ چار و ناچار قلعہ ماردین سے محاصرہ اٹھا لیا۔ اسحاق نے موقع غنیمت پایا۔ وہ وہیں سے نکل کر مقابلہ پر آیا۔

لڑائی ہوئی۔ ابن ابی الساج [illegible] مقام [illegible] میں [illegible] شکست کھا کر [illegible]

دمشق میں داخل ہوا اور ابن ابی الساج نے فتوحات حاصل کرتا ہوا موصل پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔ [illegible] مقامات پر قابض ہو کر اور اس کے بعد اپنے نام کا خطبہ پڑھا۔ ابن ابی الساج نے موصل پر تصرف حاصل ہونے کے بعد اپنے غلام فتح نامی کو موصل کے مضافات میں خراج وصول کرنے کو بھیجا۔ [illegible] فتح نے خراج وصول کرنا شروع کر دیا۔ اس کے قریب [illegible] کی قوم پڑی ہوئی تھی۔ فتح نے کہلا بھیجا "تم نے [illegible] مجھ کو [illegible] سے [illegible] ہے میں خود تمہارے [illegible] کے لئے آتا ہوں [illegible] کر کے چلا جاؤں گا"۔ [illegible] منتشر ہو گئے۔ فتح نے [illegible] غفلت کی حالت میں [illegible] شب کے وقت [illegible] بول دیا۔ [illegible] شکست ہوئی۔ [illegible] ان لوگوں کے پاس [illegible] اطراف و جوانب میں منتشر ہو گئے تھے سب نے مجتمع ہو کر فتح کے لشکر پر دوبارہ حملہ کر دیا۔ فتح کے ہمراہی [illegible] آخر [illegible] ایک [illegible] منتشر ہو گئے [illegible] ساتھ [illegible] جان بچا کر [illegible] آیا۔

ابن ابی الساج کی سرکشی: [illegible] ابن ابی الساج نے خمارویہ سے سرکشی [illegible] خلافت [illegible] خمارویہ نے [illegible] ایک عظیم الشان فوج لے کر شام پر چڑھ آیا ابن ابی الساج مقابلہ پر آیا دونوں فریق کا تصادم ہوا [illegible] خمارویہ نے [illegible] ابن ابی الساج کے قدم میدان جنگ سے اکھڑ گئے خمارویہ نے ابن ابی الساج [illegible] حمص کی جانب [illegible] ابن ابی الساج [illegible] مال و اسباب اور سامان [illegible] خمارویہ کے لشکر نے قبضہ کر لیا تھا اور جب ابن ابی الساج حمص کے قریب پہنچا تو خمارویہ [illegible] حمص [illegible] حلب کا قصد کیا اور جب یہ معلوم ہوئی کہ خمارویہ تعاقب میں [illegible] حلب سے [illegible] رقہ میں پہنچ گیا اس کے بعد ہی خمارویہ [illegible] حمص کے قریب تک پہنچا ابن ابی الساج نے موصل پہنچ کر [illegible] دم لیا

خمارویہ اور اسحاق کا اتحاد: اسحاق نے ابن ابی الساج سے شکست اٹھانے کے بعد [illegible] خمارویہ کے لشکر [illegible] موصل میں [illegible] اسحاق [illegible] ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ ابن ابی الساج کے تعاقب میں روانہ کیا [illegible] اسحاق کا [illegible] میں روانہ کئے گئے تھے ابن ابی الساج [illegible] اسحاق [illegible] حلب سے [illegible] طرف روانہ ہوا اور اسحاق [illegible] پیچھا [illegible] کرنے کی [illegible] کی [illegible] طرح [illegible] ہو گئی تھی کہ ابن ابی الساج نے رات کے وقت [illegible] کر دیا تھا [illegible] کر دیا گیا تھا اور [illegible] کسی مقام میں چھپ رہا تھا [illegible] موصل کے قریب پہنچا اسحاق [illegible] موصل کی جانب [illegible] ابن ابی الساج [illegible] اسحاق کے ساتھ [illegible] موصل [illegible] کیا گیا اور [illegible] اسحاق [illegible] ابن ابی الساج کے مقابلہ میں [illegible] اسحاق [illegible] کے عالم میں بھاگے کہ ابن ابی الساج نے [illegible] کی خدمت میں [illegible] اسحاق [illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] میں شمار [illegible] موفق نے [illegible] کا حکم دیا۔

اسحاق نے ابن ابی الساج سے شکست کھانے کے بعد [illegible] اسحاق نے [illegible]

نے عمرو بن ابی الساج کی طرف [illegible] ابن ابی الساج کی فوج [illegible]

[illegible] اسحاق نے [illegible] کے مقابلہ [illegible]

کے وقت اسحاق نے اپنی فوج [illegible] ابن ابی الساج کے [illegible]

ابن ابی الساج کے [illegible] ابن ابی الساج

کے پاس [illegible]

ابن ابی الساج کی حیثیت وزیر آذربائیجان [illegible] ابن ابی الساج نے [illegible]

[illegible] موفق کے [illegible] اسحاق نے

[illegible] ابن ابی

الساج [illegible] آذربائیجان کی [illegible] ابن ابی الساج [illegible]

آذربائیجان کی [illegible] کے قریب [illegible]

[illegible] ابن ابی الساج نے [illegible]

[illegible] ابن ابی الساج نے [illegible]

[illegible] آذربائیجان پر [illegible]

عمرو بن لیث موفق نے [illegible] اصفہان [illegible]

[illegible] عمرو بن لیث کی طرف سے [illegible]

[illegible] عمرو بن

لیث نے [illegible]

[illegible] عمرو بن لیث سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

اصفہان سے خراج کی وصولی [illegible] عمرو بن لیث نے احمد بن [illegible] عبدالعزیز بن ابی

دلف [illegible] اصفہان [illegible] عبدالعزیز [illegible]

[illegible] عمرو بن لیث کے [illegible] عمرو بن لیث نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قدر تیز رو سواری کے گھوڑے جن کا ساز و سامان زربفت، طلائی و نقرئی تھا، اور نہایت خوبصورت غلام لونڈیاں جن کی قیمت تخمیناً دو لاکھ دینار تھی۔ دربار خلافت میں روانہ کیں اور محمد بن عبید کردی حاکم رامہرمز پر یلغار کرنے کی درخواست کی۔ خلافت مآب نے اجازت دے دی۔ عمرو بن لیث نے حکم پاتے ہی ایک سپہ سالار کو بسر افسری ایک فوج جرار کے ساتھ رامہرمز کی جانب روانہ کیا۔ محمد بن عبید کردی گرفتار ہو کر عمرو بن لیث کے روبرو پیش ہوا۔ عمرو بن لیث نے اسے قید کر دیا۔

عمرو بن لیث کی معزولی: اس واقعہ کے بعد ۲۷۱ھ میں خلیفہ معتمد نے عمرو بن لیث کو معزول کر دیا اور حجاج خراسان جب مکہ معظمہ سے واپس آئے تو اس کی معزولی اور محمد بن طاہر کی تقرری سے آگاہ کیا اور حکم صادر فرمایا کہ ہر منبر پر عمرو بن لیث پر لعنت کی جائے اور صاعد بن مخلد کو فارس کی طرف عمرو بن لیث کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جائے۔ صاعد نے سامان سفر و جنگ درست کر کے فارس کی جانب کوچ کر دیا۔ محمد بن طاہر نے اپنی نیابت میں خراسان پر رافع بن ہرثمہ کو مامور کیا۔

ابھی صاعد فارس تک نہیں پہنچنے پایا تھا کہ دربار خلافت سے ایک شاہی فرمان، احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف حاکم اصفہان کے نام عمرو بن لیث سے جنگ کرنے کا صادر ہوا۔ احمد بن عبدالعزیز نے اعلان جنگ کر کے لڑائی چھیڑ دی۔ صبح سے ظہر کے وقت تک بڑے زور و شور کی لڑائی ہوتی رہی۔ عمرو بن لیث کے ہمراہ پندرہ ہزار فوج تھی اور شاہی لشکر کی تعداد بیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔ عصر کے وقت عمرو بن لیث کو شکست ہوئی۔ درہم (عمرو بن لیث کا سپہ سالار) زخمی ہوا۔ سو سردار اور نامی نامی مارے گئے۔ تین ہزار گرفتار کئے گئے۔ باقی لشکریوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور امان کی درخواست کی۔ لشکرگاہ کو لوٹ لیا گیا۔ بے شمار مال و اسباب ہاتھ آیا۔

ابوطلحہ اور علی بن لیث کی اطاعت: بعد ازاں ۲۷۴ھ میں موفق نے عمرو بن لیث کی گوشمالی اور سرکوبی کی غرض سے فارس پر فوج کشی کی۔ عمرو بن لیث نے یہ سن کر اپنے بیٹے محمد کو ارجان کی جانب روانہ کیا۔ اس کے مقدمۃ الجیش پر ابوطلحہ بن شرکب تھا اور درہم بن نصر کو سیراف کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ محمد اور درہم کے ساتھ بڑی بڑی فوجیں تھیں کہ زمانہ دیدہ اور تجربہ کار سپہ سالاروں کی ماتحتی میں تھے۔ جس وقت ابوطلحہ موفق کے مقابلہ پر پہنچا تو اس پر ایسا رعب غالب ہوا کہ جا کر موفق کے قدموں میں گر پڑا اور امان کی استدعا کی جو فوراً منظور کر لی گئی اور عمرو بن لیث کو ہزیمت ہوئی، بہت بدتر حالت میں کرمان کی جانب لوٹ آیا۔ اس کے بعد موفق کو ابوطلحہ کی طرف سے بدظنی پیدا ہوئی اور شیراز کے قریب پہنچ کر گرفتار کر لیا اور مال و اسباب اپنے بیٹے ابوالعباس معتضد کو دے دیا اور عمرو بن لیث کی جستجو میں کرمان کا قصد کیا۔ عمرو بن لیث یہ خبر پا کر کرمان سے نکل کر سجستان چلا آیا۔ راستہ میں اس کا لڑکا محمد مر گیا۔ اتفاق کچھ ایسے پیش آئے کہ موفق بھی اپنی کامیابی سے مایوس ہو کر واپس آ گیا۔ اسی زمانہ میں رافع بن ہرثمہ نے خراسان کا قصد کیا اور محمد بن زید کو طبرستان میں دبا لیا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ طبرستان ہی میں علی بن لیث نے اپنے دونوں بیٹوں لیث اور معدل کے ساتھ رافع کی خدمت میں حاضر ہوا جس کو کرمان میں اس کے بھائی عمرو بن لیث نے قید کر دیا تھا۔

موفق کی مراجعت: ۲۷۶ھ میں ابولیلیٰ کے محرر (ماذرانی) نے موفق کی خدمت میں ایک خفیہ تحریر اس مضمون کی بھیجی کہ ابولیلیٰ کے پاس بہت سا مال و اسباب ہے آپ تشریف لائیے اور سب پر قبضہ کر لیجئے۔ موفق نے یہ خبر پاتے ہی بلا

[illegible]

معتمد کی گرفتاری موفق نے [illegible] خلیفہ معتمد علی اللہ [illegible] اپنے بیٹے ابو العباس معتضد [illegible] موفق [illegible]

موفق کی علالت [illegible] موفق [illegible] ابو العباس [illegible] خلیفہ معتمد [illegible]

موفق کی وفات [illegible] خلیفہ معتمد [illegible] اپنے بیٹے ابو العباس معتضد [illegible] موفق [illegible]

اس حادثہ جاں گداز کے بعد سپہ سالاران لشکر اور اراکین دولت نے جمع ہو کر موفق کے بیٹے ابوالعباس معتضد باللہ کی بیعت اس شرط پر کی کہ مفوض بن خلیفہ معتمد علی اللہ کے بعد ابوالعباس معتضد باللہ وارث خلافت ہوگا۔ بیعت ولی عہدی کے بعد معتضد نے ابوالصقر بن بلبل کو معہ اس کے ہمراہیوں کے گرفتار کر لیا۔ مکانات اور کل اسباب و مال لٹوا دیا۔ قلمدان وزارت عبیداللہ بن سلیمان بن وہب کے سپرد ہوا۔ محمد بن ابی الساج کو واسط کی جانب بھیجا گیا۔ تاکہ وصیف خادم معتمد کو بغداد میں واپس لائے۔ مگر اس میں کامیابی نہیں ہوئی وصیف نے مراجعت سے انکار کیا اور سوس چلا گیا اور وہیں قیام پذیر ہو گیا۔

قرامطہ کا ظہور: "قرامطہ"[1] کا ابتدائی زمانہ جیسا کہ مؤرخین نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ ہے کہ اطراف کوفہ میں ایک شخص زاہد و متقی طریقے میں ظاہر ہوا۔ جس کو اس وجہ سے کہ بیل پر سوار ہوا کرتا تھا کرمیہ کہتے تھے جس کا معرب قرمط ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا حمدان نام اور قرمط لقب تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مدعی محبت اہل بیت تھا اور ان میں سے ایک آنے والے کا منتظر تھا بہت سے آدمیوں نے اس کی اتباع کر لی تھی۔ ہیصم گورنر کوفہ نے اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اتفاق یہ ہوا کہ محافظین جیل کی غفلت کی وجہ سے بھاگ نکلا اس پر قرامطہ کے معتقدین نے یہ اڑا دیا کہ قرمط کو قید [illegible]۔ قرامطہ کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ قرمط وہی شخص ہے جس کی احمد بن محمد بن حنفیہ نے بشارت دی ہے۔ قرامطہ کے مذہب سے متعلق یہ کہا ہے کہ یہ ایک کتاب پیش کرتے ہیں جس پر بسم اللہ الرحمن کے بعد لکھا ہوا ہے:

> "يقول الفرج بن عثمان من قرية نصرانة داعية المسيح و هو عيسى و هو الكلمة و هو المهدي و هو احمد بن محمد بن الحنفية و هو جبريل و ان المسيح تصور له في جسم انسان و قال له انك الداعية و انك الحجة و انك الناقة و انك يحيى بن زكريا و انك روح القدس"

عقائد قرامطہ: اسی کتاب میں نماز کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ صرف چار رکعتیں نماز پڑھنی چاہئے۔ دو رکعت قبل طلوع آفتاب اور دو رکعت بعد غروب آفتاب اور ہر نماز میں اذان تکبیر افتتاح کے ساتھ کہی جائے۔ اذان یہ تھی "اللہ اکبر" تین بار "اشهد ان لا اله الا الله" دو بار "اشهد ان آدم رسول الله" "اشهد ان نوحا رسول الله" اشهد ان ابراهيم رسول الله" "اشهد ان موسى رسول الله" اشهد ان عيسى رسول الله" اشهد ان محمد رسول الله" "اشهد ان احمد بن الحنفية رسول الله" صرف ایک بار اس کے بعد ہر رکعت میں استفتاح پڑھی جائے یہ استفتاح منجملہ ان کے ہے جو احمد بن محمد بن الحنفیہ پر نازل ہوئی ہے اور بیت المقدس کو قبلہ بنائے اور جمعہ کے بجائے دوشنبہ کو جمعہ تصور کرے اس دن میں کوئی کام دنیا کا نہ کیا جائے اور اس سورہ کو ہر رکعت میں پڑھے:

> الحمد لله بكلمته و تعالى باسمه المتخذ لاوليائه باوليائه قل ان الاهلة مواقيت للناس ظاهرها ليعلم عدد السنين و الحساب و الشهور و الايام و باطنها اوليائي الذين عرفوا عبادي سبيلي اتقوني يا اولي الالباب و انا الذي لا اسئل عما افعل و انا العليم الحكيم و انا الذي ابلو عبادي و امتحن خلقي فمن صبر على بلائي و محنتي و اختباري القيته في جنتي و اخلدته في نعمتي و من زال عن

---

[1] قرامطہ شیعہ کا ایک فرقہ ہے جس کو سبعیہ بھی کہتے ہیں۔ از مرتب اردو جلد ۲ صفحہ (۱۹۱)۔

نصری و کذوب رسلی حمدته سبحانا فی عدلی و تممت اجلی و اظهرت علی السنة رسلی فانا الذی لم یعل علی جبار الا وضعته و اذللته فبئس الذی اصر علی امره و دوام علی جهالته و قال لن نبرح علیه عاکفین و به موقنین اولئک هم الکافرون"

اور رکوع کرے، رکوع میں دو بار "سبحان ربی و رب الارواح تعالیٰ عما یصف الظالمون" پڑھے۔ پھر سجدہ کرے، سجدہ میں "اللہ اعلیٰ" دو بار "اللہ اعظم" ایک بار کہے۔ سال بھر میں دو دن روزہ رکھے ایک مہرجان کی دوسرا نیروز کی۔ نبیذ حرام ہے۔ شراب حلال ہے۔ جنابت میں غسل کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ دم دار اور پنجہ والے جانوروں کا کھانا حرام ہے اور جو شخص قرامطہ کا مخالف ہو اور مقابلہ پر آئے اس کا قتل کرنا واجب ہے اور جو شخص مخالف ہو کر برسر مقابلہ نہ آئے اس سے جزیہ لیا جائے۔ اسی قسم کے وہ اور عقائد شنیعہ اور مسائل مضحکہ اس کتاب میں لکھے ہوئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مذہب نہایت لغو اور بیہودہ ہے۔

فرج بن یحییٰ جس کے متعلق قرامطہ کی کتاب مذکور کے شروع میں یہ لکھا ہے کہ یہ قرامطہ کا داعی ہے، قرامطہ اس کو ذکرویہ بن مہرویہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص کا ظہور یحییٰ کے واقعہ قتل سے قبل خفیہ ہوا ہے اور اس نے نصیب سے امان طلب کی تھی۔ اس کے پاس گیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میرے ساتھ ایک سو آدمی ہیں آؤ ہم اور تم مذہبی مناظرہ کر کے ایک مذہب پر ہم اور تم ہو جائیں تاکہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کے معین و مددگار ہوں۔ نصیب نے اس رائے کو پسند کیا اور دونوں میں مناظرہ ہوا، اتفاق یہ کہ دونوں مختلف الرائے ہو گئے۔ قرمط واپس آیا۔ قرمط اپنے کو "القائم بالحق" کے لقب سے ملقب کرتا تھا۔ بعض مورخین کی یہ رائے ہے کہ قرمط خوارج ازارقہ کے معتقدات کا مقلد ہے۔ واللہ اعلم

طرسوس کی بغاوت: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ یازمان نے طرسوس میں اپنے آقا احمد بن طولون سے سرکشی و بغاوت کی تھی اور احمد بن طولون نے تنبیہ و سرزنش کی غرض سے یازمان پر محاصرہ ڈالا تھا اور یازمان نے قلعہ بندی کر لی تھی مگر کچھ عرصہ بعد احمد بن طولون کے بیٹے خمارویہ کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ بہت سا مال و اسباب اور آلات جنگ نذر کیے تھے جس سے طرسوس میں یازمان کی حکومت بدستور قائم رہی۔ ۲۷۸ھ میں بہ ہمراہی احمد عجیفی لشکر صائفہ کے ساتھ جہاد کرنے کو گیا تھا۔ اسکندرونہ پر محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اتفاق سے ایک پتھر آ لگا جس سے زخمی ہو گیا۔ بوقت واپسی راہ میں مر گیا اور اسے طرسوس میں لا کر دفن کیا گیا۔

یازمان جس وقت لشکر صائفہ کے ساتھ جا رہا تھا طرسوس میں ابن عجیف نامی ایک شخص کو بطور اپنے نائب کے مقرر کیا گیا تھا چنانچہ اس کے انتقال کے بعد خمارویہ نے ابن عجیف کو بحال رکھا۔ فوج، ہتھیار اور مال سے بھی اس کی مدد کی۔ چند دنوں کے بعد معزول کر کے اپنے چچا زاد بھائی محمد بن موسیٰ بن طولون کو مامور کیا۔ جب موفق نے انتقال کیا تو اس کے خدام میں سے ایک غلام راغب الخادم الموفقی نامی جہادی غرض سے اٹھ کھڑا ہوا۔ خلیفہ معتضد سے سرحدی بلاد کی طرف جانے کی اجازت طلب کی اور بہت سامان جنگ و جہاد درست کر کے طرسوس پہنچا۔ کل سامان وہیں چھوڑ کر اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ خمارویہ سے ملنے کو دمشق چلا گیا۔ خمارویہ نے بڑی عزت کی۔ آؤ بھگت سے ملا۔ راغب کو بھی خمارویہ سے دلچسپی ہوئی۔ ایک مدت تک دمشق میں ٹھہرا رہا۔ اس کے ہمراہیوں کو جو طرسوس میں تھے یہ خیال پیدا ہوا کہ خمارویہ نے راغب کو قید کر لیا ہے

[illegible] اسی خیال نے اس درجہ ترقی کی کہ یقین کے درجہ پر پہنچ گیا ہمراہیان رافع نے [illegible] سے [illegible] تھا خیال کرنے لگے کہ اب [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] وقت [illegible] بالآخر محمد بن زید کو [illegible] ان واقعات [illegible] ناامید ہو گئی اسی اثناء میں [illegible] رافع نے [illegible] طوس [illegible] خلافت کی اور محمد بن زید کو [illegible] چلا گیا اور اس [illegible] حکومت خراسان پر بحال ہو گئے۔

خوارج اور اہل موصل میں معرکہ: ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ہارون بن سلیمان خوارج کی امارت میں تھا۔ بنی شیبان اس سے آ کر ان کے مقابلہ پر آئے تھے اور ہارون موصل کو اطاعت سے آخر تک باز رکھتے تھے۔ [illegible] کی عادت کے مطابق بنی شیبان سے تنگ ہو کر [illegible] موصل [illegible] امان [illegible] شیبان کے مقابلہ [illegible] آئے۔ بنی شیبان کے ہمراہ [illegible] شیخ [illegible] کا [illegible] تھا [illegible] محمد بن اسحاق بن کنداج [illegible] اپنے باپ اسحاق کی وفات کے بعد صوبہ موصل [illegible] موصل سے [illegible] اپنے شہر سے نکال [illegible] سے بنی شیبان کے پاس [illegible] وقت [illegible] کی لڑائی شروع کر دی [illegible] سے مقابلہ ہوتے ہی بنی شیبان بھاگ کھڑے ہوئے۔ خوارج کا لشکر لوٹنے میں مصروف ہو گیا۔ بنی شیبان نے پلٹ کر حملہ کر دیا اور کامیاب ہو گئے۔

محمد بن یحییٰ کی تقرری و معزولی: ہارون [illegible] موصل [illegible] اپنے شہر کی حکومت پر [illegible] ہو رہا تھا۔ محمد بن اسحاق بن کنداج [illegible] اہل موصل [illegible] کی۔ چنانچہ محمد بن اسحاق [illegible] نے موصل پر آ کر [illegible] اہل موصل [illegible] بعض امرائے موصل بغداد چلے گئے اور فریاد کی [illegible] دربار خلافت سے محمد بن اسحاق [illegible] معزول [illegible] مقرر [illegible] اتفاق [illegible] محمد بن یحییٰ [illegible] طرف [illegible] خلافت [illegible] موصل [illegible] دربار خلافت سے [illegible] محمد بن یحییٰ کے نام [illegible] موصل کا فرمان آ گیا۔ [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] کی ہمت نہ [illegible] موصل کی امارت پر بحال [illegible] درخواست کی۔ [illegible] دربار خلافت سے [illegible] مقرر [illegible] درخواست منظور نہ ہوئی۔ [illegible] بعد دربار خلافت سے [illegible] کا حکم آیا [illegible] گورنری مرحمت ہوئی۔

جنگی مہمات: [illegible] میں [illegible] بادشاہ قسطنطنیہ [illegible] نے ایک [illegible] حالت میں [illegible] ۲۹۰ھ میں رومیوں نے [illegible] مقابلہ پر آئے [illegible] ایک [illegible] بعد [illegible] لشکر [illegible] کے ہاتھوں [illegible] گیا۔

رومیوں کا [illegible]: [illegible] رومیوں نے [illegible]

حکومت مصر حدود طرسوس کی طرف سے بلاد کفار پر اکثر جہاد کیا کرتا حکومت مصر پر مامور ہونے کے بعد طرسوس کو مصر میں ملحق کر دینے کی درخواست موفق نے نامنظور کر دی اور محمد بن ہارون تغلبی کو طرسوس کا والی مقرر کر کے روانہ کر دیا۔ اتفاق یہ ہوا کہ جس وقت محمد بن ہارون دجلہ کے راستے طرسوس کو جا رہا تھا مساور خارجی کے ہمراہیوں نے اس کو گرفتار کر کے مار ڈالا تب بجائے اس کے دربار خلافت سے اماجور بن اولغ بن طرخان ترکی مامور ہوا یہ بہت متکبر اور نہایت جاہل مزاج تھا۔ اہل طرسوس کے ساتھ کج ادائی اور ظلم کے برتاؤ کئے اہل کرکرہ (یہ ایک قلعہ قریب طرسوس کے تھا) کی رسد بند کر دی اہل کرکرہ نے اہل طرسوس کو رسد بند کر دینے کی شکایت لکھی اہل طرسوس نے پندرہ ہزار دینار کا چندہ کیا اماجور نے اس کو بھی دبا لیا اور اہل قلعہ کرکرہ کو صاف جواب دے دیا۔ اہل کرکرہ نے مجبور ہو کر قلعہ چھوڑ دیا رومیوں نے جو ایک مدت سے اسی تاک میں تھے پہنچ کر قبضہ کر لیا۔

ابن طولون کا بلاد شامیہ پر قبضہ: اہل طرسوس کو اس قلعہ کے ہاتھ سے نکل جانے کا نہایت افسوس ہوا اس وجہ سے کہ یہ قلعہ ایسے مقام پر واقع تھا کہ دشمنان دین جہاں سے ذرا بھی نقل و حرکت کرتے تھے قلعہ والوں کو معلوم ہو جاتا تھا۔ دربار خلافت تک اس واقعہ کی خبر پہنچی خلیفہ معتمد نے احمد بن طولون کے نام سند گورنری طرسوس بھیج دی اور یہ حکم دیا کہ سرحدی مقامات پر جس کو مناسب و لائق تصور کرے مقرر کر دے تاکہ سلسلہ جہاد منقطع نہ ہو۔ اسی اثناء میں اماجور گورنر دمشق کا انتقال ہو گیا اور احمد بن طولون نے کل بلاد شامیہ پر قبضہ کر لیا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

عبداللہ بن رشید کی بلاد روم پر فوج کشی: ۲۶۳ھ میں عبداللہ بن رشید بن کاؤس نے چالیس ہزار سرحدی شامی فوج کے ساتھ بلاد روم پر چڑھائی کی بے شمار مال غنیمت ہاتھ آیا۔ خوش و خرم واپس آ رہا تھا جوں ہی بدندون سے نکلا۔ سلوقیہ قرہ کوکب اور خرشنہ کے بطریقوں نے غفلت کی حالت میں اسلامی فوج پر حملہ کر دیا اور چاروں طرف سے گھیر کر لڑائی شروع کر دی۔ اسلامی فوج نے بھی جی توڑ کر مقابلہ کیا مگر ان کی قسمت نے ان کا ساتھ اس سے پیشتر چھوڑ دیا تھا اکثر شہید ہوئے باقی ماندہ جان بچا کر سرحدی اسلامی بلاد پر پہنچے عبداللہ بن رشید کو گرفتار کر کے قسطنطنیہ بھیج دیا گیا۔

اذنہ پر حملہ: ۲۶۵ھ میں روم کے پانچ بطریقوں نے اپنی اپنی فوجیں مرتب کر کے اذنہ پر حملہ کیا اہل اذنہ کو ان کی فوج کشی کی اطلاع نہ تھی شدید نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے چار سو مسلمان شہید اور ساٹھ گرفتار ہو گئے ارجوز والی ثغور کو اس غفلت کے الزام میں معزول کر دیا گیا اور مرابا کو سند حکومت عطا کی گئی اسی سنہ میں بادشاہ روم نے عبداللہ بن رشید کو اور ان قیدیوں کو جو اس کے ساتھ تھے چند جلد قرآن کے ساتھ احمد بن طولون کے پاس بطور ہدیہ کے روانہ کیے۔

معرکہ صقلیہ: ۲۶۶ھ میں اسلامی بیڑہ جنگی جہازات کا رومیوں کے جنگی بیڑے سے مقام صقلیہ میں مقابلہ ہوا خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی بالآخر اسلامی بیڑہ جنگی کو شکست ہوئی۔ رومیوں نے مسلمانوں کی متعدد کشتیاں قبضہ میں کر لیں باقی ماندہ نے صقلیہ میں جا کر دم لیا۔ اسی سنہ میں رومیوں نے دیار ربیعہ کی طرف خروج کیا مگر سردی کی تیزی نے رومیوں کی گرمی دبا دی اور جوش جنگ کو ٹھنڈا کر دیا سرحد پر پہنچ کر آگے قدم نہ بڑھا سکے۔

احمد بن طولون کے نائب نے بھی اسی سنہ میں بسرکردگی تین سو طرسوسی فوج کے ساتھ بلاد رومیہ کی طرف سے

رومیوں کے ملک پر جہاد کی غرض سے حملہ کیا چار ہزار رومی مقابلہ پر آئے اور باوجود کثرت کے شکست کھا کر بھاگ گئے اور بے حد مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

۲۵۹ھ میں بادشاہ روم نے بلاد اسلامی پر فوج کشی کی اور ملطیہ میں پہنچ کر لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا اہل مرعش و حیفر بار اہل ملطیہ کی مدد کو پہنچے بادشاہ روم اپنا سا منہ لے کر واپس گیا۔

اسی سنہ میں فتح قرہ نائی (ابن طولون کے عامل) نے حدود شام کی طرف سے رومیوں کے ملک پر جہاد کیا دس ہزار رومی مارے گئے بے شمار مال غنیمت ہاتھ آیا چالیس چالیس دینار ایک ایک سپاہی کے حصہ میں آئے۔

قلمیہ میں رومیوں کو شکست: ۲۶۳ھ میں رومیوں نے ایک لشکر مرتب کر کے قلعہ قرہ کی اور قلمیہ پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا قلمیہ طرسوس سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا یازمار (والی طرسوس) نے غفلت کی حالت میں رومیوں پر شب خون مارا ستر ہزار رومی مارے گئے۔ ایک گروہ بطریقوں کا قید کر لیا گیا اور بطریق البطارقہ (بطریقوں کا سردار) بھی اسی معرکہ میں کام آیا۔ سات صلیبیں طلائی و نقرئی جن میں صلیب اعظم بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آگئیں جو جواہرات سے مکلل تھیں۔ پندرہ ہزار گھوڑے اسی قدر زینیں قیمتی تلواریں، چار کرسیاں طلائی، دو سو علم نقرئی، بائیس علم دیبائی اور بے شمار ظروف نقرئی ہاتھ آئے۔

یازمار کی وفات: ۲۷۰ھ میں یازمار نے بہمراہی لشکر صائفہ رومیوں پر جہاد کیا اور ان کو تہ تیغ کر کے سینکڑوں کو گرفتار کیا اور بہت سا مال غنیمت لے کر طرسوس واپس آیا۔ ۲۷۸ھ میں احمد عجیفی طرسوس میں داخل ہوا اور یازمار نے لشکر کے ہمراہ صائفہ کے ساتھ جہاد کرنے کو گیا قلعہ پر پہنچ کر محاصرہ کر لیا دوران محاصرہ حالت جنگ میں اتفاق سے منجنیق کا ایک پتھر یازمار کو آ لگا زخمی ہو گیا اور لڑائی موقوف کر دی محاصرہ اٹھا کر واپس ہوا راہ میں جاں بحق تسلیم کر دی مسلمانوں نے طرسوس لا کر دفن کر دیا۔

گورنروں کی خود مختاری: خزانہ دولت اور اعصاب حکومت کے مختل و کمزور ہو جانے سے چاروں طرف فتنہ و فساد کا بازار گرم ہو رہا تھا امن و امان کا نام باقی تھا اور نہ سختی تھی اندرونی نفاق اور بیرونی فساد کی کوئی حد نہ تھی امراء سلطنت ایک ایک دو دو جس ملک کو چاہتے دبا لیتے تھے۔ چنانچہ آل سامان نے ماوراء النہر کو اور صفار نے سجستان، کرمان اور ملک فارس کو خلیفہ وقت کے گورنروں کے ہاتھوں سے چھین لیا اور بجائے خود ایک حکومت قائم کر دی۔ خراسان کی حکومت بنی طاہر کے قبضہ سے نکل گئی تاہم یہ سب خلیفہ وقت کے نام کا خطبہ اپنے یہاں کی جامع مسجدوں میں پڑھا کرتے تھے۔

بغاوتیں: حسن بن زید نے طبرستان اور جرجان کو علم خلافت کے برخلاف دبا لیا۔ بصرہ میں اس سامان اعتقاد سے زور اصلاح ان میں حسا کر خلیفہ سے معرکہ آرائی کی۔ زنگیوں کا سردار (صاحب الزنج) بصرہ و واسط پر اور کوفہ و طلحہ تک جبر و زور تیغ قابض و متصرف ہو گیا جس سے دولت عباسیہ کو سخت ترین دقتوں کا سامنا کرنا پڑا آتش فساد چاروں طرف پھیل گئی۔ موفق نے اسی ہنگامہ کے فرو کرنے میں اپنی عمر تمام کر دی۔ مگر اس فتنہ کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔ باد صرصر اور کثیر یا مثل خوارج نے بغاوت کی آگ روشن کی اسی کے قریب میں علویان نے اپنے ہاتھ پاؤں نکالے۔ ابن طولون نے مصر و شام پر اور

ابن اغلب نے افریقیہ پر قبضہ و تصرف حاصل کر لیا مگر علم خلافت کے مطیع اور اس کی خلافت کو تسلیم کرتے رہے (البتہ مغرب اقصیٰ اور اندلس کا سلسلہ خلافت عباسیہ سے بالکل منقطع ہو گیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں)۔

مسلوب الاختیار خلیفہ: خلیفہ معتمد اپنے زمانہ خلافت میں نام کا خلیفہ تھا، موفق کا بااختیار تھا، اس کے اوامر اور احکام کی تعمیل ہوتی تھی اور معتمد اس کی مخالفت کرنے سے کوئی فائدہ نہ تھا اراکین دولت اور اعیان سلطنت کاٹ کی پتلی کی طرح ان کے بھائی موفق کے ہاتھ میں تھے وہ جس طرف چاہتا پھیرتا جو چاہتا ان سے کر لیتا۔ طرہ یہ تھا کہ ان دونوں بھائیوں کے بھی مطیع معدودے چند امراء تھے کیونکہ جنہوں نے علم خلافت کے خلاف ممالک اسلامیہ کو دبا لیا تھا ان میں سے اکثر وہ تھے جو کہ موفق اور معتمد کے ماتحت نہ تھے۔ ہاں بعض بعض برائے نام اطاعت اپنے دوش پر لئے ہوئے تھے اور ان کا جو حال ہم کو معلوم ہوا ہے اس کو ہم اجمالاً تحریر میں لاتے ہیں۔

گورنروں کی تقرریاں: خلیفہ معتمد کے زمانہ خلافت کے شروع میں قلمدان وزارت عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کے سپرد ہوا۔ اعلان کو ترکی عساکر شاہی کا امیر بنا کر زنگیوں سے جنگ کرنے کو بصرہ بھیجا گیا اس کا جو انجام زنگیوں کے ہاتھوں ہوا ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ بعد ازاں بنی شیبان سے عیسیٰ بن شیخ کو دمشق کی گورنری مرحمت ہوئی۔ علاوہ دمشق پر پہنچتے ہی اس کی نگاہیں اتنی بلند ہوئیں کہ دربار خلافت میں خراج بھیجنا بند کر دیا۔ حسین (خلیفہ کا خادم) خراج وصول کرنے کو بغداد سے دمشق میں آیا۔ عیسیٰ بن شیخ نے یہ حیلہ کر دیا کہ میں نے فوج کی درستی اور لشکر کی فراہمی میں صرف کر ڈالا۔ خلیفہ معتمد نے خلافت عباسیہ کی دعوت تمام کرنے کی غرض سے عیسیٰ کو آرمینیہ کی حکومت کی سند عطا کی اور اماجور کو دمشق کی امارت دی۔ جب دمشق کے قریب پہنچا عیسیٰ نے اپنے بیٹے منصور کو بیس ہزار فوج کے ساتھ اماجور سے مزاحمت اور جنگ کرنے کو بھیجا۔ اماجور اور منصور میں لڑائی ہوئی۔ انجام یہ ہوا کہ منصور مارا گیا۔ عیسیٰ نے یہ خبر پا کر ساحل کے راستہ آرمینیہ کا قصد کیا اور اماجور نے ایک فاتح کی حیثیت سے دمشق میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔

خانقین کا معرکہ: ۲۵۶ھ[1] میں موسیٰ بن بغا اور مساور خارجی سے مقام خانقین میں معرکہ آرائی ہوئی چونکہ مساور کے ساتھ بہت بڑی فوج تھی اور موسیٰ بن بغا کے ہمراہ صرف دو سو آدمی تھے۔ اسی وجہ سے خوارج کو شاہی فوج کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اسی سنہ میں اہل فارس سے محمد بن واصل بن ابراہیم تمیمی نامی ایک شخص نے حرث بن سیما والی فارس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ لڑائی کی نوبت آئی انجام یہ ہوا کہ حرث بن سیما مارا گیا اور محمد بن واصل نے فارس پر قبضہ کر لیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

علی بن زید کی بغاوت: اسی سنہ میں حسن بن زید علوی نے رے کو دبا لیا موسیٰ بن بغا نے یہ خبر پا کر رے پر چڑھائی کر دی اور حسن بن زید کے لشکر کو بُری طرح نیچا دکھایا۔ اسی سنہ میں علی بن زید علوی نے کوفہ میں علم بغاوت بلند کر کے خلافت عباسیہ کے گورنر کو نکال دیا۔ دربار خلافت سے کیجور ترکی کو اس علم مخالفت کو گرانے اور علی بن زید کو زیر کرنے کو بھیجا گیا۔ علی بن زید یہ سن

---

[1] اسی سنہ میں امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری جعفی صاحب مسند صحیح بخاری نے وفات پائی، ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ دیکھو تاریخ ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۹۹۔

لشکر مرتب کرنے کی فرصت [illegible]۔ یعقوب [illegible] چلا گیا [illegible]۔ یہ قولنج کا مرض تھا [illegible]
[illegible] بھیجیں۔ [illegible] تو [illegible] کی وفات [illegible] گیا اور [illegible] بن [illegible] کا جانشین ہوا۔

زنگیوں کی سرکوبی۔ ۲۵۶ھ میں خلیفہ معتمد نے جس وقت زنگیوں کی سرکشی و بغاوت حد سے تجاوز ہوئی اپنے بھائی موفق کو [illegible] زنگیوں کی سرکوبی کی ہدایت فرمائی [illegible] بغداد سے روانہ [illegible] کی حکومت کی مرحمت کی اور یہ حکم دیا کہ [illegible] سعید بن صالح کے پاس زنگیوں کو [illegible] کیا جائے۔ چنانچہ [illegible] زنگیوں کی سرکوبی کے بعد منصور بن جعفر خیاط کو زنگیوں کی جانب [illegible] کیا [illegible] کی [illegible] بادشاہت [illegible] زنگیوں سے جنگ کرنے کو [illegible] آیا [illegible] سخت لڑائی ہوئی [illegible] بن [illegible] زنگیوں سے شکست کھا کر بھاگا [illegible] سعید [illegible] تھا [illegible] نے اس کو گرفتار کر کے مار ڈالا۔

حسن بن زید کا خراسان پر قبضہ۔ اسی زمانہ میں یعقوب بن لیث صفار نے فارس اور بعض صوبجات خراسان پر قبضہ حاصل کر لیا اور جلد قبضہ حاصل کر لینے کے بعد [illegible] خلافت سے [illegible] مستقل حکومت کی اجازت ہو گئی۔ اسی سنہ میں حسن بن زید علوی والی طبرستان نے خراسان پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن طاہر والی خراسان تھا یہ خبر پا کر مقام جرجان میں مقابلہ پر آیا لیکن ناکامی کے ساتھ پسپا ہوا۔ اب سے محمد بن طاہر کی حیثیت کی قدر گر گئی کہ اکثر شہر صوبہ جرجان نے اس کے قبضہ سے نکل گئے اور وہ [illegible] سے چند باقی رہ گئے وہ بھی آئے دن بغاوت اور سرکشی پر آمادہ تھے۔

مصر پر ابن طولون کا قبضہ۔ اسی سنہ میں خلیفہ معتمد نے مصر و مضافات مغربی کی حکومت یارجوخ کو مرحمت فرمائی۔ یارجوخ نے اپنی جانب سے احمد بن طولون کو مقرر کیا تھا [illegible] یارجوخ کا انتقال ہو گیا اور احمد بن طولون نے مصر اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔ اسی سنہ میں عبد العزیز بن ابی دلف [illegible] نے حسن بن زید علوی والی طبرستان کی طرف [illegible] بھیجا [illegible] حسن بن زید نے اپنے [illegible] سے [illegible] کو [illegible] سے [illegible] جنگ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے [illegible] گئے۔

موفق اور مفوض کی اسناد حکومت۔ ۲۶۱ھ میں خلیفہ معتمد نے [illegible] جعفر کو ولی عہد [illegible] کیا [illegible] اس نے صوبجات بصرہ و [illegible] عطا کیں اور خلیفہ معتمد نے اپنے بھائی موفق کو [illegible] کی حکومت عنایت فرما کر زنگیوں کے مقابلے پر روانہ کیا۔ اس [illegible] موفق کے ہمراہ [illegible] بھی تھا [illegible] زنگیوں کی [illegible] اور [illegible] تمام [illegible] اسی سنہ میں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کی حکومت [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] جو [illegible] ہم [illegible] کرتے ہیں۔ اسی سنہ میں احمد بن واصل نے [illegible] ان [illegible] اطاعت [illegible] کے حوالہ کر دیا۔

والی کرمان کی سرکشی: قتل ۲۶۵ھ میں [illegible] صوبجات [illegible] نے [illegible] میں وفات پائی۔ خلیفہ معتمد

[illegible]

نے موسیٰ بن بغا کو زنگیوں کی مہم پر روانہ کیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ اسی سنہ میں یعقوب صفار نے بقیہ بلاد خراسان پر قبضہ حاصل کر کے محمد بن طاہر کو گرفتار کر لیا۔ اسی سنہ میں کیدر ترکی والی کوفہ نے بغیر اجازت سامرا کا قصد کیا۔ دربار خلافت سے واپسی کا حکم صادر ہوا کیدر نے کچھ خیال نہ کیا اس پر خلیفہ معتمد نے چند سپہ سالاروں کو حکم دیا کہ اس باغی و سرکش کا سر اتار لاؤ مقام عکبرا میں کیدر سے ملاقات ہوئی ان سپہ سالاروں نے اس کو مار ڈالا اور سر اتار کر خلیفہ معتمد کے روبرو لا کر رکھ دیا۔ اسی سنہ میں حسن بن زید کا قومس پر قبضہ ہو گیا اور بلاد جبل میں محمد بن فضل بن قیصان اور وہسوذان بن حسان دیلمی کی لڑائی ہوئی۔ وہسوذان شکست کھا کر بھاگا۔ اسی سنہ میں شرکب جمال نے مرو اور اس کے اطراف کو لوٹ لیا اور کامیابی کے ساتھ ان پر قابض ہو گیا۔

طبرستان، موصل اور حمص کے واقعات: ۲۶۰ھ میں یعقوب بن صفار اور حسن بن زید سے معرکہ آرائی کی نوبت آئی حسن بن زید کو شکست ہوئی۔ یعقوب نے قبضہ کر لیا اسی سنہ میں اہل موصل نے اپنے گورنر اذکوتکین بن اساتکین کو نکال باہر کیا۔ اساتکین[1] نے اہل موصل کی سرکوبی کی غرض سے اسحاق بن ایوب کو بیس ہزار فوج کی جمعیت سے موصل کی جانب روانہ کیا اس مہم میں حمدان بن حمدون تغلبی بھی اسحاق کے ہمراہ تھا اہل موصل نے اسحاق کو شہر میں گھسنے نہ دیا جنگ پر آمادہ ہو گئے یحییٰ بن سلیمان نامی ایک شخص کو اپنا امیر بنایا مگر پھر اسحاق نے موصل پر قبضہ کر لیا۔

اسی سنہ میں اعراب نے عجور والی حمص کو قتل کر ڈالا۔ دربار خلافت سے بکتمر کو سند حکومت عطا ہوئی۔ اسی سنہ میں ابو الردیج عمر بن علی کو آذربائیجان کی گورنری عنایت ہوئی اس وجہ سے یہ مشہور ہو گیا تھا کہ علاء بن احمد ازدی والی آذربائیجان بعارضہ فالج مبتلا ہو گیا مگر جس وقت ابوالردیج آذربائیجان کے قریب پہنچا علاء نے چارج دینے سے انکار کیا ایک دوسرے سے متصادم ہو گئے آخری نتیجہ یہ ہوا کہ علاء کو شکست ہوئی اثنائے دار و گیر میں مارا گیا ابوالردیج نے آذربائیجان اور اس پر تمام علاء کے چھوڑے ہوئے مال پر قبضہ کر لیا جس کی تعداد دو کروڑ سات لاکھ درہم تھی۔ اسی سنہ میں علی بن زید سپہ سالار کو خبیث زنگیوں کے سردار کے ہاتھوں مارا گیا۔

موسیٰ بن بغا کا استعفاء: ۲۶۱ھ میں خلیفہ معتمد نے موسیٰ بن بغا کو ان صوبجات کے علاوہ جو اس کے قبضہ میں تھے اہواز بصرہ، بحرین اور یمامہ کی حکومت بھی عنایت کی چنانچہ اس نے عبدالرحمٰن بن مفلح کو ان صوبجات پر مامور کیا اور محمد بن واصل سے جنگ کرنے کی ہدایت کی چنانچہ عبدالرحمٰن بن مفلح نے فارس میں پہنچ کر محمد بن واصل سے لڑائی چھیڑ دی مگر محمد بن واصل سے شکست کھا کر بھاگا اور قید کر لیا گیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ موسیٰ بن بغا نے اس صوبہ کی آئے دن بغاوت سے گھبرا کر استعفاء دے دیا تب اس صوبہ کی حکومت ابوالساج کو مرحمت ہوئی اور زنگیوں نے اہواز کو اس کے قبضہ سے نکال لیا تب ابوالساج کو معزول کیا گیا اور بجائے اس کے ابراہیم بن سیما کو ان صوبجات کی سند گورنری عنایت ہوئی اور محمد بن اوس بلخی

---

[1] خلیفہ معتمد نے اساتکین کو موصل کی گورنری پر مامور کیا تھا اس نے جمادی الاول ۲۵۹ھ میں اپنے بیٹے اذکوتکین کو روانہ کیا تھا تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ہفتم صفحہ ۹۳۔

[2] اسی سنہ میں امام حدیث ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری صاحب صحیح مسلم نے وفات پائی، آپ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ہفتم صفحہ ۹۹۔

کو طبرستان و خراسان کی حکومت سپرد کی گئی۔ یعقوب بن لیث صفار نے خلافت کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی سجستان سے فارس کی طرف قدم بڑھایا محمد بن واصل مزاحمت کی غرض سے آیا لیکن ناکام رہا۔ یعقوب صفار نے فارس کو لے لیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

موفق کی ولی عہدی کی بیعت: ان واقعات کے بعد خلیفہ معتمد نے اپنے بیٹے جعفر کے بعد اپنے بھائی موفق کی ولی عہدی کی بیعت لی اور بصرہ کی جانب اس ہنگامہ کو فرو کرنے کو روانہ کیا جیسا کہ اوپر بیان کر آئے ہیں۔ اسی سنہ میں موفق نے اپنے بیٹے ابو العباس معتضد کو جنگ زنگیان پر پہلے روانہ کیا بعد ازاں خود بھی چڑھائی کی اور اسی سنہ میں محمد بن زید نے یعقوب صفار سے [illegible] اور دربار خلافت میں اس [illegible] حسین بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر کو خراسان کی گورنری مرحمت فرمائی جانے اور اسی سنہ میں نصر بن احمد سامانی نے سمرقند اور ماوراء النہر کو دبا لیا اور [illegible] اپنے بھائی اسمٰعیل کو [illegible] اور اسی سنہ میں خلیفہ معتمد نے نصر بن احمد بن اسد بن سامان کو ماوراء النہر کی سند حکومت عطا کی۔ حسین بن طاہر سجستان کی جانب واپس آیا اور یعقوب صفار کے ہمراہیوں کو [illegible] اسی سنہ میں خلیفہ معتمد نے خراسان، طبرستان اور جرجان کے [illegible] کا اظہار کر دیا لیکن یعقوب صفار [illegible] خراسان کی گورنری [illegible] اسی سنہ میں مساور خارجی نے یحییٰ بن حفص (صوبہ خراسان کے ایک شہر کا والی تھا) کو قتل کیا [illegible] خارجی کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ موفق نے بھی مساور سے بدلہ لینے کی کوشش کی مگر وہ قابو نہ آیا۔

۲۶۲ھ میں موفق اور معتضد سے [illegible] ہوئی۔ زنگیوں نے بطیحہ اور دشت میسان پر قبضہ کر لیا اور واسط پر چڑھ آئے۔ جب [illegible] مقرر کیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ [illegible] خلیفہ معتمد کی جانب سے گورنر مصر (ابن طولون تھا) نے احمد بن [illegible] زنگیوں کے مقابلے کو بھیجا جیسا کہ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ اسی سنہ میں احمد بن عبداللہ خجستانی نے خراسان میں [illegible] طاہریہ [illegible] یعقوب صفار نے خراسان پر قبضہ کر کے خجستانی کا کام بھی تمام کر دیا جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا۔ اسی سنہ میں موفق اور ابن طولون (والی مصر) سے ان بن ہو گئی موفق نے موسیٰ بن بغا کو ابن طولون کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ تقریباً ایک سال تک رقہ میں پڑا رہا سامان کی کمی اور قلت مال کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکا اور عراق واپس آ گیا۔ اسی سنہ میں [illegible] موصل ([illegible] تھا) [illegible] خلافت کو [illegible] مقام [illegible] اعراب نے مار ڈالا۔

۲۶۵ھ میں یعقوب صفار نے اہواز پر قبضہ حاصل کر لیا اور مساور خارجی نے [illegible] میں وفات پائی جس وقت کہ [illegible] لشکر مرتب کر کے [illegible] سے روانہ ہوا [illegible] عبداللہ [illegible] نے موسیٰ [illegible] خلافت کے قبضہ سے نکال لیا۔ اسی سنہ میں [illegible] کے لشکر کو [illegible] ابن واصل [illegible] حسین بن [illegible] اسی سنہ میں [illegible] کے

بھائی عمرو نے [illegible] کے قبضے سے نکال لیا [illegible]

[illegible]

اسی [illegible] میں خلیفہ معتضد نے اپنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

خارجی سے یہ خبر پا کر اور [illegible] کو قتل کر کے موصل کی طرف بڑھا۔ موصل کے قریب پہنچ کر اہل موصل سے خراج طلب کیا جو پہلے کی طرح ادا کی گئی [illegible] بنی وائل [illegible]۔ یہاں [illegible] عطا [illegible] لشکر مرتب کر کے [illegible] بن ایوب اور عمران بن محمد وغیرہ کے جمع جتھے [illegible] ایک دوسرے سے متصادم ہو گئے۔ [illegible] کو شکست ہوئی اور خلیفہ معتمد نے اسحاق بن کنداجیق [illegible] موصل کی حکومت عطا کر دی [illegible] سب واقعات کو پہلے بھی تذکرہ ہو چکا ہے۔

اسی سنہ میں اہل حمص نے اپنے گورنر عیسیٰ کرخی کو قتل کر دیا۔ اور [illegible] ابن طولون کے غلام (لؤلؤ) اور موسیٰ بن اتامش کے مقام رقہ [illegible] جنگ ہوئی [illegible] موسیٰ بن اتامش گرفتار کر کے رقہ [illegible] ابوالعباس احمد بن موسیٰ سے [illegible] ہوئی [illegible] لؤلؤ کو شکست ہوئی احمد بن موسیٰ نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور جب فتح مند ہو کر [illegible] مصروف ہوا تو لؤلؤ نے موقع پا کر احمد بن موسیٰ کی فوج پر حملہ کیا [illegible] قرقیسیا تک [illegible] پھر قرقیسیہ سے نکل کر [illegible] اور شام کی جانب روانہ ہو گیا۔ اسی سنہ میں [illegible] عبداللہ [illegible] معرکہ آرائی ہوئی [illegible] شکست کھا کر بغداد کو بھاگ گیا۔ اسی سنہ میں [illegible] نے حسن بن زید پر جرجان میں حملہ کیا حسن بن زید شکست کھا کر آمد چلا گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اطراف طبرستان پر قبضہ کر لیا۔ جس وقت حسن بن زید طبرستان سے [illegible] کو بھاگا [illegible] وقت [illegible] نے [illegible] حسن بن محمد بن جعفر بن عبداللہ العقیقی [illegible] حسن بن زید [illegible] شکست ہوئی تو حسن بن محمد والی [illegible] سے پہلے [illegible] حسن بن زید [illegible] حکومت و خلافت کی بیعت [illegible]۔ [illegible] کا قتل [illegible] بیعت کر لی [illegible] حسن بن زید [illegible] لڑائی ہوئی [illegible] بن [illegible] نے [illegible] باقی [illegible] شکست [illegible] کر دیا۔ اسی سنہ میں [illegible] نے [illegible] سے نکالا [illegible] حملہ کر دیا۔ اسی سنہ میں [illegible] موفق [illegible] (زنگیوں) کے سردار [illegible] فوج کشی کی [illegible] تک [illegible] کے [illegible] شہر [illegible] کر کے [illegible] اس کا [illegible] کر دیا۔ اسی سنہ میں [illegible] (علوی) اور [illegible] جعفر (جعفری) کے [illegible] لڑائی ہوئی۔

[illegible] خوارج [illegible] ہو گئے [illegible] مقام [illegible] ایک دوسرے سے متصادم ہوئے اسی سنہ میں [illegible] عبداللہ بن طاہر [illegible] نے [illegible] گرفتار کر [illegible]۔ [illegible] نے [illegible] اور [illegible] بن [illegible] حسن بن [illegible] کو گرفتار [illegible]۔ [illegible] اور احمد بن [illegible] لڑائی ہوئی۔ احمد بن عبدالعزیز نے شکست [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کے بعد احمد بن عبدالعزیز نے [illegible] مرتب کر کے [illegible] شکست ہوئی [illegible] اور احمد بن عبدالعزیز [illegible] قبضہ [illegible] ہو گیا۔ اسی سنہ میں [illegible] نے محمد بن طاہر [illegible] نے محمد بن [illegible] کا نام خطبہ سے نکلوا دیا اور خلیفہ معتمد کے بعد [illegible] نام [illegible] چلایا اور [illegible] سے روانہ ہو [illegible] گیا۔ اسی سنہ میں [illegible] نے [illegible] سے [illegible] موفق نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور سعید و یار تمر نے داعی اجل کو لبیک پکارا اور جان بحق تسلیم کر دی۔

موفق اور ابن طولون میں کشیدگی ۲۶۹ھ میں موفق اور ابن طولون کی باہمی چپقلش حد سے تجاوز ہو گئی تو خلیفہ معتمد نے دارالعوام میں لوگوں کے مجمع میں اعلانیہ ابن طولون پر لعن طعن کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اسحاق بن کنداج کو ابن طولون کے صوبے کی حدود افریقیہ اور ... تک جاگیر میں ان کی حکومت عنایت کی۔ ابن طولون نے بھی موفق کا نام خطبہ سے نکال ڈالا۔ اسی سنہ میں ابن طولون نے ایک فوج روانہ کر کے جنگ کے بعد رحبہ پر قبضہ کر لیا مالک بن طوق والی رحبہ شام کی طرف بھاگ گیا پھر شام سے ابن ساج کے پاس مقام قرقیسیا کو چلا گیا۔

۲۷۰ھ میں خبیث (زنگیوں کا سردار) مارا گیا اس کے مرنے کے بعد اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ حسن بن زید علوی والی طبرستان نے بھی وفات پائی اور اس کی جگہ اس کا بھائی محمد جانشین ہوا احمد بن طولون والی مصر بھی راہی ملک عدم ہوا اور اس کے بیٹے خمارویہ نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اسحاق بن کنداج (جو خلیفہ کی طرف سے موصل کا گورنر تھا) نے ابن عیاش عامل رقہ، ثغور اور عواصم پر (جو ابن طولون کی جانب سے ان بلاد کا عامل تھا) فوج کشی کی دونوں میں بہت بڑی لڑائی ہوئی۔

۲۷۱ھ میں ابن محمد و علی پسران حسین بن جعفر بن موسیٰ کاظم مقام مدینہ منورہ میں شیعی کا ظہور کیا دونوں نے بہت سے آدمیوں کو اپنے خاندان کے ایک گروہ کا کام تمام کر دیا اور لوگوں کا مال و اسباب لوٹ لیا ایک مہینہ تک اس ہنگامہ کی وجہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمعہ نہ ہونے پایا۔ اسی سنہ میں خلیفہ معتمد نے عمرو بن لیث والی خراسان کو معزول کیا احمد بن عبداللہ بن ابی دلف سے مقام اصفہان میں معرکہ آرائی ہوئی بالآخر عمرو بن لیث کو شکست کھانی پڑی۔ خمارویہ نے اسی سنہ میں شام کو ابو العباس بن موفق کے قبضہ سے دوبارہ واپس لیا۔ ابن موفق بھاگ کر طرسوس پہنچا۔ جیسا کہ ہم اوپر بالتفصیل بیان کر آئے ہیں۔ اسی سنہ میں دربار خلافت سے احمد بن محمد طائی کو مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کی سند حکومت عطا ہوئی۔ ان دنوں مکہ معظمہ کا والی یوسف بن ابی الساج تھا وہ طائی کی طرف سے بدر (طائی کا غلام) امیر حج ہو کر وارد مکہ معظمہ ہوا یوسف نے مسجد حرام کے دروازہ پر بدر سے لڑائی چھیڑ دی اور اس کو گرفتار کر لیا لشکریوں اور حجاج نے یوسف پر حملہ کر دیا اور بدر کو قید سے رہا کرا کے یوسف کو گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا۔ ۲۷۲ھ کے نصف اول میں اذکوتکین نے رے کو محمد بن زید علوی کے قبضہ سے بزور تیغ نکال لیا۔ اذکوتکین چار ہزار فوج کی جمعیت کے ساتھ قزوین سے آیا تھا اور محمد بن زید علوی طبرستان سے دیلم کا ایک عظیم الشان لشکر لے کر آیا ہوا تھا دونوں میں بہت بڑا معرکہ ہوا محمد بن زید کے ہمراہیوں میں سے چھ ہزار آدمی مارے گئے اور اذکوتکین کو فتح نصیب ہوئی۔

۲۷۳ھ میں اہل طرسوس نے ابو العباس بن موفق کو طرسوس سے بغداد کی جانب نکال دیا اور یازمار کو اپنا امیر بنایا۔ سلیمان بن وہب وزیر معتمد نے موفق کی قید میں وفات پائی محمد بن ... موصل میں داخل ہوئے۔ صاعد بن مخلد وزیر فارس سے واسط میں واپس آیا تو موفق کے حکم سے سپہ سالاران لشکر اور عمائد دولت نے اس کا استقبال کیا۔ صاعد ان کے ساتھ سوار ہو کر آیا اور دست بوسی کی۔ گو یہ بہت تکبر کی بات تھی اور کسی سے کچھ بولا تھا۔ اس کے بعد ہی موفق نے اس کو مع اس کے ہمراہیوں اور اہل و عیال کے گرفتار کر لیا اور مال و اسباب لٹوا لیے۔ بغداد میں حکم بھیج دیا کہ اس کے بیٹے ابو عیسیٰ و صالح اور بھائی عبدون کو گرفتار کر لیے جائیں۔ اس کے کاتب (مستوفی) بن ابو الصقر

اسمٰعیل بن بلبل کو اسیر کر لیا اور تمام امراء کی عزت پر اکتفا کیا۔ بنو شیبان نے کہ جو موصل اور اطراف موصل کو تاخت و تاراج کیا۔ ہارون خارجی نے بنو شیبان کے سر کو مقابلہ کرنے کی قصد سے فوجیں فراہم کیں اور ابن [illegible] دو حملوں کے بعد لوگ کم پہنچے اتفاق سے پھر [illegible] ایک فوج لے کر [illegible] سب موصل کی جانب روانہ ہوئے دجلہ شرقی جانب سے عبور کر کے ہارون خارجی کی طرف بڑھے دونوں فریقوں میں جنگ ہوئی۔ مقابلہ ہوا بنو شیبان کو شکست ہوئی ہارون کی فوج نے ان کا تعاقب سے ہاتھ کھینچ لیا۔ [illegible] جلا وطن ہو کر نکل گئے۔

۲۷۳ھ میں اسحاق بن کنداج اور محمد بن ابی الساج میں ان بن ہو گئی۔ محمد بن ابی الساج ابن طولون سے جا ملا جزیرہ و موصل پر قبضہ کر لیا ابن طولون کے نام کا خطبہ پڑھ دیا اور فرات سے آگے بڑھا [illegible] ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اسی سنہ میں موفق نے [illegible] (ابن طولون کو امام معتمد اور موفق سے مخالفت) کی [illegible] زمانہ میں [illegible] اور خطبہ میں [illegible] ۲۷۳ھ [illegible] ان ممالک کے [illegible] عمرو بن لیث کے پاس پھر معمور ہو گئی ہوئی۔

۲۷۴ھ میں موفق نے فارس کا قصد کیا اور عمرو بن لیث کے قبضہ سے نکال لیا [illegible] کی طرف لوٹا۔ پھر عمرو خراسان کی جانب چلا گیا

۲۷۵ھ میں ابن ابی الساج نے خمارویہ کی اطاعت سے انحراف کیا، خمارویہ نے مقابلہ کی غرض سے [illegible] دونوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی [illegible] ابن ابی الساج شکست کھا کر موصل کی جانب بھاگا خمارویہ نے شام پر قبضہ کر کے تعاقب کیا حتیٰ کہ ابن ابی الساج نے [illegible] یہاں تک کہ خمارویہ نے مراجعت کی۔ اسحاق بن کنداج [illegible] ایک لشکر [illegible] اسحاق کے [illegible] کے لیے [illegible] ابن ابی الساج اس کے آنے سے [illegible] موصل کی جانب روانہ ہوا [illegible] نے پیچھا کر کے تعاقب کیا تھا [illegible] دونوں سے جنگ شروع ہوئی گو اسحاق کی رکاب میں ایک عظیم الشان لشکر اور فوج تھی مگر پھر بھی شکست ہوئی [illegible] ابن ابی الساج نے تعاقب کیا اور موفق سے شام تک اسحاق کے تعاقب میں بڑھ جانے کی اجازت طلب کی اسی اثناء میں [illegible] کی طرف سے ایک فوج اسحاق کی کمک پر آگئی [illegible] تب بھی دونوں میں معرکہ آرائی ہوئی جس میں ابن ابی الساج کو شکست ہوئی۔ بھاگ کر موفق کے پاس چلا آیا۔ اسحاق نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible]

[illegible] میں احمد بن [illegible] کے بعد [illegible] کی طرف سے [illegible] خراسان [illegible] موفق [illegible] عمرو [illegible] کے مقابلے [illegible] شکست [illegible] اس شکست کے بعد موفق نے [illegible] ڈالی [illegible] اسی سنہ میں موفق نے اپنے بیٹے ابو العباس کو [illegible] قید کر دیا۔ رافع بن ہرثمہ نے جرجان محمد بن زید کے قبضہ سے نکال لیا [illegible] تک محاصرہ کئے رہا [illegible] ایک فوج فراہم کر کے [illegible] طبرستان [illegible] روانہ کی۔

---

۱ دیکھو کامل ابن اثیر جلد [illegible]

نے محمد بن [illegible] حاصل کر کے جرجان سے رافع کے پاس چلا آیا اور عمرو بن لیث کو تہدید آمیز [illegible] روانہ کی۔ [illegible] اسی سنہ کے ابتدا میں [illegible] رافع نے محمد بن ہارون کو طبرستان کی جانب روانہ کیا علی بن [illegible] امان چاہ کر محمد بن ہارون سے آملا محمد بن زید نے یہ خبر پا کر ان دونوں کا محاصرہ کر لیا۔ رافع کو اس کی خبر ہوئی تو لشکر آراستہ کر کے کوچ کیا۔ محمد بن زید یہ سن کر طرف دیلم بھاگ گیا۔ قزوین تک رافع نے تعاقب کیا اور جب ہاتھ نہ آیا تو قزوین کو فتح [illegible] کر کے رے واپس آیا۔

۲۸۵ھ میں خلیفہ معتضد عمرو بن لیث سے خوش ہو گیا اور حکومت عنایت کی اور اس کو [illegible] پر مقرر کیا۔ عمرو بن لیث نے اپنی جانب سے [illegible] عبداللہ بن [illegible] کو مامور کیا۔ [illegible] اس نے سرتابی کی تو عمرو بن لیث نے اس کو معزول کر دیا۔ اسی سنہ میں موفق نے بقصد [illegible] احمد بن [illegible] بن ابی دلف [illegible] ان واقعات کا [illegible] کر چکے ہیں [illegible] [illegible] مرتد نے [illegible] دیا۔ لڑائی ہوئی ابن ابی الساج نے [illegible] شکست دے کر [illegible] کا مال و اسباب [illegible] ہارون [illegible] معتضد [illegible] خلافت کی [illegible] کا [illegible] گیا اور [illegible] ہو گئے۔

۲۸۶ھ میں [illegible] تھا۔ [illegible] [illegible] باقی [illegible] اور بے شمار [illegible] جب [illegible] کے پاس [illegible] آئے تھے اس وجہ سے [illegible] [illegible] اور جب [illegible] خبر رافع سے [illegible] [illegible] ہزار [illegible]۔

۲۸۹ھ میں موفق کی وفات [illegible] آئی [illegible] کے [illegible] کی بیعت [illegible] اس سنہ میں [illegible] کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

موصل کے واقعات: ۲۹۳ھ میں خلیفہ مکتفی نے اپنے بیٹے [illegible] کی بات سے [illegible] کر کے [illegible] [illegible] بعد [illegible] کی وارث خلافت ہوگا۔ اسی سنہ میں [illegible] موصل [illegible] کے [illegible] لڑائی ہوئی [illegible] کا سردار محمد بن بلال تھا [illegible] ابن حمدان نے امیر موصل کر کے روانہ کیا تھا [illegible] موصل نے [illegible] موصل میں [illegible] پہنچتے [illegible] [illegible] سے [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] پر حملہ آور ہوا [illegible] [illegible] [illegible] کی غرض سے [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] نے ان کو شکست دے دی [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کیا۔ پھر چند [illegible] [illegible] کے لئے روانہ کیا [illegible] نے [illegible] [illegible] [illegible] لی۔ چنانچہ یہ ایک مدت تک موصل کی حکومت پر [illegible] بعد [illegible] کے [illegible] موصل کی [illegible] فرمائی گئی۔

❀ ❀ ❀